صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سالانہ نمبر
28 دسمبر 2015ء
28 فتح 1394ہش

☎ 047-6213029
FR-10
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جہاں آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ جسم کانپتے ہیں۔ دل تڑپتے ہیں۔ سینے ابلتے ہیں اور روح گداز ہوتی ہے

بیت مبارک قادیان

بیت اقصیٰ قادیان اور منارۃ المسیح

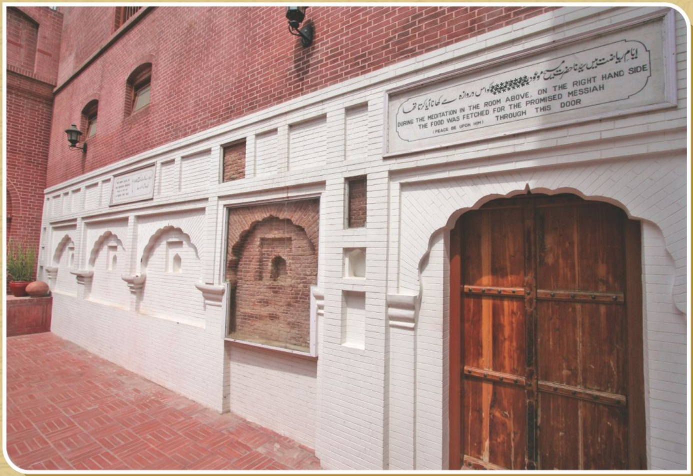

بیت الریاضت قادیان۔ جہاں حضرت مسیح موعود نے جوانی میں روزے رکھے

بیت الدعاء قادیان

بیت مبارک ربوہ

بیت الفکر قادیان۔حضرت مسیح موعود نے کئی کتب یہاں تصنیف فرمائیں

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری

میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

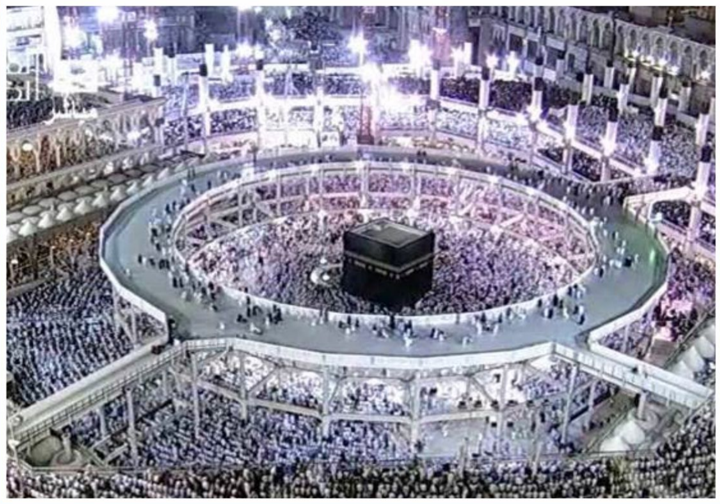

جس کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے دعاؤں سے تعمیر کیا

رسول کریم ﷺ کی دعاؤں سے ابدی زندگی کا نشان

اللہ کے گھر جو دنیا بھر میں عبادتوں، دعاؤں، گریہ وزاری اور خشوع وخضوع کا مرکز ہیں

احمدیہ بیت الذکر یوگینڈا

بیت التقویٰ کمبوڈیا

بیت امن یوکے

بیت مبارک فرانس

بیت نور بنگلہ دیش

بیت الاول البانیا

بیت الاول ساؤتھ افریقہ

بیت النصر امریکہ

احمدیہ بیت الذکر بینن

بیت القادر جرمنی

بیت مریم آئرلینڈ

بیت محمود نائیجر

بیت المجیب لائبیریا

بیت القدوس کیرلا انڈیا

بیت مہدی جمیکا

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اس کو سہارا کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

الفضل سالانہ نمبر 2015ء بعنوان دعا

فہرست مضامین		صفحہ
☆دعاؤں، روزہ اور دو نفلوں کی تحریک	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	1
☆اداریہ۔ یہ سب دعا کے معجزے ہیں		2
☆حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام		3
☆دعا کے متعلق قرآنی ارشادات		4
☆دعا کے بارے میں ارشادات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم		8
☆دعا ایک موت ہے	حضرت مسیح موعود	11
☆دعا کے متعلق حضرت مسیح موعود کے زریں فرمودات	نصیر احمد شریف	13
☆صد سالہ جوبلی کی دعائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی تحریکات		15
☆رسول اللہ کی دعاؤں کے معجزات	حضرت مسیح موعود	15
☆رسول اللہ کی قبولیت دعا کے تابندہ نشانات	حافظ مظفر احمد	16
☆حضرت مسیح موعود کی متضرعانہ دعائیں	انصار احمد نذر	21
☆مانگنے کی تڑپ	مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ	23
☆خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ	حضرت مصلح موعود	23
☆حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے پُرتاثیر واقعات	فخر الحق شمس	25
☆دعاؤں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات	محمد رئیس طاہر	29
☆چند اہم دعائیں		31
☆حضرت علیؓ کی ایک پُرشوکت نصیحت۔ امام حسینؓ کی مناجات	ابوالسلطان	31
☆تعارف کتاب برکات الدعا	فرخ سلمانی	33
☆دعا کے 9 عظیم الشان فوائد	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	34
☆مسیح موعود کی قبولیت دعا کے 4 عظیم الشان نظارے	ابوسدید	35
☆ہمارے لئے دعا کرنا گزر رہے	پروفیسر راجا نصر اللہ خان	38
☆دعا کے دونوں کنارے بابرکت ہیں	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	39
☆اسم اعظم۔ ہر آفت سے نجات دینے والی دعا	عبدالسمیع خان	41
☆خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے نظارے	عبدالماجد طاہر	43
☆حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قبولیت دعا کے واقعات	مرزا خلیل احمد قمر	47
☆ایک سکھ گھرانہ کے لئے دعا	ثاقب محمود عاطف	48
☆قبولیت دعا کا ایک جادو بھرا نسخہ	دوست محمد شاہد	49
☆حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات	شکیل احمد ناصر	51
☆خلیفہ وقت دعاؤں کا خزینہ ہے	غلام مصطفی منصور	52
☆خلیفہ وقت کی دعا اور جلسہ قادیان کی برکت	ع۔ بشیر	52
☆حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی جلسہ سالانہ پر کی جانے والی دعائیں	حامد حسین ملک	53
☆سیدنا طاہر کی قبولیت دعا	ساجد محمود بٹر	55
☆حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے دعائیہ چیلنج	عبدالقدیر قمر	57
☆رسول اللہ کی چند دعائیں۔ قوم یونسؑ کی توبہ نصوح کا منظر		58
☆مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں	منیر احمد رشید	59
☆اور دھوپ نکل آئی	راجہ نصیر احمد	59
☆انبیاء کی دعائیں۔ قرآن اور بائبل کا موازنہ	ڈاکٹر مرزا سلطان احمد	61
☆دعائے بیعت توبہ		62
☆دعا کی برکات۔ ذاتی تجربات	حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل	63
☆حصول ہدایت کا مجرب نسخہ۔ دعا اور استخارہ	طارق حیات	65

دعاؤں، روزہ اور دو نفلوں کی تحریک

۞ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔ اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔ بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔...... مجھے یاد ہے خلافت رابعہ میں جب میں ربوہ میں تھا تو خلیفہ رابع نے مجھے ناظر اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق اس وقت دعا کی، حالانکہ اس وقت حالات آجکل کے حالات کے عشر عشیر بھی نہیں تھے، کوئی نسبت بھی نہیں تھی تو خواب میں **مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔** (روزنامہ الفضل 29 نومبر 2011ء)

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو وہ خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

☆دعائے قنوت	غلام مصباح بلوچ	67
☆قبولیت دعا کے بعض واقعات	حضرت مولانا غلام رسول راجیکی	69
☆رفقاء حضرت مسیح موعود اور قبولیت دعا	عطاء الوحید باجوہ	71
☆داخلے بھیج دیئے گئے	عبدالحمید بھٹی	73
☆حضرت مصلح موعود کی دو تاریخ ساز دعائیں	نصیر احمد چوہدری	74
☆دل پھیر دیا گیا	حضرت قاضی محبوب عالم	74
☆خلافت احمدیہ کے ذریعے کن فیکون کے نظارے	عطاء الروف سلمان	77
☆قبولیت دعا کے دلچسپ واقعات	حضرت مفتی محمد صادق	79
☆احباب جماعت کے قبولیت دعا کے واقعات	ابوالمصور	81
☆حضرت مصلح موعود کی خواب میں زیارت	چوہدری شبیر احمد	85
☆ایک مطالبہ تحریک جدید۔ دعا	شاہد احمد چیمہ	87
☆شاملین جلسہ کے لئے دعا کا ذاتی مشاہدہ	شیخ طاہر احمد نصیر	87
☆حاصل مطالعہ۔ اخبارات و رسائل کے مفید اقتباسات	غلام مصطفی تبسم	89
☆بعض آنکھوں دیکھے معجزے	ڈاکٹر پرویز پروازی	91
☆ثاقب کی زندگی کے پیچھے خدا کا ہاتھ تھا	یوسف سہیل شوق	93
☆نصرت الٰہی کی ایک جامع دعا	حضرت مسیح موعود	95
☆چین کے لئے قبولیت دعا کا نشان	فہیم احمد ناگی	95
☆ائمۃ الکفر کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی خاص دعائیں	ابن رشید	97

☆منظومات☆

☆حضرت مسیح موعود ص22	☆حضرت نواب مبارکہ بیگم ص22
☆حضرت مصلح موعود ص45	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ص49
☆چوہدری محمد علی ص59	☆صاحبزادی امۃ القدوس ص68
☆عبدالکریم قدسی ص73	☆حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ص75
☆ارشاد عرشی ملک ص79	☆مبارک احمد عابد ص85
☆فیض احمد فیض ص91	☆ثاقب زیروی ص93
☆عبدالسلام اختر ص33	☆سعید احمد اعجاز ص42

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 140 روپے

اداریہ

یہ سب دعا کے معجزے ہیں

وہ دعا ہی تھی جس نے ہمارے جدامجد آدمؑ اوران کی بیوی پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو رحم میں بدلا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے نوحؑ کے دشمنوں کو غرقاب کیا اور اس کے کمزور ساتھیوں کو پانی میں اچھالتے ہوئے جودی پہاڑ پر پہنچایا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے ابراہیمؑ کو رشد عطا کی۔ ان کے ساتھ مناظرہ کرنے والوں کو مبہوت کیا۔ ان کے لئے آگ کو گلزار بنایا۔ انہیں بڑھاپے میں اولاد عطا کی۔ ان کی دعاؤں نے وادی غیر ذی زرع کو دارالامان اور خانہ کعبہ کو ہمیشہ کے لئے بیت معمور بنا دیا۔ ان کی دعاؤں نے محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت میں اہم کردار ادا کیا۔ امت محمدیہ قیامت تک رسول کریم ﷺ پر درود بھیجتی رہے گی اور ان دعاؤں میں ابراہیمؑ اور ان کی آل بھی شامل ہے۔

وہ دعا ہی تھی جس نے یوسفؑ کو کنوئیں کی تہہ سے نکالا۔ انہیں علم و حکمت سے نوازا۔ انہیں بادشاہ کا مقرب بنایا۔ خزانوں کا مالک بنایا۔ ان کے باپ یعقوبؑ کی دعاؤں نے بچھڑے بیٹے سے ملایا جس نے والدین کو تختوں پر بٹھایا۔

وہ موسیٰؑ کی ماں کی دعا ہی تھی جس نے موسیٰؑ کو شیرخوارگی میں قتل اور ڈوبنے سے بچایا۔ اپنی ماں کے پاس واپس پہنچایا۔ شہزادوں کی طرح پروان چڑھایا۔ اپنی قوم کا ہمدرد بنایا۔ قتل کے الزام سے بچایا۔ جلاوطنی میں اہل و عیال اور خدا کی تجلی سے نوازا۔ ان کے بھائی ہارونؑ کو بھی نبوت سے سرفراز کیا۔ فرعون کو پیغام حق پہنچایا۔ وہ ہٹ دھرمی کے باعث عذابوں کا شکار ہوا موسیٰؑ کی دعاؤں سے خدا نے انہیں ٹلا دیا۔ بالآخر فرعون غرق دریائے نیل ہوا اور خدا نے بنی اسرائیل کو خزانوں اور نعمتوں کا وارث کیا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو بادشاہ بنایا۔ انہیں روحانی پرندوں کی زبان سکھائی۔ جنوں کو مسخر کیا۔ خصوصی ہوائیں چلائیں۔ تانبے کی کانیں نکالیں۔

وہ دعا ہی تھی جس نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے زندہ سلامت نکال لیا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے ایوبؑ کو بیماریوں سے نجات دی اور اسے نئے رشتے اور اہل و عیال عطا کئے۔

وہ دعا ہی تھی جس نے زکریاؑ کو سخت بڑھاپے میں اور بانجھ بیوی سے یحییٰؑ عطا کیا۔

وہ دعا ہی تھی جس کے نتیجہ میں خدا نے عمران کی ایک عورت کے پیٹ میں موجود بچے کو اپنی غلامی میں قبول فرمایا۔ اسے مریم کا نام دیا اس نے اپنی عفت کی ایسی حفاظت کی کہ خدا نے اسے عیسیٰؑ سے نوازا جسے جسمانی اور روحانی علاج کے لئے ضرب المثل بنا دیا گیا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے قوم لوطؑ قوم صالحؑ اور قوم شعیبؑ کو اپنے نبیوں کے مقابلہ میں ناکام و نامراد کیا۔ انہیں زلزلوں اور طوفانوں سے تباہ و برباد کر دیا اور ان نبیوں کا نام قیامت تک زندہ جاوید کر دیا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے مسیحؑ کو صلیب سے زندہ اتار لیا۔ انہیں صحت و تندرستی عطا کی اور ہجرت کی توفیق دی اور ایک لمبی عمر خدا کا پیغام کامیابی سے پہنچاتے رہے۔

وہ دعا ہی تھی جس نے حواریان مسیحؑ پر مائدہ نازل کر دیا۔ انہیں صبر و استقامت عطا کی۔ وہ اصحاب کہف بن کر صدیوں قربانیوں کی نئی داستانیں رقم کرتے رہے۔

وہ دعا ہی تھی جو غار حرا سے بلند ہوئی اور محمد رسول اللہ ﷺ پر قرآن جیسی نعمت اتاری جس نے بے زر، بے زور امیوں کو تمام قوموں کا سردار بنا دیا۔ جس نے کثیر دشمن اور طاقتور مخالفین کو ملیا میٹ کر دیا۔ رسول اللہؐ کی دعاؤں نے تاریخ کا دھارا بدل دیا۔ لاکھوں اہل اللہ، مجددین، اقطاب، اولیاء اللہ ہر زمانہ اور ہر قوم میں پیدا ہوئے۔ آپ کی قوت قدسیہ اور دعاؤں سے ہی وہ غلام صادق بھی آیا جو کل عالم کو در محمدؐ پر جھکانے کے لئے کوشاں ہے۔

وہ دعا ہی تھی جس نے مصلح موعود کی روح کو آسمان سے منگوایا اسے علم قرآن عطا کیا۔ اس سے کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہوا اور قوموں نے اس سے برکت پائی۔ اس دعا نے 85 کتب تحریر کرائیں۔ وہ اسلامی اصول کی فلاسفی لکھوائی جس کی سطر سطر پر دعا کی گئی۔

وہ دعا ہی تھی جس نے 75 افراد سے شروع ہونے والے جلسہ کو عالمگیر بنا دیا۔ جس نے دو نان لاکھوں لوگوں کے لنگروں میں بدل دیئے جس نے معمولی چھپروں کو عالی شان عمارتوں کی شکل دی جس نے 2,2 آنے چندہ دینے والوں کے گھر بھر دیئے۔ جس نے ڈسکہ کے ظفر اللہ خان اور جھنگ کے ڈاکٹر عبدالسلام کو عالمی شہرت بخشی۔ جس نے ربوہ کی بے آب و گیاہ بنجر زمین کو مرجع عالم بنا دیا۔

وہ دعا ہی تھی جس نے لیکھرام، ڈوئی اور سینکڑوں معاندین کو نہایت ذلت کے ساتھ قصہ پارینہ بنا دیا۔ کسی کو دار پر چڑھایا تو کسی کے ہوا میں ٹکڑے اڑا دیئے جس نے اہانت کا ارادہ کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ جس نے 1934ء، 1953ء، 1974ء، 1984ء کے لرزہ خیز طوفانوں سے جماعت کو عزت کے ساتھ گزارا اور کشتی احمدیت کی رفتار پہلے سے تیز کر دی۔

وہ دعا ہی تھی جس نے کئی زمینوں کو خدا کی نظر سے گرایا۔ جس نے تاج و تخت اچھال دیئے۔ جس نے ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں میں کشکول پکڑا دیئے اور مارنے والے زندگی کی بھیک مانگنے لگے۔

وہ دعا ہی تھی جس نے ایک کو ہزار بنا دیا پھر ہزاروں سے ضرب دے دی۔ جس کے گھر کے گرد لاکھوں گھر بنا دیئے۔ جس کی قبر کے پاس دفن ہونے کے لئے لوگ زندگی بھر تمنا کرتے رہیں اور عمر بھر کی کمائی تج دیتے ہیں۔ جس کے کپڑوں سے بادشاہ برکت ڈھونڈتے ہیں۔

وہ دعا ہی تھی جس نے گنتی کے مخلصوں کے اموال و نفوس میں برکت ڈالی۔ مسیح موعود کے تابعین ملکوں ملکوں پھیل گئے۔ وہ خطہ خطہ قدم جماتے رہے۔ وہ قریہ قریہ آباد ہوئے۔ وہ چپہ چپہ پھرتے رہے۔ وہ نگر نگر طلوع ہوئے وہ شہر شہر ظاہر ہوئے۔ دنیا کے کونے کونے میں بس گئے۔ شاخ شاخ بسیرا کیا۔ ڈال ڈال بہار دکھائی۔ مگر پھر ایک ہاتھ پر اکٹھے ہیں۔ ایک امام کے گرد جمع ہیں ایک قبلہ کی طرف رخ کرتے ہیں۔ ایک شجر کے سائے میں ہیں۔

وہ دعا ہی تھی جس نے جماعت احمدیہ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے۔ وہ امام دیا ہے جس سے خدا ہمکلام ہوتا ہے۔ جس کو خدا اپنی رضامندی کی راہیں دکھاتا ہے۔ جس کی دعاؤں سے مردے زندہ ہو جاتے ہیں اور بیمار صحت مند، ناکام طالب علم کامیابی کا منہ دیکھتے ہیں اور بے اولاد صاحب اولاد ہو جاتے ہیں۔ جس کا ہر آنسو خدا سے نئی بشارتیں لے کر آتا ہے۔ جس کے منصوبوں کو خدا تمکنت دیتا ہے اور دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں حق و صداقت کی آواز گونجتی ہے۔

یہ دعا ہی ہے جس نے جماعت احمدیہ کے دل میں توحید کے قیام کا بے پناہ جوش پیدا کیا ہے۔ یہ ساری دنیا میں خدا کی وحدانیت کا علم بلند کرتے ہیں۔ یہ جگہ جگہ خدا کے گھر بناتے ہیں۔ تمام زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم چھاپنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی نمائشیں لگاتے ہیں اور اس کا پیغام امن عام کرتے ہیں۔ دیوانہ وار خدا کی طرف بلانے میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ اشاعت کے ذرائع، میڈیا، اخبارات اور وسائل استعمال کرتے ہیں اور زمین کے کناروں تک اللہ اور رسولؐ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔

یہ دعا ہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ خدمت خلق کے لئے سرگرم عمل ہے بھوکوں، پیاسوں، بے مکانوں کے لئے ایثار کے نئے نمونے قائم کرتی ہے۔ ہر قدرتی آفت میں اپنے وسائل سے بڑھ کر کام کرتی ہے۔ یہ یتیموں کی پناہ گاہ ہے۔ بیواؤں کا آسرا ہے۔ کمزوروں کی ڈھال ہے اور دشمنوں سمیت سب کی خیرخواہ ہے۔

انسان اور اس کے معبود کے درمیان سب سے بڑا رشتہ دعا کا ہے۔ اس رشتے کو قائم رکھنے والے سلامت رہتے ہیں۔ عاجزی سے خدا کے حضور جھکنے والے رفعتیں پاتے ہیں۔ گرنے والے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اپنے پر موت وارد کرنے والے زندگی پاتے ہیں۔ دعا کائنات کی جان ہے۔ زندگی کی مراد ہے۔ نبوت کا ماحصل ہے۔ روح کی پکار ہے۔ دل کی دھڑکن ہے۔ یہ کتاب قیمہ ہے۔ یہ قرآن کا خلاصہ ہے۔ یہ عبادت کا مغز ہے۔ یہ ہر بلندی کا پہلا زینہ اور ہر سچائی کا آغاز ہے۔ یہ تقویٰ کا دوسرا نام ہے اسی سے زندگی کا بھرم ہے۔ یہ نوحہ خوشیوں کی برسات ہے۔ یہ آنسو آخرت کے موتی ہیں۔ یہ غم مسرتوں کا سرچشمہ ہے۔

الفضل کا یہ شمارہ دعا سے معنون ہے۔ دعا کی معنویت کو اجاگر کرنے اور ایمانوں میں جلا بخشنے کے لئے یہ چند صفحے تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں ارشادات بھی ہیں اور نصائح بھی۔ آداب بھی ہیں اور تقاضے بھی۔ واقعات بھی ہیں اور معجزات بھی۔ انہونیاں بھی ہیں اور ممکنات بھی۔ رحمتوں اور نصرتوں کی کہانیاں بھی اور سچے حالات بھی۔ عفو و مغفرت اور نور کی برسات بھی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اور سب پڑھنے والوں سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہمیں مقبول دعاؤں اور خدمات کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کو امسال دعا کے موضوع پر اپنا سالانہ نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ دعاؤں سے بھرا پڑا ہے

میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو، اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ سے آسان کر دیتا ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

اپنے ہر کام میں کامیابی کے لئے دعاؤں پر زور دیں، خلافت کے استحکام اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روزنامہ الفضل ربوہ کے سالانہ نمبر 2015ء بعنوان ''دعا'' کے لئے خصوصی پیغام

پیارے قارئین الفضل ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ روزنامہ الفضل ربوہ کو امسال ''دعا'' کے موضوع پر اپنا سالانہ نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

دعا بہت اہم مضمون ہے۔ قرآن شریف میں جابجا اس کی اہمیت اور برکات بیان ہوئی ہیں۔ سورۃ المومن آیت نمبر 61 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ادعونی استجب لکم یعنی مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ دعاؤں سے بھرا پڑا ہے۔ آپ عسر و یسر میں، سفر و حضر میں، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے دعاؤں میں مشغول رہتے۔ آپؐ کے ذمہ کل عالم کی ہدایت کا کام تھا جس کے لئے آپؐ نے تبلیغ بھی کی۔ نیک نمونہ بھی پیش فرمایا اور اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی اپنی انتہا تک پہنچا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ تھوڑے سے وقت میں ایک غیر معمولی روحانی انقلاب برپا ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللّٰھم صل وسلم و بارک علیہ ...... اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔ (برکات الدعا ص10)

حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی اپنے مشن میں کامیابی کے لئے دعاؤں ہی سے کام لیا اور دعاؤں کی قبولیت کا بار بار تجربہ فرمایا اور اس راز سے اپنے ماننے والوں کو بھی آگاہ فرمایا۔ آپ ایک موقعہ پر فرماتے ہیں:

میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو۔ اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعہ ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچا لیتی ہے اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعہ سے آتی ہے **بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے** کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔ (ڈائری حضرت مسیح موعود 29 دسمبر 1904ء)

پس یاد رکھیں کہ دعا ایک زبردست ہتھیار ہے اور اس کی عظیم الشان برکات ہیں۔ اس لئے اپنے ہر کام میں کامیابی کے لئے دعاؤں پہ زور دیں اور اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کریں۔ آپ اپنی دعاؤں میں اپنے اور اپنے عزیز و اقارب کے لئے دعائیں کریں۔ خلافت کے استحکام اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں کریں۔ امت (-) کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے ملک کی سلامتی اور ہر قسم کی خوشحالی کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے اہل و عیال کو بھی دعا کی برکات سے آگاہ کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

لندن

2-10-15

خلیفۃ المسیح الخامس

صرف زندہ خدا کو پکارو، قبولیت کا وعدہ ہے، دعا کے متعلق اللہ جل شانہ کے ارشادات

دعا کرنے والے بے نصیب نہیں رہتے۔نبیوں کی دعائیں جنہوں نے دنیائیں بدل دیں

صرف زندہ خدا کو پکارو

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (المومن:66)

پس اللہ کو، اسی کی خاطر اطاعت کو خالص کرتے ہوئے، پکارو خواہ کافر ناپسند کریں۔ (المومن:15)

صرف اسی کو پکارو

اور اللہ کے سوا اسے نہ پکارو جو نہ تجھے فائدہ دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے اور اگر تو نے ایسا کیا تو یقیناً تو ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ (یونس:107)

(نہیں) بلکہ اسی کو تم پکارو گے۔ پس وہ دور کر دے گا اگر وہ چاہے اس (مصیبت) کو جس کی طرف تم (مدد کے لئے) اسے بلاتے ہو اور تم بھول جاؤ گے ان چیزوں کو جن کو تم شریک ٹھہراتے رہے ہو۔ (الانعام:42)

اور یقیناً مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں پس اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو۔ اور یقیناً جب بھی اللہ کا بندہ اس کو پکارتے ہوئے کھڑا ہوا تو وہ قریب ہوتے ہیں کہ اس پر غول در غول ٹوٹ پڑیں۔ (الجن:20,19)

قبولیت کا وعدہ

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔ (البقرہ:187)

اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔ (المومن:61)

مضطر کی دعا

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ (النمل:63)

پوچھ کہ کون ہے جو تمہیں برّ و بحر کے اندھیروں سے نجات دیتا ہے جب تم اسے گریہ وزاری سے پکار رہے ہوتے ہو اور مخفی طور پر بھی کہ اگر اس نے ہمیں اس (آفت) سے نجات دے دی تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔ (الانعام:64)

اس (یعقوب) نے کہا میں تو اپنے رنج والم کی صرف اللہ کے حضور فریاد کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ (یوسف:87)

سمیع الدعا

(حضرت ابراہیم نے کہا) سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحٰق عطا کئے۔ یقیناً میرا رب دعا کو بہت سننے والا ہے۔ (ابراہیم:40)

اس موقع پر زکریا نے اپنے رب سے دعا کی اے میرے رب! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت عطا کر۔ یقیناً تو بہت دعا سننے والا ہے۔ (آل عمران:39)

سمیع و علیم خدا

اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (البقرہ:128)

اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (الاعراف:201)

تو کہہ دے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کتنی مدت رہے۔ آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کا ہے۔ کیا ہی خوب دیکھنے والا اور کیا ہی خوب سننے والا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں بناتا۔ (الکھف:27)

سمیع و بصیر و قریب

اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ (الحج:76)

وہ آسمانوں اور زمین کو عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہارے لئے تمہی میں سے جوڑے بنائے اور مویشیوں کے جوڑے بھی۔ وہ اس میں تمہاری افزائش کرتا ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ وہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ (الشوریٰ:12)

تو کہہ دے کہ اگر میں گمراہ ہو جاؤں تو میں خود اپنے نفس کے (مفاد کے) خلاف گمراہ ہوں گا اور اگر میں ہدایت پا جاؤں تو (ایسا محض) اس لئے (ہوگا) کہ میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ یقیناً وہ بہت سننے والا (اور) قریب رہنے والا ہے۔ (سبا:51)

دعا لازمی ہے

تو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا رب تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا۔ پس تم اسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔ (الفرقان:78)

دعا کرنے اور نہ کرنے والا

کیا وہ جو رات کی گھڑیوں میں عبادت کرنے والا ہے (کبھی) سجدہ کی حالت میں، اور (کبھی) قیام کی صورت میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے (صاحب علم نہیں ہوتا)؟ تو پوچھ کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔ (الزمر:10)

دعا کے آداب

اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (الاعراف:56)

اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔ (الاعراف:181)

تو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو۔ جس نام سے بھی تم پکارو سب اچھے نام اسی کے ہیں اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز میں پڑھ اور نہ اسے بہت دھیما کر اور ان کے درمیان کی راہ اختیار کر۔ (بنی اسرائیل:111)

عاجزی کرنے والے

تو کہہ دے کہ تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ ایمان لاؤ۔ یقیناً وہ لوگ جو اس سے پہلے علم دیئے گئے تھے جب ان پر اس کی تلاوت کی جاتی تھی تو وہ ٹھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہوتے ہوئے گر جاتے تھے۔

اور وہ کہتے تھے ہمارا رب پاک ہے یقیناً ہمارے رب کا وعدہ تو بہرحال پورا ہو کر رہنے والا ہے۔

وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر جاتے تھے اور یہ انہیں انکساری میں بڑھا دیتا تھا۔ (بنی اسرائیل:108 تا 110)

دعا کرنے والے بدنصیب نہیں رہتے

یہ ذکر ہے تیرے رب کی رحمت کا اس کے بندے زکریا پر۔ جب اس نے اپنے رب کو دھیمی آواز میں پکارا۔

کہا اے میرے رب! یقیناً میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا ہے۔ پھر بھی میرے رب! میں تجھ سے دعا مانگتے ہوئے کبھی بدنصیب نہیں ہوا۔

اور میں یقیناً اپنے بعد اپنے شرکاء سے ڈرتا ہوں جبکہ میری بیوی بھی بانجھ ہے۔ پس مجھے خود اپنی جناب سے ایک وارث عطا کر۔

جو میرا وارث بھی پائے اور آل یعقوب کا ورثہ بھی پائے اور اے میرے رب! اسے بہت پسندیدہ بنا۔

اے زکریا: یقیناً ہم تجھے ایک عظیم بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔ ہم نے اس کا پہلے کوئی ہمنام نہیں بنایا۔ (مریم:3 تا 8)

(حضرت ابراہیم نے کہا) اور میں تمہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور ان کو بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اور میں اپنے رب سے دعا کروں گا۔ عین ممکن ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے بدنصیب نہ رہوں۔

پس جب اس نے انہیں چھوڑ دیا اور ان کو بھی جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور سب کو ہم نے نبی بنایا۔ (مریم:50,49)

کافروں کی دعا

سچی دعا اسی سے کی جاتی ہے اور جنہیں وہ اس کے سوا پکارتے ہیں وہ ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیتے ہاں مگر (وہ) اس شخص کی طرح (ہیں) جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف بڑھائے تاکہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ کسی صورت اس

تک پہنچنے والا نہیں اور کافروں کی دعا گمراہی میں بھٹکنے کے سوا اور کچھ نہیں۔ (الرعد:15)

وہ کہیں گے تو پھر کیا تمہارے پاس تمہارے رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ نہیں آتے رہے؟ وہ کہیں گے ہاں! کیوں نہیں وہ جواب دیں گے پھر دعا کرو مگر کافروں کی دعا بیکار جانے کے سوا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ (المومن:51)

غیر اللہ سے دعا

اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں جواب نہیں دیں گے اور قیامت کے دن تمہارے شریک ٹھہرانے کا انکار کر دیں گے اور تجھے ایک عظیم خبر دینے والے کی طرح کوئی اور آگاہ نہیں کر سکتا۔ (فاطر:15)

اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا اسے پکارتا ہے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتا؟ اور وہ تو ان کی پکار ہی سے غافل ہیں۔ (الاحقاف:6)

یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے خواہ وہ اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کیا ہی بے بس ہے (فیض کا) طالب اور وہ جس سے (فیض) طلب کیا جاتا ہے۔ (الحج:74)

اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو یقیناً اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ یقیناً کافر کامیاب نہیں ہوتے۔

اور تو کہہ اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (المومنون:119,118)

تو کہہ دے پکارو ان لوگوں کو جنہیں تم اس کے سوا گمان کیا کرتے تھے۔ پس وہ تم سے تکلیف دور کرنے کی کوئی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اسے تبدیل کرنے کی۔

یہی لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف جانے کا وسیلہ ڈھونڈیں گے کہ کون ہے ان میں سے جو (وسیلہ بننے کا) زیادہ حقدار ہے اور وہ اس کی رحمت کی توقع رکھیں گے اور اس کے عذاب سے ڈریں گے۔ یقیناً تیرے رب کا عذاب اس لائق ہے کہ اس سے بچا جائے۔ (بنی اسرائیل:58,57)

دعا کا چیلنج

پس جو تجھ سے اس بارے میں اس کے بعد بھی جھگڑا کرے کہ تیرے پاس علم آ چکا ہے تو کہہ دے آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو بھی اور اپنے نفوس کو اور تمہارے نفوس کو بھی۔ پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ (آل عمران:62)

تو کہہ دے کہ اے لوگو جو یہودی ہوئے ہو! اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ سب لوگوں کے سوا ایک تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم سچے ہو۔ (الجمعہ:7)

اور فرعون نے کہا مجھے ذرا چھوڑو کہ میں موسیٰ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے۔ یقیناً میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارا دین بدل دے گا یا زمین میں فساد پھیلا دے گا۔

اور موسیٰ نے کہا یقیناً میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایسے متکبر سے جو حساب کتاب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ (المومن:28,27)

سب سے جامع دعا

سورۃ فاتحہ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔ (الفاتحہ 1 تا7)

معوذتین کی جامع دعائیں

تو کہہ دے کہ میں (چیزوں کو) پھاڑ کر (نئی چیز) پیدا کرنے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا۔ اور اندھیرا کرنے والے کے شر سے جب وہ چھا چکا ہو۔

اور گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے۔

اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ (الفلق:2 تا6)

تو کہہ دے کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ انسانوں کے بادشاہ کی۔ انسانوں کے معبود کی۔ بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے، جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ وہ جو انسانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (خواہ) وہ جنوں میں سے ہو (یعنی بڑے لوگوں میں سے) یا عوام الناس میں سے۔ (الناس 2 تا7)

حسنات دارین کی دعا

لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں (جو دینا ہے) دنیا ہی میں دے دے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اور انہی میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی حسنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حسنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے ایک بڑا اجر ہوگا اس میں سے جو انہوں نے کمایا اور اللہ حساب (لینے) میں بہت تیز ہے۔ (البقرۃ:201 تا203)

(حضرت موسیٰ نے کہا) تو اس (آزمائش) سے جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے تو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف (توبہ کرتے ہوئے) آگئے ہیں۔ اس نے کہا میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس کو وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لئے واجب کر دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ (الاعراف:157,156)

اللہ کافی ہے

وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے، انہیں تکلیف نے چھوا تک نہیں اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (آل عمران:175,174)

حصول خیر کی دعا

اس (موسیٰ) نے ان دونوں کی خاطر (ان کے جانوروں کو) پانی پلایا۔ پھر وہ ایک سائے کی طرف مڑ گیا اور کہا کہ اے میرے رب! یقیناً میں ہر اچھی چیز کے لئے، جو تو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں۔ (القصص:25)

ہدایت پر قائم رہنے کی دعا

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

اے ہمارے رب! تو یقیناً لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شک نہیں۔ یقیناً اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ (آل عمران:10,9)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الٰہی تجلی کی تاب نہ لاکر بے ہوشی سے افاقہ کے بعد یہ دعا کی۔

اے رب! تو ہر عیب سے پاک ہے۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں (اس زمانہ میں) سب ایمان لانے والوں سے اول درجہ پر ہوں۔ (الاعراف:144)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا سے قبل قرآن شریف میں مومنوں کو اُسوۂ ابراہیمی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اے ہمارے رب! ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور تیری طرف جھکتے ہیں اور تیری طرف ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔ (الممتحنہ:5)

شرح صدر کی دعا

اس (موسیٰ) نے کہا اے میرے رب! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کر دے۔ اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔ تاکہ وہ میری بات سمجھ سکیں۔ اور میرے لئے میرے اہل میں سے میرا نائب بنا دے۔ ہارون میرے بھائی کو۔ اس کے ذریعے میری پشت مضبوط کر۔ اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔ تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں۔ اور تجھے بہت یاد کریں۔ (طٰہٰ:26 تا35)

ثبات قدم کی دعا

پس جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ کے لئے نکلے تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دے دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے اسے ملک اور حکمت عطا کئے اور اسے جو چاہا اس کی تعلیم دی۔ (البقرہ:252,251)

(جادوگروں نے فرعون سے کہا) اور تو ہم پر کوئی طعن نہیں کرتا مگر یہ کہ ہم اپنے رب کے نشانات پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئے۔ اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔ (الاعراف:127)

اور ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انہوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

تو اللہ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کا بہت عمدہ ثواب بھی اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (آل عمران:149,148)

والدین کے لئے دعا

اور ان دونوں (والدین) کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔ (بنی اسرائیل:25)

حصول رحمت کی دعا

جب چند نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے معاملے میں ہمیں ہدایت عطا کر۔ (الکہف:11)

صالحیت کی دعا

وہ (یعنی سلیمان) اس کی اس بات پر مسکرایا اور کہا اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔ (النمل:20)

شیطانی وساوس سے بچنے کی دعا

اور تو کہہ کہ اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(المومنون:98)

غم اور مصیبت سے نجات کی دعا

اور مچھلی والے (کا بھی ذکر کر) جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا اور اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر گرفت نہیں کریں گے۔ پس اندھیروں میں گھرے ہوئے اس نے پکارا کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

پس ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اسے غم سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ (انبیاء:89,88)

ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔ (البقرہ:158,157)

شفایابی کی دعا

اور ایوب (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے سخت اذیت پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اس کو جو بھی تکلیف تھی اسے دور کردیا اور ہم نے اسے اس کے گھر والے عطا کردیئے اور ان کے ساتھ اور بھی ان جیسے دیئے جو ہماری طرف سے ایک رحمت کے طور پر تھا اور نصیحت تھی عابدوں کے لئے۔

(الانبیاء:85,84)

اتمام نور کی دعا

جس دن اللہ نبی کو اور ان کو رسوا نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ ایمان لائے۔ ان کا نور ان کے آگے بھی تیزی سے چلے گا اور ان کے دائیں بھی۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

(التحریم:9)

سابقون کے لئے دعا

اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! یقیناً تو بہت شفیق (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(الحشر:11)

حصول عفو اور مغفرت کی دعا

اے ہمارے رب! ہمارا مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے اور اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تو نے ڈالا اور اے ہمارے رب! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تو ہی ہمارا والی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔ (البقرہ:287)

ان دونوں (آدم اور اس کی بیوی) نے کہا کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

(الاعراف:24)

ظالموں سے نجات اور ان کی ہلاکت کی دعا

حضرت نوح کی اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کشتی کے ذریعہ طوفان سے نجات عطا کی۔

اے میرے رب! میری مدد کر کیونکہ یہ لوگ مجھے جھٹلاتے ہیں۔ (المومنون:27)

حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی تکذیب سے تنگ آکر فیصلہ کن نشان طلب کیا جس میں اپنی اور اپنی جماعت کی نجات کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور ان کی قوم کو طوفان میں غرق کرکے نوحؑ اور ان کی قوم کو بھری ہوئی کشتی میں بچالیا۔

اے میرے رب! میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے پس تو میرے اور ان کے درمیان ایک قطعی فیصلہ کر اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو (دشمن کے) شر سے بچالے۔ (الشعراء 118-119)

تب اس (نوح) نے اپنے رب کو پکارا اور کہا کہ میں یقیناً مغلوب ہوں۔ پس میری مدد کر۔

تب ہم نے مسلسل برسنے والے پانی کی صورت میں آسمان کے در کھول دیئے۔

(القمر:12,11)

(حضرت نوح نے عرض کیا) اور انہوں نے بہتوں کو گمراہ کردیا اور تو ظالموں کو نامرادی کے سوا اور کسی چیز میں نہ بڑھانا۔ وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کئے گئے پھر آگ میں داخل کئے گئے۔ پس انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے لئے کوئی مددگار نہ پائے۔ اور نوح نے کہا اے میرے رب! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔

یقیناً اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور بدکار اور سخت ناشکرے کے سوا کسی کو جنم نہیں دیں گے۔

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو اور تو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔ (نوح:25 تا 29)

اور اللہ نے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے فرعون کی بیوی کی مثال دی ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے رب! میرے لئے اپنے حضور جنت میں ایک گھر بنادے اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچالے اور مجھے ان ظالم لوگوں سے نجات بخش۔ (التحریم:12)

پس اس (موسیٰ) نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ ایک مجرم قوم ہیں۔ پس تو میرے بندوں کو ساتھ لے کر رات کے وقت روانہ ہو۔ یقیناً تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ اور سمندر کو چھوڑ دے جبکہ وہ ابھی پُرسکون ہو۔ یقیناً وہ ایک ایسا لشکر ہیں جو غرق کئے جائیں گے۔ (الدخان:24,23)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ارض مقدسہ پر فتح کی خبر دے کر اس میں داخل ہونے کا حکم دیا تو انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی۔ (المائدہ:22 تا 27)

اے میرے رب! میں اپنی جان (کے سوا) اور اپنے بھائی کے سوا کسی (اور) پر ہرگز تصرف نہیں رکھتا اس لئے تو ہمارے درمیان اور باغی لوگوں کے درمیان امتیاز کردے۔ (المائدہ:26)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں ایمان لانے والی نوجوانوں کی قلیل تعداد کو یہ نصیحت کی کہ اب ایمان لائے ہو تو خدا پر توکل کرنا۔ جس کے جواب میں انہوں نے یہ دعا کی۔

ہم اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں (ان) ظالم لوگوں کیلئے فتنہ کا (موجب) نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر لوگوں کے ظلم سے نجات دے۔ (یونس 81-82)

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو نصیحت کے جواب میں جب قوم نے یہ دھمکی دی کہ اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو تجھے ملک بدر کردیا جائے گا تو انہوں نے یہ دعا کی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے یہ دعا قبول کی اور لوطؑ اور اس کے اہل کو (سوائے اس کی بیوی کے) نجات دی اور ان کی قوم کو ہلاک کرکے رکھ دیا۔

اے میرے رب! مجھے اور میرے اہل کو ان کے اعمال سے نجات دے۔ (الشعراء:17)

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو جب غیر اخلاقی حرکتوں سے باز رہنے کی تلقین کی تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو عذاب لے آ۔ اس پر حضرت لوطؑ نے یہ دعا کی:۔

اے میرے رب! مفسد قوم کے خلاف میری مدد کر۔

(العنکبوت:31)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعیبؑ نے قوم کی ہدایت سے مایوس ہو کر بالآخر اس دعا سے فیصلہ چاہا جس کے نتیجہ میں ان کی قوم زلزلہ سے تباہ و برباد ہو کر رہ گئی۔

(تفسیر قرطبی جزء7 صفحہ 251)

ہمارا رب ہر چیز کا کامل علم رکھتا ہے۔ ہم اللہ پر ہی توکل کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچ کے مطابق فیصلہ کردے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ (الاعراف:90)

عزت اور رزق کی دعا

تو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کردیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو مردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

(آل عمران:28,27)

تعمیر کعبہ کے وقت دعائیں

اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت (پیدا کردے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ (البقرہ:130,129)

اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! اس شہر کو امن کی جگہ بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔

اے میرے رب! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گمراہ بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم

کرنے والا ہے۔

اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کر تاکہ وہ شکر کریں۔

اے ہمارے رب! یقیناً تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں اور یقیناً اللہ سے نہ زمین میں کچھ چھپ سکتا ہے اور نہ آسمان میں۔

اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر۔

اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔ (ابراہیم:36 تا 39۔ 42,41)

دوزخ سے بچنے کی دعا

وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اے ہمارے رب! جسے تو آگ میں داخل کر دے تو یقیناً اسے تو نے ذلیل کر دیا اور ظالموں کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔

اے ہمارے رب! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کر دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ وعدہ عطا کر دے جو تو نے اپنے رسولوں پر ہمارے حق میں فرض کر دیا تھا (یعنی میثاق النبیین) اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

(آل عمران:191 تا 195)

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹال دے یقیناً اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ یقیناً وہ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی بہت بری ہے اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔ (الفرقان:66,65)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دو جھگڑنے والوں کو چھڑاتے ہوئے ایک شخص کے سے اچانک ہلاک ہو گیا تو اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کی۔

اے میرے رب! میں نے اپنی جان کو تکلیف میں ڈال دیا ہے پس تو میرے اس فعل پر پردہ ڈال اور بخش دے۔ (القصص:17)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارونؑ اور اپنے لئے مغفرت کی یہ دعا کی۔

اے میرے رب! مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل کر دے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا ہے۔

(الاعراف:152)

فرشتوں کی مومنوں کے لئے دعائیں

وہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اے ہمارے رب! تو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

اور اے ہمارے رب! انہیں ان دائمی جنتوں میں داخل کر دے جن کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور انہیں بھی جو ان کے باپ دادا اور ان کے ساتھیوں اور ان کی اولاد میں سے نیکی اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

اور انہیں بدیوں سے بچا اور جسے تو نے اس دن بدیوں (کے نتائج) سے بچایا تو یقیناً تو نے اس پر بہت رحم کیا اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(المومن:8 تا 10)

نیک اہل و عیال کے لئے دعا

اور زکریا (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔

پس ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اسے یحییٰ عطا کیا اور ہم نے اس کی بیوی کو اس کی خاطر تندرست کر دیا۔ یقیناً وہ نیکیوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے اور ہمیں چاہت اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے تھے۔ (الانبیاء:90,89)

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالاخانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔

وہ ہمیشہ ان (جنتوں) میں رہنے والے ہوں گے۔ وہ کیا ہی اچھی ہیں عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔

(الفرقان:75 تا 77)

شکر نعمت کی دعا

اور اس (ابراہیم) نے کہا میں یقیناً اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں وہ ضرور میری راہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا کر۔ پس ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ (الصّٰفّٰت:100 تا 101)

یہاں تک کہ جب وہ (انسان) اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

یہی وہ لوگ ہیں کہ جو کچھ انہوں نے کیا اس میں سے ہم بہترین اعمال ان کی طرف سے قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے درگزر کریں گے۔ وہ اصحاب جنت میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔ (الاحقاف:17,16)

حصول حکمت کی دعا

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔ اور میرے باپ کو بھی بخش دے۔ یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اور مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے۔ (الشعراء:84 تا 88)

نیک انجام کی دعا

(حضرت یوسف نے دعا کی) اے میرے رب! تو نے مجھے امور سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیت سمجھنے کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل کر۔ (یوسف:102)

سلطان نصیر کی دعا

اور تو کہہ اے میرے رب! مجھے اس طرح داخل کر کہ میرا داخل ہونا سچائی کے ساتھ ہو اور مجھے اس طرح نکال کہ میرا نکلنا سچائی کے ساتھ ہو اور اپنی جناب سے میرے لئے طاقتور مددگار عطا کر۔

(بنی اسرائیل:81)

علم بڑھنے کی دعا

پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ اس کی وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔

(طٰہٰ:115)

ظالم نہ بننے کی دعا

تو کہہ اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ دکھا ہی دے جس سے ان کو ڈرایا جاتا ہے (تو یہ ایک التجا ہے)۔ اے میرے رب! پس مجھے ظالم قوم میں سے نہ بنا دینا۔ (المومنون:95,94)

اصحاب اعراف جب جنت کے بعد جہنم کا نظارہ کریں گے تو معاً یہ دعا کریں گے۔

اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم میں سے مت بنائیو۔ (الاعراف:48)

بخشش کی دعا

(حضرت عیسیٰ نے دعا کی) اگر تو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ (المائدہ:119)

بدنصیب لوگ جو قبولیت دعا کے بعد مکر گئے

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس کی طرف تسکین کی خاطر مائل ہو۔ پھر جب اس نے اسے ڈھانپ لیا تو اس نے ایک ہلکا سا بوجھ اٹھا لیا پھر وہ اسے اٹھائے ہوئے چلنے لگی۔ پس جب وہ بوجھل ہو گئی تو ان دونوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اگر تو ہمیں ایک صحت مند (بیٹا) عطا کرے تو یقیناً ہم شکر ادا کرنے والوں میں سے ہوں گے۔ پس جب ان دونوں کو اس (یعنی اللہ) نے ایک صحت مند (بیٹا) عطا کیا تو جو اس نے انہیں عطا کیا اس (عطا) میں وہ اس کے شریک ٹھہرانے لگے۔ پس اللہ اس سے بہت بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ (الاعراف:191)

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اپنے پہلو کے بل (لیٹے ہوئے) یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے ہمیں پکارتا ہے۔ مگر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ یوں گزر جاتا ہے جیسے اس نے کبھی ہمیں اس دکھ کی طرف بلایا ہی نہ ہو جو اسے پہنچا ہو۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کو خوبصورت بنا کر دکھایا جاتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

(یونس:13)

وہی ہے جو تمہیں خشکی پر بھی چلاتا ہے اور تری میں بھی یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ خوشگوار ہواؤں کی مدد سے انہیں لئے ہوئے چلتی ہیں اور وہ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں تو اچانک سخت تیز ہوا انہیں آ لیتی ہے اور موج ہر طرف

باقی صفحہ 11 پر

دعا کا مقام اور عظمت، مقبول دعائیں اور مقبول اوقات، دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے

رسول کریم ﷺ کے ارشادات و تجربات اور مناجات کا بے بہا خزانہ

دعا کا مقام۔ دعا کا حق

دعا کی عظمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی چیز دعا سے زیادہ معزز اور باعث تکریم نہیں ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل الدعاء)

مومن کا ہتھیار

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دعا مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(مستدرک حاکم کتاب الدعاء جلد1 صفحہ 669 حدیث نمبر 1812)

عبادت کا مغز

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

الدعاء مخ العبادۃ دعا عبادت کا مغز ہے۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب فی فضل الدعاء)

دعا عبادت ہے

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

الدعاء ھو العبادۃ دعا عبادت ہے۔

(جامع ترمذی کتاب التفسیر۔ سورۃ بقرہ حدیث نمبر 2895)

دعا کا دروازہ

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا اس کیلئے رحمت کا دروازہ کھولا گیا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی حدیث نمبر: 3471)

اللہ ناراض ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو دعا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب فضل الدعاء حدیث نمبر: 3817)

خدا کو یاد کرنے والا زندہ ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ذکر الٰہی کرنے والے اور ذکر الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکر الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ حدیث نمبر 5928)

جب بندہ قدم بڑھاتا ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیث قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء۔ باب فضل الذکر حدیث نمبر: 4849)

مضبوط قلعہ

حضرت حارث الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ کو یاد کرو اور ذکر الٰہی کی مثال یوں سمجھو کہ جیسے کسی آدمی کا اس کے دشمن نہایت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتے رہے ہوں یہاں تک کہ اس آدمی نے بھاگ کر ایک نہایت مضبوط قلعہ میں پناہ لی اور دشمنوں کے ہاتھ لگنے سے بچ گیا۔ اسی طرح بندہ شیطان سے بچ نہیں سکتا مگر اللہ کی یاد کے سہارے۔

(جامع ترمذی کتاب الامثال باب مثل الصلوٰۃ حدیث نمبر: 2790)

خدا دعائیں قبول کرتا ہے

حضرت سلمانؓ فارسی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔ (جامع ترمذی کتاب الدعوات)

دعا کے آداب

کثرت سے مانگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو وہ کثرت سے مانگے کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔

(مسند عبد بن حمید جلد1 صفحہ 434 حدیث نمبر: 1496)

کثرت سے ذکر الٰہی

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس کثرت سے ذکر الٰہی کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگ جائیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر: 11226)

خزانوں میں کمی نہیں آئے گی

حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اے میرے بندو اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں آتی ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تحریم الظلم حدیث نمبر: 4674)

دعا میں سنجیدگی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ سے اس حال میں دعا کرو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور غیر سنجیدہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر: 3401)

جنت کے باغ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو اس کے پھل کھاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغ کون سے ہیں فرمایا ذکر الٰہی کی مجالس۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 3432)

سمیع و قریب خدا

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ لوگ بلند آواز سے نعرہ تکبیر لگانے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو میانہ روی اختیار کرو نہ تو تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ ہی کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم تو سمیع و قریب خدا کو پکار رہے ہو جو تمہارے ساتھ ساتھ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب استحباب خفض الذکر حدیث نمبر 4873)

حسنات دارین مانگو

آنحضرت ﷺ ایک ایسے صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور کمزوری کی وجہ سے چوزے کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ آنحضرتؐ نے ان سے پوچھا کیا تم اللہ سے صحت اور عافیت کی دعا نہیں مانگتے تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے اللہ تو نے جو سزا مجھے آخرت میں دینی ہے اسی دنیا میں دے دے۔ اگلے جہان میں نہ دینا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم اس سزا کی استطاعت نہیں رکھتے تمہیں یہ دعا کرنی چاہئے۔ (۔) اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 2409)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس صحابی نے یہ دعا مسلسل کی اور صحت یاب ہو گئے۔

(کامل ابن عدی جلد 7 ص 177 طبع ثالث 1984ء دار الفکر بیروت)

دعا کیسے کی جائے

قبولیت دعا کا گر

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ

دعا کرو کہ سروں پر رہے وہ ابرِ کرم　　　دلوں میں نور کی جو کھیتیاں اُگاتا ہے

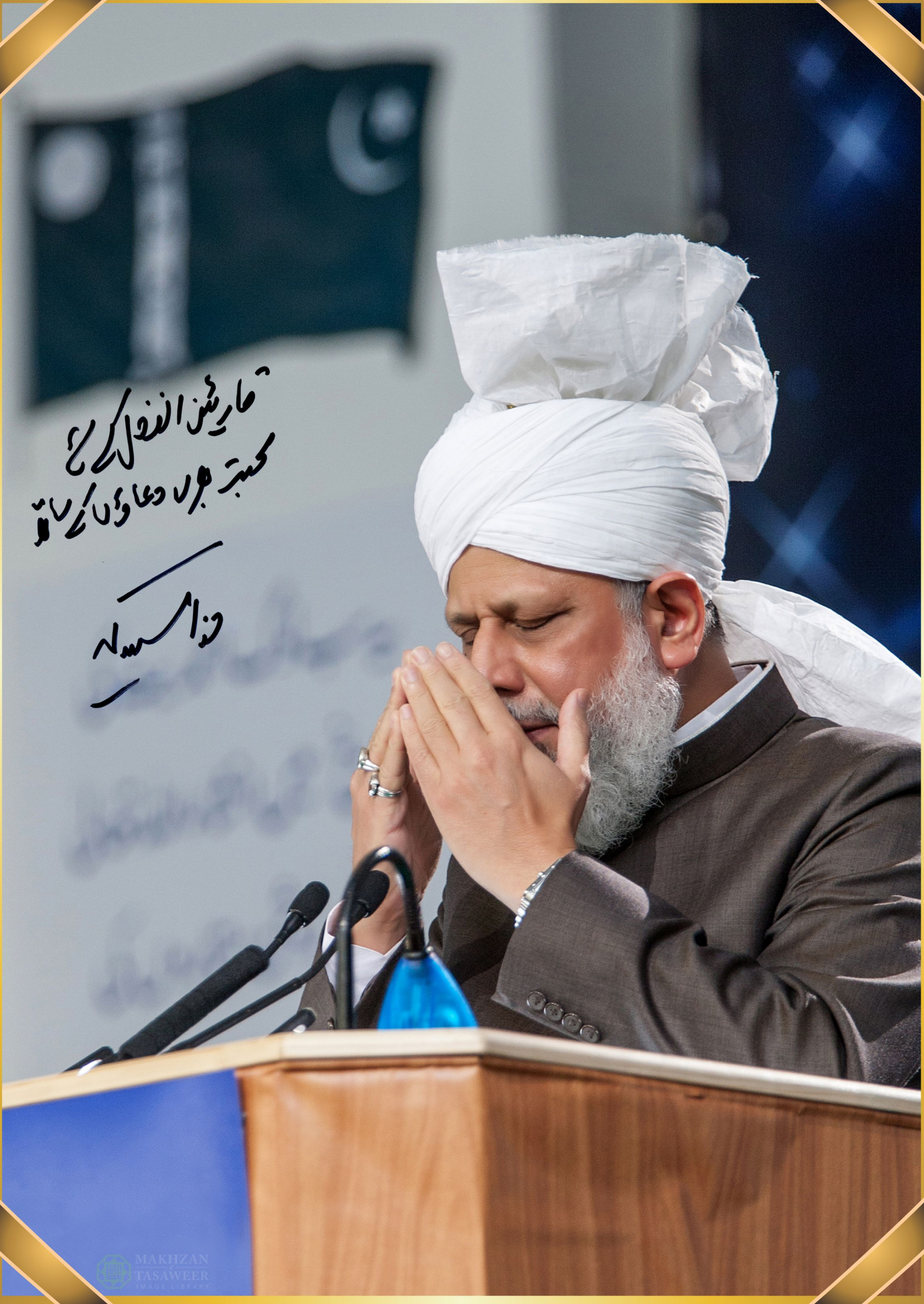

دعا کرو کہ نہ گہنائے تا ابد وہ چاند　　　جو ظلمتوں میں دیئے پیار کے جلاتا ہے

وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔
(ترمذی ابواب الدعوات)

دعا میں جلدی نہ کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
تم میں سے کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ اور کہتا پھرے کہ میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔
(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب یستجاب للعبد مالم یعجل حدیث نمبر:5865)

قبولیت دعا کی شرائط

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کا ارتکاب نہ کرے اور جلد بازی نہ کرے۔ صحابہ نے پوچھا جلد بازی سے کیا مراد ہے۔ فرمایا وہ یہ کہے کہ میں نے بہت دعا کی مگر خدا دعا قبول نہیں کرتا۔ پھر وہ تھک جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔
(صحیح مسلم کتاب الذکر باب استجابۃ الدعا)

دعا کا مسنون طریق

حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر 3399)

دعا معلق رہتی ہے

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب تک دعا کرنے والا رسول اللہ ﷺ پر درود نہیں بھیجتا اس کی دعا زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی خدا کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔
(جامع ترمذی کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبی حدیث نمبر:448)

ہتھیلیاں پھیلا کر مانگو

حضرت مالک بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے پھیلا کر مانگو ہاتھوں کو الٹا کر کے نہ مانگو۔ اور جب تم دعا کر کے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لو۔
(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب الدعاء حدیث نمبر:1270)

دعا میں گریہ وزاری

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں اس قدر گریہ و زاری اور آہ وبکا کر رہے تھے۔ ولجوفہ ازیز کازیز المرجل کہ رقت اور جوش گریاں سے آپؐ کا سینہ یوں ابل رہا تھا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے۔
(شمائل ترمذی باب بکاء النبی ﷺ)

دعا اور تقدیر

دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
لا یرد القضاء الا الدعاء
دعا کو وہ طاقت حاصل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کو بھی بدل دیتی ہے۔
(جامع ترمذی کتاب القدر باب لا یرد القضاء)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
نیکی کے علاوہ اور کوئی چیز عمر نہیں بڑھاتی اور دعا کے علاوہ تقدیر الٰہی کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی اور انسان اپنی خطاؤں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔
(سنن ابن ماجہ۔ مقدمہ باب فی القدر)

چند مقبول اوقات

آدھی رات

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو آدھی رات کو اللہ کی خشیت سے روتی رہی اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں حفاظت پر مستعد رہی۔
(جامع ترمذی کتاب فضائل الجہاد باب فی فضل الحرس حدیث نمبر 1563)

رات کا آخری حصہ

حضرت عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے پس اگر تم اس گھڑی اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے بن سکو تو ضرور بنو۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الضیف حدیث نمبر:3503)

قبولیت دعا کا وقت

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ فرمایا:
رات کے آخری پہر یعنی تہجد کے وقت کی دعا۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التسبیح بالید حدیث نمبر 3421)

جمعہ کے دن کی گھڑی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا:
اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔
(مسلم کتاب الجمعۃ باب فی الساعۃ فی یوم الجمعۃ)

چند مقبول دعائیں

بھائی کے لئے دعا

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔
جو شخص اپنے بھائی کیلئے حالت غیب میں دعا کرتا ہے تو اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے۔ آمین۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ تیرے حق میں بھی یہ دعا قبول ہو۔
(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل الدعاء للمسلمین بظہر الغیب حدیث نمبر 4912)

3 مقبول دعائیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے لئے دعا۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسافر)

روزہ دار کے لئے دعائیں

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے مقرر کر دیئے ہیں جو روزہ دار کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔
(بحار الانوار جلد 96 صفحہ 253 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دار الاحیاء التراث العربی لبنان طبع ثالث 1983ء)

4 مقبول دعائیں

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
چار آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا عرش تک پہنچتی ہے۔ 1۔ والد کی دعا بیٹے کیلئے 2۔ مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف 3۔ عمرہ کرنے والا جب تک کہ واپس جائے۔ 4۔ روزہ دار جب تک کہ افطار کرے۔
(بحار الانوار جلد 96 صفحہ 256 کتاب الصوم)

حامل قرآن کی دعا

حضرت ابوامامہؓ باہلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے کیونکہ حامل قرآن جو دعائیں کرتا ہے وہ یقیناً قبول کی جاتی ہیں۔
(شعب الایمان التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن جزء2 صفحہ 405)

امام کے لئے دعا

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:
"تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں"۔
(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب خیار الائمۃ حدیث نمبر 3447)

رسول اللہؐ کی چند دعائیں

سب سے پیارا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور الحمدللہ (تمام تعریف اللہ کیلئے ہے) اور لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اور اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) کا ذکر کرنا (دنیا کی ہر چیز سے) جس پر سورج چڑھتا ہے زیادہ پیارا ہے۔
(مسلم کتاب الذکر باب فضل التحلیل والتسبیح والدعاء حدیث نمبر:4861)

میزان میں بھاری کلمات

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
دو کلمات ایسے ہیں جو خدا کو بہت پسند ہیں۔ زبان پر ہلکے مگر میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ
سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ
(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح حدیث نمبر 5927)

ساری دعائیں جمع کر دیں

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے یہ دعا کی اور فرمایا کہ میں نے اس میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع کر دی ہیں۔
اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے (بندگی) قبول کر اور

ہمیں جنت میں داخل کر اور آگ سے بچا اور ہمارے سارے کام درست کر دے۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ حدیث نمبر 3826)

جامع دعا

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے بے شمار دعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد نہیں رہتیں۔ فرمایا کیا میں تمہیں ایک جامع دعا نہ سکھاؤں جو سب پر حاوی ہو۔ یوں کہاں کرو اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ مانگی۔ تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچا دینا لازم ہے اور تیرے سوا کوئی قوت اور طاقت نہیں۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر: 3443)

اسمائے حسنیٰ کا واسطہ

حضرت عائشہؓ ایک دفعہ یہ دعا کر رہی تھیں کہ اے اللہ اے رحمان اے البرالرحیم میں تجھ سے دعا کرتی ہوں اور تجھے تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کا واسطہ دیتی ہوں جو میرے علم میں ہیں یا میرے علم سے بالا ہیں کہ تو مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم کر۔
آنحضرت ﷺ نے یہ دعا سنی تو مسکرائے اور فرمایا اسم اعظم انہی اسماء میں سے ایک ہے۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسم اللہ الاعظم حدیث نمبر 3849)

سستی اور کبر سے بچنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔
اے اللہ میں سستی اور کبر کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ میں آگ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔
(صحیح مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل حدیث نمبر 4900)

فتح کی دعا

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جنگ خندق میں یہ دعا کرتے تھے۔
اے اللہ، قرآن کے نازل کرنے والے، جلد حساب لینے والے اے اللہ دشمن کے لشکروں کو شکست دے۔ اے اللہ ان کے قدم اکھاڑ دے اور ان کو تہہ و بالا کر دے۔
(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الدعاء علی المشرکین

جس طرح سفید کپڑا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز میں تکبیر اور سورۃ فاتحہ کے درمیان یہ دعا کرتے تھے۔
اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح فاصلہ ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے اے اللہ مجھے میرے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا گندگی سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف پانی اور اولوں سے دھو کر صاف کر دے۔
(صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما یقول بعد التکبیر حدیث نمبر 702)

رحم کا سلوک فرما

رسول کریم ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔
اے اللہ! تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر مخفی نہیں میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب۔ میں تجھ سے عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول کر لینا۔
(مجمع الزوائد ہیثمی مطبوعہ بیروت جلد نمبر 3 صفحہ 252)

تجھ سے ہر خیر مانگتا ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا بیان کرتے تھے۔
ترجمہ: اے اللہ ہر حال میں میری اسلام کے ساتھ حفاظت فرما، کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی، اور کسی حاسد دشمن کو میرے پر خوش نہ کرنا۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر وہ خیر مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور میں تجھ سے ہر اس شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔
(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 406 حدیث نمبر 1924)

دائمی نعمتیں مانگتا ہوں

حضرت رفاعہ زرقیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے جنگ احد کے موقع پر یہ دعا کی۔
اے اللہ میں تجھ سے ایسی دائمی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی زائل ہوں نہ ختم ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے غربت و افلاس کے زمانہ کیلئے نعمتوں کا تقاضا کرتا ہوں اور خوف کے وقت امن کا طالب ہوں۔ اے اللہ جو کچھ تم نے ہمیں عطا کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جو تم نے نہیں دیا اس کے شر سے بھی۔ اے اللہ! ایمان ہمیں محبوب کر دے اور اسے ہمارے دلوں میں خوبصورت بنا دے، کفر، بدعملی اور نافرمانی کی کراہت ہمارے دلوں میں پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا۔
(مسند احمد۔ حدیث نمبر 14945)

کربناک دعا

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ سفر طائف سے واپسی پر رسول اللہؐ نے یہ دعا کی۔
اے اللہ میں اپنے ضعف و ناتوانی اور کوتاہی تدبیر اور لوگوں میں رسوا ہونے کی شکایت تیرے حضور کرتا ہوں اے ارحم الراحمین تو مجھے کس کے سپرد کرے گا کیا ایسے دشمن کے حوالے جو مجھے تباہ کر دے یا کسی ایسے قریبی کے سپرد جسے تو میرے معاملہ میں کلی اختیار دے دے گا۔ ہاں اگر تو مجھ سے ناراض نہیں تو پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور سب قوت و طاقت تجھی کو ہے۔
(الاحادیث المختارہ المقدسی جلد 3 صفحہ 181 حدیث نمبر: 162)

قبولیت دعا کا شکرانہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کونسی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ جب اپنی دعا کے قبول ہونے کا پتہ چلے مثلاً بیماری سے شفا پاؤ یا سفر سے کامیاب مراجعت ہو تو یہ دعا پڑھو۔ الحمد للہ الذی بعزتہ و جلالہ تتم الصالحات
ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس کی عزت و جلال کے ساتھ تمام نیک کام پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔
(مستدرک حاکم جلد 1 صفحہ 730 حدیث نمبر 1999)

خدا تعالیٰ کے پاک نام کے واسطہ سے دعا

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔
اے اللہ! تجھے اس پاک و طیب برکت والے اور سب سے پیارے نام کا واسطہ کہ جس کا نام لے کر تجھے پکارا جائے تو تُو دعا قبول کرتا ہے اور جب اس نام کے ساتھ تجھ سے مانگا جاتا ہے تو تُو عطا کرتا ہے اور جب اس نام کے ساتھ تجھ سے رحمت طلب کی جاتی ہے تو تُو رحم فرماتا ہے اور اس نام کے واسطہ سے تجھ سے مشکل کشائی کا تقاضا کیا جاتا ہے تو تُو مشکل دور فرماتا ہے۔
(سنن ابن ماجہ کتاب الدعا باب بسم اللہ الاعظم حدیث نمبر 3849)

ایک دے دے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ عمر یا ابوجہل کے ذریعہ اسلام کو عزت بخش چنانچہ اگلے ہی دن حضرت عمر نے اسلام قبول کرلیا۔
(جامع ترمذی کتاب المناقب۔ مناقب عمر حدیث نمبر: 3616)

زینت ایمان کی دعا

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے۔
اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے سجا دے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنا دے۔
(نسائی کتاب السہو حدیث نمبر 1289)

میری خاص دعا

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
ہر نبی کو ایک خاص دعا کا حق دیا گیا ہے جو اس نے کی اور قبول کر لی گئی۔ مگر میں نے اپنی اس دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے بطور شفاعت رکھ چھوڑا ہے۔
(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ حدیث نمبر 5829)

میں بکثرت یہ دعا کرتا ہوں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے یہ دعا سیکھی۔
اے اللہ مجھے توفیق دے کہ میں تیرے شکر کا حق ادا کر سکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کر سکوں اور تیری باتوں پر عمل کر سکوں اور تیرے احکام کی پابندی کر سکوں۔
حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں بکثرت یہ دعا مانگتا ہوں۔
(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ادعیۃ النبی حدیث نمبر: 3530)

تیری عطا کوئی روک نہیں سکتا

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اور حمد اس کی ہے اور وہ ہر ایک امر پر قادر ہے۔ اے اللہ تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔
(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلوۃ حدیث نمبر: 5855)

استخارہ کی دعا

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت

ﷺ استخارہ کے وقت جو دعا کرتے تھے اس کا پہلا حصہ یہ ہے:

اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ تیری تقدیر خیر کا طلبگار ہوں اور تیرا فضل عظیم تجھی سے مانگتا ہوں کیونکہ تجھے سب طاقت ہے اور مجھے کوئی طاقت نہیں اور تو سب علم رکھتا ہے اور میں بالکل بے علم ہوں بلکہ تو تو غیب کا جاننے والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الاستخارہ حدیث نمبر 5903)

حمد اور استغفار

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب سورۃ النصر نازل ہوئی (جس میں کثرت سے نئے آنے والوں کی خبر دی گئی تھی) تو آنحضرت ﷺ ہر نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔

اے ہمارے رب تو پاک ہے اور صاحب حمد ہے مجھے بخش دے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔سورۃ النصر حدیث نمبر 4585)

دعا کا اعجاز

آنحضرت ﷺ جب مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو یہ ایک وبائی علاقہ تھا جس کی وجہ سے کئی صحابہ حضرت ابوبکرؓ حضرت بلالؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ بیمار ہوگئے۔ رسول کریم ﷺ نے دعا کی۔

اے اللہ اس وبائی علاقہ کی بیماریاں دور کردے اور مکہ کی طرح مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے اور اس شہر کے رزق میں برکت دے۔ مدینہ کی آبادی اور شادابی آج تک اس دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔ (صحیح بخاری کتاب فضائل المدینہ)

عبادت گزار پیدا ہوں گے

رسول اللہ ﷺ پر اہل طائف کے مظالم کے بعد جب خدا نے آپؐ کی طرف فرشتہ بھیجا کہ آپ چاہیں تو پہاڑوں کو اہل طائف پر الٹا دیا جائے۔ مگر آپ نے فرمایا میں تو یہ خواہش رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی نسل پیدا کرے جو خدا کی عبادت کرے اور کسی کو بھی اس کا شریک نہ قرار دے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق باب ذکر الملائکہ حدیث نمبر:2993)

☆..........☆..........☆..........☆

بقیہ از صفحہ 7: آیات قرآنی

سے ان کی طرف بڑھتی ہے اور وہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ وہ گھیر لئے گئے ہیں، تب وہ اللہ کو پکارتے ہیں دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے کہ اگر تو ہمیں اس سے نجات دے دے تو یقیناً ہم شکر گزاروں میں سے ہو جائیں گے۔

پس جب وہ انہیں نجات دے دیتا ہے تو وہ زمین میں ناحق بغاوت کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو! یقیناً تمہاری بغاوت تمہارے اپنے ہی خلاف ہے۔ (تمہیں) دنیا کی زندگی کا تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر ہماری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے۔ پھر ہم تمہیں ان اعمال کی خبر دیں گے جو تم کیا کرتے تھے۔ (یونس:24,23)

اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔ پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو تم (اس سے) اعراض کرتے ہو اور انسان بہت ہی ناشکرا ہے۔ (بنی اسرائیل:68)

پس جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو وہ اللہ کو پکارتے ہیں اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے۔ پھر جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لے جاتا ہے تو اچانک وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

(العنکبوت:66)

اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف چھو جائے تو وہ اپنے رب کو اس کے حضور عاجزی سے جھکتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ انہیں اپنی طرف سے رحمت (کا مزا) چکھاتا ہے تو اچانک ان میں سے ایک فریق (والے) اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتے ہیں۔ (الروم:34)

اور جب انہیں موج سایوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہے وہ اللہ کو اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ پس جب وہ انہیں خشکی کی طرف بچا لے جاتا ہے تو ان میں سے کچھ (ایسے بھی ہوتے) ہیں جو میانہ روی اختیار کرنے والے ہیں۔ اور ہمارے نشانات کا کوئی انکار نہیں کرتا مگر ہر ایک وہ جو سخت دھوکہ باز (اور) بہت ناشکرا ہے۔

(لقمان:33)

اور جب بھی ان پر (قوم فرعون پر) عذاب نازل ہوتا وہ کہتے اے موسیٰ! ہمارے لئے اپنے رب سے اس وعدہ کے نام پر جو اس نے تیرے ساتھ کیا ہے دعا کر۔ پس اگر تو نے ہم سے یہ عذاب ٹال دیا تو ہم ضرور تیری بات مان لیں گے اور ضرور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ بھیج دیں گے۔ پس جب ہم نے ان سے عذاب کو ایک معین مدت تک دور کر دیا جس تک انہیں بہرحال پہنچنا تھا تو اچانک وہ عہد شکنی کرنے لگے۔

پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور انہیں سمندر میں غرق کر دیا کیونکہ انہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلا دیا تھا اور وہ ان سے غافل تھے۔

(الاعراف:135 تا 137)

اور انہوں نے (قوم فرعون نے موسیٰ سے) کہا اے جادوگر! ہمارے لئے اپنے رب سے وہ مانگ جس کا اس نے تجھ سے عہد کر رکھا ہے۔ یقیناً ہم ہدایت پانے والے ہو جائیں گے۔ پس جب ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو معاً وہ بدعہدی کرنے لگے۔ (الزخرف:51,50)

☆..........☆..........☆

دعا ایک موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے

حضرت مسیح موعود کے پُرشوکت ارشادات

معرفت حاصل نہیں ہوسکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اور نہ مفید ہوسکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے۔ تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے اور پھر بار بار فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا۔ غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اُٹھا دیتا ہے اور نفس امّارہ کے لئے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے اور رُوح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ابھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے رُوح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دُعا کرتے ہیں اور تمام نماز دُعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ **وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔** ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سُست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔

مبارک تم جب کہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اُٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کرلو اور شکست کو قبول کرلو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ **دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔** دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنے صفات میں تبدیلی کرتا ہے اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اُس کی ایک الگ تجلّی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلّی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلّی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کیلئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔

غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرتِ احدیّت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظِل وہ نماز ہے جو (دین حق) نے سکھلائی ہے اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کیلئے ہر ایک ہیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلّقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لئے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گِر کر اپنے خیال بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت (-) نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ ص20)

☆..........☆..........☆

ہوالشافی
CURATIVE

CURATIVE

The Pioneer of Homoeopathic Combinations

مرے شافی خدا مجھ کو عطا دست شفا کر دے
مرے دامن کو رحمت سے بفیض مصطفٰی بھر دے
طبابت کیا! حذاقت کیا! میں خادم ہوں مسیحا کا
مسیحائی عطاء کر دے ۔ مسیحائی عطاء کر دے
(ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر)

کیوریٹو ادارہ جات 500 سے زائد انسانی ادویات اور 70 سے زائد حیوانات اور پولٹری کی ادویات تیار کرتے ہیں

BEDURINE COURSE
(بچوں اور بڑوں کا بستر پر پیشاب خطا ہو جانا)

HEPATITIS COURSE
(ہیپا ٹائیس B اور C کیلئے مفید)

DIGESTIN TAB
(جملہ نظام ہضم کے لئے مفید)

BABY GROWTH COURSE
(بچوں کی بہتر نشوونما کیلئے)

KIDENY STONE COURSE
(گردوں سے پتھری خارج کرنے کیلئے مفید ہے)

PICA COURSE
(بچوں اور بڑوں کی مٹی کھانے کی عادت ختم کرنے کیلئے)

STERLITY COURSE
(عورتوں میں اولاد کا نہ ہونا)

SPERMATOZA COURSE
(مردوں کے کمزور جرثوموں کیلئے)

PILES COURSE
(بواسیر کا فوری اور مستقل علاج)

تفصیلی لٹریچر
کسی بھی ہومیوپیتھک سٹور سے یا ہم سے خط لکھ کر مفت حاصل کریں

DWARFISHNESS COURSE
(قد اور صحت میں اضافے کیلئے)

FALLING HAIR OIL
(بالوں کیلئے بہترین ٹانک)

Dr. Raja Homoeo & Company — ہر قسم کی کیوریٹو اور ہومیوپیتھک ادویات (پاکستانی و جرمن) کا مرکز — ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی قائم شدہ 1956 — 047-6213156

Curative Medicine Company In t'. — ہومیوپیتھک مرکبات بنانے والا اولین ادارہ — کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل قائم شدہ 1961 — 047-6211866 047-6212761

Curative Distribution — پاکستان بھر میں کیوریٹو ادویات کی سپلائی کا ادارہ — کیوریٹو ڈسٹری بیوشن قائم شدہ 1989 — 047-6211047 047-6214576

Curative Veterinary (Pvt) Ltd. — 60 سے زائد حیوانات اور پولٹری کی ہومیوپیتھک ادویات بنانے والا ادارہ — کیوریٹو ویٹرنری (پرائیویٹ) لمیٹڈ قائم شدہ 2006 — 047-6214606 0333-7707836

Curative International (Pvt) Ltd. — کیوریٹو انٹرنیشنل (پرائیویٹ) لمیٹڈ زیر کارروائی

RABWAH - PAKISTAN
E-mail : info.curative@gmail.com

ربوہ ۔ پاکستان

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب

دعا حضرت مسیح موعود کے زریں فرمودات

نوٹ:۔ یہ ارشادات تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول سے لئے گئے ہیں۔اسی جلد کا صفحہ نمبر درج کیا گیا ہے۔

جب ہم دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ (ص68)

اس قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔ (ص194)

ایک کہ جو شخص دعا اور کوشش سے مانگتا ہے وہ متقی ہے۔ (ص204)

مومن......تدبیر اور دعا دونوں سے کام لیتا ہے۔ (ص205)

(مومن) پوری تدبیر کرتا ہے اور پھر معاملہ خدا پر چھوڑ کر دعا کرتا ہے۔ (ص205)

جو شخص نری دعا کرتا اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ (ص205)

دعا سے ہی نبیوں نے خدائے رحمان کی محبت حاصل کی۔ (ص233)

مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کے عارف بندوں کی طرح اس دعا پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ (ص234)

دعا میں رب العالمین کی طرف سے بڑی بشارتیں ہیں۔ (ص234)

وہ شئے جس کو محنت اور کوشش اور دعا اور تضرع سے حاصل کرنا چاہئے صراط مستقیم ہے۔ (ص235)

دعا کامل تب ہوتی ہے کہ ہر قسم کی خیر کی جامع ہو اور شر سے بچاوے۔ (ص241)

تم پنج وقت نمازوں میں یہ دعا پڑھا کرو کہ اھدنا الصراط المستقیم .... (ص245)

دنیا کے لئے جو دعا کی جاتی ہے وہ جہنم ہے۔ (ص268)

دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہئے۔ باقی جتنی دعائیں ہیں وہ خود اس کے اندر آجاتی ہیں۔ (ص268)

دعا ایسی کرنی چاہئے کہ نفس امارہ گداز ہو کر نفس مطمئنہ کی طرف آجاوے۔ (ص268)

اگر ہم دعا کا کام زبان سے کبھی نہ لیں تو ہماری شور بختی ہے۔ (ص269)

(مومنوں) کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ دعا میں مشغول رہیں۔ (ص276)

دعا اپنے اندر ایک روحانیت رکھتی ہے۔ (ص276)

دعا سے ایک فیض نازل ہوتا ہے۔ (ص276)

اھدنا الصراط المستقیم ایک جامع دعا ہے۔ (ص277)

تم یہ دعا کرو کہ اے اللہ ہم کو صراط مستقیم کی ہدایت فرما۔ (ص278)

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کو قبولیت دعا کی بشارت دیتا ہے۔ (ص279)

دعا میں یقیناً تاثیریں اور (قضاء و قدر کو) بدلنے کی طاقتیں ہیں۔ (ص279)

مقبول دعا، دعا کرنے والے کو انعام یافتہ گروہ میں داخل کر دیتی ہے۔ (ص279)

اھدنا الصراط المستقیم کی دعا دین اور دنیا کی ساری حاجتوں پر حاوی ہے۔ (ص281)

بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔

یہ دعا فاتحہ ایسی جامع اور عجیب دعا ہے کہ پہلے کبھی کسی نبی نے سکھلائی ہی نہیں۔ (ص281)

دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو۔ (ص282)

بہترین دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہو تمام خیروں کی۔ (ص282)

بعض کہتے ہیں کہ انبیاء اس دعا (اھدنا ......) کو کیوں مانگتے ہیں؟ ان کو معلوم نہیں وہ ترقیات کے لئے مانگتے تھے۔ (ص283)

نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے۔ (ص283)

تم یہ دعا کرو کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ (ص285)

اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ باقی دعائیں خود قبول ہو جائیں گی۔ (ص286)

یوں دعا قبول نہیں ہوتی جو نری دنیا ہی کے واسطے ہو۔ (ص286)

دعا ہی ایک اعلیٰ ہتھیار ہے۔ (ص290)

جہاں کوئی ہتھیار کارگر نہیں ہو سکتا وہاں دعا کے ذریعے کامیابی ممکن اور یقینی ہوتی ہے۔ (ص290)

دعا کی قبولیت کے تمام شرائط اور لوازم مہیا اور میسر ہوں۔ (ص290)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ میں دعا سکھلائی ہے۔ (ص290)

اپنے تئیں بچاؤ اور بچنے کے لئے نمازوں میں دعائیں کرتے رہو۔ (ص315)

صحیح معرفت کے لئے دعا کی جاوے۔ (ص323)

اکثر لوگ جب دعا کرتے ہیں تو ساتھ ہی شرک کے مرتکب ہوتے ہیں۔ (ص326)

قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ اس میں ایک جوش ہو۔ (ص372)

جس دعا میں جوش نہ ہو وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے۔ حقیقی دعا نہیں۔ (ص372)

دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں۔ (ص372)

انسان کی دعا میں تب ہی جوش پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ اپنے تئیں سراسر ضعیف اور ناتواں اور مدد الٰہی کا محتاج دیکھتا ہے۔ (ص372)

خدا تعالیٰ نے دعا میں جوش دلانے کے لئے دو محرک بیان فرمائے۔ ایک اپنی عظمت اور رحمت شاملہ دوسرے بندوں کا عاجز اور ذلیل ہونا یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ (ص373)

جب تک دعا کے لوازم ساتھ نہ ہوں وہ دعا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ (ص427)

دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے۔ (ص427)

صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے پھر توقع کی جاتی ہے کہ دعا قبول ہوگی۔ (ص427)

نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے۔ (ص427)

راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعا مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ (ص429)

نماز میں دعا کے واسطے کئی مواقع ہیں۔ (ص429)

اصل غرض اور مغز نماز کا دعا ہی ہے۔ (ص429)

دعا خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے موافق ہے۔ (ص429)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ (ص429)

اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ (ص429)

یہ خیال غلط اور باطل ہے جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ (ص429)

نماز کے ارکان بجائے خود دعا کے لئے محرک ہوتے ہیں۔ (ص430)

نماز کیا چیز ہے؟ نماز اصل میں رب العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ (ص431)

نماز کا (جو مومن کی معراج ہے) مقصود یہی ہے کہ اس میں دعا کی جاوے (ص432)

دعائیں بہت کیا کرو۔ اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو۔ (ص434)

نماز میں دعا کرنی چاہئے۔ (ص438)

صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جاوے۔ (ص438)

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ (ص438)

دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے۔ (ص438)

اول خود دعا کرے اور پھر جن پر حسن ظن ہو ان سے دعا کرائے۔ (ص441)

مجاہدہ اور دعا سے کام لیں۔ (ص450)

ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ (ص452)

دعا جب قبول ہونے والی ہوتی ہے تو اللہ اس کے لئے دل میں ایک سچا جوش اور اضطراب پیدا کر دیتا ہے۔ (ص520)

بسا اوقات اللہ تعالیٰ خود ہی ایک دعا سکھاتا ہے۔ (ص520)

نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ مانگی جاتی ہے۔ (ص524)

اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ (ص524)

یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے۔ کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے۔ (ص602)

قضاء وقدر کا دعا کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ (ص603)

دعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ (ص603)

جب مشکلات پیدا ہوتے ہیں تو دعا ضرور اثر کرتی ہے۔ (ص603)

بعض دفعہ اللہ تعالیٰ مومن کی دعا کو بعض مصلحت کی وجہ سے قبول نہیں کرتا۔ کبھی وہ مومن کی دعا کو قبول کرتا ہے کبھی وہ مومن سے اپنی باتیں منوانی چاہتا ہے۔ (ص604)

جب انسان خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی دعا قبول کرتا ہے۔ (ص607)

ہر ایک مقام دعا کا نہیں ہوتا۔ (ص607)

دعا بندہ اور خدا میں بھاجی کی طرح ہے۔ (ص610)

دعا کرانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صابر ہو جلد باز نہ ہو۔ (ص610)

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ (ص650)

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ (ص651)

اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ (ص651)

دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔ (ص651)

تمام نماز دعا ہی ہے۔ (ص651)

دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ (ص651)

دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ (ص651)

دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ (ص651)

دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ (ص652)

دعا ایک ایسی شئے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ (ص652)

دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔ (ص652)

دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے۔ (ص652)

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے۔ مردہ کو زندہ کر سکتی ہے۔ (ص652)

کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچالے گی۔ (ص652)

ماموروں کی دعائیں تطہیر کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہیں۔ (ص653)

دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ (ص653)

یہ اسم اعظم ہے اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں۔ (ص653)

ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے۔ بغیر دعا کے وہ توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ (ص653)

جب دعائیں انتہا تک پہنچتی ہیں تو ایک شعلہ نور کا اس کے دل پر گرتا ہے جو اس کی ساری خباثتوں کو جلا کر تاریکی دور کر دیتا اور اندر ایک روشنی پیدا کرتا ہے۔ (ص653)

ساری عقدہ کشائیاں دعا سے ہوتی ہیں۔ (ص653)

(دین) کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے۔ (ص653)

اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ اور زکوۃ بے سود۔ (ص653)

حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ (ص653)

دعا کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو اضطراب اور گدازش ہو جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ (ص653)

اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے دعا ہی کی ضرورت ہے۔ (ص653)

دعا کرتے رہو خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو۔ (ص653)

دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ (ص654)

دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ (ص654)

سچی دعاؤں سے کام لیتا ہے تو آخر اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیتا ہے۔ (ص654)

دعا بھی کوئی معمولی چیز نہیں۔ (ص654)

دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت سی صورت واقع ہو جاوے۔ (ص654)

انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک صاف کرنے کی دعا کرے۔ (ص654)

ساری دعاؤں کا اصل اور جز یہی دعا ہے۔ (ص654)

جس کو خدا کا جلوہ دیکھنا ہوا سے چاہئے کہ دعا کرے۔ (ص655)

دعا عمدہ شئے ہے اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے۔ (ص655)

دعا نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے پھر قساوت پیدا ہوتی ہے۔ (ص655)

جو دعا سے منکر ہے وہ خدا سے منکر ہے۔ (ص655)

صرف ایک دعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے۔ (ص655)

بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ (ص656)

دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا کے نزدیک ہوتا ہے۔ (ص656)

جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔ (ص656)

دعا ایک زبردست طاقت ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ (ص656)

یقیناً سمجھو دعا بڑی دولت ہے۔ (ص656)

جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہیں آئے گی۔ جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح جو خود بے ہتھیار ہے۔ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔ (ص656)

دوسرے مذاہب کو دعا کی حقیقت کی کچھ خبر نہیں۔ (ص657)

دعا (دین) کا خاص فخر ہے۔ (ص657)

یاد رکھو یہ دعا زبانی بک بک کا نام نہیں۔ (ص657)

دعا کرنے والے کی روح پانی کی طرح آستانہ الوہیت پر گرتی ہے۔ (ص657)

لوگ دعا کی حقیقت اور حالت سے محض ناواقف ہیں۔ (ص657)

دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے۔ (ص657)

اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا پورا اثر نہ دکھائے۔ (ص657)

میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے۔ (ص657)

جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ آسان کر دیتا ہے۔ (ص657)

میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جس کو دعا پر ایمان ہے۔ (ص657)

خدا تعالیٰ کی تجلیات اور رحمتوں کے ظہور کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ (ص658)

دعا کرنے والا التقویٰ کے اعلیٰ محل پر پہنچ جاوے گا۔ (ص658)

فضل اور جذبہ دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ (ص658)

طاقت صرف دعا ہی سے ملتی ہے۔ (ص658)

ہماری جماعت کو ہرگز دعا کی بے قدری نہیں کرنی چاہئے۔ (ص658)

یہی دعا تو ہے جس پر (مومنوں) کو ناز کرنا چاہئے۔ (ص658)

یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ (ص658)

انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے بھی دعا کرے۔ (ص658)

دعا کے ٹھیک ٹھکانہ پر پہنچنے کے واسطے کسی قدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ (ص659)

دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے۔ (ص659)

دعا اور توجہ میں ایک روحانی اثر ہے۔ (ص659)

دعا کے ذریعہ سے عمریں بڑھ جاتی ہیں۔ (ص659)

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ کوئی ایسی چیز عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے۔ اس وقت تک دعا کو دعا نہیں کہہ سکتے جب تک کسی دعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو۔ (ص660)

دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس روحانی حالت کی ضرورت ہے۔ (ص661)

دعائیں اس کثرت سے منظور ہوتی ہیں کہ گویا دنیا کو پوشیدہ خدا دکھا دیتا ہے۔ (ص661)

یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔ (ص661)

دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو مدنظر رکھے۔ (ص661)

دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ (ص661)

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا کی آزمائش کرتا ہے۔ (ص661)

دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ (ص661)

جب تک دعا کرانے والا اپنے اندر ایک صلاحیت اور اتباع کی عادت نہ ڈالے دعا کارگر نہیں ہو سکتی۔ (ص662)

وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے۔ (ص664)

جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (ص664)

(مومنوں) کی بڑی خوش قسمتی ہے ان کا خدا دعاؤں کو سننے والا ہے۔ (ص664)

اگر قبولیت دعا نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر بہت سے شکوک پیدا ہو سکتے تھے۔ (ص664)

جو دعا اور اس کی قبولیت پر ایمان نہیں لاتا وہ جہنم میں جائے گا۔ (ص665,664)

اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے۔ (ص665)

آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے۔ (ص665)

دعا بڑی عجیب چیز ہے۔ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔ (ص666)

دعا میں بڑے بڑے مراحل اور مراتب ہیں۔ (ص667)

ناواقفیت کی وجہ سے دعا کرنے والے اپنے ہاتھ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ (ص667)

مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ (ص667)

دعا کرنے والا اپنی ضعیف الایمانی سے دعا کو مسترد کروالیتا ہے۔ (ص669)

جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو رد کروالیتے ہیں۔ دعاؤں کی قبولیت پر ہمارا ایمان ہے۔ (ص670)

دعا کرانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ (ص670)

یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ (ص671)

میں کہتا ہوں کہ دعا جیسی کوئی چیز نہیں۔ (ص672)

جب دعا سے باز نہیں آتا اس میں لگا رہتا ہے تو آخر قبول ہو جاتی ہے۔ (ص672)

اصل دعائیں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے کرنی چاہئیں۔ (ص672)

دعا قبول نہیں ہوتی جو جزی دنیا ہی کے واسطے ہو۔ (ص672)

عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ (ص673)

دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے۔ (ص673)

میں سمجھتا ہوں کہ دعا سے آخری فتح ہوگی۔

میرے نزدیک بڑا چارہ دعا ہی ہے۔ (ص673)

دعاؤں کے لئے گوشہ نشینی کی بڑی ضرورت ہے۔ (ص673)

دعا وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ کی فتح کے لئے آسمان سے دیا گیا ہے۔ (ص673)

مسیح موعود دعا اور بارگاہ رب العزت میں تضرعات کے ذریعہ سے ہی فتح حاصل کرے گا۔ (ص673)

اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیر کو مضطر اور دکھی انسان کی دعا سے وابستہ کیا ہے۔ (ص674)

صدسالہ جوبلی کی دعائیں

اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی دعاؤں کی تحریکات

- سورۃ فاتحہ (کثرت سے پڑھیں)
- درودشریف۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْد'' مَّجِیْد''۔
(کثرت سے ورد کریں)
- سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ
پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو عظمت والا ہے۔ اے اللہ تو رحمت نازل فرما، محمدؐ اور آل محمدؐ پر
- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ (آل عمران: 9)
اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔
- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔
(البقرۃ:251)
اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
- اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔
(ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا خاف قومًا)
ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے پناہ طلب کرتے ہیں۔
- اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے، ہر گناہ سے اور میں اس کی طرف جھکتا ہوں۔
- رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔
(مجموعہ الہامات صفحہ 556)
اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔
- رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ۔ (آل عمران:148)
اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔
- یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَ مَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَ اَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَھِّرْلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔
(مجموعہ الہامات صفحہ 426)
اے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمنوں اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔
- رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o
(البقرہ:202)
ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہمیں (اس) دنیا (کی زندگی) میں (بھی) کامیابی (دے) اور آخرت میں (بھی) کامیابی (دے) اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے لافانی معجزات

حضرت مسیح موعود کے پُرحکمت ارشادات

سر سید احمد خان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اب ہم فائدہ عام کے لئے کچھ استجابت دعا کی حقیقت ظاہر کرتے ہیں سو واضح ہو کہ استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں پس یہی سبب سیّد کی غلط فہمی کا ہے۔ اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق جاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے

اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواصِ عجیبہ پیدا کرتا ہے سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوتِ جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جلّ شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کیلئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کیلئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبیعہ جو بارش کیلئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات اربابِ کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوتِ تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤیّد مطلوب ہے۔ خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیا سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دُعا ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ **وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اُس اُمی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔** اللھم صل و سلم ......

اور میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دُعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دُعا ہے۔

اور اگر یہ شبہ ہو کہ بعض دُعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا کچھ اثر معلوم نہیں ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہی حال دواؤں کا بھی ہے۔ کیا دواؤں نے موت کا دروازہ بند کر دیا ہے یا اُن کا خطا جانا غیر ممکن ہے؟ مگر کیا باوجود اس بات کے کوئی اُن کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے؟ یہ سچ ہے کہ ہر ایک امر پر تقدیر محیط ہو رہی ہے۔ مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا۔ بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے باہر نہیں ہیں۔ مثلاً اگر ایک بیمار کی تقدیر نیک ہو تو اسباب تقدیر علاج پورے طور پر میسّر آ جاتے ہیں اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے۔ تب دوا نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے۔ یہی قاعدہ دُعا کا بھی ہے۔ یعنی دُعا کے لئے بھی تمام اسباب و شرائط قبولیت اُسی جگہ جمع ہوتے ہیں جہاں ارادۂ الٰہی اُس کے قبول کرنے کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے نظام جسمانی اور روحانی کو ایک ہی سلسلہ مؤثرات اور متاثرات میں باندھ رکھا ہے۔ پس سیّد صاحب کی سخت غلطی ہے کہ وہ نظامِ جسمانی کا تو اقرار کرتے ہیں مگر نظامِ روحانی سے منکر ہو بیٹھے ہیں۔

بالآخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر سیّد صاحب اپنے اس غلط خیال سے توبہ نہ کریں اور یہ کہیں کہ دُعاؤں کے اثر کا ثبوت کیا ہے۔ تو مَیں ایسی غلطیوں کے نکالنے کیلئے مامور ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنی بعض دُعاؤں کی قبولیت سے پیش از وقت سیّد صاحب کو اطلاع دونگا۔ اور نہ صرف اطلاع بلکہ چھپوا دونگا۔ مگر سیّد صاحب ساتھ ہی یہ بھی اقرار کریں کہ وہ بعد ثابت ہو جانے میرے دعویٰ کے اپنے اس غلط خیال سے رجوع کریں گے۔

(برکات الدعا ص 9 تا 12)

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قبولیت دعا کے تابندہ نشانات

کمزوروں نے فتح پائی، بیمار صحت مند ہوگئے، قحط دور ہوگیا۔ دشمن برباد ہوگئے۔ صحابہ آپؐ کی دعاؤں کے وارث بنے اور ترقیات حاصل کیں

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

بدر کی فتح

بدر کی فتح کو اگر کوئی 313 نہتے مسلمانوں کی فتح قرار دیتا ہے تو دے میں تو یہ جانتا ہوں کہ یہ دراصل میرے آقا و مولیٰ ﷺ کی ان بے قرار دعاؤں کی فتح تھی جو بدر کی جھونپڑی میں نہایت عاجزی اور اضطراب سے آپؐ نے مانگیں۔ آپؐ نے اپنے مولیٰ کو سب واسطے دیئے۔ یہاں تک کہ اس کو اس کی توحید کا واسطہ بھی دیا کہ اے مولیٰ! آج تو نے اس چھوٹی سی موحد جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ بدر)

بدر کے جھونپڑے میں کی جانے والی یہ دعا ہی تھی جو بارگاہ الوہیت میں مقبول ہوئی تو اس نے کنکروں کی ایک مٹھی کو طوفان بادو باراں میں بدل کے رکھ دیا اور 313 نہتے مسلمانوں کو مشرکین کے ایک ہزار مسلح لشکر جرار پر فتح عطا فرمائی۔

(بخاری کتاب المغازی وکتاب الجہاد)

فتح احزاب

غزوہ احزاب کی فتح بھی دعاؤں کی فتح تھی جب مدینہ کی چھوٹی سی بستی پر چاروں طرف ہزاروں کی تعداد میں مسلح لشکر چڑھ آئے اور محصور مسلمان سخت سردی اور ناکافی غذائی ضروریات کے باعث مرنے لگے۔ صحابہؓ رسولؐ نے بھوک کا مقابلہ کرنے کے لئے پیٹوں پر پتھر باندھ لئے اور خود رسول خدا کے پیٹ پر دو پتھر تھے۔ وہ جنگ صرف ایک اعصاب شکن جنگ نہ تھی بلکہ مسلمانوں کی زندگی پر ہولناک ابتلا تھا۔ جس کا سچا نقشہ اور صحیح تصویر قرآن شریف نے یوں کھینچی ہے۔

جب دشمن اوپر سے بھی چڑھ آئے تھے اور نیچے سے بھی اور آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور دل مارے خوف کے اچھل کر گلوں تک آرہے تھے اور مومنوں کو خدا کے وعدوں پر طرح طرح کے گمان آنے لگے۔ جہاں مومن خوب آزمائے گئے اتنے کہ ان کی زندگیوں پر ایک شدید اور خوفناک زلزلہ کی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ ہلا کر اور جھنجھوڑ کر رکھ دیئے گئے۔ (الاحزاب 11,12)

ان نازک حالات میں جب شہر مدینہ کو زندگی اور موت کا مسئلہ درپیش تھا۔ مدینہ میں ایک وجود ایسا بھی تھا جو اپنے آقا پر کمال توکل کے ساتھ ان دعاؤں میں مصروف تھا۔

اے میرے مولیٰ اپنی پاک کتاب کو نازل کرنے والے اور جلد حساب لینے والے عرب کے ان تمام لشکروں کو پسپا کر دے ان کو شکست فاش دے اور ہلا کر رکھ دے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احزاب)

اس دعا کے نتیجہ میں اچانک ایک خوفناک آندھی نمودار ہوئی جس نے عربوں کی آگیں بجھا دیں تو وہ محاصرہ چھوڑ کر سخت افراتفری کے عالم میں بھاگے اور ایسے بھاگے کہ سر پیر کا ہوش نہ رہا۔ لشکر کفار کا سردار ابوسفیان اپنے اونٹ کا گھٹنا تک کھولنا بھول گیا اور بندھے ہوئے اونٹ پر سوار ہو کر اسے بھگانا چاہا۔ رسول کریمؐ اس موقع پر دعاؤں کی قبولیت کے معجزہ کا ذکر کرتے ہوئے بے اختیار یہ کہہ اٹھے۔

کہ اس خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے اپنے گروہ کو عزت دی اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی اور خود ہی تمام لشکروں پہ غالب آیا سب کچھ وہی ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

(بخاری کتاب المغازی)

فتح خیبر

غزوہ خیبر کا عظیم معرکہ بھی ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ کی دعاؤں کا ثمرہ تھا جب مسلسل کئی روز مختلف جرنیلوں کی سرکردگی میں ترتیب دیئے گئے لشکر خیبر کے قلعوں کو فتح نہ کر سکے تو رسول کریمؐ دعاؤں میں لگ گئے، تب واقعہ یہ ہوا کہ خیبر کے محاصرہ کی ساتویں رات حضرت عمرؓ کے حفاظتی دستے نے ایک یہودی جاسوس کو اسلامی لشکر کے قریب گھومتے ہوئے گرفتار کرلیا اور اسے رسول کریمؐ کی خدمت میں لے آئے اس وقت بھی رسول اللہ خدا کے حضور سربسجود دعاؤں میں مصروف تھے۔ مگر آپؐ کی دعائیں رنگ لا چکی تھیں۔ یہودی جاسوس نے جان کی امان طلب کرتے ہوئے مسلمانوں کو خیبر کے قلعوں کے اہم جنگی راز بتا دیئے اس نے اہل خیبر کے خوف و ہراس اور مایوسی کے نتیجہ میں ایک قلعہ خالی کر دینے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ فتح ہونے پر وہ راشن اور اسلحہ کے ذخیرے بھی بتائے گا۔

(سیرت الحلبیہ باب فتح خیبر)

دعاؤں کے نتیجہ میں خیبر کی فتح کی کلید حاصل ہوچکی تھی رسول کریمؐ نے اس وقت اعلان فرمایا کہ صبح آپؐ اس شخص کو لشکر اسلامی کا علم عطا کریں گے جس کے ہاتھ پر خدا مسلمانوں کو فتح دے گا اور پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر علم اسلام عطا کیا ان کی دکھتی آنکھیں آپ کی دعا کے فوری اثر سے شفایاب ہوئیں اور دعاؤں کے ساتھ آپ نے حضرت علیؓ کو رخصت کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر خیبر فتح فرمایا۔ (بخاری کتاب الجہاد و مغازی)

فتح مکہ

مکہ کی عظیم الشان فتح بھی رسول کریمؐ کی دعاؤں کا تابندہ نشان تھا، وہ رحمت دو عالم، رحمت مجسم صدق دل سے چاہتے تھے کہ معاہدہ شکن دشمن پر اس طرح اچانک چڑھائی کریں کہ اسے کانوں کان خبر نہ ہو اور اس کے نتیجہ میں دشمن جانی نقصان سے بچ جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دیگر تدابیر کے علاوہ آپؐ اپنے مولیٰ کے حضور دعاؤں میں لگ گئے کہ اے اللہ! قریش کے جاسوس ہم سے روک رکھنا اور ہماری خبریں ان تک نہ پہنچنے پائیں۔ (سیرت الحلبیہ فتح مکہ)

یہ دعائیں ایسی مقبول ہوئیں کہ جب رسول خدا نہایت رازداری کے ساتھ دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں اہل مکہ کے سر پر آن پہنچے تو بھی ابوسفیان کو یقین نہ آتا تھا کہ مسلمان اتنے بڑے لشکر کے ساتھ اتنی تیزی سے مکہ پر چڑھ آئے ہیں۔ اسے ایسی Surprise ملی کہ جس کے نتیجہ میں وہ مقابلہ کا موقعہ نہ پا سکا اور رسول اللہ کی دعاؤں سے مکہ بغیر جنگ اور خون کے فتح ہوگیا۔

بے کسی کی دعا

مکی دور میں مشرکین مکہ کی مخالفت اور انکار بالاصرار سے تنگ آ کر جب ہمارے آقا و مولا محمد ﷺ نے بلغ کے الٰہی ارشاد کے مطابق طائف کا قصد فرمایا تو آپؐ کو زندگی کی سب سے بڑی تکلیف وہاں اٹھانی پڑی۔ حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے ایک دفعہ پوچھا کہ یا رسول اللہ! اُحد (جس میں آپؐ شدید زخمی ہوئے اور تکلیف اٹھائی) سے زیادہ بھی کبھی آپؐ کو تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا اے عائشہ میں نے تیری قوم سے بہت تکلیفیں برداشت کیں۔ مگر میری تکلیفوں کا سخت ترین دن وہ تھا جب میں طائف کے سردار عبد یالیل کے پاس گیا اور (پیغام حق پہنچانے کے لئے) اس سے اعانت اور امان چاہی۔ مگر اس نے انکار کر دیا (بلکہ شہر کے اوباش آپؐ کے پیچھے لگا دیئے جو آپؐ کو پتھر مارنے لگے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں سے خون بہنے لگا) آپؐ فرماتے ہیں اس شخص کی طرح جس کی کوئی منزل نہ ہو جدھر کو میرا منہ آیا ادھر کو میں چل پڑا۔

اس موقع پر ہمارے آقا و مولیٰ نے درد و کرب میں ڈوبی ہوئی دعا کی اس سے آپؐ کی اس جسمانی تکلیف اور اذیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اے خداوند! میں اپنے ضعف و ناتوانی اور مصیبت اور پریشانی کا حال تیرے سوا کس سے کہوں مجھ میں صبر کی طاقت اب تھوڑی رہ گئی ہے مجھے اپنی مشکل حل کرنے کی کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔ میں سب لوگوں میں ذلیل و رسوا ہوگیا ہوں۔ تیرا نام ارحم الراحمین ہے تو رحم فرما! کیا تو مجھے دشمن کے حوالے کردے گا۔ جو مجھے تباہ و برباد کر دے۔ خیر! جو چاہے کر پر اک تو مجھ سے ناراض نہ ہونا۔ بس پھر مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

پھر جب آپؐ قرن الثعالب مقام پر پہنچے تو کچھ اوسان بحال ہوئے۔ آسمان کی طرف نگاہ کی تو جبریلؑ کی آواز آئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی قوم کا جواب اور ردعمل دیکھ لیا ہے اور پہاڑوں کے فرشتہ کو آپؐ کے پاس بھیجا ہے کہ آپؐ اس کو جو چاہیں حکم دیں تب ملک الجبال نے آپؐ کو سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! آپؐ کیا چاہتے ہیں؟ اگر آپؐ چاہیں تو ان دو پہاڑوں کو اس وادی پر گرا کر تباہ کر دوں۔

اپنے جانی دشمنوں کی ہلاکت کے جملہ اسباب جمع ہو جانے پر بھی آپؐ نے ان کی تباہی نہیں چاہی آپؐ نے جواب دیا کہ نہیں ایسا مت کرو۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

(بخاری کتاب بدء الخلق ذکر الملائکہ)

نہ صرف یہ کہ آپؐ نے اپنی قوم کی ہلاکت نہیں چاہی بلکہ نہایت درد کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کی۔ اللّٰھم اھد قومی فانھم لا یعلمون اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب کر یہ نہیں جانتے۔

(نور الیقین مطبوعہ مصر ڈاکٹر خضری بک واقعہ سر طائف)

بے کسی اور بے بسی کے زمانے میں یہ عجیب اور حیرت انگیز ماجرا ہے کہ وہ قوم جس سے ہمارے آقا و مولیٰ کو زندگی کا سب سے بڑا دکھ پہنچا ہے۔ اس وقت بھی آپؐ کے دل کی گہرائیوں سے ان کے لئے رحمت و ہدایت کی دعا کے سوا کچھ نہیں نکلا پھر جب مکہ فتح ہوتا ہے اور آپؐ کو اتنی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ چاہیں تو طائف کی اینٹ سے اینٹ بجادیں

اس وقت بھی آپؐ اہل طائف کے لئے اپنے مولا سے رحمت کی بھیک مانگتے ہی نظر آتے ہیں اسلامی لشکر جب طائف کا رخ کرتا ہے تو اہل طائف محصور ہوکر مقابلہ کی ٹھان لیتے ہیں اور قلعہ بند ہوکر کھلے میدان میں پڑے محاصرین مسلمانوں پر خوب تیراندازی کرتے ہیں تب صحابہؓ سے رہا نہیں جاتا اور وہ رسول خدا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ثقیف قبیلہ کے تیروں کی بارش نے ہمیں بھون کر رکھ دیا ہے آپؐ ان ظالموں کے خلاف کوئی بددعا کریں ایک ظالم قوم کے مسلسل ظلم اور انکار کو دیکھ کر بھی ہمارے آقا و مولیٰ کی رحمت و دعا جوش میں ہے آپؐ جواباً فرماتے ہیں!

اَللّٰھُم اھد ثقیفا اے اللہ وادی طائف کی قوم ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔ دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی یہ دعا بھی قبولیت کا شرف پا گئی اور 9ھ میں قوم ثقیف نے مدینہ میں آکر اسلام قبول کرلیا۔

(بخاری کتاب المغازی و ترمذی ابواب المناقب باب مناقب ثقیف)

کھانے میں اضافہ

غزوات میں قدم قدم پر جو مشکلات آپؐ کو یا آپؐ کے صحابہؓ کو پیش آتیں آپؐ اسی وقت خداتعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوکر ان کا ازالہ کرتے۔ ایک جنگ میں زاد راہ اور راشن کی بہت قلت ہوگئی صحابہؓ کرام پریشان ہوکر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کے لئے اپنے سواری کے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت چاہی پہلے تو آپؐ نے ان پر رحم کھاتے ہوئے اجازت دے دی مگر بعد میں حضرت عمرؓ کے اس سوال پر کہ سواری کے اونٹ بھی نہ رہے تو سفر کیسے طے ہوگا۔ آپؐ کو دعا کا جوش پیدا ہوا اور اسی وقت آپؐ نے اعلان کروایا کہ جو بچی کھچی زاد راہ قافلہ کے پاس ہے وہ لے آئے پھر آپ نے اس قلیل جمع شدہ راشن پر برکت کی دعا کی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہی راشن اتنا بڑھ گیا کہ قافلہ کے سب لوگ اپنے اپنے برتن بھر کر لے گئے۔ قبولیت دعا کا یہ عظیم الشان معجزہ دیکھ کر رسول خداﷺ بے اختیار کہہ اٹھے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب حمل الزاد فی الغزوۃ)

اونٹ کی اصلاح

حضرت جابر بن عبداللہؓ ایک غزوہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے اونٹ پر سوار لشکر کے آگے آگے جارہا تھا کہ اچانک اونٹ تھک کر ایسے اڑ گیا کہ چلنے کا نام نہ لیتا تھا اتنی دیر میں پیچھے سے رسول کریمؐ پہنچ گئے آپؐ کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ اونٹ اڑ گیا ہے۔ رسول کریمؐ کے دل میں اپنے اس نوجوان عزیز مجاہد کے لئے دعا کی ایسی تحریک پیدا ہوئی کہ خود اونٹ کو پیچھے سے ہانکنے لگے اور اس کے لئے دعا بھی کی۔ چند لمحوں میں حضرت جابرؓ نے قبولیت دعا کا ایک عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ اونٹ جو تھوڑی دیر پہلے ایک قدم اٹھانے کے لئے بھی تیار نہ تھا اب ایسے دوڑنے لگا کہ اب تمام قافلہ سے آگے ہو گیا رسول کریمؐ نے یہ حال دیکھا تو غالباً دعا کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے جابر سے فرمایا اب سناؤ کیسا ہے تمہارا اونٹ؟ جابرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اب تو آپؐ کی دعا کی برکت اسے ایسی پہنچی ہے کہ خوب تیز چلنے لگا ہے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب استیذان الرجل الامام)

صحت کی دعا

رسول کریمؐ کے ایک صحابی حضرت جریر بن عبداللہؓ کو ذوالخلصہ کا معبد منہدم کرنے کے لئے بھجوایا جو بیت اللہ کے مقابل پر کعبہ یمانی کے نام سے تعمیر کیا گیا تھا۔ حضرت جریرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں گھوڑے پر جم کر بیٹھ نہیں سکتا۔ رسول اللہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی اے اللہ! اس کو مضبوط اور ثابت کردے اور اسے ہدایت یافتہ اور ہدایت کرنے والا بنادے۔ حضرت جریرؓ بیان کرتے تھے کہ دعا کا ایسا اثر ہوا کہ اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذی الخلصہ)

مظلوموں کے لئے دعا

رسول کریمؐ کو اپنی امت کے ساتھ جو محبت تھی اس کا ایک اظہار آپؐ نے اپنی شبانہ روز دعاؤں سے بھی کیا۔ جب آپؐ ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے آئے تو اس وقت کئی کمزور مسلمان ایسے تھے جو مکہ میں رہ گئے اور مختلف وجوہ سے ہجرت نہ کرسکتے تھے اور مکہ میں اذیتیں برداشت کررہے تھے۔ آپؐ کے دل میں اپنے ان کمزور بھائیوں کے لئے جو درد تھا اس کا اندازہ آپؐ کی دعاؤں سے کیا جاسکتا ہے ایک زمانہ تک آپؐ اپنے ان مظلوم مریدوں کے نام لے لے کر عشاء کی نماز میں دعا کرتے اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو کفار مکہ سے نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو مشرکوں کے ظلم سے بچا، اے اللہ! سب کمزور مسلمانوں کی نجات کے سامان فرما۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء علی المشرکین)

بخشش کی دعا

امت کے ساتھ دعاؤں کے پہلو سے رسول اللہ کی محبت آپؐ کے اس جذبہ سے کیسی صاف جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو آپؐ نے فرمایا کہ ہر نبی کو کسی ایک دعا کی قبولیت کا اختیار دیا جاتا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی یہ دعا چھپا کر رکھ لوں اور آخرت میں امت کی شفاعت کے لئے خدا کے حضور یہ دعا مانگوں کہ میری امت کو بخش دے۔

(بخاری کتاب الدعوات)

والی کے لئے دعا

رسول کریمؐ نے اپنی امت کا اتنا خیال رکھا کہ اس کے حق میں یہ دعا کی اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کا والی یا حاکم ہو اور اس پر سختی یا زیادتی کرے تو خود اس سے بدلہ لینا اور اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا اور جو والی یا حاکم میری امت سے نرمی کا سلوک کرے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا سلوک فرمانا۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

پھر آپؐ نے اپنے روحانی خلفاء کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! میرے ان خلفاء کے ساتھ خاص رحم اور فضل کا سلوک فرمانا جو میرے زمانہ میں آئیں گے اور میری احادیث اور سنت لوگوں تک پہنچائیں گے خود اس پر عمل کریں گے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ (جامع الصغیر للسیوطی)

یہ تو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمدؐ کی دعاؤں کی وسعت کا عالم تھا۔ جس سے کوئی دور اور زمانہ محروم نہیں رہا اور قیامت تک آنے والے متبعین امت کے لئے آپؐ نے دعائیں کردی ہیں۔ لیکن وہ خوش نصیب جنہوں نے آپ کا مبارک دور دیکھا، انہوں نے قبولیت دعا کے ایسے نشان کثرت سے دیکھے۔

وبا ٹل گئی

جب آپؐ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو یہ ایک وبائی علاقہ تھا جس کی وجہ سے کئی صحابہؓ حضرت ابوبکرؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت عائشہؓ وغیرہ بیمار پڑ گئے۔ رسول کریمؐ نے اس وقت خدا کے حضور دعا کی کہ اے مولیٰ! اس وبائی علاقہ کی وباء کو دور کردے۔ اے اللہ! مکہ کی طرح مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کردے اور اس شہر کے رزق میں برکت عطا فرما۔ (بخاری فضائل المدینہ)

یہ دعا جس طرح قبول ہوئی خود شہر مدینہ کی آبادی و شادابی اس پر شاہد و ناطق ہے۔

قحط دور ہوگیا

ایک دفعہ مدینہ میں سخت قحط پڑ گیا، ایک شخص نے خطبہ جمعہ میں کھڑے ہوکر نہایت لجاجت سے باران رحمت کے نزول کی دعا کے لئے عرض کرتے ہوئے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! مال مویشی خشک سالی سے ہلاک ہوگئے اور راستے ٹوٹ گئے اور آپؐ دعا کریں کہ خدا بارش دے۔ رسول کریمؐ نے اسی وقت ہاتھ اٹھایا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ! ہماری خشک سالی دور کر اور ہم پر بارش برسا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت ہمیں آسمان پر کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا اور مطلع بالکل صاف تھا اچانک سلع کی پہاڑیوں کے پیچھے سے چھوٹی سی ایک بدلی اٹھی جو وسط آسمان میں آکر پھیلی۔ پھر برسی اور خوب برسی یہاں تک کہ ایک ہفتہ تک ہم نے سورج کی شکل نہ دیکھی۔

اگلے خطبہ جمعہ کے دوران پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اب تو بارش کی کثرت سے مال مویشی مرنے لگے ہیں اور رستے ٹوٹ رہے ہیں۔ دعا کریں کہ اب بارش تھم جائے رسول کریمؐ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی کہ اے اللہ! ان بادلوں کو ہمارے اردگرد سے لے جا۔ ان کو ہم پہ نہ برسا، پہاڑوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں پر لے جا تب اسی وقت بارش تھم گئی اور ہم جمعہ کے بعد باہر نکلے تو دھوپ نکل چکی تھی۔ (بخاری ابواب الاستقاء)

ابواوفیٰ کے لئے دعا

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں جو شخص بھی مالی قربانی کے طور پر صدقہ یا چندہ پیش کرتا آپؐ اس کے خاندان کے لئے دعا کرتے ایک دفعہ میرے والد حضرت ابواوفیٰ نے کچھ مال بطور صدقہ پیش کیا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! ابواوفیٰ کے خاندان پر رحمتیں نازل کر۔ (بخاری کتاب الدعوات)

ابن عباس کے لئے دعا

ایک دفعہ آپؐ وضو کی تیاری میں قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس وقت کم سن بچے تھے۔ دس گیارہ برس کی عمر ہوگی۔ انہوں نے رسولؐ اللہ کے لئے پانی کا لوٹا بھر کے رکھ دیا۔ رسولؐ اللہ تشریف لائے اور پوچھا کہ یہ پانی کس نے رکھا ہے۔ عرض کیا گیا کہ عبداللہ بن عباس نے! تب آپؐ کے دل میں اس بچے کے لئے محبت کا ایسا جذبہ پیدا ہوا کہ آپ نے اسے اپنے ساتھ محبت سے چمٹا لیا اور دعا کی اے اللہ! اس بچہ کو دین کی سمجھ عطا کرنا، اے اللہ! اس بچہ کو کتاب اور حکمت کا علم عطا فرما۔

(بخاری کتاب الدعوات کتاب العلم و کتاب الوضوء)

یہ دعا کچھ اس طرح پایہ قبولیت کو پہنچی کہ حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ امت کے عظیم الشان اور زبردست فقیہہ اور عالم ہوئے ''حبر الامۃ'' کا خطاب ان کو ملا یعنی امت کے متبحر عالم

احمس قبیلہ کے لئے دعا

رسول کریمؐ خدمت دین بجالانے والوں کے لئے تو بغیر تحریک کے ذاتی جوش سے دعا فرماتے تھے۔ حضرت جریرؓ بن عبداللہؓ نے کعبہ یمانی منہدم کرنے کے بعد جب رسول اللہ کی خدمت میں مہم کے کامیاب ہونے کی خبر بھجوائی تو رسول کریمؐ نے اس مہم میں بھجوائے گئے احمس قبیلہ کے گھوڑ سواروں کے لئے برکت کی دعا کی اور ایسی خوشی اور دلی جوش سے دعا کی کہ پانچ مرتبہ یہ جملہ دہرایا کہ اے اللہ! اس قبیلہ کے گھوڑ سواروں اور پیادوں کو برکتیں عطا فرما۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذی الخلصہ)

بچے کے لئے دعا

ایک دفعہ ایک ماں باپ جن میں علیحدگی ہوچکی تھی اپنے بچے کی حفاظت کا مسئلہ رسولؐ اللہ کی خدمت میں فیصلہ کے لئے لائے، بچہ کا رجحان طبعاً والدہ کی طرف تھا اور رسولؐ اللہ کی نورانی بصیرت کا یہ فیصلہ تھا کہ بچے کی کفالت والد کے پاس بہتر طور پر ہوسکے گی، بچے کو جب اختیار دیا گیا تو وہ والدہ کی

طرف جانے لگا۔ رسول کریمؐ نے طبعی جوش سے بچہ کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی باپ کی طرف راہنمائی کردے اور وہی بچہ جو تھوڑی دیر پہلے ماں کی طرف دوڑا جارہا تھا لپک کر باپ سے لپٹ گیا اور یوں رسول اللہ کی دعا مقبول ٹھہری۔

حافظہ میں ترقی

حضرت ابوہریرہؓ نے یمن سے آکر 7ھ میں اسلام قبول کیا، انہوں نے ایک دفعہ رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؐ سے جو باتیں سنتا ہوں بھول جاتا ہوں میرے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا ابوہریرہ چادر پھیلاؤ۔ ابوہریرہؓ نے چادر پھیلائی آپؐ نے دعا کی اور پھر وہ چادر ابوہریرہؓ کو اوڑھا دی۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کبھی کوئی روایت نہیں بھولی۔ یہی وجہ ہے کہ بعد میں آکر ابتدائی صحابہؓ سے بھی ابوہریرہؓ کی روایات زیادہ ہیں۔ (ترمذی مناقب بخاری بیوع)

معجزانہ شفا

رسول کریمؐ نے بعض بیماروں کے لئے معجزانہ شفا کی دعا مانگی اور خدا تعالیٰ نے بعض واقعات میں اس دعا کی قبولیت کے فوری اثرات ظاہر فرمائے، غزوہ خیبر میں جب رسول اکرمؐ نے اعلان فرمایا کہ کل میں جس شخص کو جھنڈا دوں گا اس کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا تو کئی صحابہ نے اس امید میں رات بسر کی کہ شاید یہ قرعہ فال ان کے نام پڑے۔ حضرت علیؓ کو آشوب چشم کی تکلیف تھی اور آنکھیں اتنی شدید دکھتی تھیں کہ صحابہؓ کا اس طرف خیال ہی نہیں گیا کہ یہ عظیم فاتح حضرت علیؓ بھی ہو سکتے ہیں۔ اگلی صبح جب حضورؐ نے حضرت علیؓ کو یاد کیا تو صحابہؓ نے ان کی بیماری کی وجہ سے معذوری پیش کرنا چاہی مگر نبی کریمؐ نے حضرت علیؓ کو بلا کر آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور دعا کی، خدا نے حضرت علیؓ کو معجزانہ طور پر اسی وقت شفا عطا فرمائی اور شفا بھی ایسی کہ یوں لگتا تھا جیسے پہلے کبھی آپؐ کی آنکھیں خراب ہی نہ ہوئی تھیں۔ (بخاری کتاب الجہاد)

برکت کی دعا

سائب بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور عرض کیا کہ رسول اللہ یہ میرا بھانجا سائب بیمار ہو گیا ہے آپؐ اس کے لئے دعا کریں رسول اللہ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی۔ رسول اللہ نے وضو فرمایا تو میں نے آپؐ کا بچا ہوا پانی بطور تبرک پی لیا۔

(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبوۃ)

سائب سن 2ھ میں پیدا ہوئے تھے یہ واقعہ پانچ چھ برس کی عمر کا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے سائب کو رسول کریمؐ کی دعا کی برکت سے نہ صرف شفا دی بلکہ لمبی عمر عطا فرمائی اور 80ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ (اکمال فی اسماء الرجال للخطیب)

صرف نشان رہ گیا

یزید بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے سلمہؓ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ خیبر کے دن مجھے یہ زخم آیا تھا۔ اتنا بڑا زخم تھا کہ لوگ کہنے لگے کہ سلمہ زخمی ہو گیا۔ مجھے اٹھا کر نبی کریمؐ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے دعا کر کے تین پھونکیں مجھ پہ ماریں تو اس وقت وہ زخم اچھا ہو گیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زخم آیا ہی نہیں۔ (صرف نشان باقی رہ گیا) (بخاری مغازی غزوہ خیبر)

خاص رحمت کا نزول

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے دو ساتھی بھوک اور فاقوں سے ایسے بدحال ہوئے کہ سماعت و بصارت بھی متاثر ہو گئی۔ ہم نے محتاجی کے اس عالم میں صحابہ رسولؐ سے مدد چاہی مگر کوئی بھی ہمیں مہمان بنا کر پاس نہ رکھ سکا۔ بالآخر ہم رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور رسول اللہ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ آپؐ کے گھر میں تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے ہمیں فرمایا ان بکریوں کا دودھ دوہ لیا کرو۔ ہم چاروں پی لیا کریں گے۔ چنانچہ یوں گزارہ ہونے لگا ہم تینوں دودھ کا اپنا حصہ پی کر رسول کریمؐ کا حصہ بچا کر رکھ لیتے تھے۔ آپؐ رات کو تشریف لاتے پہلے ہلکی آواز میں سلام کرتے کہ سونے والے جاگ نہ جائیں اور جاگنے والا سن لے۔ پھر اپنی جائے نماز پڑھ کر اس جگہ آتے جہاں آپؐ کے حصہ کا دودھ رکھا ہوتا تھا اور دودھ پی لیتے تھے ایک رات شیطان نے میرے دل میں خیال ڈالا کہ دودھ کا اپنا حصہ پی کر میں سوچنے لگا کہ یہ جو رسول اللہ کے لئے تھوڑا سا دودھ بچا کر رکھا ہے۔ اس کی آپؐ کو ضرورت ہی کیا ہے۔ آپؐ کی خدمت میں تو انصار تحفے پیش کرتے رہتے ہیں اور آپؐ ان میں سے کھا پی لیتے ہوں گے یہ سوچ کر میں نے رسول اللہ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا جب اس سے پیٹ خوب بھر چکا اور یقین ہو گیا کہ اب رسول کریمؐ کے لئے کوئی دودھ باقی نہیں رہا تو اپنے کئے پر سخت ندامت کا احساس ہونے لگا کہ تیرا برا ہو تو نے کیا کیا کہ رسول کریم ﷺ کا حصہ بھی ہڑپ کر گیا۔ اب رسول کریمؐ آئیں گے اور حسب معمول جب دودھ اس جگہ نہیں ملے گا تو ضرور تمہارے خلاف کوئی بد دعا کریں گے اور تو ایسا ہلاک ہوگا کہ دنیا و آخرت تباہ ہو جائے گی۔

مقداد اپنی اس وقت کی مالی تنگی کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف ایک اوڑھنے کی چادر تھی وہ بھی اتنی مختصر کہ سر ڈھانپتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکتا تو سر ننگا رہتا تھا۔ اب اسی مخمصے اور بے چینی میں میری نیند اڑ گئی جبکہ میرے دونوں ساتھی میٹھی نیند سو رہے تھے کیونکہ وہ میری حرکت میں شامل نہیں تھے۔

اسی اثناء میں رسول کریمؐ تشریف لائے آپؐ نے حسب عادت پہلے سلام کیا پھر اپنی جائے نماز پر جا کر نماز پڑھتے رہے پھر اپنے دودھ والے برتن کے پاس آکر ڈھکنا اٹھایا تو اس میں کچھ نہ پایا۔ ادھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور ادھر مجھے یہ خوف کہ اب آپ میرے خلاف بد دعا ہوئی اور میں مارا گیا مگر آپؐ نے جو دعا کی وہ یہ تھی اے اللہ! جو مجھے کھلائے تو اس کو کھلا، جو مجھے پلائے تو خود اس کو پلا۔ یہ سننا تھا کہ میں فوراً اٹھا چادر اوپر باندھی اور چھری لے کر رسول کریمؐ کی بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ذبح کر کے رسول اللہ کو کھلا کر آپؐ کی دعا کا وارث بنوں۔ جب میں سب سے موٹی بکری کو ذبح کرنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے تھنوں میں دودھ اترا ہوا ہے۔ حالانکہ شام کو دودھ نکالا تھا اور جب باقی بکریوں پہ نظر کی تو سب کا یہی حال دیکھا۔ چنانچہ میں نے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ ترک کر کے رسول اللہ کے گھر کا دودھ کا برتن لیا اور بکریاں دوبارہ دوہ کر بھر لیا اور لے کر رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپؐ نے جب تازہ دودھ دوہا ہوا دیکھا تو خیال ہوا کہ ان بیچاروں نے بھی ابھی تک دودھ نہیں پیا اور پوچھنے لگے کیا تم لوگوں نے آج رات دودھ نہیں پیا۔ میں نے بات ٹالتے ہوئے کہا کہ بس آپ پئیں، رسول اللہ نے کچھ دودھ پی کر باقی مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ اب تم پی لو۔ میں نے کہا کہ آپ اور پئیں رسول اللہ نے اور پیا اور پھر مجھے دیا۔

اب دل کو تسلی ہوئی کہ رسول اللہ بھوکے نہیں رہے خوب سیر ہو چکے ہیں اور یہ خوشی بھی کہ آپؐ کی دعا کہ اے اللہ! جو مجھے پلائے تو اسے پلا بھی میرے حق میں قبول ہو چکی ہے۔ تو رسول اللہ کا حصہ پینے کی اپنی حرکت کو یاد کر کے مجھے اچانک ہنسی چھوٹ گئی اتنی کہ میں لوٹ پوٹ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا اے مقداد! تجھے کون سی اپنی عجیب حرکت یاد آئی ہے جس پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہو۔ تب میں نے رسول کریمؐ کو سارا قصہ کہہ سنایا کہ اس طرح آپؐ کے حصہ کا دودھ بھی پی لیا دعا کا حصہ دار بھی بنا اور دوبارہ دودھ پی لیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے (قبولیت دعا کے نتیجہ میں) خاص رحمت کا نزول تھا تم نے اپنے ساتھی کو جگا کر کیوں نہ اس دودھ میں سے پلا کر ان کے حق میں یہ دعا پوری کروائی میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب مجھے جب اس برکت سے حصہ مل گیا تو مجھے کوئی پرواہ نہ رہی تھی کہ کوئی اور اس میں حصہ دار بنتا ہے کہ نہیں۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثار)

تجارت میں برکت

مکے کے مالدار تاجر حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ جب مہاجر ہو کر اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینے آئے تو رسول کریم ﷺ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی اور پھر آپ کی تجارت میں ایسی حیرت انگیز برکت پڑی کہ آپ خود بیان کرتے تھے کہ میں کوئی پتھر بھی اٹھاتا تو مجھے امید ہوتی کہ اس کے نیچے سے سونا مجھے ملے گا۔ آپ کی وفات پر ترکہ میں جو سونا بچا وہ کلہاڑوں سے توڑا گیا اور توڑنے والوں کے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے۔ آپ کی چار بیویاں تھیں ہر بیوی کے حصہ میں اسی اسی ہزار کا مال آیا۔ (بیہقی)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ کی تجارت میں برکت کے لئے رسول اللہ نے دعا کی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ کوئی چیز خریدتے تو اس میں نفع پاتے۔ (بیہقی)

حضرت مقدادؓ کے حق میں برکت کی دعا کی اور ان کے پاس اتنا مال آیا کہ ان کے تھیلے اور بورے بھرے ہوئے تھے۔

حضرت عروہؓ بن جعفر کے لئے آپؐ نے برکت کی دعا کی۔ وہ خود کہا کرتے تھے کہ میں نے بازار جا کر سودا لگایا اور بسا اوقات چالیس ہزار تک منافع لے کر واپس لوٹا۔ حضرت امام بخاری نے لکھا ہے کہ عروہؓ مٹی بھی خریدتے تھے تو اس میں منافع پاتے تھے۔

اونٹنی واپس آ گئی

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی بدک کر بھاگ نکلی۔ آپؐ نے دعا کی تو اچانک آندھی کا ایک بگولا نمودار ہوا جو اس اونٹنی کو دھکیل کر آپؐ کے پاس واپس لے آیا۔ (مسلم)

بارش

ایک جنگ میں مسلمانوں کو سخت پیاس کا سامنا کرنا پڑا۔ پانی میسر نہ تھا۔ حضرت عمرؓ نے دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے دعا کی۔ تب اچانک ایک بادل اٹھا اور اتنا برسا کہ مسلمانوں کی ضرورت پوری ہو گئی اور پھر وہ بادل چھٹ گیا۔ (بیہقی)

اپنے اصحاب کے لئے دلی جوش سے دعا کا ایک اور واقعہ حضرت ابوعامرؓ کا ہے جو جنگ اوطاس میں امیر مقرر کر کے بھجوائے گئے تھے۔ ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا ابوعامرؓ کو جنگ کے دوران گھٹنے میں تیر لگا۔ جب میں نے وہ تیر نکالا تو گھٹنے سے پانی نکلا۔ زخم بہت کاری تھا جان لیوا ثابت ہوا آخری لمحات میں ابوعامر نے ابوموسیٰ سے کہا اے بھتیجے! نبی کریم ﷺ کو میرا سلام کہنا اور میری طرف سے دعائے مغفرت کی خاص درخواست کرنا۔ یہ کہا اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ ابوموسیٰ یہ پیغام لے کر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا جب اس فقرے پر پہنچے کہ ابوعامر نے دعائے مغفرت کی درخواست کی تھی، تو اپنے عاشق کی آخری خواہش سن کر بیقرار سے ہو گئے۔ فوراً پانی منگوا کر وضو کیا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

حفاظت کی دعا

بے لوث خدمت کے نتیجہ میں دعا کا ایک اور واقعہ حضرت ابوایوبؓ انصاری کا ہے۔ غزوہ خیبر سے واپسی پر جب رسول اللہ نے یہودی سردار حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہؓ سے شادی کی تو نا معلوم

حضرت ابوایوب انصاریؓ کے ذہن میں عشق رسولؐ کے جذبہ اور حفاظت رسولؐ کے خیال سے کیا اندیشے پیدا ہوئے کہ ساری رات رسولؐ اللہ کے خیمہ عروسی کے گرد پہرہ دیتے رہے صبح رسولؐ اللہ نے دیکھ کر پوچھا تو دل کا حال عرض کیا کہ آپؐ کی حفاظت کے لئے ازخود پہرہ پر مامور ہو گیا تھا۔ رسولؐ اللہ نے اس وقت دعا کی کہ اے اللہ! ابوایوب کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھ جس طرح رات بھر یہ میری حفاظت پر مستعد رہے ہیں۔ یہ دعا بھی قبول ہوئی، حضرت ابوایوبؓ نے بہت لمبی عمر پائی اور قسطنطنیہ میں آپؓ کا مزار آج بھی محفوظ اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ (سیرت الحلبیہ جلد سوم)

خادم کے لئے دعا

حضرت انسؓ بن مالک انصاری دس برس کے تھے کہ والدین نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ذاتی خادم کے طور پر پیش کر دیا۔ ایک دفعہ حضرت انسؓ کی والدہ حضرت ام سلیم نے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! یہ انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے اللہ سے دعا کریں۔ آپؐ نے اسی وقت انسؓ کو دعا دی کہ اے اللہ! انس کے مال و اولاد میں برکت دینا اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈالنا۔ (بخاری کتاب الدعوات باب دعوۃ النبی لخادمہ)

حضرت انسؓ خود بیان کرتے تھے کہ خدا نے یہ دعا میرے حق میں ایسے قبول فرمائی کہ میرا باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا ہے اور میری زندگی میں میری اولاد بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں سب ملا کر اسی سے بھی زائد ہیں۔ حضرت انسؓ نے 103 سال عمر پائی۔ (اسد الغابہ و اکمال فی اسماء الرجال)

تم پہلے گروہ میں ہو

رسول کریم ﷺ کی دعاؤں کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ بعض دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں قبل از وقت اطلاع فرما دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسولؐ اللہ حضرت انسؓ بن مالک کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر آرام فرمایا۔ دریں اثناء آپؐ کی آنکھ لگ گئی اٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ انسؓ کی خالہ ام حرام نے مسکرانے کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے سمندر پر سفر کرنے والے بعض اسلامی لشکروں کا نظارہ کروایا گیا ہے۔ جو بادشاہوں کی طرح گویا تختوں پر بیٹھے ہوئے یہ سفر کر رہے ہیں۔ حضرت ام حرام کو کیا سوجھی کہ عرض کیا یا رسولؐ اللہ! آپؐ دعا کریں میں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو جاؤں۔ آپؐ نے اپنی اس مخلص اور خدمت گزار مرید کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اسلامی لشکر کے بحری سفر میں شریک کرے، دوبارہ رسولؐ اللہ کو غنودگی طاری ہوئی اور آپؐ نے پوچھنے پر پھر ایک ایسے ہی نظارے کا ذکر کیا تو ام حرام نے کہا میرے لئے بھی ان لوگوں میں شامل ہونے کی دعا کریں۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں سے ہو (جس کے بارے میں چند لمحے قبل رسولؐ اللہ نے دعا کی تھی) اور پھر یہ دعا غیر معمولی اور حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی۔ ام حرام کو خدا تعالیٰ نے لمبی عمر دی اور اس زمانے تک زندہ رکھا جب اسلامی لشکر حضرت معاویہ کے زمانے میں قبرص کے بحری سفر پر روانہ ہوا اور ام حرام بھی اپنے خاوند عبادہ بن صامت کے ساتھ اس سفر میں شریک ہوئیں اور سفر سے واپسی پر شام میں ساحل سمندر پر اترتے ہوئے سواری سے گر کر فوت ہو گئیں۔

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ)

لمبی عمر کی بشارت

خدا تعالیٰ سے علم پا کر دعا کی قبولیت کی اسی وقت اطلاع دینے کا ایک اور واقعہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے آپ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کر لی تھی حجۃ الوداع کے موقع پر مکے میں بیمار ہو گئے تو فکر لاحق ہوئی کہ اگر مکہ میں وفات ہوئی تو انجام کے لحاظ سے ہجرت کا ثواب ضائع نہ ہو جائے۔ چنانچہ رسول کریمؐ ان کی بیمار پُرسی کے لئے گئے تو انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی خصوصی درخواست کرتے ہوئے کہا میرے لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے اس جگہ وفات نہ دے جہاں سے میں ہجرت کر چکا ہوں، اس وقت ان کی حالت ایسی نازک تھی کہ انہوں نے اپنے مال وغیرہ کے بارے میں آخری وصیت بھی کر دی مگر آنحضورؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت ان کے لئے جاری کر دے اور پھر حضرت سعدؓ کو اس دعا کی قبولیت کی بشارت بھی دے دی اور فرمایا اے سعد! اللہ تعالیٰ تمہیں لمبی عمر عطا کرے گا اور بہت سے لوگ تجھ سے فائدہ اٹھائیں گے اور کئی لوگ نقصان اٹھائیں گے۔ (بخاری کتاب الوصایا)

چنانچہ حضرت سعدؓ کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے وہ صحابی تھے جو سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

(اکمال فی اسماء الرجال للخطیب زیر لفظ سعد)

سن 55ھ میں 70 سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے ایران جیسی عظیم الشان مملکت کی فتح کی بنیاد رکھوائی۔

(اصابہ فی معرفۃ الصحابہ زیر لفظ سعد)

120 سال کی عمر پائی

عمرو بن خطیبؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریمؐ نے اپنا ہاتھ میرے چہرے پر پھیرا اور میرے حق میں صحت و خوبصورتی کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس طرح قبول فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عمرو کو صحت والی لمبی زندگی اور اولاد عطا فرمائی۔ ان کی کنیت ابوزید ہوئی اور 120 سال کی عمر میں ایسی صحت تھی کہ سر میں صرف چند سفید بال تھے۔

صحت مند جوان

اپنے صحابی حضرت ابوقتادہؓ کے لئے آپؐ نے دعا کی کامیاب و کامران ہوں اور اے اللہ ان کے بالوں اور چہرہ کو برکت دے۔ چنانچہ ابوقتادہؓ نے صحت والی لمبی عمر پائی۔ روایت ہے کہ ستر برس کی عمر میں بھی آپ 15 سالہ صحت مند جوان نظر آتے تھے۔ (بیہقی)

دعاؤں کی اس عظیم الشان برکات پانے والوں کے بالمقابل کچھ ایسے بدبخت بھی تھے جو اپنی شقاوت کے نتیجہ میں آپؐ کی دعا سے اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے مورد بنے۔

قبولیت دعا کا نشان

حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے میری دعائیں ہمیشہ قبول ہوں حضورؐ نے دعا کی اے اللہ! سعدؓ کو قبولیت دعا کا نشان عطا کر۔ (ترمذی ابواب المناقب)

رسول کریمؐ کی دعا کے اس نشان نے حضرت سعدؓ کو بھی مستجاب الدعوات بزرگ بنا دیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپ کوفے کے گورنر تھے۔ ایک شخص ابوسعدہ نے آپ پر بے انصافی اور خیانت کا الزام لگایا۔ حضرت سعدؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کو لمبی عمر اور دائمی غربت دے۔ اس کی بینائی چھین لے اور اسے فتنوں کا نشانہ بنا دے۔ حضرت سعدؓ کی یہ دعا اسے ایسے لگی کہ آخری عمر میں اندھا اور فقیر ہو کر مارا مارا پھرتا تھا اور گلیوں میں بچے بھی اسے چھیڑتے تھے۔ چنانچہ جب تک سعدؓ زندہ رہے ان کے دعائیہ نشان کی وجہ سے لوگ ان کی بددعا سے ڈرتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی تمنا رکھتے تھے۔

(اکمال فی اسماء الرجال)

دعا عبادت کی روح ہے

یہ تو رسول کریم ﷺ کی دعاؤں کی وسعت ذوق و شوق اور آپؐ کے بابرکت فیوض کا تذکرہ تھا۔ آپؐ کی دعاؤں کی کیفیت بھی نرالی تھی۔

آپؐ نے ہمیں اپنے اسوہ اور نمونہ سے سمجھایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے اور نماز مومن کی معراج ہے، بلاشبہ آپؐ کی دعائیں نمازوں میں اس طرح معراج پر ہوتی تھیں جیسے آپؐ خدا کو دیکھ رہے ہوں، حضرت عائشہؓ سے آپؐ کی نماز کے بارہ میں پوچھا گیا تو فرمانے لگیں کہ رسولؐ اللہ کی نماز کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارہ میں مت پوچھو، گویا میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ حضورؐ کی اس نماز کا نقشہ کھینچ سکوں جو آپؐ بڑی خوبصورتی سے سجا سجا کر اور سنوار کر رات کو اپنے مولا کے حضور پیش فرماتے تھے۔ بالعموم آپؐ گیارہ رکعتیں ادا فرماتے تھے جو تقریباً نصف شب تک پھیلی ہوئی ہوتی تھیں۔ (بخاری)

رات کی نماز میں آپؐ کی دعاؤں کی کیفیت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ آپؐ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی طرح رونے کی آواز نکلتی تھی۔

(شمائل الترمذی)

کئی یخ بستہ اور تاریک راتوں میں ایسے ہوا کہ حضرت عائشہؓ کے بستر کو چھوڑ کر خدا کے حضور محو راز و نیاز پائے گئے، ایک دفعہ حضرت عائشہؓ آپ کو بستر پر موجود نہ پا کر اندیشہ ہائے دور و دراز لئے آپؐ کی تلاش میں نکلیں تو آپؐ کو سجدہ کی حالت میں پایا۔

ایک رات حضرت عائشہؓ کی باری میں ان سے کہا کہ آج رات اگر اجازت دو تو میں اپنے مولیٰ کی عبادت میں یہ رات بسر کر لوں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ! میری خوشی تو اسی میں ہے جس سے آپؐ راضی ہیں اور پھر وہ طویل رات ہمارے آقا و مولیٰ نے خدا کی عبادت اور دعاؤں میں گزار دی۔

ایک رات کا ذکر ہے کہ ساری رات خدا کے حضور گڑگڑاتے رہے اور قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت کرتے رہے۔ ان تعذبہم فانہم عبادك وان تغفرلہم فانك انت العزیز الحکیم کہ مولیٰ! اگر تو ان (کافروں) کو عذاب دے تو آخر تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تو بہت غالب اور حکمت والا ہے۔

(شمائل الترمذی)

ساری ساری رات عبادت کر کے آپؐ کے پاؤں سوج جاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کبھی عرض کرتیں کہ اللہ نے آپؐ کو بخش دیا آپؐ اتنی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری)

خدا کرے کہ اس اسوہ رسولؐ کی روشنی میں دعاؤں کا شوق و ذوق اور توجہ و حضور ایسا پیدا ہو کہ ہمیں بھی مقبول دعاؤں کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

نہ دور کرنا

احقر کو میرے پیارے اک دم نہ دور کرنا
بہتر ہے زندگی سے تیرے حضور مرنا
واللہ خوشی سے بہتر غم سے ترے گزرنا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

جدید طبی علوم کا حصول اور
مسلسل تحقیق ہمارا اصول

رجسٹرڈ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
047-6211538

میاں سنز
رائس مرچنٹ
041-2610142
2646307
0300-6677174
طالب دعا
مولود احمد خالد
ہمارے ہاں اعلیٰ کوالٹی کے
چاول دستیاب ہیں۔
نزد اہلحدیث مسجد منٹگمری بازار فیصل آباد

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
الیس اللہ کی انگوٹھیاں دستیاب ہیں
امین جیولرز
خالص سونے کے
عمدہ دلکش اور حسین
زیورات کا مرکز
دکان 047-6213213
موبائل 0333-5497411
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
اشرف ماربل سٹور
المعروف اقصیٰ چوک والے
گرے نائٹ و ماربل کے کتبہ جات
تیار کرنے کا با اعتماد ادارہ
شیخ حمید احمد: 03327063062
شیخ طارق جاوید: 0334-6309472
Email:hameedahmad59@yahoo.com

ایم ایف سی MFC
فاسٹ فوڈ، برگرز، پیزا، BBQ پاکستانی اور چائنیز کھانے
MASTER
FRIED CHICKEN
A Nice Place to Meet and Eat in
RABWAH
طالب دعا: بشارت احمد خان اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005115
047-6213223

گزشتہ 20 سال سے آپ کی خدمت کیلئے پیش پیش
ٹیسٹوں کے مہنگے اخراجات اور ایلوپیتھک دوائیوں کے
سائیڈ ایفکٹ سے خود کو بچائیں
گلٹیاں رحم میں رسولی، بواسیر خونی بادی،
ناک گلے میں غدود کا بغیر آپریشن ہومیو علاج
سر کے بال گرنا، دماغی نظر کی کمزوری، چہرے کے داغ چھائیاں
مٹاپا، بے اولادی، بچوں عورتوں کے تمام امراض مردانہ
امراض کا شافی مکمل علاج کیلئے ایک بار ضرور آزمائیں
الثمر ہومیو کلینک
ڈاکٹر نسیم احمد خاں ڈی ایچ ایم ایس آر ایم پی
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
03336704127

Distributors:
Servis TYRES & TUBES
PSO
CALTEX
SHELL
we grow to serve
محتاج دعا:
پاک ٹریڈرز
236-237 اے فاطمہ جناح روڈ۔ سرگودھا
ڈیلر: گارڈ فلٹرز، بریک آئل اور بریک لیڈر
(048)3716727
3727842
0300-9604071
Guard Oils & Filters
Guard Oils & Filters
پاک ٹریڈرز
118-119 شعیب بلال مارکیٹ، بالمقابل جنرل بس سٹینڈ فیصل آباد
(041)8861164(041)8789864

مکرم انتصار احمد نذر صاحب

دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے

حضرت مسیح موعود کی متضرعانہ دعائیں

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے یہ بات نمایاں طور پر سامنے آتی ہے کہ آپ کا اوڑھنا بچھونا گویا دعا ہی تھا اور آپ کا سارا انحصار محض اپنے رب کریم کی ذات پر تھا۔

اس مضمون میں ان دعاؤں کا ذکر کرنا پیش نظر ہے جو آپ خود بھی کرتے رہے اور اپنی جماعت کو بھی دعائیں سکھائیں بہت سی دعائیں تو خدا نے آپ کو الہام کیں لیکن پہلے یہ ذکر کرتا چلوں کہ آپ دعا کا کیا طریق بالعموم اختیار فرماتے تھے۔

کیسے دعا کرتے تھے

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت صاحب مجلس میں بیعت کے بعد یا کسی کی درخواست پر دعا فرمایا کرتے تھے تو آپ کے دونوں ہاتھ منہ کے نہایت قریب ہوتے تھے اور پیشانی اور چہرہ مبارک ہاتھوں سے ڈھک جاتا تھا اور آپ آلتی پالتی مار کر دعا نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دوزانو ہو کر دعا فرماتے تھے اگر دوسری طرح بھی بیٹھے ہوں تب بھی دعا کے وقت دوزانو ہو جایا کرتے تھے یہ دعا کے وقت حضور کا ادب الٰہی تھا۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 161 روایت نمبر 736)

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ سورۃ فاتحہ قرآن کا خلاصہ اور اس کا مغز ہے اور اس سورۃ کو کثرت کے ساتھ پڑھنا چاہئے اور اگر کوئی آپ سے یہ پوچھتا کہ کوئی وظیفہ بتائیں تو آپ اسے نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سورۃ فاتحہ کثرت سے پڑھنے کی ہدایت فرماتے اور آپ کا خود بھی یہ معمول تھا کہ ہر دعا سے پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر کرتے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں میں ہمیشہ یہ کوشش کرتا تھا کہ ہر مجلس میں اور ہر موقع پر حضرت صاحب کے قریب ہو کر بیٹھوں بعض دفعہ جب کوئی دوست حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کی تحریک کرتے اور حضور اس مجلس میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے۔ تو میں بہت قریب ہو کر یہ سننے کی کوشش کرتا کہ حضور کیا الفاظ منہ سے نکال رہے ہیں۔ بار بار کے تجربہ سے مجھے یہ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود ہر دعا میں سب سے پہلے سورۃ فاتحہ ضرور پڑھتے تھے اور بعد میں کوئی اور دعا کرتے تھے۔

(سیرۃ مسیح موعود از یعقوب علی صاحب عرفانی ص 521)

بعض دعاؤں کے بارے میں تو یہ ذکر ملتا ہے کہ حضور انہیں التزاماً کیا کرتے تھے۔ خود فرماتے ہیں:

میں التزاماً دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اول، اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے، جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 6 جنوری 1900ء)

سب سے عمدہ دعا

حضرت مسیح موعود نے یہ حقیقت بھی ہم پر آشکار فرمائی کہ اصل دعا تو رضائے الٰہی کے حصول کی دعا ہے اور زندگی کا اصل مقصود بھی یہی ہے اسی لئے اس مقصد کے حصول کے لئے دعا کرنی چاہئے زندگی کے باقی معاملات خدا خود ہی حل فرما دیتا ہے۔ فرمایا:

”سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے“۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 20 مئی 1904ء)

عاجزانہ دعائیں

حضرت مسیح موعود نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے نام مکتوب میں دعا کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

”دعا بہت کرتے رہو اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم اور عادت کے طور پر زبان سے دعا کی جاتی ہے یہ کچھ بھی چیز نہیں۔...... جب دعا کرو تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو کہ اپنی خلوت میں جاؤ اور اپنی ہی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ بندہ ہوتا ہے خدائے تعالیٰ کے حضور میں دعا کرو۔

کہ اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت رحیم و کریم ہے اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال۔ تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین

(مکتوبات احمد جلد دوم ص 158)

اسی طرح حضرت مسیح موعود نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کو ان کے صاحبزادے کی وفات پر ایک تعزیتی مکتوب میں (اگست 1885ء میں) اس دعا کی طرف کمال انکساری سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ”یہ دعا اس عاجز کے معمولات میں سے ہے اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے“۔ نیز تحریر فرمایا کہ مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کے کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں جوش دلی چاہئے اور رقت اور گریہ بھی۔ دعا کا طریق حضور نے یہ بیان فرمایا۔ ”رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجالاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔

اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پُرمعصیت اور پُرغفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بیشمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس گناہ سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین

(مکتوبات احمد جلد دوم ص 10)

خدا کو اس کی توحید کا واسطہ

حضرت مسیح موعود بھی رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں خدا کو اس کی توحید کا واسطہ دے کر دعا کرتے تھے کہ جو گروہ تیری عبادت اور تیری توحید کے قیام کے لئے وقف ہے اگر وہ ہلاک ہو گیا تو تیری عبادت کون کرے گا۔ جنگ بدر کی دعا کے حوالے سے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جیسے آنحضرت ﷺ نے بدر میں دعا کی تھی کہ اے اللہ اگر تو نے آج اس گروہ کو ہلاک کر دیا تو تیری کبھی عبادت نہ ہوگی۔ یہی دعا آج ہمارے دل سے بھی نکلتی ہے۔ (ارشاد فرمودہ 6 مئی 1905ء)

یہ دعا حضرت مسیح موعود کو الہام بھی ہوئی۔

(ملاحظہ کیجئے مجموعہ الہامات ص 430)

نماز میں حصول حضور کی دعا

حضرت مسیح موعود نے اپنے دوستوں کو نماز میں حصول حضور کی دعا سکھائی آپ فرمایا کرتے تھے کہ نماز میں حصول حضور کا ذریعہ خود نماز ہے اسے ذوق و شوق سے پڑھا جائے تو خدا کے فضل سے نماز میں لذت آنی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ دعا ہمیں کثرت سے پڑھنی چاہئے۔

”اے خدا تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کے زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں تو اپنے فضل و کرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تا کہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضور نماز میں میسر آوے“۔

(فتاویٰ مسیح موعود ص 7 مطبوعہ 1935ء)

توفیق روزہ کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعود نے ہمیں یہ دعا بھی سکھائی کہ اگر انسان روزوں سے محروم ہو رہا ہو تو وہ درد سے خدا سے یہ دعا کرے کہ میں روزوں سے محروم رہا جاتا ہوں اس لئے تو مجھے طاقت دے۔ فرمایا:

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔......

پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود یکم دسمبر 1902ء)

حل مشکلات کا طریق

ایک شخص نے اپنی مشکلات کے لئے عرض کی فرمایا استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں یا حیّ یا قیوم استغیث برحمتك یا ارحم الراحمین پڑھو۔ پھر اس نے عرض کی کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں؟ فرمایا:

کوئی تعداد نہیں کثرت سے پڑھو یہاں تک کہ ذوق پیدا ہو جائے اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو بلکہ سمجھ کر پڑھو۔ خواہ اپنی زبان میں ہی ہو۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے اللہ! مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ اور آئندہ گناہوں سے بچا۔

(ارشاد فرمودہ 27 مارچ 1905ء)

علوم قرآن کے حصول کی دعا

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں دعا ایک بے نظیر حربہ ہے وہ ہر کام دعا ہی سے لیتے تھے دعا ہی کے ذریعے سے عربی زبان کے ہزاروں الفاظ کا علم آپ کو دیا گیا اکثر امراض کا ازالہ دعاؤں سے ہوا۔ دشمن کے مقابلہ میں اسی حربہ سے فتح حاصل کی۔ یہ زمانہ آپ کی جوانی کا تھا اور آپ اس زمانہ میں

سیالکوٹ میں بہ سلسلہ ملازمت تھے آپ کی عام عادت شروع سے یہ تھی کہ اپنا دروازہ بند کر کے خلوت میں رہتے تھے سیالکوٹ میں یہی طریق تھا بعض لوگ اسی ٹوہ میں تھے کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے ہیں آخر ایک دن انہوں نے موقعہ پالیا اور آپ کی اس مخفی زندگی کا ان پر انکشاف ہوا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلیٰ پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر دعا کر رہے تھے کہ یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔

(سیرۃ المہدی حضرت مسیح موعود ص545 از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی)

آپ کی طرف سے خانہ کعبہ میں کی جانے والی دعا

یہ دعا آپ نے لکھ کر حضرت منشی احمد جان صاحب کو دی تھی۔ جبکہ وہ حج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت منشی احمد جان صاحب نے بیت اللہ میں جا کر حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں دعا کی اور باآواز بلند دعا کی اور جماعت آمین کہتی تھی۔ مقام عرفات پر بھی یہ دعا کی۔

اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ پُر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے۔ اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میرے خطیئات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبین میں اٹھا۔ (مکتوبات احمد جلد 5 ص 18,17)

ایک خطرناک مرض سے شفا پانے کی دعا

1880ء کے قریب آپ قولنج زحیری میں مبتلا ہوئے اور سولہویں دن حالت سخت نازک ہو گئی تین مرتبہ سورۃ یٰس سنائی گئی آپ فرماتے ہیں:

تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علیٰ محمد وآل محمد

(تریاق القلوب ص 80)

اولاد کے حق میں دعائیں

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری
میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے

اولاد کے حق میں آپ نے یہ دعا بھی کی کہ:

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
میری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تیری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

(درثمین)

بیماری سے شفایابی کی دعا

ایک وبائی بیماری میں خداتعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو یہ بتایا کہ ان ناموں کا ورد کیا جائے۔

یاحفیظ، یاعزیز، یارفیق

یعنی اے حفاظت کرنے والے اے عزت والے اور غالب اے دوست اور ساتھی! فرمایا ”رفیق خداتعالیٰ کا نیا نام ہے جو کہ اس سے پیشتر اسمائے باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔

(البدر 28 مورخہ 18 ستمبر 1903ء)

دائمی برکت کے حصول کی دعا

قریباً 1883ء میں حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے الہامی طور پر ایک طرف برکت کے حصول کی یہ دعا سکھائی اور پھر کمال لطف و احسان سے اس کے منظور ہو جانے کی خبر بھی عطا فرمائی۔

رب اجعلنی مبارکا حیث ما کنت

کہ اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے۔

(براہین احمدیہ ص 621)

ہمیں اپنی روزمرہ زندگی میں حضرت مسیح موعود کی ارشاد فرمودہ یہ دعائیں کثرت سے کرنی چاہئیں خاص طور پر وہ دعائیں جو الہاماً آپ کو سکھائی گئیں اور کثرت سے ان کی قبولیت کے وعدے دیئے گئے۔

☆......☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود کے چند فارسی اشعار

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہِ خویش راہم بخش

روشنی بخش در دل و جانم
پاک کن از گناہ پنہانم

دلستانی و دلبرائی کن
بہ نگاہے گرہ کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

منظوم ترجمہ

مولا مرے قدیر مرے کبریا مرے
پیارے مرے حبیب مرے دلربا مرے

بار گنہ بلا ہے مرے سر سے ٹال دو
جس رہ سے تم ملو مجھے اس رہ پہ ڈال دو

اک نورِ خاص میرے دل و جاں کو بخش دو
میرے گناہِ ظاہر و پنہاں کو بخش دو

بس اک نظر سے عقدۂ دل کھول جایئے
دل لیجئے مرا مجھے اپنا بنایئے

ہے قابلِ طلب کوئی دنیا میں اور چیز؟
تم جانتے ہو تم سے سوا کون ہے عزیز

دونوں جہاں میں مایۂ راحت تمہیں تو ہو
جو تم سے مانگتا ہوں وہ دولت تمہیں تو ہو

(درعدن)

مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ

مانگنے کی تڑپ انسانی شعور کے اندر پیوست ہے
دعا جتنی گہرائی سے ہو اتنی پرواز کرتی ہے

عربی زبان میں دعا کے لغوی معنی پکار کے ہیں، ہندی اور سنسکرت میں اسے پرارتھنا کہتے ہیں۔ مذہبی محاورے میں یہ اپنے معبود کو پکارنے کا نام ہے اور یہ تصور ہر مذہب وملت میں موجود ہے۔ دعا اور پرارتھنا ان الفاظ کو بھی کہتے ہیں جن میں دعا مانگی جاتی ہے اور اس مراد کو بھی کہتے ہیں جو دعا میں مانگی جاتی ہے۔ کوئی بتوں سے مانگتا ہے، کوئی فرضی اور موہوم خداؤں سے مانگتا ہے، کوئی مظاہر فطرت کے سامنے ماتھا ٹیک دیتا ہے اور مانگتا ہے۔ مانگتے سب ہیں۔

سو معلوم ہوا کہ مانگنے کی یہ تڑپ اور احتیاج انسانی شعور کے اندر پیوست ہے۔ مگر فی زمانہ مادیت اور فلسفیانہ منطق سے متاثر بعض بڑے بڑے لوگ، جو اسباب وعلل کی طبعی دنیا پر نظر رکھتے ہیں اور معرفت میں خام ہیں وہ دعا کی ماہیت کا کماحقہٗ ادراک نہیں کر پاتے۔ خود مسلمانوں میں سرسید جیسے عظیم انسان نے بھی دعا کی تاثیرات سے انکار کیا ہے۔ سرسید معمولی آدمی نہیں تھے۔ مطالعہ قرآن سے بھی شغف تھا اور خود انہوں نے تفسیر قرآن بھی لکھی تھی جو 'تفسیر احمدی' کے نام سے معروف ہے۔ مگر دعا کی معرفت ان کو حاصل نہ ہوئی۔ ان کے نزدیک تدبیر ہی اصل چیز ہے، اور جب تک اسباب وعلل کا سلسلہ میسر نہ ہو، دعا سے کچھ نہیں ہوتا۔ البتہ حصول ثواب کے لئے دعا کر لینے میں حرج نہیں۔ مگر جو لوگ اس میدان کے شناور ہیں اور عارف باللہ ہیں، وہ جانتے ہیں کہ "**دعا بھی ایک تدبیر ہے اور تدبیر بھی ایک دعا ہے**"۔ دعا "خداشناسی کا گر ہے"، ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت اور حق الیقین دعا ہی کا ثمر ہے۔ اور دعا وہ چیز ہے کہ اس سے "ایک خشک ٹہنی بھی سرسبز ہو جاوے"۔

عربی زبان میں پکارنے کے لئے دعا کے علاوہ ایک دوسرا لفظ 'نداء' بھی موجود ہے۔ نداء دور سے پکارنے کو کہتے ہیں اور دعا قریب سے پکارنے کو۔ گویا دعا کے لفظ کے اندر ہی خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کا مفہوم موجود ہے۔ کتاب اللہ کے مطالعہ سے عیاں ہے کہ دعا سنی جاتی ہے، اور دعا کا جواب بھی آتا ہے۔ گریہ وزاری اپنے اندر ایک جذب رکھتی ہے۔ اور کتاب اللہ میں تو خدا تعالیٰ نے خود کہہ دیا کہ پوچھنے والوں سے کہہ دو کہ میں قریب ہوں سنتا بھی ہوں اور جواب بھی دیتا ہوں۔

وہ پکار جو صدا بصحراء کہلاتی ہے، جس کو سننے والا کوئی نہیں ہوتا اور جو صحرا کی وسعتوں اور افلاک کی پہنائیوں میں گم ہو جاتی ہے، لفظاً وہ بھی دعا ہی ہوتی ہے۔ اور وہ دعا جو تاریک گوشوں میں چھپ کر کی جائے اور افلاک کی پہنائیوں کو چیرتی ہوئی عرش الٰہی تک پہنچتی ہے اور عرش کو ہلا دیتی ہے وہ بھی دعا ہی ہے۔ مگر وہ دعا کیسے نصیب ہو؟

دعا کے لئے، جنتر منتر کی طرح الفاظ کو دہرا دینا کافی نہیں بلکہ دعا دل کی جتنی گہرائی اور تذلل کی پستی سے اٹھتی ہے، اتنی ہی بلندی تک پرواز کرتی ہے۔ انسان اپنے آپ کو لاشے محض جان کر حقیقی عاجزی اختیار کرتے ہوئے خدا کو قادر بالارادہ جانتے ہوئے جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ دعا، "ایک طرح کی موت چاہتی ہے" موت وارد کرنے کا چلن سیکھ لے اور سوز وگداز کا یہ عالم ہو کہ، "روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر بہہ نکلے" تو وہ دعا عجب تاثیر اپنے اندر رکھتی ہے اور غیر ممکن کو ممکن بنا دیتی ہے۔

ہم عاجز انسان تو اتنا بھی نہیں جانتے کہ کیا مانگنا ہے، کیسے مانگنا ہے۔ مگر وہ سلیقہ بھی کسی حد تک ہماری فطرت کے اندر موجود ہے، ذرا تدبر کریں تو معلوم ہو سکتا ہے۔ بازار میں گزرتے ہوئے لجاجت اور منت وزاری کے ساتھ بھیک مانگنے والے گداگر کو دیکھیں، وہ کیسے مانگتا ہے؟ کسی جوان رعنا کو جوانی کی مست چال میں دیکھتا ہے تو "جوانی سلامت رہے" کی دعا دیتا ہے، زندگی کی ابتدائی منازل طے کرتے ہوئے کسی نوجوان جوڑے کو دیکھتا ہے تو "جوڑی سلامت رہے" کی دعا دیتا ہے، بچہ گود میں دیکھ کر بچے کی درازیٔ عمر کی دعا دیتا ہے۔ کسی کا بوڑھا باپ ساتھ نظر آئے تو باپ کی صحت اور درازیٔ عمر کی دعا دیتا ہے۔ خوشی کا موقعہ دیکھے تو، "بھاگ لگے رہن" کی دعا دیتا ہے، کسی گھر پہ دستک دے کر بھیک مانگتا ہے تو "دوارے وسدے رہن" کی صدا لگاتا ہے۔ غرض جس سے مانگتا ہے اس کی محبوب ہستیوں کا واسطہ دے کر مانگتا ہے۔ یہی طریق خدا سے مانگنے کا بھی ہے۔ اس کے پیاروں پر درود بھیجے، ان کے لئے دعائیں مانگے، اپنے امام اور مرشد کے لئے دعا مانگے، خدا کی پوری مخلوق کے لئے خیر وبرکت کا طلبگار ہو، امن وسلامتی کا طلبگار ہو، اس کی بادشاہت زمین پر اتر آنے کی دعا مانگے اور غلبۂ حق کے لئے دعائیں مانگے، اس کی قادرانہ تجلیات اور صفات کا واسطہ دے کر پکارے، پھر اپنے لئے کچھ مانگے تو دعا مقبول ہوتی ہے۔

مگر اپنے لئے کیا مانگے اس کا سلیقہ اور معرفت بھی انسان کو حاصل نہیں ہوتی۔ بسا اوقات اللہ کی بے پناہ عطا سے غافل سمندر سے قطرہ مانگ کر خوش ہو جاتا ہے اور کبھی کڑوے گھونٹ ہی مانگ بیٹھتا ہے۔ اس لئے مانگنے کا سلیقہ بھی دینے والے نے خود ہی بتا رکھا ہے۔ کتاب اللہ میں مختلف انبیاء کی مختلف اوقات اور مصائب وابتلاء کے ادوار میں مانگی ہوئی دعائیں کتاب اللہ میں درج ہیں۔ سب سے پہلے ان الفاظ میں قرآنی دعائیں مانگنی چاہئیں۔ پھر خدا کے محبوب ﷺ کی مسنون دعاؤں سے سبق لینا چاہئے۔ مسنون دعائیں بھی کثرت سے پڑھنی چاہئیں، مگر عربی زبان ہمارے شعور میں پیوست نہیں ہے۔ لہٰذا مسنون دعاؤں سے سلیقہ سیکھ کر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

محبوب خدا کی دعائیں بہت جامع اور وسعت لئے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے اللہ سے نعمت مانگی تو عمومی رنگ میں نعمت مانگنے کے علاوہ یہ عرض کیا کہ وہ نعمت عطا کر جو کبھی زائل نہ ہو اور کبھی بدل نہ جائے۔ ایسی نعمت جو آ کر ٹھہر جائے، ایسی نعمت جو تنگی کے وقت میں فراخی پیدا کرے اور خوف کے وقت میں امن عطا کرے۔ قرض سے رہائی کی دعا مانگی تو پہلے یہ دعا مانگی کہ مجھے سستی اور کاہلی اور بخل سے نجات دے اور پھر یہ دعا مانگی کہ مجھے قرض کے بوجھ سے نجات دے اور ایسا رزق عطا کر جو مجھے غیر سے غنی کر دے۔ غرضیکہ ہر دعا جو آپ نے مانگی وہ اتنی ہمہ پہلو اور ہمہ گیر مانگی کہ کوئی پہلو باقی نہ چھوڑا۔ مسنون دعاؤں کو سمجھ کر اسی انداز میں دعا مانگنا، مانگنے کا بہترین طریق ہے اور شرف قبولیت پانے کا جوہر اپنے اندر رکھتا ہے۔

انسان کو اپنی کوتاہیوں اور معاصی پر نظر ڈال کر اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خدائے غفور الرحیم نے خود ہی امید کا پیغام بھی دے رکھا ہے کہ میری رحمت ہر دوسری چیز پر غالب ہے اور "کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچا لے گی"، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما
ایں را نہایتے نہ آں را نہایتے

بچے کو تکلیف پہنچتی ہے تو بے ساختہ ماں کو پکارتا ہے۔ انسان گرفتار بلا ہوتا ہے تو بے ساختہ خدا کو بلاتا ہے۔ یوں مصیبت میں پکارنا بھی تو طبعی امر ہے اور بے اختیاری میں سرزد ہوتا ہے۔ مگر "سعادتمند وہ ہے جو حالت امن میں بھی دعا کرے"۔ دعا ہر حالت عسر اور یسر میں مانگنی چاہئے اور کسی وقت بھی دعا سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ دعا کے لئے صبر اور استقامت بھی ایک لازمی شرط ہے۔ جلد قبولیت کی توقع کرنا اور ہمت ہار کر بیٹھ جانا بے ادبی اور گستاخی ہے۔ مسلسل لگاتار اور صبر کے ساتھ دعا میں لگے رہیں تو دعا پھل بھی لاتی ہے۔ بے صبرے لوگ دعا کا پھل نہیں پاتے۔

دعا کی توفیق بھی خدا سے ہی مانگنی چاہئے اور سب سے مقدم دعا یہ ہے کہ خدا سے خدا کی محبت کا طلبگار رہو۔ خدا مل گیا تو سب کچھ مل گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی جناب سے توفیق کی فراوانی عطا فرمائے۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1913ء کا اپنا ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے رؤیا دیکھا کہ میں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر جانا چاہتا ہوں۔ ایک فرشتہ آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تمہیں پتہ ہے یہ رستہ بڑا خطرناک ہے اس میں بڑے مصائب اور ڈراؤنے نظارے ہیں ایسا نہ ہو تم ان سے متاثر ہو جاؤ اور منزل پر پہنچنے سے رہ جاؤ اور پھر کہا کہ میں تمہیں ایسا طریق بتاؤں جس سے تم محفوظ رہو۔ میں نے کہا۔ ہاں بتاؤ اس پر اس نے کہا کہ بہت سے بھیانک نظارے ہوں گے مگر تم ادھر ادھر نہ دیکھنا اور نہ ان کی طرف متوجہ ہونا بلکہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کہتے ہوئے سیدھے چلے جانا ان کی غرض یہ ہوگی کہ تم ان کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اگر تم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تو اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہ جاؤ گے اس لئے اپنے کام میں لگ جاؤ چنانچہ میں جب چلا تو میں نے دیکھا کہ نہایت اندھیرا اور گھنا جنگل ہے اور ڈر اور خوف کے بہت سے سامان جمع تھے اور جنگل بالکل سنسان تھا۔ جب میں ایک خاص مقام پر پہنچا جو بہت ہی بھیانک تھا تو بعض لوگ آئے اور مجھے تنگ کرنا شروع کیا تب مجھے معاً خیال آیا کہ فرشتہ نے مجھے کہا تھا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے چلے جانا اس پر میں نے بلند آواز سے یہ فقرہ کہنا شروع کیا اور وہ لوگ چلے گئے اس کے بعد پھر پہلے سے بھی خطرناک راستہ آیا اور پہلے سے بھی زیادہ بھیانک شکلیں نظر آنے لگیں حتی کہ بعض سر کٹے ہوئے جن کے ساتھ دھڑ نہ تھے ہوا میں معلق میرے سامنے آئے اور طرح طرح کی شکلیں بناتے اور منہ چڑاتے اور چھیڑتے۔ مجھے غصہ آیا لیکن معاً فرشتہ کی نصیحت یاد آ جاتی اور میں پہلے سے بھی بلند آواز سے "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہنے لگتا۔ اور پھر وہ نظارہ بدل جاتا۔ یہاں تک کہ سب بلائیں دور ہو گئیں۔ اور میں منزل مقصود پر خیریت سے پہنچ گیا......

اس دن سے جب میں کوئی مضمون لکھتا ہوں تو اس کے اوپر "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" ضرور لکھتا ہوں۔"

(الفضل 17 اپریل 1935ء صفحہ 5-6)

فوج ملائک کے لئے دعا

جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پنہ فوج ملائک کو اتار
بستر راحت کہاں ان فکر کے ایام میں
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر از شب ہائے تار

(درثمین)

Nasir Dawakhana

ناصر

Gole Bazar, Rabwah, Tel:047-6211434,6212434

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

اوقات کار

موسم گرما: صبح 8 بجے تا دوپہر 1 بجے، شام 5 تا رات 9 بجے
موسم سرما: صبح 9 بجے تا دوپہر 1 بجے، سہ پہر 3 تا شام 7 بجے

نمازوں کے اوقات میں دواخانہ بند رہتا ہے ناغہ بروز جمعۃ المبارک

VINYL CENTER

- Wall Paper
- Window Blinds
- Glass Paper
- Vinyle Tiles
- False Ceiling
- PVC Paneling
- Curtain Cloth

12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com

Interiors
A Faizan Butt

ایک نام **مغل بینکویٹ ہال**

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962

آپ کی خدمت میں پورے 40 سال

میاں کوثر کریانہ سٹور

اقصیٰ روڈ ربوہ

طالب دعا: میاں عمران 047-6211978
0332-7711750

بفضل خدا تعالیٰ تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 100 سے زائد سال

1907ء سے طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ

ہمارے شفاخانہ پر مرض اٹھراء، مردانہ، زنانہ، بچگانہ پیچیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

قادیان کے قدیمی مشہور شفاخانہ کی چند آزمودہ ادویات

اکسیر اٹھرا
ہر قسم کی مرض اٹھرا کیلئے مجرب دوا

گھر کا چراغ
اولاد نرینہ کیلئے بہترین دوا

قادیان کا قدیم مشہور عالم بے نظیر تحفہ
سرموں کا سرتاج
سرمہ نور رجسٹرڈ

نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ

فہرست ادویہ مفت طلب کریں

گولبازار ربوہ

فون نمبر: 047-6214777
0333-6709009

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

مردانہ اور بچگانہ ورائٹی مناسب ریٹ پر

شہزاد گارمنٹس

تمام سکول و کالج کے یونیفارم دستیاب ہیں

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ: 6212039

آری، کٹی مشین، ڈوری، فیتہ مشین، وائنڈنگ مشین
کی مرمت اور نئی مشینیں بنائی جاتی ہیں

مشہود احمد انجینئرنگ ورکس

چکی والا چوک نزد گنڈا سنگھ چوک نعمت آباد جھنگ روڈ فیصل آباد

طالب دعا: محمود احمد 041-2651017
0306-7057573

انی معک یا مسرور

پاک کویت آئرن سٹور

طاہر اکرام، ذیشان اکرام
خالد اکرام ابن اکرام اللہ ظفر

اڈا 326H.R موڑ مروٹ ضلع بہاولنگر

Ahmad Travels International

Establish Since1993 *Govt.Lic NO 2805*

ہوائی سفر کی تمام سہولتوں کا مرکز

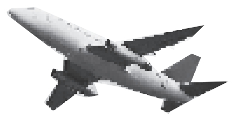

نمایاں خصوصیات

- تمام ایئرلائنز کی سستی اور کنفرم ٹکٹوں کی فراہمی
- کریڈٹ ڈیبٹ کارڈ کے استعمال کی سہولت میسر ہے۔
- بیرون ربوہ ٹکٹوں کی فراہمی بذریعہ کوریئر سروس
- ویزا معلومات ویزا پروٹیکٹر ہر قسم کی ویزا درخواستوں کی پراسیسنگ کی سہولت
- ٹریول انشورنس۔ ہوٹل بکنگ کی سہولت موجود ہے۔
- اپنے خوشگوار اور پُرسکون ہوائی سفر کیلئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

محمد خالد وحید

Tel:047-6211550 Mob:03336700663 Fax:047-6212980
Email:ahmadtravel@hotmail.com

بہترین باسمتی، اعلیٰ کوالٹی کے چاول دستیاب ہیں

نیز گندم۔ مونجی کی خریداری کا مرکز

اعوان رائس کارپوریشن

غلہ منڈی جامکے چیمہ

تحصیل ڈسکہ (سیالکوٹ)

طالب دعا: ملک مظفر احمد 0300-7121818
ملک مبشر احمد، ناصر احمد بٹ 0300-6166553

فون آفس: 052-6228172

حضرت مسیح موعود کی زندگی پُرسوز اور عاجزانہ دعاؤں اور قبولیت دعا کا بے مثال نمونہ تھی

سیدنا حضرت مسیح موعود کے قبولیت دعا کے پُرتاثیر واقعات

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں اگر میں سب لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے (حضرت مسیح موعود)

مرتبہ: مکرم فخر الحق شمس صاحب

اللہ تعالیٰ نے اس دور میں حضرت مسیح موعود کو اس لئے مبعوث فرمایا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق، عبادت الٰہی کے اسلوب، دعاؤں کا فلسفہ اور گمراہی کے اس دور میں انسان کو خدا نما انسان بنانا تھا۔ حضرت اقدس کو نمازوں سے محبت اور کثرت سے ذکر الٰہی جیسی خصوصیات بچپن ہی سے ودیعت کی گئی تھیں۔ آپ کی زندگی میں ایک خاص اور عظیم الشان پہلو دعا کی قبولیت سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ دنیاداری کی بجائے خدا ہی کے ہو کے رہ گئے اور اللہ تعالیٰ سے قرب میں بڑھتے چلے گئے۔ حضرت اقدس کی پاکیزہ سیرت میں ہمیں جا بجا دعا کی قبولیت کے قابل تقلید اور پُرتاثیر واقعات ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو قبولیت دعا کا نشان عطا ہوا تھا۔ ان میں سے چنیدہ واقعات پیش ہیں۔

بالکل شفا تھی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’ایک مرتبہ میں خود بیمار ہو گیا یہاں تک کہ قرب اجل سمجھ کر تین مرتبہ مجھے سورۃ یٰسٓ سنائی گئی مگر خدا تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرما کر بغیر ذریعہ کسی دوا کے مجھے شفا بخشی اور جب میں صبح اٹھا تو بالکل شفا تھی...... اسی طرح بہت سی صورتیں پیش آئیں جو محض دعا اور توجہ سے خدا تعالیٰ نے بیماروں کو اچھا کر دیا۔ جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص 90,89 حاشیہ)

وہ الہامی دعا ہے۔

سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم اللّٰھم صل علیٰ محمد وآل محمد

گمشدہ قوتیں واپس آ گئیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

مجھے دماغی کمزوری اور دوران سر کی وجہ سے بہت سی ناطاقتی ہو گئی تھی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اب میری حالت بالکل تالیف تصنیف کے لائق نہیں رہی اور ایسی کمزوری تھی کہ گویا بدن میں روح نہیں تھی۔ اس حالت میں مجھے الہام ہوا تـردّ الیک انـوار الشبـاب یعنی جوانی کے نور تیری طرف واپس کئے۔ بعد اس کے چند روز میں ہی مجھے محسوس ہوا کہ میری گمشدہ قوتیں پھر واپس آتی جاتی ہیں اور تھوڑے دنوں کے بعد مجھ میں اس قدر طاقت ہو گئی کہ میں ہر روز دو دو جزو نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا ہوں اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کے لئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آ گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص 319)

اللہ تعالیٰ نے شفا دی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں بہت خراب ہو گئی تھیں۔ پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا آخر ہم نے دعا کی تو الہام ہوا۔ **’’برق طفلی بشیر‘‘** یعنی میرے لڑکے بشیر احمد کی آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی اور آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں۔ اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت ابتر ہوتی جاتی تھی۔ (نزول المسیح ص 608)

چند منٹ بعد ہوش میں آ گیا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میرا لڑکا مبارک احمد قریباً دو برس کی عمر میں ایسا بیمار ہوا کہ حالت یاس ظاہر ہو گئی اور ابھی میں دعا کر رہا تھا کہ کسی نے کہا کہ لڑکا فوت ہو گیا ہے یعنی اب بس کرو۔ دعا کا وقت نہیں مگر میں نے دعا کرنا بس نہ کیا اور جب میں نے اسی حالت توجہ الی اللہ میں لڑکے کے بدن پر ہاتھ رکھا تو معاً مجھے اس کا دم آنا محسوس ہوا اور ابھی میں نے ہاتھ اس سے علیحدہ نہیں کیا تھا کہ صریح طور پر لڑکے میں جان محسوس ہوئی اور چند منٹ کے بعد ہوش میں آ کر بیٹھ گیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 87 حاشیہ)

معجزہ شفاء الامراض

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ابھی 8 جولائی 1906ء کے دن سے جو پہلی رات تھی میرا لڑکا مبارک احمد خسرہ کی بیماری سے گھبراہٹ اور اضطراب میں تھا۔ ایک رات تو شام سے صبح تک تڑپ تڑپ کر اس نے بسر کی اور ایک دم نیند نہ آئی اور دوسری رات میں اس سے سخت تر آثار ظاہر ہوئے اور بیہوشی میں اپنی بوٹیاں توڑتا تھا اور ہذیان کرتا تھا اور ایک سخت خارش بدن میں تھی۔ اس وقت میرا دل دردمند ہوا اور الہام ہوا ادعـونـی ...... تب معاً دعا کے ساتھ مجھے کشفی حالت میں معلوم ہوا کہ اس کے بستر پر چوہوں کی شکل پر بہت سے جانور پڑے ہیں اور وہ اس کو کاٹ رہے ہیں اور ایک شخص اٹھا اور اس نے تمام وہ جانور اکٹھے کر کے ایک چادر میں باندھ دیئے اور کہا کہ اس کو باہر پھینک آؤ اور پھر وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نہیں جانتا کہ پہلے وہ کشفی حالت دور ہوئی یا پہلے مرض دور ہو گئی اور لڑکا آرام سے فجر تک سویا رہا...... اس معجزہ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص 91,90 حاشیہ)

لڑکا بالکل تندرست ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بیہوش ہو گیا اور بیہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ اگرچہ انسان کو موت سے گریز نہیں مگر اگر لڑکا ان دنوں میں جو طاعون کا زور ہے فوت ہو گیا تو تمام دشمن اس تپ کو طاعون ٹھہرائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس پاک وحی کی تکذیب کریں گے کہ جو اس نے فرمایا ہے انی احافظ کل من فی الدار یعنی میں ہر ایک کو جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اس خیال سے میرے دل پر وہ صدمہ وارد ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ قریباً رات کے بارہ بجے کا وقت تھا کہ جب لڑکے کی حالت ابتر ہو گئی اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ یہ معمولی تپ نہیں یہ اور ہی بلا ہے تب میں کیا بیان کروں کہ میرے دل کی کیا حالت تھی کہ خدانخواستہ اگر لڑکا فوت ہو گیا تو ظالم طبع لوگوں کو حق پوشی کے لئے بہت کچھ سامان ہاتھ آ جائے گا۔ اسی حالت میں میں نے وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور معاً کھڑا ہونے کے ساتھ ہی مجھے وہ حالت میسر آ گئی جو استجابت دعا کے لئے ایک کھلی کھلی نشانی ہے اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ابھی میں شاید تین رکعت پڑھ چکا تھا کہ میرے پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور میں نے کشفی نظر سے دیکھا کہ لڑکا بالکل تندرست ہے۔ تب وہ کشفی حالت جاتی رہی اور میں نے دیکھا کہ لڑکا ہوش کے ساتھ چارپائی پر بیٹھا ہے اور پانی مانگتا ہے اور میں چار رکعت پوری کر چکا تھا۔ فی الفور اس کو پانی دیا اور بدن پر ہاتھ لگا کر دیکھا کہ تپ کا نام و نشان نہیں اور ہذیان اور بیتابی اور بیہوشی بالکل دور ہو چکی تھی اور لڑکے کی حالت بالکل تندرستی کی تھی۔ مجھے اس خدا کی قدرت کے نظارہ نے الٰہی طاقتوں اور دعا قبول ہونے پر ایک تازہ ایمان بخشا۔

(حقیقۃ الوحی ص 88,87 حاشیہ)

اب نہیں مرے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اردو کلاس مورخہ 20 ستمبر 1998ء میں فرمایا:

حضرت مولا داد خان صاحب کی رجسٹر روایات میں ایک روایت درج ہے کہ میرے بھائی بہت بیمار تھے۔ ان کے بھائی غالباً اس وقت احمدی نہیں تھے۔ ان کو اسسٹنٹ سرجن بہاولپور کے پاس لے جایا گیا۔ اس نے کہا کوئی علاج نہ کرواؤ خواہ مخواہ پیسہ برباد کر رہے ہو اس کی موت یقینی ہے اس لئے اگر تمہیں سرجن کہتے ہیں کہ ٹھیک کر دیں گے۔ بیوقوف بنا رہے ہیں میں ہمدردی سے کہہ رہا ہوں اس کو لے جاؤ اس نے مرنا ہی مرنا ہے۔ اس کی حالت دن بدن گرتی چلی گئی کچھ بھی نہ رہا بیچارہ۔ تب حضرت مسیح موعود کو خط لکھا اور اس میں لکھا کہ یہ حال ہو گیا ہے اب تو کسی قسم کی امید ہی نہیں رہی۔ حضرت مسیح موعود نے جواباً تحریر فرمایا:

فکر مت کرو اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے۔ ہم دعا کریں گے تم بھی دعا کرو انشاء اللہ صحت ہو جائے گی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس خط کے دوسرے دن میں نے دیکھا کہ ان کا تپ جاتا رہا۔ میں نے کہا اب آپ کا تپ نہیں رہا اور میں نے خود سہارا دے کر اٹھایا۔ تو بھائی صاحب نے کہا میرا سینہ جو جلتا تھا اب ٹھنڈا پڑ گیا ہے اس پر میں نے کہا کہ حضرت اقدس کو لکھا تھا اور آپ نے جواباً تحریر فرمایا تھا یہ سن کر ان کے منہ سے نکلا۔

ھن نہیں مردا (اب نہیں مرے گا)

اس کے بعد پھر وہ احمدی ہو گئے بیعت کر لی اور پھر آخر تک پوری صحت رہی۔

میانی گھوگھیاٹ سے حضرت محمد صدیق

صاحب لکھتے ہیں کہ میرے بہنوئی ملک نبی داد صاحب آف گھوگھیاٹ نے ایک بار بتایا کہ ان کو دانت درد کا شدید دورہ ہو جایا کرتا تھا اور قادیان سے جب واپس جانے لگے تو پھر بھی دورہ ہو گیا۔

وہ کہتے ہیں کہ ایسی شدید تکلیف تھی کہ میں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کوئی فکر نہ کرو دعا کرتا ہوں تم جاؤ۔ وہ بیان کرتے ہیں رستے میں درد غائب ہو گیا پھر سالہا سال دانت درد کی کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

(روزنامہ الفضل 16/اکتوبر 1998ء)

حالت روبصحت ہوگئی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ایسا اتفاق ہوا کہ نواب سردار محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا قادیان میں سخت بیمار ہو گیا اور آثار یاس اور نومیدی کے ظاہر ہو گئے۔ انہوں نے میری طرف دعا کے لئے التجا کی۔ میں نے اپنے بیت الدعا میں جا کر ان کیلئے دعا کی اور دعا کے بعد معلوم ہوا کہ گویا تقدیر مبرم ہے اور اس وقت دعا کرنا عبث ہے۔ تب میں نے کہا کہ یا الٰہی اگر دعا قبول نہیں ہوتی تو میں شفاعت کرتا ہوں کہ میرے لئے اس کو اچھا کر دے۔ یہ لفظ میرے منہ سے نکل گئے مگر بعد میں میں بہت نادم ہوا کہ ایسا میں نے کیوں کہا اور ساتھ ہی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی ہوئی ......یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی شفاعت کرے۔ میں اس وحی کو سن کر چپ ہو گیا اور ابھی ایک منٹ نہیں گزرا ہو گا کہ پھر یہ وحی الٰہی ہوئی کہ ......یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی اور بعد میں پھر میں نے دعا پر زور دیا اور مجھے محسوس ہوا کہ اب یہ دعا خالی نہیں جائے گی۔ چنانچہ اسی دن بلکہ اسی وقت لڑکے کی حالت روبہ صحت ہوگئی گویا وہ قبر میں سے نکلا...... میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس قسم کے احیائے موتی بہت سے میرے ہاتھ سے ظہور میں آچکے ہیں"۔

(حقیقۃ الوحی ص 89,88 حاشیہ)

بڑا معجزہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جن کا نام ہے سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس ان کی طرف سے ایک تار آیا کہ وہ کاربنکل یعنی سرطان کی بیماری سے جو ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔ اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا اور معاً خدائے **عزوجل** کی طرف سے وحی ہوئی کہ **آثار زندگی**۔ بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ لیکن پھر ایک اور خط آیا کہ جوان کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا جس کا یہ مضمون تھا کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اس سے ذیابیطس کی بھی شکایت تھی چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا اور غم انتہاء تک پہنچ گیا اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبدالرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ پر ثبوت دیا تھا اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپیہ سے مدد کرتے رہے تھے جس میں بجز خوشنودی خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضا سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر خانہ کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے اور ان کا حق تھا کہ ان کے لئے بہت دعا کی جائے۔ آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا جو خارق عادت تھا اور کیا رات اور کیا دن میں نہایت توجہ سے دعا میں لگا رہا۔ تب خدا تعالیٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب کو نجات بخشی۔ گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کیا چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔

(حقیقۃ الوحی ص 338-339)

استجابت دعا کے نشانات

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یاد رہے کہ خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے۔ بلکہ استجابت دعا کی مانند اور کوئی بھی نشان نہیں۔ پھر فرمایا میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے اور کسی قدر میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اس جگہ بھی چند دعاؤں کا قبول ہونا تحریر کرتا ہوں۔

حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں پچاس کے قریب استجابت دعا کے نشانات درج فرمائے ہیں جن میں سے چند کو اختصار کے ساتھ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

☆ سید ناصر شاہ صاحب بارہ مولہ کشمیر کو ملازمت میں مشکلات تھیں حضور کو دعا کیلئے لکھا دعا کی گئی اور خدا کے فضل سے نہ صرف مشکلات دور ہوئیں بلکہ ترقی بھی ہوگئی۔

☆ مستری نظام دین احمدی فوجداری مقدمہ میں پھنس گئے دعا سے رہائی پائی اور پھر دوبارہ وہ مقدمہ ہو گیا دوبارہ دعا کی گئی اور پھر رہائی ہوئی۔

☆ سردار خاں راولپنڈی نے اپیل کی اور دعا کیلئے لکھا ایک دوسرے شخص نے بھی اپیل کی مگر سردار خاں کی اپیل منظور ہوگئی اور دوسرے کی رد ہوگئی۔

☆ نور احمد مدرس وریام کملانہ ضلع جھنگ نے دوستوں کے ایک مقدمہ میں بری ہونے کیلئے دعا کے خطوط لکھے۔ دعا کی گئی اور خدا کے فضل سے مقدمہ میں کامیابی ہوئی۔

☆ سیٹھ عبدالرحمٰن تاجر مدراس کو کاربنکل کا پھوڑا نکل آیا۔ دعا سے شفا ہوئی مگر پھر طبیعت خراب ہوگئی الہام ہوا آثار زندگی پھر خدا کے فضل سے شفا ہوگئی۔ حالانکہ ایسا ہوتا نہیں ہے۔ یہ احیاء موتی ہے۔

☆ خدا نے 30/اگست 1906ء کو الہام کیا کہ نشان دکھایا جائے گا۔ پھر اسحاق جو میر ناصر نواب صاحب کے بیٹے ہیں کو بخار اور بن ران میں پھوڑے نکلے جو طاعون کی علامت ہے لیکن دعا کے بعد چند گھنٹوں میں بچہ ٹھیک ہو گیا اور کھیلنے کودنے لگ گیا۔

☆ علی گڑھ کے مولوی اسمٰعیل کے متعلق رسالہ فتح اسلام میں مباہلہ کی دعا کی گئی۔ اس نے بھی لکھا کہ حق آگیا باطل بھاگ گیا۔ چنانچہ اس کے بعد سال کے اندر وہ ناگہانی موت سے مر گیا۔

☆ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے رسالہ فتح رحمانی میں یہ بددعا کی کہ جس طرح پہلے جھوٹے مہدی ختم ہو گئے اسی طرح اب کے بھی یہ مسیح مہدی کا دعویدار مارا جائے گا۔ اور دعا کی ظالم کی جڑ کاٹ ڈالی جائے۔ چنانچہ اس دعا کے بعد ایسا جلدی پکڑا گیا کہ اس کا رسالہ بھی نہ چھپا تھا کہ وہ مارا گیا۔

☆ نواب محمد حیات خاں پر فوجداری مقدمہ میں دعا کی اس کی بریت کی خبر ملی جو شائع کر دی گئی اور پھر وہ بری بھی ہو گیا۔

☆ مارچ 1905ء میں مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے لنگر خانہ کے اخراجات کیلئے قلت ہوئی دعا کے بعد ایک فرشتہ آیا اور بے شمار رقم دی نام پوچھا تو بتایا ٹیچی۔ یعنی وقت پر کام آنے والا۔ اس کے بعد ڈاک کے ذریعہ بے تحاشا رقم آئی۔ رقم اور تحائف آنے سے قبل خدا تعالیٰ نے ان کی اطلاع دے دیتا تھا۔ اس قسم کے نشانات کی تعداد پچاس ہزار سے زیادہ ہے۔

☆ یہ خبر ملی کہ مولوی سید محمد احسن امروہی اپنی نوکری چھوڑ کر خدمت دین میں مصروف ہو گئے چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے سلسلہ کی تائید میں کئی کتب لکھی ہیں۔

☆ براہین احمدیہ صفحہ 522 پر جلد ہی عزت پانے اور شان بلند ہونے کی پیشگوئی کی گئی۔ جبکہ میں گمنام و مستور تھا۔ لیکن اب ہر طرف خدا نے نشان ظاہر فرما کر شان بھی بلند کی اور عزت بھی بڑھائی۔ اور شہرت بھی عطا کی ہے۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک......

☆ کتاب نور الحق حصہ دوم صفحہ 35 پر طاعون کے پھیلنے کی خبر دی گئی جو کہ کئی سال بعد پوری ہوئی کیا خدا کے سوائے بھی کوئی ایسی غیب کی خبر دے سکتا ہے۔

☆ براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت مالی ضروریات کے پورے ہونے کیلئے لوگوں کو تلقین کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور ایسا کرنے پر بیشمار مالی مدد آئی اور کتاب شائع ہوگئی ایک جماعت کثیر اس بات پر گواہ ہے۔

☆ مولوی محمد حسین بھیں نے مباہلہ کر دیا۔ ایک سال کے اندر فوت ہو گیا۔

☆ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے حضور کو چور کہا اور پھر خود دوسروں کی کتابوں سے سرقہ کر کے لکھنے کے جرم میں پکڑا گیا، اور عدالت میں چور ثابت ہوا۔

☆ براہین احمدیہ کے حصہ پنجم کے چھپنے میں بائیس برس سے زائد لگ گئے اس میں حکمت تھی کہ براہین احمدیہ میں شائع شدہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں اور اس طرح تکمیل ہو جائے۔ براہین احمدیہ میں درج شدہ نشانات اب بھی پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ شدید درد گردہ کی حالت میں دعا کی۔ دعا ابھی ختم ہوئی ہی تھی کہ اللہ کے فضل سے آرام آگیا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 334 تا 356)

روایات رفقاء

ہم خوش قسمت ہیں کہ رفقاء حضرت مسیح موعود نے حضرت مسیح موعود کے بارے میں روایات ہم تک پہنچائیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود کا اسوہ، سیرت وسوانح، ہماری نسلوں کے لئے نصیحت اور کئی مسائل کا حل موجود ہے۔ ان رفقاء کو حضرت مسیح موعود کی پاک صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہے۔ ان میں سے قبولیت دعا کے حوالے سے بعض روایات درج کی جاتی ہیں۔

خارش کا نام تک نہ تھا

حضرت منشی ظفر احمد صاحب آف کپورتھلہ بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ میں دس گیارہ بجے کے قریب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت صاحب کی انگلیوں کے درمیان پھنسیاں نکلی ہوئی تھیں اور خارش سے سخت تکلیف تھی اسی دن عصر کے بعد مجھے حاضر ہونے کا موقع ملا تو دیکھا کہ حضرت صاحب چشم پُرآب ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ خلاف معمول چشم پُرآب کیوں ہیں۔ فرمایا کہ انگلیوں کی تکلیف کی وجہ سے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ نے کام تو اتنا بڑا میرے سپرد کیا ہے اور میری صحت کا یہ حال ہے۔ اس خیال کا آنا ہی تھا کہ مجھے ایک پُرہیبت الہام ہوا۔

"تیری صحت کا ہم نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے"۔

اس الہام کے ساتھ میرے جسم کا ذرہ ذرہ کانپ اٹھا اور میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا اور بہت دعا وزاری کی جب سر اٹھایا تو خارش وغیرہ کا نام نہ تھا اور مجھے ہاتھ دکھائے جن پر کسی پھنسی کا نشان تک نہ تھا۔ (رجسٹر روایات نمبر 2 ص 2)

اللہ تعالیٰ اصلاح کر دے گا

حضرت خان زادہ امیر اللہ خان صاحب بیان کرتے ہیں:۔

میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ میں اپنی بیوی سے تنگ ہوں ناراض ہوں حضرت صاحب مجھے فرمانے لگے میں دعا کروں گا تم بھی دعا کرو خفا نہ ہونا اللہ تعالیٰ اصلاح کر دے گا مجھے یاد نہیں کہ اس سال یا دوسرے سال میری بیوی نے شرح صدر سے بذریعہ خط بیعت کی جو تہجد گزار ہے اور ہم خوب محبت سے آپس میں خدا کی یاد میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ (رجسٹر روایات نمبر 2 ص 76)

لڑکے کی صحت یابی

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں:

میری تحریری بیعت سے پہلے قصبہ ہذا میں ایک اور احمدی خواجہ غلام احمد یانپوری تھا اس کے لڑکے کو روتے وقت کھانسی سے سانس باہر کھنچا جاتا تھا اور کئی منٹ تک واپس نہ آتا تھا اور بیہوش ہو جاتا تھا تو میں نے اس کے کہنے پر حضرت مسیح موعود کو دعا کے لئے لکھا ابھی اس خط کا جواب نہ آیا تھا کہ وہ لڑکا اس عارضہ سے نجات پا گیا۔ جب خط کا جواب آیا تو اس میں لکھا تھا کہ حضرت اقدس نے دعا کی تو معلوم ہوا کہ جس روز حضرت اقدس مسیح موعود نے دعا کی تھی اسی روز لڑکا صحت یاب ہو گیا تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر 3 ص 50)

جلسہ کے ایام میں بیعت کر لی

حضرت میاں اللہ دتہ صاحب فرماتے ہیں:

میں نے حضرت اقدس سے دعا کی درخواست کی کہ میرا والد سلسلہ کا سخت مخالف ہے حضرت اقدس نے دریافت کیا کہ اس کا کیا نام ہے میں نے اس کا نام جمال الدین بتایا اور پھر میرا نام دریافت کیا تو اللہ دتہ بتایا حضرت اقدس نے فرمایا کہ تم دعاؤں میں لگے رہو اور ہم بھی دعا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا اور پھر رخصت ہوتے وقت بھی حضرت صاحب نے یہی کلمات فرمائے اور اندر چلے گئے اور والد صاحب نے بعد ازاں سخت مخالفت کی سولہ سال برابر مخالفت پر اڑے رہے مگر میں دعا متواتر کرتا رہا۔

ایک دفعہ جلسہ پر جانے کے لئے میں نے ان کو تحریک کی کہ آپ کم از کم قادیان جلسہ دیکھ آؤ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ جلسہ پر آنے سے پہلے والد صاحب نے کہا کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب تک حق اور جھوٹ نہ دیکھوں مجھے موت نہیں آئے گی تمہارے کہنے پر نہیں جاؤں گا۔ چنانچہ والد صاحب اپنی مرضی سے جلسہ پر آ گئے اور جلسے کے دوران میں بیعت کر لی اور بعد ازاں ایک سال تک زندہ رہے اور مارچ 1924ء بروز جمعہ فوت ہو گئے۔ (رجسٹر روایات نمبر 3 ص 61)

بیوی اور بچہ زندہ ہیں

حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب فرماتے ہیں:۔

خاکسار نے 1905ء یا 1906ء میں بمقام سیالکوٹ کبوتروں والی بیت میں حضرت مسیح موعود کی تحریری بیعت کی۔ چند دن کے بعد جب واپس اپنے چک میں آیا تو طاعون کی مرض شروع ہو گئی اور سب سے پہلے میری بیوی کو ایک پھنسی بخار کے ساتھ نکلی اور محمد یار کو دو پھنسیاں اور بخار ہوا۔ چک کے لوگوں نے میری مخالفت کی اور بیت الذکر سے نکال دیا اور کہا تو نے مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور سب سے پہلے تیری بیوی بچے کو ہی طاعون ہوئی میں نے گھبرا کر حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا آپ ان کو ہوادار جگہ میں رکھیں اور استغفار کریں اللہ تعالیٰ آپ کی بیوی اور بچہ دونوں کو انشاء اللہ تندرست کر دے گا۔ خدا کے فضل سے میری بیوی اور بچہ دونوں اب تک زندہ ہیں اور اعتراض کرنے والوں پر اس قدر تباہی آئی کہ چک میں 70 آدمی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ (رجسٹر روایات نمبر 1 ص 22)

اللہ آپ کو اچھا رقبہ دے گا

حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب فرماتے ہیں:۔

میرا رقبہ ناقص تھا اور پانی نہیں چڑھتا تھا میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ دعا کریں کہ مجھے اچھا رقبہ ملے آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ آپ استغفار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہت اچھا رقبہ دے گا۔ آپ کی دعا سے مجھے جو رقبہ دو سال کے بعد ملا وہ تمام شاخ میں اول درجہ کا ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر 1 ص 25)

مقدمہ خارج کر دیا

حضرت میاں غلام محمد صاحب فرماتے ہیں:

میرے بہنوئی نے مجھ پر چھ سو روپے ہرجانہ کا دعویٰ کیا۔ سمن وصول کرنے کے بعد میں نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات بیان کر کے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں تو آپ نے فرمایا کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں آپ جائیں ہم دعا کریں گے اور تمہارا مقدمہ ڈس مس (خارج) ہو جائے گا۔ سو میں بٹالہ گیا اور جواب دعویٰ لکھوایا اور وکیل بھی کیا جب جج نے جواب دعویٰ پڑھا اور وکیل ابھی حاضر ہوا تھا تو جج نے مقدمہ خارج کر دیا اور حضرت مسیح موعود کا فرمودہ پورا ہوا۔

(رجسٹر روایات نمبر 1 ص 84)

دعا کے ذریعہ طاعون سے ہلاکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اکہترواں نشان جو کتاب سرالخلافہ کے ص 62 میں میں نے لکھا ہے یہ ہے کہ مخالفوں پر طاعون پڑنے کے لئے میں نے دعا کی تھی یعنی ایسے مخالف جن کی قسمت میں ہدایت نہیں۔ سو اس دعا سے کئی سال بعد اس ملک میں طاعون کا غلبہ ہوا اور بعض سخت مخالف اس دنیا سے گزر گئے''۔

مولوی رسل بابا امرتسر۔ محمد بخش بٹالہ، چراغ دین جموں، نور احمد حافظ آباد، زین العابدین سیالکوٹی اس کے گھر کے 17 افراد بھی طاعون سے مارے گئے۔ کریم بخش لاہور، حافظ سلطان سیالکوٹی گھر کے 10 افراد کے ساتھ طاعون سے ہلاک ہوئے۔

(حقیقۃ الوحی ص 235)

عذاب کا شکار ہونے والے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یہ عجیب بات ہے کیا کوئی اس بھید کو سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگوں کے خیال میں کاذب اور مفتری اور دجال تو میں ٹھہرا۔ مگر مباہلہ کے وقت میں یہی لوگ مرتے ہیں ...... میاں معراج دین لکھتے ہیں کہ ایسا ہی کریم بخش نام لاہور میں ایک ٹھیکہ دار تھا وہ سخت بے ادبی اور گستاخی حضور کے حق میں کرتا تھا اور اکثر کرتا ہی رہتا تھا میں نے کئی دفعہ اس کو سمجھایا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر جوانی کی عمر میں ہی شکار موت ہوا۔

سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حافظ سلطان سیالکوٹی حضور کا سخت مخالف تھا یہ وہی شخص تھا جس نے ارادہ کیا تھا کہ سیالکوٹ میں آپ کی سواری گزرنے پر آپ پر راکھ ڈالے آخر وہ سخت طاعون سے اسی 1906ء میں ہلاک ہوا اور اس کے گھر کے نو یا دس آدمی بھی طاعون سے ہلاک ہوئے۔ ایسا ہی شہر سیالکوٹ میں یہ بات سب کو معلوم ہے کہ حکیم محمد شفیع جو بیعت کر کے مرتد ہو گیا تھا ...... یہ بدقسمت اپنی اغراض نفسانی کی وجہ سے بیعت پر قائم نہ رہ سکا اور سیالکوٹ کے محلّہ لوہاراں کے لوگ جو سخت مخالف تھے عداوت اور مخالفت میں ان کا شریک ہو گیا۔ آخر وہ بھی طاعون کا شکار ہوا اور اس کی بیوی اور اس کی والدہ اور اس کا بھائی سب یکے بعد دیگرے طاعون سے مرے اور اس کے مدرسہ کو جو لوگ امداد دیتے تھے وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

ایسا ہی مرزا سردار بیگ سیالکوٹی جو اپنی گندہ زبانی اور شوخی میں بہت بڑھ گیا تھا اور ہر وقت استہزا اور ٹھٹھا اس کا کام تھا اور ہر ایک بات طنز اور شوخی سے کرتا تھا وہ بھی سخت طاعون میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوا اور ایک دن اس نے شوخی سے جماعت احمدیہ کے ایک فرد کو کہا کہ کیوں طاعون طاعون کرتے ہو ہم تو تب جانیں کہ ہمیں طاعون ہو پس اس سے دو دن بعد طاعون سے مر گیا۔

......بعض سخت مخالف جنہوں نے مباہلہ کے طور پر لعنت اللّٰہ علی الکاذبین کہا تھا وہ خدا تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا ہو کر مرے۔ جیسا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی پہلے اندھا ہوا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا اور بعض دیوانہ ہو کر مر گئے جیسا کہ مولوی شاہ دین لودھیانوی اور مولوی عبدالعزیز اور مولوی محمد اور مولوی عبداللہ لودھیانوی جو اول درجہ کے مخالف تھے تینوں فوت ہو گئے ایسا ہی عبدالرحمٰن محی الدین لکھو کے والے اپنے اس الہام کے بعد کہ کاذب پر خدا کا عذاب نازل ہو گا فوت ہو گئے۔

......ایسا ہی مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا اور اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اس کو ہلاک کرے۔ پھر اس دعا سے چند دن بعد آپ ہی ہلاک ہو گیا۔

...... ایسا ہی مولوی محمد حسین بھیں والا میری پیشگوئی کے مطابق مرا جیسا کہ میں نے مفصل اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھا ہے۔

...... میں نے اپنی کتاب نور الحق کے صفحہ 35 سے صفحہ 38 تک یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ رمضان میں جو خسوف کسوف ہوا یہ آنے والے عذاب کا ایک مقدمہ ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ملک میں ایسی طاعون پھیلی کہ اب تک تین لاکھ کے قریب لوگ مر گئے۔

(حقیقۃ الوحی ص 239,238)

دل سیدھا رہنے کی دعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ہماری جماعت کو یہ دعا کثرت سے پڑھنی چاہئے۔

اے ہمارے رب! تو ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو کج نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت (کے سامان) عطا کر۔ یقیناً تو بہت ہی عطا کرنے والا ہے۔ (آل عمران: 9)

انصاف کمپنی
ریلوے مارکیٹ غلہ منڈی ہارون آباد
طالب دعا: چوہدری حفیظ اختر 0345-8451630

ہومیو پیتھک ادویات وعلاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ
ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
0333-9797797 ☆ 0333-9797798
047-6211399 ☆ 047-6212399

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے حضور کی صحت وسلامتی اور فعال درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

صدر لجنہ ضلع وارا کین عاملہ ضلع وصدران

لجنہ اماء اللہ ضلع و

اراکین لجنہ اماء اللہ ضلع واراکین

ناصرات الاحمدیہ ضلع بہاولپور

صدر لجنہ شہر وارا کین عاملہ شہر وارا کین لجنہ اماء اللہ و

اراکین ناصرات الاحمدیہ شہر بہاولپور

صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہو گی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہو گی

ہم اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

از طرف:

لجنہ اماء اللہ حلقہ لالہ زار

مجلس بیت العطاء راولپنڈی

AL MAHMOOD TRADERS

Deals in Paper & Textile Chemicals

General order supplier

Nasir Mahmood Khan & Muhammad Mahmood Khan

388-A بلاک A
ایونیو سوسائٹی جوہر ٹاؤن لاہور

Tell#042-5161073
Cell#03004342917,03218483828

پلاسٹک، سٹیل، ایلومینیم، چینی، پتھر، شیشہ اور نان اسٹک کی تمام امپورٹڈ ولوکل ورائٹی دستیاب ہے۔

رفیع کراکری سٹور

نیز لوز، ملامین آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
گلی ڈپٹی باغ بالمقابل جامع مسجد اہلحدیث سیالکوٹ شہر

052-4583892
0321-6147625

پروپرائٹرز: رفیع احمد، فصیح احمد

جوئیہ کلاتھ ہاؤس

ہمارے ہاں زنانہ، مردانہ، کپڑے کی اعلیٰ ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز کڑھائی والی چادر لہنگا، کرنڈی، چائنہ بوسکی اور برقعہ دستیاب ہے۔

پروپرائیٹر: طارق احمد جوئیہ: 0300-7122413
تنویر احمد مرل سیکرٹری مال: 0343-6465143

گلی ڈاکٹر قربان والی نزد لطیف بٹ برتن سٹور بڈیانہ ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ فیبرکس

لیڈیز کاٹن پرنٹ، لیلن پرنٹ، کھدر پرنٹ، مرینہ پرنٹ، لان پرنٹ
نیز ہر قسم کی گرم فینسی ورائٹی دستیاب ہے

رینٹ پر کار دستیاب ہے

پروپرائٹر: ڈوگر برادران چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک فون نمبر: 0300-7716468

پاکستان اور دنیا بھر میں آپ کے خطوط اور پارسل کی ترسیل کیلئے DHL کی سہولت موجود ہے

وینس ڈیجیٹل فوٹو سٹوڈیو اینڈ فوٹو سٹیٹ

ارجنٹ سروس، رنگین فلموں کی ڈویلپنگ، پرنٹنگ پلاسٹک کور، لیمینیشن، کلر فوٹو سٹیٹ کی سہولت کے ساتھ

99 ریلوے روڈ۔ ریلوے سٹیشن لاہور
طالب دعا: عبدالودود قیصر ابن منور احمد قیصر

فون آفس: 042-6118774

Waqar Brothers Engineering Works

Surgical & Arthopedic instruments

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل

Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore

0300-9428050,0312-9428050

ہر قسم کا معیاری اور عمدہ فرنیچر آرڈر پر گارنٹی کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے

چونڈہ فرنیچر ہاؤس

گوجرانوالہ روڈ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد

طالب دعا: افتخار الدین قمر اینڈ سنز ابن اصلاح الدین

0342-6591979 054-7521794
امتیاز الدین: 0346-6521794

دعا کا فہم وادراک اور دعاؤں میں استقامت سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

خدا تعالیٰ کی محبوب دعاؤں میں اس سے عافیت طلب کرنا، رضا حاصل کرنا اور اس کی پناہ میں آنا ہے

مرتبہ: مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

بے قرار کی دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 11 راگست 2006ء میں فرماتے ہیں:

اس زمانے میں ہمیں زمانے کے امام کے ساتھ جڑ کر دعاؤں کی قبولیت کا بھی فہم وادراک حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کو سمجھنے کا بھی فہم حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کا بھی ادراک حاصل ہوا کیونکہ زمانے کے امام کے ساتھ چمٹنے سے اللہ تعالیٰ ان ماننے والوں کو بھی ہر ایک کے اپنے تعلق کے معیار کے مطابق جو اس کا خدا تعالیٰ سے ہے، اپنی صفات کے جلوے دکھاتا ہے۔ پس قرآن کریم کا یہ دعویٰ صرف دعویٰ نہیں کہ (دین حق) کا خدا زندہ خدا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو، کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے بلکہ عملاً اس کے نمونے بھی دکھاتا ہے۔ پس اس اعلان سے اگر فائدہ اٹھانا ہے تو اس شرط پر عمل کرنا ہوگا کہ صرف اور صرف وہی معبود ہو اور اس کو حاصل کرنے کے لئے باقی سب کچھ چھوڑنا ہوگا۔ اور جب دنیا کے تمام ذرائع خدا کے مقابلے پر ہیچ سمجھ کر چھوڑیں گے اور خالصۃً اسی کے ہو کر اس کو پکاریں گے پھر وہ ان پکارنے والوں کی پکار سنے گا، نوازے گا اور قبول کرے گا۔ ہمیشہ ہمارے ذہن میں دعا کرتے ہوئے یہ بات ہونی چاہئے کہ وہ ایک ہی ہمارا رب ہے۔ جب اس نے بغیر مانگے ہمارے لئے اتنے انتظامات کئے ہوئے ہیں تو جب ہم خالص ہو کر اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی عبادت کریں گے، اس کے احکامات پر عمل کریں گے تو کس قدر وہ پیارا خدا جو اپنے بندوں سے بے انتہا پیار کرتا ہے، ہماری طرف توجہ کرتے ہوئے اپنے انعاموں اور فضلوں سے ہمیں نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو خود کہہ دیا ہے کہ میں دعائیں سنتا ہوں، مجھے پکارو تا کہ میں تمہاری سنوں تو پھر کس قدر بدقسمتی ہے کہ ہم ضرورت کے وقت دوسری چیزوں پر زیادہ انحصار کریں، دوسروں پر زیادہ انحصار کریں اور اپنے پیارے رب کو پکارنے کی طرف کم توجہ ہو۔

...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یا پھر وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا کو قبول کرتا ہے، جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وجود کی سب سے بڑی دلیل یہ دی ہے کہ اس کی طاقتیں لامحدود ہیں صرف اور صرف وہی ذات ہے جو بے قرار کی دعا کو سنتا ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر لوگ اس بات کو بھول کر اس طرف جھکتے ہیں، اُن کو خدا سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو خدا کی مخلوق ہیں۔ پس یہ اعلان ہی اصل میں (دین حق) کی بنیاد ہے کہ مجھے پکارو، میں سنوں گا اور ایمان میں مضبوطی تبھی پیدا ہوتی ہے جب ایک سچا (مومن) اس بات کا خود تجربہ کرتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شرائط رکھی ہیں۔ اس نے بھی بندوں کو کچھ راستے دکھائے ہیں کہ ان پر چل کر میرے پاس آؤ۔ تو ان راستوں کو اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔ تبھی وہ ہمیں زمین کے وارث بنائے گا اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اس زمانے میں ان راستوں کی واضح پہچان ہمیں حضرت مسیح موعود نے کروائی ہے۔ پس اس تعلیم پر مکمل طور پر عمل کرنا بھی ہمارا فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے۔

(الفضل 12 ستمبر 2006ء)

دعا کا صحیح فہم وادراک

خطبہ جمعہ 11 راگست 2006ء میں فرماتے ہیں:

نماز میں التحیات میں بیٹھے ہوئے، درود شریف کے بعد، (-) آنحضرت ﷺ نے یہ دعا کی ہے کہ رب اجعلنی ...... (ابراھیم: 41)۔ کہ اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب اور میری دعا قبول کر۔ پس جب ایک درد کے ساتھ ہم یہ دعا ہمیشہ مانگتے رہیں گے۔ نہ کہ صرف ان دعاؤں کی طرف توجہ رہے گی جو کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے ہی اللہ کے حضور مضطر بن کر مانگی جاتی ہیں۔ تو یہ بات ہمارے ایمان میں اضافے کا باعث بنے گی اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا بنائے گی اور وہ مجیب خدا اس وقت اس دعا کی وجہ سے جو خالصۃً اس کی رضا کے حصول کے لئے کی جارہی ہو گی، دوسری دعاؤں کو بھی قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کا صحیح فہم وادراک ہمیں عطا فرمائے اور (حضرت مسیح موعود) کو مان کر ایمان میں ترقی کی جو ایک روح ہم میں دوبارہ پیدا ہوئی ہے وہ بڑھتی چلی جائے اور وہ مجیب خدا ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے ہمیشہ اس جماعت کو نماز قائم کرنے والوں کی جماعت بنائے رکھے۔ (الفضل 12 ستمبر 2006ء)

پیر بنو پیر پرست نہ بنو

خطبہ جمعہ 8 ستمبر 2006ء میں فرماتے ہیں:

پس آج روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی عبادتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑ کر ان برگزیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو روشن ستاروں کی طرح آسمان پر چمک رہے ہیں۔ جنہوں نے پہلوں سے مل کر دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بننا ہے اور آسمانی بادشاہت کو پھر سے دنیا میں قائم کرنا ہے۔ ہر دل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنی ہے۔ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ''پیر بنو۔ پیر پرست نہ بنو'' اور ''ولی بنو۔ ولی پرست نہ بنو۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم (حضرت مسیح موعود) کی پیروی کرتے ہوئے اپنی عبادتوں کو سنوارتے ہوئے، قبولیت دعا کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔ (الفضل 26 راکتوبر 2006ء)

قبولیت دعا کی فلاسفی

خطبہ جمعہ 22 ستمبر 2006ء میں فرماتے ہیں:

اگر دعا کی حقیقت کا پتہ ہے تو قبولیت دعا کا بھی پتہ ہونا چاہئے کہ دعا کا فلسفہ کیا ہے، بندے اور خدا میں ایک دوسرے کو اپنے اندر جذب کرنے کی ایک قوت ہے اور یہ قوت کس طرح کام کرتی ہے؟ فرمایا کہ اس میں پہل اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ اگر غور کریں تو انسان کی پیدائش سے پہلے ہی یہ رحمانیت کے جلوے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قدم پر، ہر لمحے انسان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا چلا جاتا ہے۔ کس طرح بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے، یہ بھی رب العالمین کا بڑا وسیع مضمون ہے۔ بہرحال خلاصہ یہ کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں اور رحمتوں کو یاد رکھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمائے ہیں اور ایک سعید اور نیک فطرت بندہ، ایک مومن بندہ ان چیزوں کو یاد بھی رکھتا ہے اور اس کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، ہر وقت اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے تیار رہنا، ہر وقت اس کے پیار کو سمیٹنے کے لئے اس کے حکموں پر نظر رکھنا، ہر وقت اس کی رضا کے حصول کی لگن دل میں رکھنا یہ ایک سچے مومن کی نشانی ہے تو خالصۃً للہ ہو کر اگر پوری سچائی کے ساتھ، صاف دل کے ساتھ ایک مومن اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے اور زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کے اس قدر نزدیک ہو جائے کہ وہ اور بندہ ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔ پھر جب بندہ دعا کرتا ہے تو ایسی حالت میں کی گئی دعا ایسے ایسے عجیب معجزے دکھاتی ہے جو ایک آدمی کے تصور میں بھی نہیں آ سکتے۔ پس یہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے۔ عام دنیا میں بھی مشاہدہ کر کے دیکھ لیں کہ جب تکلیف کے وقت خالص ہو کر کوئی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا ہے تو اس وقت کیونکہ دنیا کی ہر چیز سے بے رغبتی ہوتی ہے، دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی، مشکل میں پھنسا ہوتا ہے، مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھک رہا ہوتا ہے، صرف اور صرف اللہ کی ذات سامنے ہوتی ہے، تکلیفوں نے اس شخص کے اندر ایک کیفیت پیدا کی ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر لوگ جو ایسی حالت میں دعائیں کر رہے ہوتے ہیں وہ قبولیت دعا کا مشاہدہ بھی کرتے ہیں۔

پس اگر انسان اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو ہر وقت سامنے رکھتے ہوئے اس کے قریب تر ہونے کی کوشش کرتا رہے، ایک کام ہونے کے بعد، ایک تکلیف دور ہونے کے بعد اس کے قریب ہونے کی کوشش کو ترک نہ کر دے تو پھر مستقل اللہ تعالیٰ استجابت دعا کے نظارے دکھاتا ہے، قبولیت دعا کے نظارے دکھاتا ہے۔ (الفضل 21 نومبر 2006ء)

محبوب دعا

خطبہ جمعہ 28 راکتوبر 2005ء میں فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کی محبوب دعاؤں میں سے سب سے زیادہ محبوب دعا اس سے عافیت طلب کرنا ہے، اس کی رضا حاصل کرنا ہے، اس کی پناہ میں آنا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے تو پھر باقی چیزیں تو ایک مومن کو خود بخود مل جاتی ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 نومبر 2005ء)

دعاؤں اور صدقات کا تعلق

خطبہ جمعہ 26 نومبر 2004ء میں فرماتے ہیں:

دعاؤں اور صدقات کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خالص ہو کر اس کے سامنے جھکتا ہے اور اس سے بخشش اور معافی طلب کرتا ہے تو وہ بھی اس پر رحم اور فضل کی نظر ڈالتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے کہ اگر کوئی شخص توبہ، استغفار یا دعا کرے یا صدقہ خیرات دے تو بلا رد کی جائے گی۔

جب دعاؤں کے ساتھ صدقہ و خیرات کی طرف توجہ دیں یا صدقہ و خیرات کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دیں کیونکہ بعض لوگ صرف صدقہ کر دیتے ہیں وہ ان کو آسان لگتا ہے، نمازوں اور دعاؤں کی طرف توجہ کم ہوتی ہے، دونوں چیزیں اگر

ملائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل بہت تیزی سے فرماتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگ صدقہ و خیرات تو کر دیتے ہیں لیکن یہ ایک حصہ ہے اس حکم کا۔ ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے بندے کو کسی بھی طرح نواز سکتا ہے، بخش سکتا ہے لیکن یہ بھی اس کا حکم ہے کہ میرے سارے احکام پر عمل کرتے ہوئے میرے سامنے جھکو اور میرے سے دعا مانگو کیونکہ میں لوگوں کی دعائیں سنتا ہوں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع ......(البقرۃ:187) کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ لیکن بندے کا بھی یہ کام ہے کہ اس پکار کے ساتھ اُس طرح کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فلیستجیبوالی...... (البقرۃ:187) چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں اور پھر اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ لعلھم یرشدون (البقرۃ:187) کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ سے اس دعا کے رابطے کو قائم رکھنے کے لئے اور ہدایت پر قائم رہنے کے لئے، اس کے فضلوں کو ہمیشہ سمیٹنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب اس طرح دعاؤں کے ساتھ احکامات پر عمل کرتے ہوئے، صدقہ وخیرات پیش کر رہے ہوں گے، چندے دے رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے مطابق ہماری دعائیں سنے گا بھی اور ان قربانیوں کو قبول بھی فرمائے گا۔

(الفضل 22 مارچ 2005ء)

کامل ایمان کے ساتھ

خطبہ جمعہ 15 جون 2012ء میں فرماتے ہیں:

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو صرف سطحی دعا نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہوئے، یہ ایمان رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے اور پھر اس ایمان کے ساتھ مکمل طور پر ڈوب کر دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مدد اور رہنمائی چاہنی ہو، یا اپنی پریشانیوں کا حل کروانا ہو، یا خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہو تو یہ سب باتیں اُسی وقت ہوتی ہیں جب اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے، اُس کے حضور دعائیں کی جائیں۔ آج تک ہمارا یہی تجربہ ہے کہ پھر خدا تعالیٰ ایسی دعاؤں کو سنتا ہے، یا ایسی رہنمائی فرما دیتا ہے جو اگر دعا مانگنے والے کی خواہش کے مطابق نہ بھی ہو تب بھی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

(الفضل 22/اگست 2012ء)

اپنی حالت بھی بدلنی ہوگی

خطبہ جمعہ 26 نومبر 2004ء میں فرماتے ہیں:

بعض لوگ جو اللہ کے فضل سے جماعت میں تو نہیں لیکن بعض دفعہ بعض شکایتیں ایسی آتی ہیں کہ بعض عورتیں کمزوریاں دکھا جاتی ہیں۔ بالکل ہی بعض دعا کرانے والوں پہ اتنا اعتقاد ہوتا ہے کہ سمجھتی ہیں کہ بس ان کے واسطے سے ہی اوپر دعا جانی ہے۔ اگر دعا کا کوئی واسطہ ہے تو صرف آنحضرت ﷺ کا واسطہ ہے، اس کے علاوہ تو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس لئے درود بھیجنا چاہئے۔...........

تو یاد رکھیں کہ پہلی بات تو یہ کہ جس سے دعا کرائی جائے ٹھیک ہے اس پر یقین ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا سنتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے اپنے آپ پر بھی غور کرنا ہوگا، اپنی حالت بھی بدلنی ہو گی کیونکہ اس طرح دعا کرنے والے کو، جس سے دعا کروائی جا رہی ہے امتحان میں نہ ڈالیں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا ہو گا۔ تبھی جب یہ دونوں دعائیں اکٹھی ہو کر، یعنی دعا کروانے والے کی اور دعا کرنے والے کی دعا جب اکٹھی ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے گی اور بعض دفعہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا اللہ تعالیٰ کسی اور رنگ میں دعا قبول کر لیتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اسی طرح مانے جس طرح بندہ مانگ رہا ہے۔ (الفضل 22 مارچ 2005ء)

دعا کے بغیر زندگی

خطبہ جمعہ 2 مئی 2003ء میں فرماتے ہیں:

دعا کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے کہ جس کے بغیر مومن ایک لمحہ کے لئے بھی زندگی گزارنے کا تصور نہیں کر سکتا اور جب مومن کی دعا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی وجہ سے قبولیت کا درجہ پاتی ہے تو پھر بے اختیار مومن کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتا ہے۔ گزشتہ دنوں جس طرح پوری جماعت کیا بچہ اور کیا بوڑھا، کیا مرد اور کیا عورت، کیا غریب اور کیا امیر، اللہ کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے جھکے اور اپنی ذات سے بے خبر ہوئے اس کے حضور اپنا سر رکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہماری خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا اس پر حضرت مسیح موعود کی اس پیاری جماعت نے جس خوشی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار کیا ہے وہ اس جماعت کا ہی خاصہ ہے۔ آج پوری دنیا میں سوائے اس جماعت کے اور کہیں یہ اظہار نہیں مل سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی سچائی کا اس دور میں یہی نشان کافی ہے لیکن گر دل میں ہو خوف کردگار۔ (الفضل 8 جولائی 2003ء)

ہر حالت میں دعا

خطبہ جمعہ 13 جون 2003ء میں فرماتے ہیں:

جب انسان پر کوئی مصیبت یا آفت آتی ہے اس وقت تو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے، قدرتی بات ہے اور اس وقت مومن یا کافر کا سوال نہیں۔ ہر ایک کو جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں کرتے، دہریہ بھی، اس وقت خدا تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں جب اضطراب پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سن بھی لیتا ہے لیکن مومن کا یہ کام ہے کہ امن کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے، اپنی حفاظت کے لئے، جماعت کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے، تا کہ جب مشکل دور آئے اس وقت جو پہلے مانگی ہوئی دعائیں ہیں ان کا بھی اثر ہو اور خدا تعالیٰ اپنی قبولیت کے نظارے جلد سے جلد دکھا سکے۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ (الفضل 2 ستمبر 2003ء)

دعا کے بغیر گزارا نہیں

خطبہ جمعہ 28 نومبر 2003ء میں فرماتے ہیں:

دعاؤں کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے کہ ہم احمدیوں کا اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔ اس لئے آج پھر میں احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جس طرح رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر ہم سب نے مل کر آہ وزاری کی ہے اسی طرح اب بھی اسی ذوق اور اسی شوق کے ساتھ اس کے حضور جھکے رہیں اور ہمیشہ جھکے رہیں۔ اس کا فضل اور رحم مانگتے ہوئے، ہمیشہ اس کی طرف جھکیں اور اس زمانہ کا حضرت مسیح موعود کو ماننے والوں کا ہتھیار ہی یہ دعا ہے کہ اس کے بغیر ہمارا گزارا ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت ﷺ کو اگر تلوار اٹھانے کی اجازت ملی تو اس وجہ سے تھی کہ آپؐ کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی۔ لیکن اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ کو صرف دعا ہی کا ہتھیار دیا ہے......اب اس زمانہ میں اگر فتح ملنی ہے، (دین) کا غلبہ ہونا ہے تو دلائل کے ساتھ ساتھ صرف دعا سے ہی یہ سب کچھ ملنا ہے۔ اور یہ وہ ہتھیار ہے جو اس زمانہ میں سوائے جماعت احمدیہ کے نہ کسی مذہب کے پاس ہے، نہ کسی فرقے کے پاس ہے۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے ذریعہ سے وہ ہتھیار دے دیا جو کسی اور کے پاس اس وقت نہیں۔ پس جب یہ ایک ہتھیار ہے اور واحد ہتھیار ہے جو کسی اور کے پاس ہے ہی نہیں تو پھر ہم اپنے غلبہ کے دن دیکھنے کے لئے کس طرح اس کو کم اہمیت دے سکتے ہیں، کس طرح دعاؤں کی طرف کم توجہ دی جا سکتی ہے۔ (الفضل 16 مارچ 2004ء)

خدا ہی بچا سکتا ہے

خطبہ جمعہ 19/اگست 2011ء میں فرماتے ہیں:

جب دعا کرتے ہوئے یہ سوچ بھی ایک انسان رکھتا ہے یا رکھے کہ نفس امارہ مجھے برائیوں میں مبتلا کرنے کی طرف لے جا رہا ہے اور میں نے اس سے بچنا ہے تو، یہ سوچ ہونی چاہئے کہ میں اپنی کوشش اور طاقت سے نہیں بچ سکتا، اس وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جو شیطان کے حملوں سے بچا سکتا ہے اور نیکیوں کی توفیق دے سکتا ہے۔ پس بندہ عاجز ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو اور دعا کرے کہ اے اللہ! آج مجھے شیطان سے بچانے والا صرف تو ہی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کے پیارے لوگ جو اس عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اور مانگتے چلے جاتے ہیں اور وہ اللہ کی مدد کے بغیر نہیں رہ سکتے تو ایک عام انسان کو کس قدر خدا تعالیٰ سے مانگنا چاہئے؟ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کی مثال دی ہے جب انہوں نے نفس امارہ سے بچنے کی دعا مانگی تھی کہ وما ابرئ نفسی ......(یوسف: 54)۔ یعنی اور مَیں اپنے نفس کو غلطیوں سے بری قرار نہیں دیتا۔ کیونکہ انسانی نفس سوائے اُس کے جس پر اللہ رحم کرے بری باتوں کا حکم دینے پر بڑا دلیر ہے۔ میرا رب بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس یہ دعا اور سوچ ہے جو پھر ایاك نعبد و ایاك نستعین (الفاتحہ:5) کی دعا سے فیضیاب کرتی ہے۔ جب انسان دل میں یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بھی یہ دعا مانگنے والے ہیں تو ہمیں کس قدر دعائیں مانگنی چاہئیں۔ تبھی پھر ایک انسان صحیح عبد بن سکتا ہے۔ (الفضل 4/اکتوبر 2011ء)

دعا اور استقامت

خطبہ جمعہ 26/اگست 2011ء میں فرماتے ہیں:

دعا اور استقامت کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔ یہ کبھی نہ چُھوٹے۔ طلبِ ہدایت میں سست نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو! ہدایت پر ثابت قدمی، مستقل مزاجی سے دعا اور گریہ وزاری کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر دعا نہیں کرو گے تو ہدایت کے راستے بھی بند ہو جائیں گے کیونکہ ہدایت بندہ اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتا بلکہ یہ خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ (-) یہ بات ہمیشہ سامنے رکھو کہ ہدایت کی کوئی انتہا نہیں ہے کہ ہم نے ہدایت پا لی اور جو حاصل کرنا تھا وہ کر لیا۔ ایک مقام پر پہنچ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں مکمل طور پر ہدایت یافتہ ہو گیا۔ پس جب انتہا نہیں تو دعاؤں کی سیڑھی کی ہر وقت ضرورت ہے۔......

پس جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ...... (الفاتحہ:6) کی دعا انسان کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کو بھی سامنے رکھنا ہوگا۔ اوامر اور نواہی کو بھی دیکھنا ہوگا کہ کون سی باتیں کرنے کی ہیں اور کون سی نہیں کرنے کی، قرآن کریم کے حکموں پر نظر رکھنی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ کیونکہ حقوق العباد بھی خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوتے ہیں۔ جب یہ ہوگا تب ہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ ...... کی جو دعا ہے وہ دل کی آواز بنے گی تبھی استقامت کا مقام حاصل ہوگا۔ تبھی انسانیت کے کمال حاصل کرنے کی طرف حقیقی توجہ اور کوشش ہو گی اور تبھی انسان پھر خدا تعالیٰ کی آغوش میں آ کر قبولیت دعا کے نظارے بھی دیکھے گا۔ انسان جب استقامت دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔ ہدایت پر رہنے کے لئے صرف خدا کو پکارتا ہے تو پھر ہی صراط مستقیم قائم رہتی ہے۔

(الفضل 11/اکتوبر 2011ء)

اللہ تعالیٰ کی سکھائی ہوئی چند اہم دعائیں

● رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ’’o (القصص: 25)

ترجمہ: اے میرے ربّ! اپنی بھلائی میں سے جو کچھ تو مجھ پر نازل کرے میں اُس کا محتاج ہوں۔

رَبَّنَا لَا تُؤَا خِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًاکَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ o (البقرہ:287)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے ربّ! اور تو ہم پر (اس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے (گزر چکے) ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے (وہ بوجھ) نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہمیں طاقت نہیں۔ اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے گروہ کے خلاف ہماری مدد کر۔

● رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْابِرَبِّکُمْ فَاٰ مَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَاذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰ تِنَا وَتَوَفَّنَامَعَ الْاَبْرَارِo

(آل عمران :194)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے یقیناً ایک ایسے پکارنے والے کی آواز جو ایمان (دینے) کے لئے بلاتا ہے (اور کہتا ہے) کہ اپنے ربّ پر ایمان لاؤ سنی ہے پس ہم ایمان لے آئے اس لئے اے ہمارے ربّ! تو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹادے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (ملاکر) وفات دے۔

● رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَo

(النمل: 20)

ترجمہ: اے میرے ربّ! مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے شکریہ ادا کرسکوں اور ایسا مناسب عمل کروں جسے تو پسند فرمائے اور (اے خدا) اپنے رحم کے ساتھ تو مجھے اپنے بزرگ بندوں میں داخل کر۔

رسول اللہؐ کی دعائیں

● یاحیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ

اے زندہ اے قائم رہنے والے خدا! تیری رحمت کا واسطہ دے کر ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں۔

● اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِن خَیرِ مَا سَأَ لَكَ مِنهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌصَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ، وَنَعُوذُبِكَ مِن شَرِّمَااستَعَاذَ مِنهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَاَنتَ المُستَعَانُ، وَعَلَیكَ البَلَاغُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی ﷺ نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دُعا کا پہنچانا لازم ہے اور کوئی طاقت یا قوت حاصل نہیں مگر اللہ کو۔

ابوالسلطان

حضرت علیؓ کی ایک پُرشوکت نصیحت

انابت الی اللہ اور دعاؤں میں ہمیشہ منہمک رہو

سرور کائنات فخر موجودات حضرت عربی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کے چوتھے خلیفہ راشد حضرت امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ معرکہ صفین کے عہد نامہ پر مورخہ 31/اگست 657 عیسوی کو دستخط فرمانے کے بعد دارالخلافہ کوفہ میں رونق افروز ہوئے۔ اس موقع پر آپ نے اپنے فرزند اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک اہم اور نہایت ہی قیمتی وصیت فرمائی۔ جس کا مکمل متن الشریف المرتضیٰ، متوفی 1044ء نے نہج البلاغہ میں محفوظ کردیا ہے۔

اس کے ایک حصہ کا اردو میں ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ اس میں حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت پُرشوکت انداز میں انابت الی اللہ اور دعاؤں میں ہر لحظہ منہمک رہنے کی زبردست تحریک فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

یقین کرو جس کے دست تصرف میں آسمان و زمین کے خزانے ہیں۔ اس نے مانگنے کی اجازت دے دی ہے اور قبول کرنے کا وعدہ فرمالیا ہے۔ اس نے کہا مانگ مل جائے گا۔ رحم کی التجا کر، رحم کیا جائے گا۔ اس نے اپنے اور تیرے درمیان حاجب کھڑے نہیں کئے جو تجھے اس کے حضور پہنچنے سے روکیں۔ نہ سفارشیوں ہی کا تجھے محتاج بنایا ہے جو اس کے سامنے تیری سفارش کرے۔ تیری توبہ ٹوٹ بھی جاتی ہے تو بھی تجھے نہ محروم کرتا ہے۔ نہ تجھ سے انتقام لیتا ہے۔ اور جب تو دوبارہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ نہ تجھ پر طعنہ زن ہوتا ہے۔ نہ تیری پردہ دری کرتا ہے۔ حالانکہ تو اس کا مستحق ہوتا ہے۔ وہ توبہ کو قبول کرنے میں حجت نہیں کرتا۔ اپنی رحمت سے مایوس ہونے نہیں دیتا بلکہ اس نے توبہ کو نیکی قرار دیا ہے۔ ایک بدی کو وہ خدائے بزرگ و برتر ایک ہی گنتا ہے مگر ایک نیکی کو دس شمار کرتا ہے۔ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ وہ تیری پکار سنتا ہے۔ تیری مناجات پر کان دھرتا ہے۔ تو اس سے مرادیں مانگتا ہے۔ دل کی حالت بیان کرتا ہے۔ اپنی بپتا سناتا ہے۔ اپنی مصیبتوں کی فریاد کرتا ہے۔ اپنی مشکلوں میں مدد مانگتا ہے۔ تو اس سے عمر کی درازی، جسم کی تندرستی، رزق کو کشادگی چاہتا ہے۔ اور اس کی رحمت کے ایسے ایسے خزانے طلب کرتا ہے۔ جو اس کے سوا کوئی اور دے نہیں سکتا۔

غور کر، اس نے طلب کی اجازت دے کر اپنی رحمت کے خزانوں کی کنجیاں تیرے حوالے کردی ہیں۔

تو جب چاہے دعا کرکے اس کی نعمتوں کے دروازے کھلوا لے رحمتوں کا مینہ برسوالے۔ لیکن اگر اجابت دعا میں دیر ہو تو مایوس نہ ہو کیونکہ قبولیت دعا کا انحصار نیت کی صحت پر ہے۔ کبھی اجابت دعا میں اس لئے بھی دیر ہوتی ہے کہ سائل کو زیادہ ثواب ملے اور امیدوار کو زیادہ بخشش دی جائے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سوالی مانگتا ہے اور محروم رہتا ہے مگر جلد یا بدیر طلب سے زیادہ اسے دے دیا جاتا ہے یا پھر محرومی ہی اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ نہیں معلوم کتنی مرادیں ایسی ہیں کہ پوری ہوجائیں تو انسان کی عاقبت برباد ہوجائے۔

پس چاہئے کہ تیری دعا صرف انہی باتوں کے لئے ہو جو تیرے لئے سودمند ہیں اور جو نقصان دہ ہیں وہ تجھ سے دور رہیں۔ سن لے مال و دولت بری چیز ہے۔

مال تیرے لئے ہے تو مال کے لئے نہیں ہے۔

اے پیارے فرزند ارجمند!......تو آخرت کے لئے پیدا ہوا ہے نہ کہ دنیا کے لئے۔ فنا کے لئے بنا ہے نہ کہ بقا کے لئے۔ تو ایسے مقام میں ہے جو ڈانواں ڈول ہے اور تیری تیاری کرنے کی جگہ ہے۔ یہ محض آخرت کا راستہ ہے۔ موت تیرے تعاقب میں لگی ہوتی ہے تو لاکھ بھاگے بچ نہیں سکتا۔

ایک نہ ایک دن تجھے شکار ہو ہی جانا ہے، لہٰذا ہوشیار رہ کہ موت ایسی حالت میں نہ آجائے کہ تو ابھی توبہ و انابت کی فکر میں ہی ہو اور وہ درمیان میں حائل ہوجائے۔

(نہج البلاغہ۔ بیروت: دارالکتاب اللبنانی، 1982ء ص391-406)

شہید کربلا سید الشہداء امام حسینؓ کی عارفانہ مناجات

ابوروح انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت حسین بن علیؓ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے اللہ مجھے آخرت کا شوق عطا فرما حتیٰ کہ دنیا سے بے رغبت ہوکر اس کی صداقت اور سچائی مجھے اپنے دل میں محسوس ہونے لگے، اے اللہ مجھے آخرت کے معاملے میں بصیرت عطا فرما، حتیٰ کہ میں شوق کے ساتھ حسنات کا طالب بنوں اور سیئات سے ڈر کر بھاگوں۔

(ترجمہ اردو کتاب الزھد تالیف حضرت امام ابوبکر عبداللہ قرشی بغدادی۔ دارالاشاعت اردو بازار کراچی، جولائی 2001ء)

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
رجسٹرڈ
047-6211538
اندرون وبیرون ملک سے 100%
خالص اجزاء ترکیبی حاصل کئے جاتے ہیں
خورشید
قائم شدہ 1958

یارا نہیں پاتی ہے زباں شکر و ثنا کا
احسان ہے بندوں کو دیا اذن دعا کا

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو دن دگنی
اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

اراکین و ممبران عاملہ
مجلس انصار اللہ
ضلع اسلام آباد

کیا آپ جانتے ہیں کہ شوگر اور لبلبے کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ لبلبہ صحت مند ہو
تو 80 فیصد شوگر ٹھیک ہو جاتی ہے۔ لبلبہ کی تشخیص اور علاج کے لئے بااعتماد نام
F.B ہومیو سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ ربوہ 03007705078
اوقات سرما 10 تا 1 بجے 4:30 تا 7 بجے
نوٹ صرف وقت لے کر تشریف لائیں

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore

ھو الناصر
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ضلع حافظ آباد میں جدید سہولیات کے ساتھ جدید ہسپتال کا آغاز (الحمدللہ)
ڈاکٹر ناصر میڈیکل کمپلیکس
جلال پور روڈ۔ حافظ آباد
054-7422991-7522391
0333-8073391
مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کی ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے
نرینہ اولاد (بیٹا) کیلئے ''نعمت الٰہی'' استعمال کریں۔

''اگر سارا گھر غارت ہوتا ہے تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو''
المجید کارپوریشن
ہمارے ہاں، کھادیں، بیج، زرعی ادویات نیز ویٹرنری اور پولٹری ادویات دستیاب ہیں
طالب دعا: رانا سکندر اعظم: 0342-4638945
رانا غفار احمد: 0342-5446815, 0300-4180775
ظفروال روڈ کنگرہ موڑ اڈہ سیالکوٹ
E-mail:gaffarrana789@gmail.com

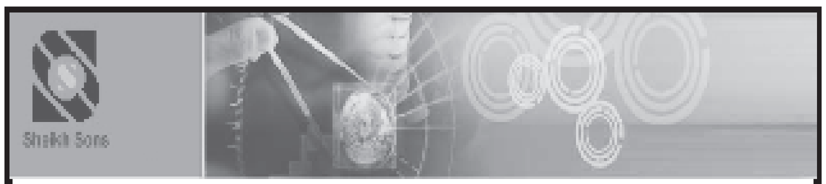

SHEIKHsons
31,32 Bank Square Market Model Town,
Lahore-54700,Pakistan
Tell: 042-35832127, 35832358
Fax: 042-35834907
Web site: www.sheikhsons.com
Indenters, Suppliers
&
Contractors
(1) Gas & steam Turbines Spares (2) Boilers
(3) Speciality Chemicals for Oil & Gas and Power Industry

عباس جبار کلاتھ
041-2616472
0300-6657029
ABBAS JABBAR
CLOTH
Fine Market, Shop No,10
GurdwaraGaliN03,Faisalabad
فائن مارکیٹ دکان نمبر 10، گوردوارہ گلی نمبر 3، فیصل آباد

فرخ سلطانی

تعارف کتاب برکات الدعاء

حضرت مسیح موعود کا یہ رسالہ رمضان 1310ھ (1893ء) میں شائع ہوا۔ جس میں سرسید احمد خان صاحب کے دو رسالوں ''الدعا والاستجابہ اور تحریر فی اصول التفسیر'' پر تنقیدی نظر ڈالی گئی۔

سرسید احمد خان صاحب نے مغربی فلسفہ کے آگے سر جھکاتے ہوئے بعض بنیادی دینی عقائد کی ایسی تاویلیں کی تھیں جو آیات قرآنی اور سنت اللہ کے برخلاف تھیں اس لئے حضرت مسیح موعود نے ان کے خلاف قلم اٹھایا۔ بعض خیالات کی تردید آئینہ کمالات اسلام میں ہے۔ دعا کے متعلق انہوں نے اپنے رسالہ میں لکھا کہ دعا سے مقصود محض عبادت ہے۔ کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اس کے لئے دعا کی حاجت نہیں اور جو مقدر نہیں اس کے لئے دعا بے فائدہ چیز ہے۔

حضور نے اس کے جواب میں دعا کی حقیقت اور فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے دو طریق سے زبردست جواب دیا۔

1۔ قانون قدرت اور دوا کا نظام۔ آپ نے فرمایا کہ بعض دوائیں اثر نہیں کرتیں اور موت سے نہیں بچا سکتیں لیکن یہ کہنا درست نہیں کہ دوائیں بیکار ہیں اور جو تقدیر میں لکھا ہے ہو کر رہے گا۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت اور قبولیت دعا کا مشاہداتی نظام

اس بارہ میں آپ نے دیگر اولیاء کے بعض حوالوں کے ساتھ سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا وجود باجود پیش کیا ہے اور فرمایا کہ تاریک عرب میں جو انقلاب رونما ہوا وہ آپ ہی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

پھر آپ نے اپنا مشاہدہ تحریر کرتے ہوئے فرمایا میں ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا کہ اگر سید صاحب اب بھی اپنے غلط خیال سے توبہ نہ کریں تو میں اپنی بعض دعاؤں کی قبولیت سے سید صاحب کو قبل از وقت اطلاع دے دوں گا۔

چنانچہ اس رسالہ کے شروع میں اور آخری حصہ میں بھی لیکھرام کے متعلق حضور کی پیشگوئی کا ذکر ہے اور تقدیر الٰہی سے لیکھرام سرسید احمد خان کی زندگی میں قتل ہو کر قبولیت دعا کا نشان بنا۔

دوسرے رسالہ میں سرسید احمد خان صاحب نے کسی دوست حریف سے تفسیر قرآن کا معیار طلب کیا۔ تو حضور نے اس بارہ میں ان کی راہنمائی فرمائی اور اصول تفسیر تحریر فرمائے۔

1۔ شواہد قرآن۔ 2۔ تفسیر رسول اللہ۔ 3۔ تفسیر صحابہ۔ 4۔ نفس مطہر۔ 5۔ لغت عرب۔ 6۔ سلسلہ جسمانی۔ 7۔ وحی ولایت اور مکاشفات محدثین

اس ضمن میں حضور نے اپنے پر نازل ہونے والے کلام کو بطور مثال پیش کیا ہے فرمایا میں کھلا اور روشن کلام سنتا ہوں۔ بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں۔

کتاب کے آخری حصہ میں ایک اشتہار میں حضور نے صاحب ثروت لوگوں کو دین کی مالی خدمت کے لئے دعوت دی ہے اور دوسرے میں براہین احمدیہ کا تعارف کروایا ہے۔ حضور کا ایک پُرجلال اعلان درج ذیل ہے۔

''مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پر کھولے ہیں اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں''۔

دعا کے متعلق اس کتاب اور حضرت مسیح موعود کی دیگر تحریروں نے سرسید پر جو اثر ڈالا اس کے بارہ میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا بیان پڑھنے کے قابل ہے۔

دعا کے بارے میں سرسید احمد خان اور مرزا صاحب نے انتہا کردی۔ سید احمد خان پر تو علت و معلول کا خیال اس درجہ غالب تھا کہ اس وقت کے مروجہ علوم طبعی کے زیر اثر انہوں نے نیچر کا جو تصور قائم کیا۔ اس کی رو سے یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ حوادث کی ترتیب میں کوئی ردوبدل ہو سکے۔ یوں سرسید کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ دعا سے بجز تسکین قلب اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسری طرف مرزا صاحب تھے۔ جن کا کہنا تھا کہ دعا سے سب کچھ ممکن ہے۔ (اقبال کے حضور ص359)

''سرسید نے دعا سے انکار کیا اور مرزا صاحب نے بات بات پر دعا کی''۔

(اقبال کے حضور ص360)

معلوم ہوتا ہے کہ سرسید احمد خان خود بھی اپنے خیالات سے منحرف ہو گئے تھے۔ چنانچہ مولوی فیروز الدین صاحب اپنی سوانح حیات جہاد زندگی میں لکھتے ہیں:

''بخشی بیشی رام صاحب وکیل چیف کورٹ (والد بخشی ٹیک چند) نے سنایا کہ ایک دفعہ سرسید، میں اور چند دوسرے لیڈر کسی ہوٹل میں مقیم تھے۔ رات کو ایک بجے کے بعد میں نے ایک ایسی آواز سنی۔ جیسے بلی کی آواز ہوتی ہے۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا۔ کوئی بلی نظر نہ آئی۔ اتفاقاً سرسید کے کمرے کی طرف نگاہ پڑی۔ تو دیکھا کہ آپ رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں ''خداوندا! میری قوم مفلس اور جاہل ہے۔ اس کو اس کے اعمال پر نہ چھوڑ بلکہ اپنی رحمت سے اس کا بیڑا پار کردے''۔ میں نے یہ واقعہ دیکھ کر چند ہندو دوستوں کو اٹھایا اور سرسید کے کمرے کی طرف لے جا کر کہا کہ دیکھو! یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ یہ اپنی دھن میں کامیاب ہو جائے گا۔ (جہاد زندگی ص282)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:

سرسید احمد خان مجھے جانتے تھے اور میں ان کو اچھی طرح جانتا تھا ان کی الدعاء والاستجابہ پر میری تحریک سے برکات الدعا رسالہ نکلا تھا جس کے بعد انہوں نے خط و کتابت کا سلسلہ مجھ سے زیادہ کر لیا **اور قریب ایام مرگ مجھے لکھا کہ بدوں نصرت الٰہیہ اور دعا کے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔**

(الحکم 24 مارچ 1901ء ص5)

حضرت حامد حسین خان مراد آبادی نے 1905ء میں بیعت کی وہ فرماتے ہیں:

''میں 1905ء میں علی گڑھ کالج سے آکر میرٹھ میں ملازم ہوا تھا۔ میری ملازمت کے کچھ عرصہ بعد مکرمی خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب بہ سبیل تبادلہ بعہدہ انسپکٹر آبکاری میرٹھ میں تشریف لے آئے۔ آپ چونکہ احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کر چکے تھے۔ لہٰذا آپ کے گھر پر دینی ذکر واذکار ہونے لگا اور شیخ عبدالرشید صاحب زمیندار ساکن محلّہ رنگ ساز صدر بازار میرٹھ کیمپ اور مولوی عبدالرحیم صاحب وغیرہ خان صاحب موصوف کے گھر پر آنے جانے لگے۔ خان صاحب موصوف سے چونکہ مجھے بوجہ علی گڑھ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے محبت تھی اس لئے میری نشست و برخاست بھی خان صاحب کے گھر پر ہونے لگی۔ چنانچہ میں نے کتابیں دیکھنے کا شوق ظاہر کیا تو حضرت اقدس مسیح موعود کی چھوٹی چھوٹی تصانیف خان صاحب نے مجھ کو دیں جو میں نے **(غالباً میں نے برکات الدعا اول پڑھی تھی)** پڑھیں۔

اس کے بعد وہ ذکر کرتے ہیں کہ کچھ مناظرے سنے۔ اس کے بعد مکرم ذوالفقار علی خان صاحب نے انہیں بتایا کہ حضرت مسیح موعود دلی تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ یہ حضور کی قیامگاہ پر پہنچ گئے اور کئی واقعات دیکھے۔

فرماتے ہیں:

حضور نے بیعت شروع کرنے سے قبل ارشاد فرمایا کہ جو دوست مجھ تک نہیں پہنچ سکتے وہ بیعت کرنے والوں کی کمر پر ہاتھ رکھ کر جو میں کہوں وہ الفاظ دہراتے جائیں۔ میں اس وقت بھی خاموش الگ سب سے پیچھے بیٹھا رہا اور ہاتھ بیعت کرنے والوں کی کمر پر نہیں رکھا۔ جب حضرت صاحب نے بیعت شروع کی تو میرا ہاتھ بغیر میرے ارادے کے آگے بڑھا اور جو صاحب میرے آگے بیٹھے ہوئے بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے ان کی کمر پر پہنچ گیا۔ مجھ کو خود یاد ہے کہ میرا ہاتھ میرے ارادے سے آگے نہیں بڑھا بلکہ خود بخود آگے بڑھ گیا اور پھر میں نے بھی الفاظ بیعت دہرانے شروع کر دیئے۔ جب حضرت اقدس نے رب انی ظلمت نفسی کی دعا کا ارشاد فرمایا۔ سب نے اس کو دہرایا۔ میں نے بھی دہرایا۔ لیکن جب حضرت صاحب نے اس کے معنے اردو میں فرمانا شروع کئے اور بیعت کنندوں کو دہرانے کا ارشاد فرمایا۔ میں نے جس وقت وہ الفاظ دہرائے تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے سخت رقت طاری ہو گئی۔ یہاں تک کہ اس قدر زور سے میں چیخ کر رونے لگا کہ سب لوگ حیران ہو گئے اور میں روتے روتے بے ہوش ہو گیا۔ مجھ کو خبر ہی نہیں رہی کہ کیا ہو رہا ہے؟ جب دیر ہو گئی تو حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا کہ پانی لاؤ۔ وہ لایا گیا اور حضور نے اس پر کچھ پڑھ کر میرے اوپر چھڑکا۔ یہ مجھ کو خان صاحب سے معلوم ہوا ورنہ مجھ کو کچھ خبر ہی نہ رہی تھی۔ ہاں! اس قدر یاد ہے کہ حالت بے ہوشی میں میں نے دیکھا کہ مختلف رنگوں کے نور کے ستون آسمان سے زمین تک ہیں۔ اس کے بعد مجھ کو کسی دوست نے زمین سے اٹھایا۔ میں بیٹھ گیا مگر میرے آنسو نہ تھمتے تھے۔ اس قدر حالت متغیر ہو گئی تھی کہ میرٹھ میں آکر بھی بار بار روتا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 22 ص 582 تا 584)

حضرت مولوی حسن علی صاحب 1894ء میں قادیان آئے 13 دن رہے۔ حضرت مسیح موعود کی کئی کتب دیکھیں جن میں برکات الدعاء بھی شامل تھی۔ ان کو پڑھ کر ان کے دل میں حضور کی صداقت راسخ ہو گئی اور 11 جنوری 1894ء کو بیعت کر لی۔

(حیات احمد جلد 4 ص 292)

مکرم عبدالسلام اختر صاحب نے سرسید کے دعا سے انکار اور برکات الدعاء کی تصنیف کے واقعات کو منظوم کیا ہے۔ ان کی طویل نظم کا آخری حصہ درج ذیل ہے۔ سرسید کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے عبدالسلام اختر کہتے ہیں۔

حضور پاک نے جب ان عقائد کی خبر پائی
تو اذن حق سے ''برکات الدعا'' تصنیف فرمائی
یہ اک تصنیف تھی یا موج تھی انوار ایماں کی
درِ محبوب پر اک پیش کش تھی نوع انساں کی
کہا یہ مہدی عالم نے اے بھٹکے ہوئے بندو
خرد والو، نظر مندو، نظر والو، خرد مندو
خدائے دو جہاں جو محور جاں تھا وہ اب بھی ہے
جو پہلے مالک تقدیر انساں تھا، وہ اب بھی ہے
کوئی بھی اس سے ہٹ کر رونمائی کر نہیں سکتا
غلط ہے یہ کہ وہ حاجت روائی کر نہیں سکتا
بغیر اس کے کسی پتے کا ہلنا بھی ہے ناممکن
بجز اس کے کوئی مشکل کشائی کر نہیں سکتا
صمیم دل سے گر اس کو بلاؤ گے، وہ آئے گا
اگر نقد دل و جاں لے کے جاؤ گے، وہ آئے گا
دعا کیا ہے رہ جاناں میں محو جستجو ہونا
کلی کا پھول بننا، پھول بن کے سرخرو ہونا
اگر پھر بھی تمہیں شک ہو خدا کی کبریائی پر
نگاہ داور کونین کی فرماں روائی پر
یہاں آؤ، وہ نور جاودانی دیکھتے جاؤ
نمود حسن یار لامکانی دیکھتے جاؤ
در رحمت سے اٹھتی ہے گھٹا جب ابر رحمت کی
ٹپک پڑتا ہے شعلوں سے بھی پانی دیکھتے جاؤ
روایت ہے کہ سرسید نے برکات الدعا دیکھی
نگاہ دوربیں سے یہ کتاب اتقا دیکھی
تو فرمایا کہ بے شک باصفا ہیں میرزا صاحب
کہ اس میداں کے اک مرد خدا ہیں میرزا صاحب
مبارک ہو انہیں فیضان رحمت کا امیں ہونا
...... کے حق میں چشمۂ علم و یقیں ہونا
اگر یہ دردمندی وصف خاص و عام ہو جائے
تو یہ امت بھی خوش اقبال و خوش انجام ہو جائے

(الفرقان جون 1970ء)

ازافاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دعا کے 9 عظیم الشان فوائد۔ غلط فہمیوں کا ازالہ

تقویٰ کے حصول کے ذرائع میں سے دعا بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ دعاؤں کی عادت ڈالنے سے بھی تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ نئے لوگوں میں دعاؤں کے لئے وہ جذبہ اور جوش نہیں جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے لوگوں میں ہے۔ میں ان دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خداتعالیٰ کے حضور دعائیں بڑی عجیب چیز ہیں اور بہت بڑا اثر رکھتی ہیں۔

لیکن میں اس موقع پر دعا کے متعلق چند غلطیوں کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ دعا کے متعلق لوگوں کو چار غلطیاں لگی ہیں۔ ایک غلطی تو یہ ہے کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں کیونکہ دیکھا جاتا ہے کہ دعا کے بغیر بھی تو کام ہو رہے ہیں اور بعض کام باوجود دعا کے نہیں ہوتے۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ دعا میں توجہ نہیں پیدا ہوتی۔ دعا کریں تو کیونکر۔

پہلی غلطی کا ازالہ تو یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ دعا کی غرض کیا ہوتی ہے۔ اس کا اصلی مقصد کیا ہے۔ اگر تو دعا کا صرف یہ مقصد ہے کہ جو کچھ مانگا جائے وہی ضرور مل جائے تب تو اس مقصد کے پورا نہ ہونے کی صورت میں واقعی ظلم ہے۔ بیشک اگر یہی مقصد دعا کا ہے تب یہ مقصد ضرور پورا ہونا چاہئے اگر پورا نہ ہو تو ظلم خیال کیا جائے گا لیکن ہم کہتے ہیں کہ دعا کا یہی حقیقی مقصد نہیں کہ جو چیز مانگی جائے وہی ضرور مل جائے۔...... دعا کی وہ حقیقی غرض نہیں جو عام طور پر خیال کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ بس جو کچھ مانگا جائے وہ ضرور مل جائے۔ بلکہ حقیقی غرض دعا کی ایمان اور تزکیہ نفس کا پیدا کرنا ہے۔ دعا کا حقیقی مقصد تو یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان حاصل ہو اور اس کے دل میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہو اور یہی غرض پیدائش انسانی کی ہے جو کئی ذرائع سے پوری کی جاتی ہے۔ ان میں سے ابتلاء اور مشکلات بھی ہیں۔ اس دنیا میں انسان کی پیدائش کی حقیقی غرض پوری کرنے کے لئے مختلف طریقوں سے اسے تیار کیا جاتا ہے۔ تیاری کے اسباب میں ابتلاء بھی داخل ہیں۔ غرض ابتلاء بھی انسان کی زندگی کا مدعا پورا کرنے کے لئے یعنی اس کے تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہیں۔ اب اگر اس کی ہر منہ مانگی چیز اسے مل جائے یا ہر دعا اس کی منظور ہو جائے تو وہ ابتلاء پھر کس پر آئیں گے اور اس کا مدعا کیسے پورا ہوگا اور ابتلاء کس چیز کا نام ہے۔ یہی ہے نا مثلاً بیماری، موت، لڑائی، بڑے لوگوں کا ظلم، ماتحتوں کی بغاوت، افلاس، غربت اور انہی چیزوں کے لئے انسان دعا کرتا ہے۔...... تو اصل بات یہ ہے کہ اصل غرض تو صفائی قلب ہے جو ابتلاء کے ذریعہ ہوتی ہے۔ پیدائش انسانی کی غرض دل کی صفائی ہے جس کا ایک طریق ابتلاء بھی ہے۔ اس لئے اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض دعائیں بظاہر قبول بھی نہیں ہوتیں اور ابتلاء اور مشکلات نہیں ٹلتے۔ دیکھو انبیاء پر سب سے بڑھ کر مصائب و مشکلات آتے ہیں۔ کیا وہ دعائیں نہیں کرتے۔ حضرت نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ پر تمام انبیاء سے بڑھ کر مصائب آئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ بھی دعائیں مانگتے تھے تو معلوم ہوا کہ دعا کی صرف وہی غرض نہیں جو عام طور پر سمجھی گئی ہے اور نہ یہ صحیح ہے کہ دعاؤں کا کوئی اثر نہیں۔ نہ یہ درست ہے کہ ہر دعا منظور کی جاتی ہے۔ بلکہ دعاؤں کے اثرات حکمت اور دوسرے قوانین کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دعاؤں میں بہت سے فوائد ہیں جن کی خاطر دعا کا حکم ہے۔

پہلا فائدہ

پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ دعا اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص کا بندہ کے منہ سے اقرار کرا لیتی ہے اور خداتعالیٰ کی صفات پر یقین دلاتی ہے کیونکہ انسان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات پر قادر یقین کرتا ہے کہ وہ اس کی مصیبت کو دور کر سکتا ہے یا اس کی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے تو اس طرح بندہ کو خداتعالیٰ کی تقدیر خاص پر ایمان پیدا ہوتا ہے اور اگر اس کی ایک دعا بھی قبول ہوتی ہے تو وہ اس کے دل میں یہ یقین پیدا کرتی ہے کہ اس کا خدا وہ خدا ہے جو اس کے لئے اپنے قانون کو بھی بدل سکتا ہے۔

دوسرا فائدہ

دوسرا فائدہ دعا کا یہ ہے کہ انسان جب دعا کرتا ہے تو اس وقت اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے قریب ہے اور میری آواز کو سنتا ہے۔ دعا کی اصل غرض یہ نہیں کہ اس کی عارضی ضروریات ہی پوری ہوں بلکہ اس کی اغراض میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچا جائے اور اس کو خداتعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ اس کو یہ یقین ہو اور اقرار بھی کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے قریب ہے۔ چنانچہ اس غرض کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس طرح بیان فرماتا ہے۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب کہ جب بندہ میرے حضور دعا کرتا ہے تو میں اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اس کی آواز کو سنتا ہوں۔ پس دعا کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ بندہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے قرب کا مقام حاصل ہو اور وہ اسے اپنی گود میں لے لے۔ جس طرح ایک بچہ جس کو دوائی پلائی جا رہی ہو یا اس کا آپریشن ہو رہا ہو تو وہ ہائے ہائے کرتا ہے۔ اس کے والدین گو اسے اس موجودہ تکلیف سے تو نہیں چھڑا سکتے مگر اسے اپنی گود میں لے لیتے ہیں جس سے بچہ کو تسلی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خداتعالیٰ اگر دعا کسی وجہ سے نہ بھی قبول کرے تو بھی اسے اپنی گود میں لے لیتا ہے۔

تیسرا فائدہ

تیسرا فائدہ دعا کا یہ ہے کہ انسان کی دعا اس کی حسنات میں لکھی جاتی ہے۔ دراصل انسان کے اعمال کے دو نتیجے ہوتے ہیں۔ ہر کام کے دو نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک نتائج فوری ظاہر ہوتے ہیں اور ایک نتائج آئندہ زمانہ میں جمع ہو کر نکلتے ہیں۔ مثلاً انسان ہاتھ کو حرکت دیتا ہے۔ اس حرکت کا ایک تو فوری نتیجہ نکلے گا اور ایک نتیجہ آئندہ زمانہ میں نکلے گا جب ہاتھ کو متواتر باقاعدگی کے ساتھ حرکت دیتا رہے گا۔ اس متواتر اور باقاعدہ حرکت دینے کا آئندہ زمانہ میں یہ نتیجہ نکلے گا کہ اس کا ہاتھ مضبوط ہو جائے گا۔ اس کے ہاتھ میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اب انسان کی اصل غرض تو یہ ہوتی ہے کہ وہ ہلاک نہ ہو جائے۔ عارضی تکلیف مدنظر نہیں ہوتی۔ عقلمند آدمی عارضی تکلیف کو تکلیف نہیں سمجھتا۔......

پس دعا کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعہ اس دنیا میں انسان کے اندر اگلے جہان میں کام کرنے کے لئے قابلیت پیدا ہو جائے۔...... اس کے ذریعہ انسان کو اور انعامات کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

چوتھا فائدہ

چوتھا فائدہ دعا کا یہ ہے کہ دعا اللہ تعالیٰ پر توکل کا نشان ہے کیونکہ بندہ دعا کے وقت اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور یہ اقرار کرتا ہے کہ تو ہی قادر و توانا ہے۔ خدا کے فضل کے ہم کبھی امیدوار نہیں ہو سکتے جب تک اس کے حضور اقرار نہ کریں کہ تو طاقتور ہے اور ہم کمزور ہیں۔ یہ توکل کا مقام ہے جو بغیر دعا کے حاصل نہیں ہو سکتا۔

پانچواں فائدہ

پانچواں فائدہ دعا کا یہ ہے کہ دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے یقینی نمونے ہمیں ملتے ہیں۔ میں نے اپنی ذات میں کئی مشاہدے کئے ہیں۔ ...... جب ہم روزانہ دعاؤں کی قبولیت کے نمونوں کا مشاہدہ کرتے ہیں تو ہم کیسے ان کے اثرات سے انکار کریں۔

چھٹا فائدہ

چھٹا فائدہ دعا کا یہ ہے کہ اس سے دل میں قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے اور بزدلی دور ہوتی ہے۔ کیونکہ بزدلی مایوسی سے پیدا ہوتی ہے لیکن دعا کرنے والا مایوس نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا کرے گا اللہ کے حضور یہ یقین لے کر جائے گا کہ خدا ہے اور وہ میری مدد یا حاجت روائی کر سکتا ہے اس سے اس کے دل میں تسلی ہو گی جس کا یہ نتیجہ ہو گا کہ وہ جزع فزع سے محفوظ رہے گا اور دوسرے سامان بھی کام کے لئے مہیا کرے گا۔

ساتواں فائدہ

ساتواں فائدہ یہ ہے کہ بعض وقت دعا کا قبول نہ ہونا ہی اس کا قبول ہونا ہوتا ہے۔ بہت سی باتیں ہیں جن کو انسان مفید سمجھتا ہے لیکن وہ مضر ہوتی ہیں۔ اس لئے بعض دفعہ دعا کا قبول نہ کرنا ہی انسان کے لئے رحمت ہوتا ہے۔

آٹھواں فائدہ

آٹھواں فائدہ یہ ہے کہ جس جگہ پر تدابیر رہ جاتی ہیں وہاں دعا کام کرتی ہے۔ جب تدابیر اور ظاہری اسباب کا سلسلہ منقطع نظر آتا ہے اس وقت دعا اپنا اثر دکھاتی ہے۔ میرے ساتھ بیسیوں دفعہ ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ جن میں تمام دنیوی سامان کٹ گئے اس وقت دعا کے بعد میرے خدا نے میری دعا سنی اور نہ صرف دعا سنی بلکہ بشارت دی۔

نواں فائدہ

دعا کا یہ ہے کہ دعا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہوتی ہے دعا مانگنے کے بعد جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ خداتعالیٰ کی ہستی پر زیادہ ثبوت ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ آپ ہی آپ کوئی کام ہو جائے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دعا توجہ سے ہوتی ہے اور توجہ خود اثر پیدا کرتی ہے تو کیوں نہ کہیں کہ جو کام ہوا ہے وہ توجہ کے اثر کا نتیجہ ہے۔ بیشک یہ اہم سوال ہے جس کا میں یہ جواب دیتا ہوں کہ علم النفس کے ماہر یہ کہتے ہیں کہ توجہ اس وقت اثر کرتی ہے جب ذہن میں یہ لایا جائے کہ ہر بات یوں ہوگئی۔ توجہ کے لئے یہ سکھاتے ہیں کہ تم ذہن میں یہ خیال رکھو کہ یہ بات یوں ہوگئی۔ لیکن یہاں تو اس کے الٹ دعا کرنے والا یہ ذہن میں پیدا کرتا ہے کہ یا اللہ! میں کچھ نہیں ہوں مجھ سے یہ کام ناممکن ہے تو ہی یہ کام کر سکتا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ توجہ کا اثر جاندار چیزوں پر ہوتا ہے بے جان پر نہیں ہوتا۔...... انسان یہ توجہ کر سکتا ہے کہ فلاں شخص میرا دوست ہو جائے لیکن یہ توجہ نہیں کر سکتا کہ کھیت سرسبز ہو جائے یا بارش ہو جائے۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ کہاں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جس سے کام ہوتے ہیں بغیر اس کے کوئی کام نہیں ہوتا اور بھی تو اس کے قوانین ہیں۔ ...... اصل بات یہ ہے کہ خداتعالیٰ نے اپنے رحم کے لئے دو قسم کے قانون رکھے ہوئے ہیں ایک قانون دعا ہے اور ایک عام قانون قدرت ہے۔......

میرے نزدیک بھی اگر ہماری ضروریات ہمیں مجبور نہ کریں تو دنیا کے متعلق نامنظور ہونے والی دعا منظور ہونے والی دعا سے بڑھ کر ہمارے لئے نتیجہ خیز ہے کیونکہ ایک تو وہ عبادت میں شمار ہوگی جو ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے اور دوسرے اس کے عوض میں آخرت میں درجہ ملے گا اور ہمیں زیادہ حسنات ملیں گی۔...... بعض دعاؤں میں اثر بھی ہوتا ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ کوئی خاص منتر ہیں یا خاص لفظ ہیں بلکہ وہ دعائیں اس لئے اپنا اثر دکھاتی ہیں کہ اس میں دعا کا وہ مغز ہوتا ہے جس سے انسان پر وہ حالت طاری ہو جاتی ہے جو دعا میں ہونی چاہئے۔ جیسا کہ سورۃ فاتحہ جامع اور پُر مغز دعا ہے۔

(تقریر جلسہ سالانہ 1926ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کے چار عظیم الشان اور پُر شوکت نظارے

پیشگوئی مصلح موعود کا ایمان افروز ظہور، عبدالکریم کی شفاء کا معجزہ، پنڈت لیکھرام اور الیگزینڈر ڈوئی کی ہلاکت اور انجام

ابو سدید

پیشگوئی مصلح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی پیدائش حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کا ایک زندہ وتابندہ نشان ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ایک بیٹے کی قبل از ولادت پیشگوئی مرحمت فرمائی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ

جب حضرت اقدس مسیح موعود نے تمام دنیا کے مذاہب کو بار بار یہ دعوت دی کہ تم میرے پاس قادیان آکر کچھ عرصہ رہو۔ اس عرصہ قیام کے دوران اللہ تعالیٰ آپ لوگوں پر میری صداقت اور میرا خدا کی طرف سے ہونا کھول دے گا۔ اس پر قادیان کے آریوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کی کہ ہم جو آپ کے ہمسائے اور آپ کے ساتھ رہتے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ کا نشان دکھائیں۔

اس مطالبہ پر آپ اپنے مولیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہوشیار پور جا کر عبادت اور دعا میں منہمک ہوگئے آپ نے اپنے خدا سے نشان مانگا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم فرزند کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی اور آپ نے بڑی تفصیل سے پیشگوئی شائع فرمائی۔

گریہ وزاری کا شیریں پھل

قریباً 40 روز کی گریہ وزاری کا شیریں پھل رحمت الٰہی نے آپ کی جھولی میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو بشارت دی کہ:

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔‘‘

جس نشان رحمت کی نوید آپ کو سنائی گئی اس کے بارہ میں الہامی الفاظ یہ تھے۔

’’قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام‘‘

اس کے بعد عظیم الشان بیٹے کی پُر شوکت صفات بیان کی گئیں۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 95)

پیشگوئی کا ایمان افروز ظہور

حضرت اقدس نے یہ پیشگوئی 20 فروری 1886ء کو شائع فرمائی۔ یہ پیشگوئی نہایت ہی پُر شوکت کلمات پر مشتمل ہے اس میں مذکورہ اخبار غیبیہ پسر موعود کی خوبیاں اور صفات ایسے امور ہیں جو انسان کا کلام نہیں ہوسکتا۔

پیشگوئی پر ابھی تین سال پورے نہ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور 12 جنوری 1889ء کو جمعہ ہفتہ کی درمیانی رات حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں وہ عظیم بیٹا پیدا ہوا جس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔

یہ پیشگوئی بہت سارے نشانات پر مشتمل ہے۔ اس میں مصلح موعود کی تفصیلی علامات کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ عمومی طور پر اس میں باون ایسی علامات مذکور ہیں۔ (الموعود۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 28 فروری 1944ء) جن کا ظہور اس موعود بیٹے کے ذریعہ ہونے والا تھا۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اس پیشگوئی کے مصداق ہوئے آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی پیشگوئی میں مندرجہ تفصیلی علامات کا ظہور شروع ہوگیا۔

عظمت شان سے سب باتیں پوری ہوئیں

ناممکن اور نامساعد حالات کے باوجود پیشگوئی میں موجود سب باتیں پوری ہوکر رہیں۔ دنیا نے دیکھا، اپنے اور بیگانے، دوست اور دشمن سب اس بات کے زندہ گواہ بنے کہ حضرت مسیح پاک کے مقدس گھر میں پیدا ہونے والا فرزند موعود۔ مصلح موعود کے طور پر مطلع عالم پر بڑی شان سے ابھرا جو صفات اللہ تعالیٰ کے مقدس کلام میں بتائی گئی تھیں وہ ان سب کا مصداق ثابت ہوا۔ خدا کا سایہ ہمیشہ اس کے سر پر رہا۔ وہ جلد جلد بڑھا اور پیشگوئی میں مذکور ہر ایک بات کو پورا کرتے ہوئے فائز المرام اس دنیا سے رخصت ہوا، اس عظمتِ شان کے ساتھ کہ اس کا نیک تذکرہ ہمیشہ جاری و ساری رہے گا کہ وہ خدائے رحمان کا ایک عظیم نشان تھا اور ظاہر ہے کہ خدائی نشانوں کی عظمت کبھی ماند نہیں پڑتی۔

حضرت مصلح موعود نے خلیفۃ المسیح الثانی کے طور پر 51 سال سے زائد عرصہ تک جماعت احمدیہ کی قیادت فرمائی۔ یہ تاریخ احمدیت کا ایک سنہری دور ہے۔ اس دور میں دین حق کی ترقی اور غلبہ احمدیت کے استحکام، قرآن مجید کی اشاعت اور ملک وقوم کی خدمت وغیرہ کے اعتبار سے اتنے کام ہوئے کہ ان کا احاطہ مشکل ہے۔

حضرت مصلح موعود 1944ء میں علمی چیلنج دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسا قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پر سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو خدا نے مجھے علم قرآن بخشا ہے اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے‘‘۔ (الموعود ص 211,210)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:

’’میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ بیشک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق ومعارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے۔ (رسالہ الفرقان اپریل 1944ء)

عبدالکریم کی شفاء کا معجزہ

ایک نوجوان عبدالکریم جس کے علاج سے معروف اطباء مایوس ہوچکے تھے اس کے بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

پانچواں نشان جوان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو درحقیقت احیائے موتیٰ میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاء قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی تب اس غریب الوطن عاجز کیلئے میرا دل سخت بیقرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور وہ توجہ انتہاء تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کرلیا۔ تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی یہاں تک کہ چند روز بکلی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہوگئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہو اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانہ کتے نے کاٹا ہو اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہوگئے ہوں۔ پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کیلئے ڈاکٹر مقرر ہیں انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا ہے کہ اب کوئی علاج نہیں ہوسکتا۔ (حقیقۃ الوحی ص 480)

حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں:۔

اس جگہ اس قدر لکھنا رہ گیا کہ جب میں نے اس لڑکے کے لئے دعا کی تو خدا نے میرے دل میں القا کیا کہ فلاں دوا دینی چاہئے۔ چنانچہ میں نے

کسولی سے جوابی تار کا عکس

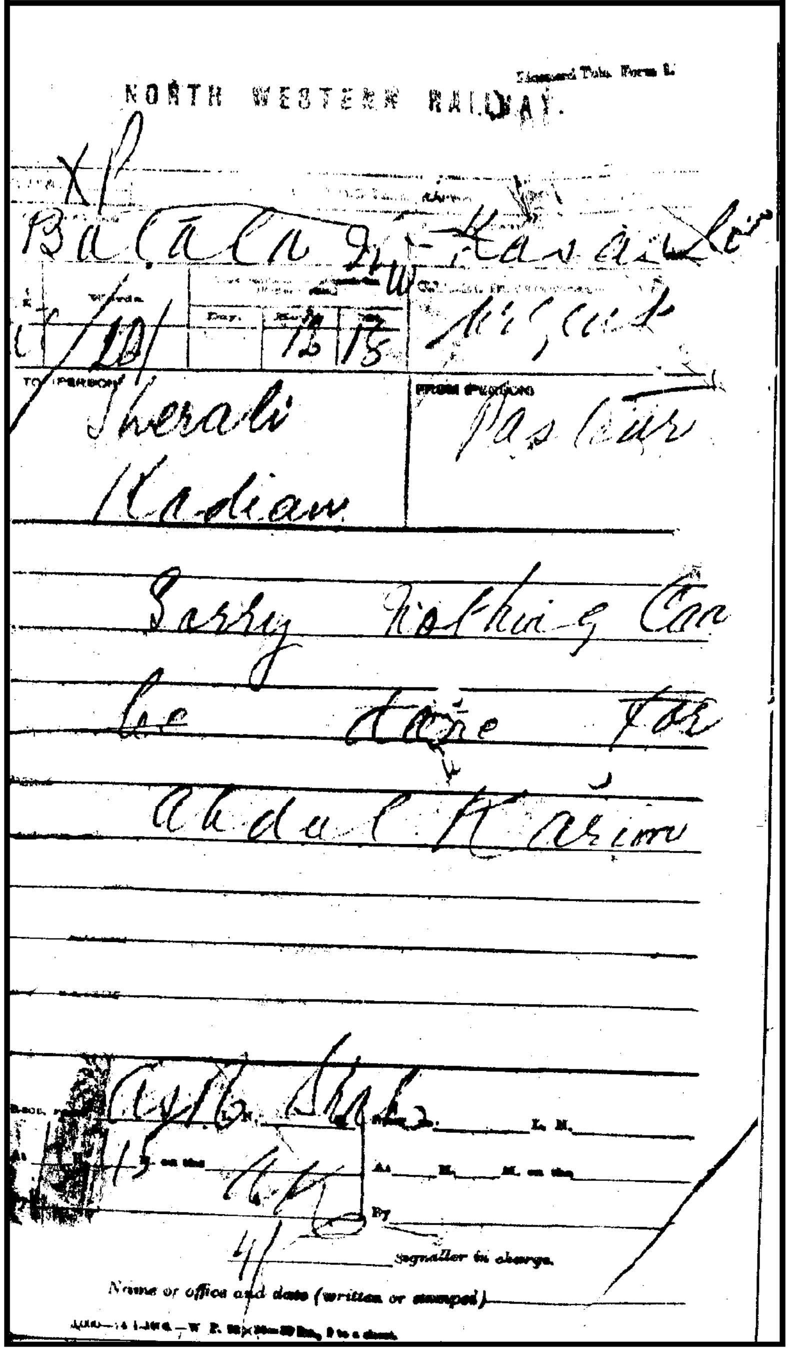
NORTH WESTERN RAILWAY.

Sherali
Kadian

Sorry nothing can be done for Abdul Karim

Name of office and date (written or stamped)

چند دفعہ وہ دوا بیمار کو دی آخر بیمار اچھا ہو گیا یا یوں کہو کہ مردہ زندہ ہو گیا اور جو کسولی کے ڈاکٹروں کی طرف سے ہماری تار کا جواب آیا تھا ہم ذیل میں وہ جواب جو انگریزی میں ہے مع ترجمہ کے لکھ دیتے ہیں اور وہ یہ ہے۔......

Sorry nothing can be done for Abdul Karim

......افسوس ہے کہ عبدالکریم کے واسطے کچھ بھی نہیں کیا جاسکتا اور دفتر علاج سگ گزیدگان سے ایک مسلمان نے متعجب ہو کر کسولی سے ایک کارڈ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ ”سخت افسوس تھا کہ عبدالکریم جس کو دیوانہ کتے نے کاٹا تھا اس کے اثر میں مبتلا ہو گیا۔ مگر اس بات کے سننے سے بڑی خوشی ہوئی کہ وہ دعا کے ذریعہ سے صحت یاب ہو گیا ایسا موقعہ جانبر ہونے کا کبھی نہیں سنا یہ خدا کا فضل اور بزرگوں کی دعا کا اثر ہے۔ الحمدللہ۔ راقم عاجز عبداللہ از کسولی۔ (حقیقۃ الوحی ص 481)

لیکھرام کی پیشگوئی کا پورا ہونا

سیدنا حضرت مسیح موعود دین حق کے عالمگیر غلبہ کے فرض کو سرانجام دینے کے لئے مبعوث کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم الشان روحانی ہتھیار عطا فرمائے۔ جن سے آپ نے تمام مذاہب عالم کا مقابلہ کیا۔

شروع میں حضرت اقدس نے ملکی اخبارات میں مضامین کے ذریعہ مخالفین کے حملوں کا دفاع کیا اور براہین احمدیہ کی عظیم الشان تصنیف سے غیروں کے منہ بند کر دیئے اور جملہ مذاہب عالم کو چیلنج فرمایا کہ دین حق کی صداقت میں جو دلائل دیئے گئے ہیں اگر کوئی ان کا جواب دے دے تو دس ہزار کی جائیداد اس کے حوالے کر دی جائے گی۔

مگر کوئی بھی حضرت اقدس کے اعلان کے مطابق میدان مقابلہ میں نہ آیا۔

البتہ آریہ سماج پشاور کا ایک شخص پنڈت لیکھرام آپ کے مقابل پر آیا اور ہمیشہ کے لئے آریہ دھرم کی ناکامی پر مہر ثبت کر گیا۔ اس نے ایک کتاب ”تکذیب براہین احمدیہ“ کے نام سے شائع کی جس میں سوائے سب و شتم کے اور کچھ نہ تھا۔ محض لایعنی باتیں تھیں۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے اس کا جواب ”تصدیق براہین احمدیہ“ کی صورت میں دیا۔ لیکن یہ شخص بغض و عناد اور بدباطنی کا مظاہرہ کرتا رہا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کو لیکھرام کی اس یاوہ گوئی اور بدزبانی سے انتہائی تکلیف اور رنج تھا۔

نشان نمائی کی عالمگیر دعوت

حضور نے 1885ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ مذاہب عالم کے سربرآوردہ راہنماؤں کو آسمانی بشارتوں کے تحت نشان نمائی کی دعوت دی۔ نشان نمائی کی اس عالمگیر دعوت کے حضرت اقدس نے بیس ہزار کی تعداد میں اردو اور انگریزی اشتہارات شائع کئے اور بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، علماء مصنفوں، مہاراجوں اور نوابوں کو بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوائے گئے۔

ہندوستان میں سے جن لوگوں نے قادیان میں آکر اس تجربہ اور آزمائش میں کسی حد تک رضامندی ظاہر کی وہ تین اشخاص تھے۔ منشی اندرمن مرادآبادی، پادری سوفٹ، پنڈت لیکھرام۔ مگر یہ آمادگی بھی محض نمائش تھی۔

آسمانی نشان کا مطالبہ

پنڈت لیکھرام دو ماہ کے لئے قادیان آیا مگر بجائے حضرت اقدس کے پاس ٹھہرنے کے آپ کے مخالفین و معاندین کے پاس ٹھہرا اور فتنہ انگیز ماحول کے باعث وہ شدت بغض و کینہ میں اور بھی بڑھتا گیا اور لگاتار سوقیانہ حملے کرتا رہا۔ پنڈت لیکھرام 19 نومبر 1885ء تا 13 دسمبر 1885ء قادیان میں مرزا امام الدین کا آلہ کار بن کر رہا۔ بالآخر یہ مطالبہ کیا:۔

”رب العرش خیرالماکرین سے میری نسبت کوئی آسمانی نشان تو مانگیں تا فیصلہ ہو۔“

پنڈت لیکھرام نے 18 مارچ 1886ء کو پیشگوئی مصلح موعود کی تضحیک کرتے ہوئے نہایت گستاخانہ اور مفتریانہ اشتہار شائع کیا۔ اس کی اس شرمناک تحریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی دلآزاری کر کے اپنی ہلاکت کو کیسے قریب سے قریب تر کر رہا تھا۔

حضرت اقدس نے جب اس کے متعلق دعا کی تو الہام ہوا۔......یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

اس الہام کے بعد جو 20 فروری 1893ء کو ہوا جب حضرت اقدس نے اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ظاہر کیا کہ ”آج کی تاریخ سے جو 20 فروری 1893ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

حضرت اقدس کو ایک الہام پنڈت لیکھرام کے متعلق یہ بھی ہوا ”یقضیٰ امرہ فی ست“ یعنی پنڈت لیکھرام کا معاملہ چھ میں ختم کر دیا جائے گا۔ (استفتاء)

حضرت اقدس نے اشتہار 20 فروری 1893ء کے ابتداء میں فارسی اشعار بھی لکھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

یعنی خدا تعالیٰ اس رذیل کیڑے کو خود جلا دے گا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا دشمن ہوگا۔ خبردار اے نادان اور گمراہ دشمن! تو محمد ﷺ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر۔ ہاں اے وہ شخص جو محمد ﷺ کی شان اور آپؐ کے کھلے کھلے نور کا بھی منکر ہے۔ اگرچہ کرامت بے نام و نشان ہے لیکن محمد ﷺ کے غلاموں سے اس کا مشاہدہ کر لے۔

(آئینہ کمالات اسلام)

لیکھرام کا قتل

5 مارچ 1897ء کو عیدالفطر کا دن تھا جو بظاہر سکون سے گزرا لیکن اگلے دن 6 مارچ کو سات بجے شام لیکھرام مکان کی بالائی منزل پر بیٹھا سوامی دیانند کی سوانح عمری لکھ رہا تھا اور ایک شخص جو شدھ ہونے کے لئے پاس بیٹھا تھا۔ اس دوران پنڈت لیکھرام تصنیف کے کام سے تھک کر ذرا آرام کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور انگڑائی لی۔ جس پر شدھ ہونے والے شخص نے اس پر خنجر سے ایسا بھرپور وار کیا کہ انتڑیاں باہر نکل آئیں اور لیکھرام کے منہ سے بیل کی طرح نہایت زور کی آواز نکلی جسے سن کر اس کی بیوی اور والدہ اوپر گئیں مگر قاتل غائب ہو چکا تھا لیکھرام کو لاہور کے میو ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کو بچانے کی بہت کوشش کی لیکن لیکھرام تڑپ تڑپ کر صبح 4 بجے چل بسا۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 590)

ہلاکت کے بعد مخالفت

پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے بعد آریہ سماجیوں نے بڑی شورش کی۔ بابو گھانسی رام نے اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پنڈت مدن گوپال سناتن دھرمی نے واضح اعتراف کیا کہ پنڈت لیکھرام کے مارے جانے کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ ہندو دکانداروں نے کئی مسلمان بچوں کو مٹھائی وغیرہ میں زہر دے دیا۔ ہندو اخباروں نے حضرت اقدس کے خلاف عوام اور حکومت کو مشتعل کیا اور صریح لفظوں میں آپ کو قاتل قرار دیا اور آپ کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط لکھے اور بڑی بڑی انعامی رقوم کا اعلان کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد اول ص 592 تا 594)

حضرت اقدس کی ذات کو پنڈت لیکھرام کے قتل کا مورد و ملزم ٹھہرایا جا رہا تھا۔ مگر حضور کو ذرا بھی تشویش اور فکر نہ تھی۔ آسمان سے آپ کی سلامتی کی آواز آرہی تھی۔ اس کا ذکر حضرت اقدس نے اپنی کتاب ”نزول المسیح“ میں یوں فرمایا:۔

”جب میری پیشگوئی کے مطابق لیکھرام کے

حضرت مسیح موعود کے چند رفقاء۔ حضور کی دعاؤں نے ان گمنام ستاروں کو عالمی شہرت بخش دی

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

حضرت سید حامد شاہ صاحب

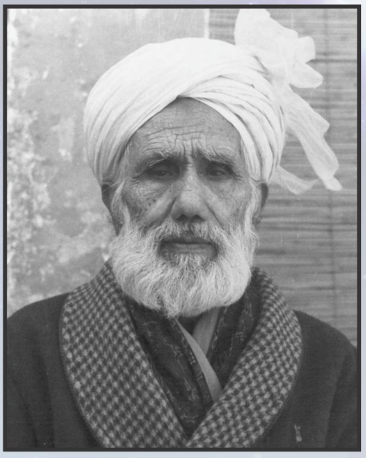
حضرت مرزا برکت علی صاحب

حضرت چوہدری حاکم علی صاحب

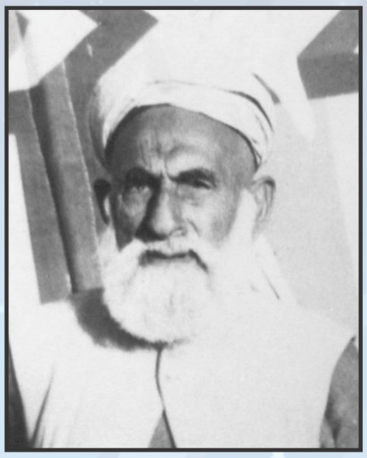
حضرت خانزادہ امیر اللہ صاحب اسماعیلیہ

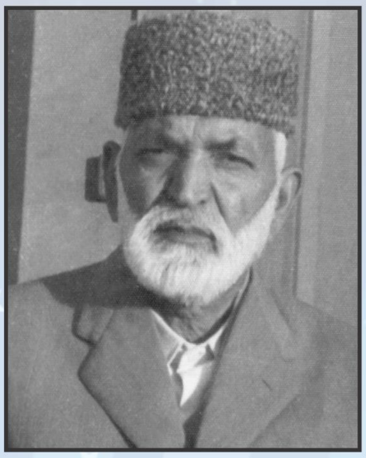
حضرت میاں اکبر علی صاحب

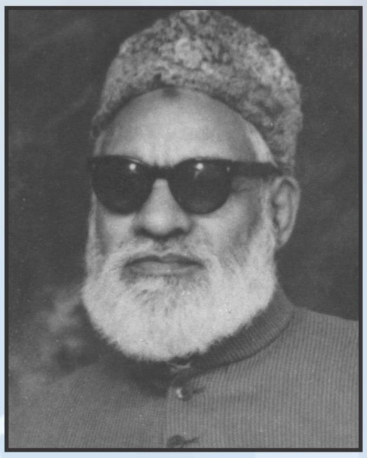
حضرت ڈاکٹر احمد الدین صاحب

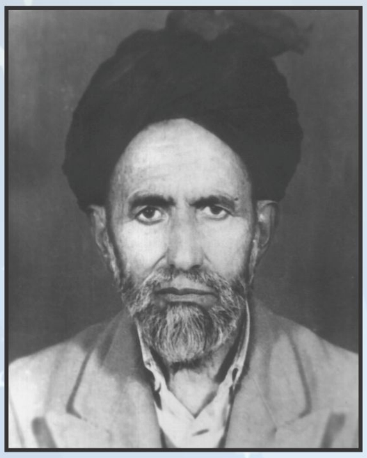
حضرت سید ولایت شاہ صاحب

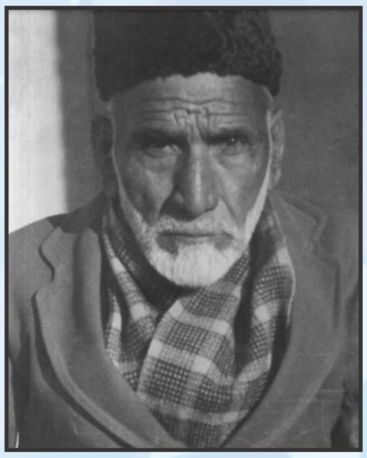
حضرت خواجہ عبید اللہ صاحب

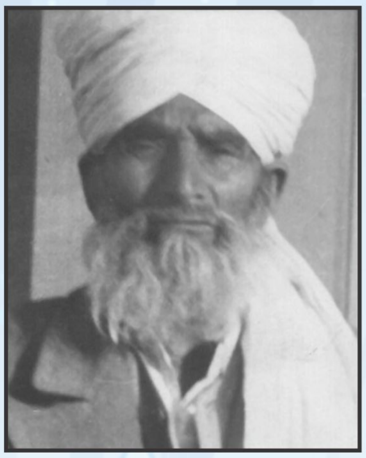
حضرت حکیم نور احمد صاحب

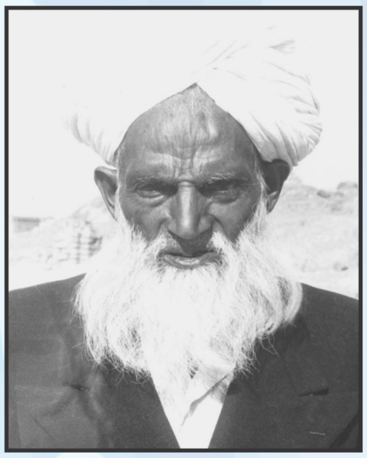
حضرت امام دین صاحب

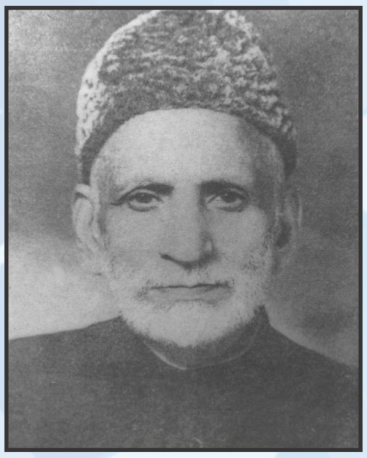
حضرت میاں شمس الدین صاحب

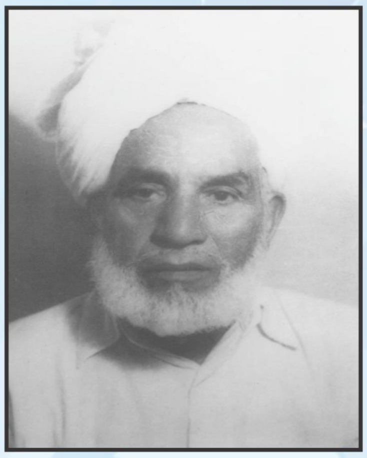
حضرت منشی سر بلند خان صاحب

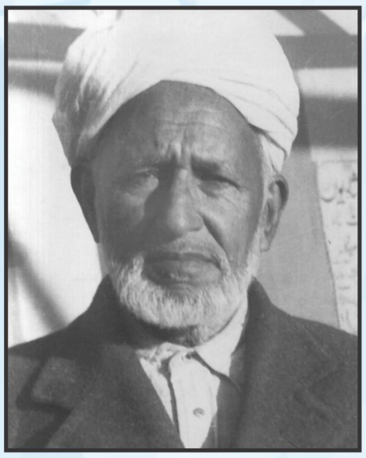
حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب

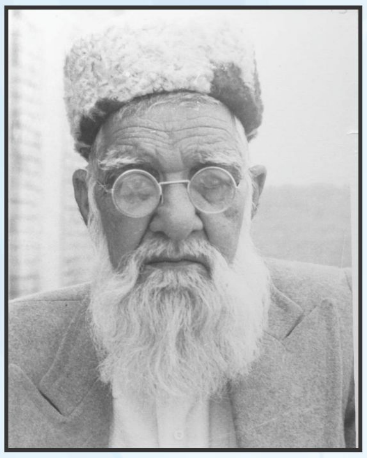
حضرت سید حسن شاہ صاحب

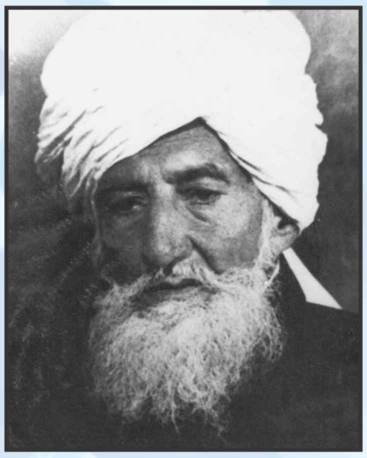
حضرت چوہدری اللہ بخش صاحب

میں ان کا غمخوار رہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کی کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 158)

حضرت مسیح موعود کے ساتھ علمی اور روحانی مقابلہ کرنے والے۔ مشرق و مغرب میں قبولیت دعا کے نشانات

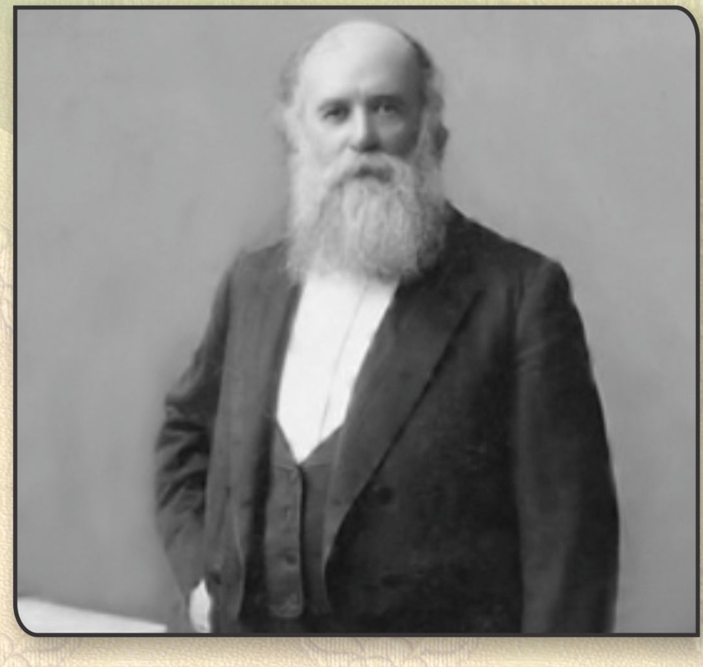

جان الیگزنڈر ڈوئی

He sendeth His word and healeth them.

PATIENCE

LEAVES OF HEALING

I am the Lord that healeth thee.

And the leaves of the tree were for the healing of the nations.

A WEEKLY PAPER FOR THE EXTENSION OF THE KINGDOM OF GOD

Volume XVIII. No. 25. ZION CITY, SATURDAY, APRIL 7, 1906. Price Five Cents

John Alexander Dowie Rebuked for Sin and Suspended from Offices and Fellowship

Officers and Members of the Christian Catholic Apostolic Church in Zion in Zion City and Many Branches Throughout the World Unite in Action. Estate Transferred in Trust for the People to Deacon Alexander Granger. Wilbur Glenn Voliva is Deputy General Overseer.

THIS is the saddest announcement LEAVES OF HEALING has ever been called upon to make. And yet there is in it a note of glad-

and people a spirit of love, meekness, humility, calmness, and freedom from all bitterness, that shows a fixed determination to "let nothing be done

negotiations in connection with the proposed Zion Paradise Plantation.

During all the time he was in the Republic of Mexico he seemed to be suffering more or less as the result of the attack of September 24th, and new afflictions developed, such as bronchitis.

On November 26, 1905, he returned to Zion City, by way of Havana, Cuba, and New York City, and attempted to address the people in Shiloh Tabernacle on Thanksgiving Day, November 30th,

الیگزنڈر ڈوئی کے اپنے اخبار میں اس کے عہدوں سے برطرف کئے جانے کی خبر

پنڈت لیکھرام

پنڈت لیکھرام کا آخری سفر

پادری عبداللہ آتھم

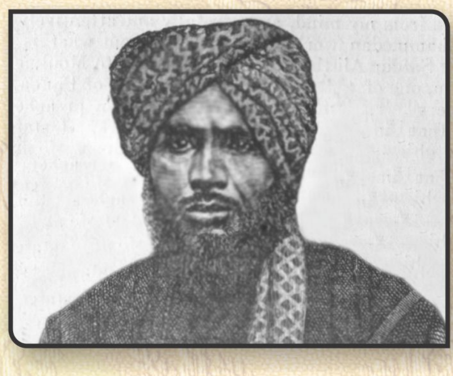

پادری عمادالدین

پادری ہنری مارٹن کلارک

پادری ٹامس ہاول

بشپ لیفرائے

پادری فتح مسیح

قتل ہو جانے پر آریوں میں میری نسبت بہت شور مچا اور میرے قتل یا گرفتار ہونے کے لئے سازشیں کیں۔ چنانچہ بعض اخبار والوں نے ان باتوں کو اپنی اخباروں میں بھی درج کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا۔

سلامت بر تو اے مرد سلامت

چنانچہ یہ الہام بذریعہ اشتہار کے شائع کیا گیا اور اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے مخالفین کے مکروفریب اور منصوبوں سے محفوظ رکھا۔‘‘

(نزول المسیح ص195)

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی

ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی کی ہلاکت جو 9 مارچ 1907ء کو واقع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی دعا کی قبولیت اور صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی، ہمارے پیارے نبی رسول کریم ﷺ کا شدید دشمن تھا اور ہمیشہ اس کوشش میں رہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو دین کو بدنام اور صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کو جب اس شخص کے دعاوی کا علم ہوا تو آپ نے 8/اگست 1902ء کو اسے ایک چٹھی لکھی جس میں اسے مباہلہ کا چیلنج دیا۔

’’ڈوئی بار بار کہتا ہے کہ عنقریب یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ بجز اس گروہ کے جو یسوع مسیح کی خدائی مانتا ہے اور ڈوئی کی رسالت، اس صورت میں یورپ و امریکہ کے تمام عیسائیوں کو چاہئے کہ بہت جلد ڈوئی کو مان لیں تا ہلاک نہ ہو جائیں‘‘۔

(ریویو آف ریلیجنز دسمبر 1902ء)

جب ڈاکٹر ڈوئی نے حضرت مسیح موعود کے خط کا کوئی جواب نہ دیا تو حضرت اقدس نے 1903ء میں ایک اور مرسلہ کے ذریعہ اس چیلنج کو دہرایا۔ آپ نے لکھا:۔

’’میں عمر میں ستر برس کے قریب ہوں اور ڈوئی جیسا کہ وہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا۔ بلکہ خدا جو احکم الحاکمین ہے۔ وہ اس کا فیصلہ کرے گا اور اگر ڈوئی مقابلہ سے بھاگ گیا...... تب بھی یقیناً سمجھو کہ اس کے صیہون پر جلد تر ایک آفت آنے والی ہے‘‘۔ (اشتہار 23/اگست 1903ء)

ڈوئی کا احتراز

ڈوئی نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے اس کھلے چیلنج کو قبول کرنے سے احتراز کیا اور ان تحریروں کا کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن اخباروں میں شور مچ گیا اور ڈوئی پر دباؤ بڑھنے لگا کہ اس کے متعلق کچھ بیان دے بالآخر 26 ستمبر 1903ء میں تکبر سے بھرپور انداز میں اپنے انگریزی اخبار میں لکھا۔

’’ہندوستان میں ایک بیوقوف...... مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے اور لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو اس کا جواب کیوں نہیں دیتا اور کہ تو کیوں اس شخص کا جواب نہیں دیتا مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔ (حقیقۃ الوحی ص509)

ڈوئی کا تعارف

ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی 1847ء میں سکاٹ لینڈ کے علاقہ ایڈنبرگ (Edinburgh) میں پیدا ہوا۔ اس کا خاندان 1860ء میں آسٹریلیا منتقل ہو گیا لیکن 1867ء میں ڈوئی حصول تعلیم کے لئے واپس سکاٹ لینڈ آ گیا۔ پھر ملبورن چرچ میں منسٹر کے عہدے پر نامزد ہوا۔ 1878ء میں اس نے انٹرنیشنل ہیلنگ ایسوسی ایشن (International Healing Association) بنا کر لوگوں میں شہرت حاصل کرنا شروع کی کہ وہ بیماروں کو شفا دے گا۔

1896ء میں کرسچین کیتھولک چرچ فرقے کی بنیاد ڈالی وہ تثلیث کے عقیدے کا سرگرم مبلغ تھا۔ 1901ء میں اس نے ایک شہر آباد کرنا شروع کیا جس کا نام صیحون (زائن Illinois) رکھا جو شکاگو سے پچاس میل شمال کی جانب جھیل مشی گن (Michigan) کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔

یہاں ڈوئی کا اپنا اخبار ’’لیوز آف ہیلنگ‘‘ (Leaves of Healing) بڑی آب و تاب سے نکلا کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کی شہرت تمام امریکہ میں پھیل گئی اور اس کے مریدوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہونے لگا جو لاکھوں تک پہنچ گئی یہ اس کے عروج کا زمانہ تھا۔ بعد میں اس کے اپنے اخبار نے ڈوئی کے تمام عہدوں سے برطرف ہونے کی خبر پہلے صفحے پر شائع کی۔

ڈوئی کا دعویٰ

1901ء میں ڈاکٹر ڈوئی نے دعویٰ کیا کہ وہ حضرت مسیح کی آمد ثانی کے لئے بطور ایلیا کے ہے اور اس کا راستہ صاف کرنے آیا ہے۔ چونکہ علامات ظہور مسیح کے پورا ہونے کی وجہ سے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو مسیح کی آمد کا انتظار تھا اس لئے اس دعوے سے اس کو بہت ترقی حاصل ہوئی۔

یہ شخص دین حق اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید دشمن اور بدگو تھا اور ہمیشہ اس فکر میں رہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو دین حق کو صفحہ ہستی سے مٹا دے۔ چنانچہ اس نے اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ مورخہ 19 دسمبر 1903ء میں لکھا میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آوے کہ (دین حق) دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا (دین حق) کو ہلاک کر دے۔

ڈوئی کی بیماری اور موت

یکم اکتوبر 1905ء کو اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا ابھی اس کے اثرات چل رہے تھے کہ 19 دسمبر 1905ء کو دوبارہ حملہ ہوا اور وہ اس بیماری سے لاچار ہو کر صیحون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔

جونہی ڈوئی نے صیحون سے باہر قدم نکالا مریدوں کو تحقیقات سے علم ہوا کہ وہ نہایت ناپاک، شرابی، تمباکو نوش انسان تھا۔

یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سے زائد روپیہ اس نے بطور تحائف صیحون کی خوبصورت عورتوں کو دے دیا تھا۔ ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کر سکا۔ نتیجتاً اپریل 1906ء کو اس کی کیبنٹ کے نمائندوں کی طرف سے ڈوئی کو تار دیا گیا کہ ہم تمہاری بجائے والوا کی قیادت کو تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری منافقت، جھوٹ، غلط بیانیوں، فضول خرچیوں اور ظلم و استبداد کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔

اس نے بڑی کوشش کی کہ عدالتوں کے ذریعے صیحون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کرے لیکن ناکام رہا واپسی پر صیحون میں کوئی شخص اس کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا اپنے مریدوں کو مطیع بنانا چاہا مگر مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا جسمانی حالت ایسی خراب تھی کہ خود ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا۔ بلکہ اس کے حبشی غلام اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جاتے تھے اسی حالت میں وہ دیوانہ ہو گیا اور بالآخر 9 مارچ 1907ء کو صبح کے وقت بڑے دکھ اور حسرت کے ساتھ دنیا سے کوچ کر گیا اور یوں خدا کے مامور کا ایک عظیم الشان نشان پورا ہوا۔

قبولیت دعا کا عالمگیر نشان

حضرت اقدس مسیح موعود کو جب ڈوئی کی اس طرح حسرت ناک موت کا علم ہوا تو آپ نے اسے ایک عظیم الشان معجزہ قرار دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا ایشیا اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو سکتا ہے۔ وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے کیونکہ اور نشان جو میری پیشگوئیوں سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو پنجاب اور ہندوستان تک ہی محدود تھے اور امریکہ اور یورپ کے کسی شخص کو ان کے ظہور کی خبر نہ تھی لیکن یہ نشان پنجاب سے بصورت پیشگوئی ظاہر ہو کر امریکہ میں جا کر ایسے شخص کے حق میں پورا ہوا جس کو امریکہ اور یورپ کا فرد فرد جانتا تھا اور اس کے مرنے کے ساتھ ہی بذریعہ تاروں کے اس ملک کے انگریزی اخباروں کو خبر دی گئی۔

(حقیقۃ الوحی ص511)

جاؤں کہاں

میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں
چین دل آرام جاں پاؤں کہاں
یاں نہ گر روؤں کہاں روؤں بتا
یاں نہ چلاؤں تو چلاؤں کہاں
تیرے آگے ہاتھ پھیلاؤں نہ گر
کس کے آگے اور پھیلاؤں کہاں

(کلام محمود)

ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں
منجانب: مسرور بلاک ضلع فیصل آباد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
پرفیومز، کاسمیٹکس، لیڈیز بیگز، ہوزری
مناسب دام | اعلیٰ معیار
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0343-9166699, 0333-9853345

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ہمارے لئے دعا کرنا ناگزیر ہے

دعا کی اہمیت بلکہ فرضیت کو حضرت مصلح موعود یوں واضح فرماتے ہیں:

"خوب سمجھ لو کہ اگر تم آہ و بکا اور عجز و انکسار میں سستی کرو گے تو خدا کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ انسان خدا کا محتاج ہے۔ نہ کہ خدا انسان کا۔ انسان کو خدا کی ضرورت ہے نہ کہ خدا کو انسان کی۔ ہم فقیر ہیں اور خدا غنی۔ اس لئے ہمیں ضرورت ہے کہ اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ نہ کہ وہ ہمیں اپنے فضل اور رحم سے جگائے اور پھر بھی ہم اس سے کچھ نہ مانگیں۔ پس سستی کو چھوڑ کر دعائیں کرنے کی عادت ڈالو۔ کئی لوگ صرف فرض عبادت کو ضروری سمجھتے ہیں اور دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے سے غافل رہتے ہیں مگر یہ بھی دہریت کی ایک رگ ہے۔ جب کوئی قوم ذکر الٰہی کو چھوڑ دیتی ہے تو اسے ایک فضول چیز کی طرح نکال کر پھینک دی جاتی ہے۔"

(الفضل 24 اپریل 1997ء)

دعا ہمارا سہارا ہے

حدیث شریف میں دعا کو مخ العبادہ فرمایا گیا ہے یعنی دعا عبادت کا مغز اور مرکزی نقطہ ہے۔ دراصل انسان کی پیدائش کی غرض ہی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنا اور اس سے اپنی ہر حاجت عرض کرنا ہے یعنی بندہ اپنے مالک حقیقی کے تابع ہے اور مالک حقیقی اس کا حاجت روا ہے اس لئے دعا کرنا ایک بندے کی بندگی کا ثبوت بھی ہے اور اس کی ضرورت بھی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر ناراض ہوتا ہے جو اس کی جناب میں دعا نہیں کرتا۔

حضرت سرور کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سنے تو عافیت اور خوشحالی کے دنوں میں دعا جاری رکھو۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین و دنیا پر آفت نہ آئے گی"۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک قوم کو مصیبت میں گرفتار دیکھا تو فرمایا کیا یہ لوگ عافیت کے دنوں میں دعائیں نہیں کرتے تھے؟ ان فرمودات سے واضح ہوتا ہے کہ دعا کی مثال ایک خزانے یا جمع شدہ پونجی کی طرح ہے جو مشکل کے وقت بندے کے کام آتی ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ

اس بات کی ایک بہت عمدہ اور ایمان افروز اور سچی مثال حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے نے اپنی جید تصنیف "سلسلہ احمدیہ" میں محفوظ فرمائی ہے یہ 26 مئی 1908ء کی صبح کا واقعہ ہے جب حضرت مسیح موعود کے وصال کی غمناک گھڑی قریب تھی اور آپ کے پاس موجود حاضرین اور خدام کے دل رنج و غم سے بھرے ہوئے تھے۔ اس موقع پر حضرت اماں جان نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی "خدایا! اب یہ تو ہمیں چھوڑ رہے ہیں لیکن تو ہمیں نہ چھوڑیو"۔

(سلسلہ احمدیہ ص184 مطبوعہ بار اول 1939ء)

پھر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر "در مکنون" (1961ء) میں آگے کا واقعہ یوں بیان فرمایا۔

"ہماری اماں جان نے اس وقت اس کے تھوڑی دیر بعد اپنے بچوں کو جمع کیا اور صبر کی تلقین کرتے ہوئے انہیں ان نہ بھولنے والے الفاظ میں نصیحت فرمائی کہ:

"بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔"

(سیرت طیبہ ص242)

گویا آئندہ کے لئے کی گئی دعائیں جمع شدہ خزانہ کی مانند ہوتی ہیں جو وقت پر آسمان سے اترتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان گنت نعمتوں اور برکتوں کا مالک ہے

دعا اس یقین کے ساتھ کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب خیر اور خزانے ہیں اور اگر وہ کسی کو کوئی نعمت عطا کرنا چاہے یا دعا کرنے والے کی دلی مراد پوری کرنا چاہے تو اس کی بادشاہت میں خیر و فضل اور لطف و کرم کی کبھی کمی واقع نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے مقابل پر دنیا کے بڑے بڑے رؤساء اور بادشاہوں کے خزانے کچھ بھی حقیقت اور نسبت نہیں رکھتے۔ "تذکرۃ الاولیاء" میں اپنے وقت کے ایک ولی اللہ حضرت ابو علی شفیق بلخی کے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا بڑا پیارا اور روح پرور واقعہ درج ہے:

لکھا ہے کہ ایک دفعہ بلخ کے علاقہ میں سخت قحط سالی ہوگئی اور لوگ بے حد پریشان حال ہوئے۔ ایک دن دنیا کے پیچھے سرگرداں ابو علی شفیق بلخی بازار سے گزر رہے تھے کہ انہوں نے ایک غلام کو دیکھا جو بہت ہشاش بشاش اور مطمئن نظر آتا تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ لوگ تو قحط سے برباد ہوگئے ہیں اور تو اس قدر خوشی اور بے فکری میں ہے۔ اس پر اس غلام نے جواب دیا کہ میرے آقا کے پاس غلے کا انبار ہے۔ وہ مجھے کبھی بھوکا نہ رکھے گا تو پھر میں کیوں فکر اور غم کروں۔ یہ سن کر حضرت ابو علی شفیق بلخی کے دل پر بہت اثر ہوا اور آپ فوراً اللہ کے حضور جھکے اور عرض کیا: اے اللہ جب ایک غلام کو اپنے آقا پر اس قدر اعتماد ہے تو میں تیری ذات پر اعتماد کیوں نہ کروں جو تمام آقاؤں کا آقا اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ اس واقعہ نے آپ کی کایا پلٹ دی اور آپ اپنے وقت کے عالم ربانی کہلائے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میرا استاد تو ایک غلام ہے۔

("تذکرۃ الاولیاء" مترجم از حضرت فریدالدین عطار باب 17 ص115 ناشر ملک اینڈ کمپنی اردو بازار۔لاہور)

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے
(درثمین)

قبولیت دعا کے لوازمات اور گر

قبولیت دعا کے سلسلہ میں اول اور اہم بات یہ ہے کہ دعا کرنے والے کا اس بات پر کامل یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ قادر توانا ہستی ہے جس کے قبضۂ قدرت میں سب اسباب اور اثمار اور نتائج ہیں اور دعا پوری استقامت اور باقاعدگی سے جاری رکھنی چاہئے۔ قبولیت میں تاخیر سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ نیز کوئی ایسی دعا نہیں مانگنی چاہئے جو شریعت کے خلاف ہو یعنی معصیت میں داخل ہو۔ پورے الحاح اور گریہ وزاری سے دعا کرنا اس کی قبولیت کو نزدیک تر کر دیتا ہے۔

مولانا روم نے ایک نوجوان حلوہ فروش کی دلچسپ لیکن طویل حکائت بیان کی ہے جس کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ جب اس معصوم حلوہ فروش نے اپنے مال کا معاوضہ غصب ہوتے دیکھ کر گریہ وزاری شروع کر دی تو اللہ کریم نے اس کے لئے ادائیگی کا سبب پیدا فرمادیا۔

تا نہ گرید کودکِ حلوہ فروش
بحر بخشائش نمی آید بجوش

(جب تک حلوہ فروش کے بچے نے گریہ و زاری سے کام نہ لیا اس وقت تک لطف و عطا کے سمندر میں جوش پیدا نہ ہوا۔)

درود شریف کا اہتمام لازم ہے

دعا کرنے کے ساتھ ساتھ پورے اخلاص اور محبت کے ساتھ حضرت خاتم النبیین ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا التزام بھی ضروری ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ دعا آسمان پر جانے سے رکی رہتی ہے جب تک حضرت سرور کائنات ﷺ پر درود شریف نہ بھیجا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی تمام تر روحانی ترقیات کو رسول اللہ ﷺ کے فیضان اور درود شریف کا ثمرہ قرار دیا ہے اور آپ ان عنایات کا تصور کرکے اپنی نبی کریم ﷺ پر والہانہ انداز میں سلام و درود بھیجتے ہیں:۔

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے!

دوسروں کے لئے دعا کرنا

دوسروں کے لئے دعا کرنا بھی ایک نہایت ہی اعلیٰ اور مستحسن عمل ہے۔ ایسا کرنے سے انسان کی اپنے حق میں کی گئی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے کو بتائے بغیر اس کے حق میں کوئی دعا کرتا ہے تو خدا کا ایک فرشتہ یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! جو دعا یہ شخص اپنے بھائی کے لئے کر رہا ہے وہی دعا پہلے اس کے حق میں قبول فرما۔

اس حدیث مبارکہ کا تذکرہ و تلقین فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے ہمیں یہ لطیف نکتہ سمجھایا ہے کہ ممکن ہے کہ انسان کی دعا قبول نہ ہو لیکن جب خدا کا فرشتہ کسی کے حق میں دعا کرتا ہے تو وہ ضرور قبولیت کے لائق ٹھہرے گی۔ سلسلہ عالیہ کے ممتاز بزرگ حضرت مولانا شیر علی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ

"دوسروں کے لئے دعا کرنے سے دعا جلد قبول ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ دعا کی توفیق ملتی ہے۔" (الفضل 27 اگست 2005ء)

صدقہ و خیرات کی اہمیت

قبولیت دعا کے لئے صدقہ و خیرات کرنے کی بھی بہت تاکید آئی ہے۔ صدقات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ حکیم عبیداللہ رانجھا صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مولانا شیر علی سے دعا کی درخواست کی تو آپ نے تلقین کی کہ

"دعا سے قبل صدقہ و خیرات کرنا دعا کی قبولیت کے امکانات کو زیادہ قوی کر دیتا ہے۔"

(الفضل مورخہ 27 اگست 2005ء)

دو باتوں سے اجتناب لازم ہے

ہر صاحب ایمان پر فرض قرار دیا گیا ہے کہ دوسروں کا حق نہ کھائے اور ان پر زیادتی نہ کرے۔ یعنی رزق حلال کھانے والا ہو۔ اس طرح کسی پر کسی قسم کا ظلم کرنا یا کسی کمزور کو اپنے ستم و غضب کا نشانہ بنانا بھی قطعاً حرام ہے۔ مثلاً قرآن کریم فرماتا ہے کہ یقیناً ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ (سورۃ قصص آیت نمبر 38)۔ غور سے دیکھا جائے تو رزق کے معاملہ میں حد سے بڑھنے والا شخص حرام کی کمائی بھی ظلم کے ذریعہ ہی حاصل کرتا ہے یعنی کسی شخص کو رشوت دینے پر مجبور کرنے والا یا دھونس یا دھوکہ دہی سے کسی سے رقم بٹورنے والا ظالم ہی کہلائے گا۔ اور ظلم کی ساری شکلیں حرام ہیں۔ چنانچہ حضرت سرور کائنات ﷺ نے حج الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں خطبۂ حج دیتے ہوئے واضح فرمادیا تھا کہ ایک مومن کی جان، مال اور عزت دوسرے مومن پر قطعاً حرام ہے اور ان چیزوں کی ویسی ہی حرمت ہے جیسا کہ حج کے مبارک مہینے۔ مکہ کے مقدس شہر اور یوم عرفہ کے بابرکت دن کی حرمت ہے۔

ظالموں کے متعلق سبق آموز حکایتیں

خاکسار نے بہت عرصہ پہلے کسی کتاب میں ایک حکائت بھی پڑھی تھی شائد یہ حکائت ''گلستان'' کی ہی ہو کہ ایک ظالم بادشاہ نے کسی بزرگ سے عرض کیا کہ میری مشکل دور ہونے کے لئے دعا کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے بادشاہ! تمہارے ظلموں کی وجہ سے ان گنت رعایا تمہارے خلاف بددعائیں کر رہی ہے تو ان کے مقابل میں میری دعا تمہیں کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے پہلے اپنے ہاتھ مخلوق خدا پر ظلم سے روکو تا کہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ''گلستان'' کے پہلے باب میں مختلف بادشاہوں کے متعلق دلچسپ اور سبق آموز حکایات لکھی ہیں۔

ایک حکایت میں اپنے متعلق ذکر کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جامع مسجد دمشق میں اعتکاف بیٹھا ہوا تھا کہ عرب کا ایک ظالم و بے انصاف بادشاہ آیا اور اس نے نماز ادا کر کے دعا کی اور پھر میرے پاس آیا اور کہا کہ آپ ایک بزرگ درویش ہیں لہٰذا میرے لئے دعا کریں کیونکہ مجھے ایک قوی دشمن کا سامنا ہے۔ شیخ سعدی نے جواباً کہا کہ اپنی کمزور رعیت پر رحم کرو تا کہ آسمان کا قادر و توانا مالک تمہیں طاقتور دشمن کے شر سے محفوظ رکھے۔

ایک اور چھوٹی سی لیکن عبرت انگیز حکایت یوں درج ہے کہ ایک ظالم و جابر بادشاہ نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کون سی عبادت افضل ہے۔ اس دانشمند نے جواب دیا کہ تمہارے لئے دوپہر کو زیادہ سے زیادہ سو جانا بہتر ہے تا کم از کم اس وقت مخلوق خدا تمہارے ظلم سے محفوظ رہے۔

قبولیت دعا میں تاخیر یا ظاہری ناکامی

قبولیت دعا کے لئے یقین، استقلال اور صبر کی بڑی اہمیت ہے۔ بعض دفعہ انسان گھبرا جاتا ہے کہ اس کی دعا قبول نہیں ہو رہی۔ اہل اللہ کا یہ قول ہے کہ دعا کے تین نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

اول دعا کا من و عن قبول ہو جانا۔ دوم ظاہری طور پر دعا کے قبول ہونے کی بجائے کسی بلا کا ٹل جانا۔ سوم آخرت میں دعا کا اجر عطا ہونا۔ بہر حال دعا مانگنے والے کو دعا کا ثواب مل جاتا ہے کیونکہ دعا کے دوران انسان جو اللہ تعالیٰ کی مناجات کرتا ہے اور اللہ کی طرف متوجہ رہتا ہے وہ گویا ذکر الٰہی کی ہی ایک شکل ہے اور اس کا ثواب بفضل اللہ تعالیٰ ضرور عطا ہوتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے اس لئے بعض اوقات ہم جو دعا مانگ رہے ہوتے ہیں وہ ہمارے دین و دنیا کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتی بلکہ نقصان دہ ہو سکتی ہے اس لئے ایسی دعا ظاہری طور پر قبول نہیں ہوتی۔

ایک لطیف نکتہ

''الفضل'' مورخہ 18 مارچ 2005ء میں حضرت پیر افتخار احمد صاحب خلف الرشید حضرت صوفی احمد جان صاحب کی خود نوشت سوانح حیات کا ایک حصہ شائع ہوا ہے۔

اس مطبوعہ مضمون میں آپ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جو فرماتا ہے ادعونی استجب لکم۔ اس میں 'ل' کا مطلب یہ ہے کہ جس میں تمہارا فائدہ ہوگا۔ حضور سے میں نے یہ بھی سنا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مومن کی اصل دعا قبول ہو ہی جاتی ہے۔'' (افتخار الحق ص334)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے ترجمہ قرآن میں سورۃ مومن رکوع 6 کے ان الفاظ کا ترجمہ یوں ہے ''دعا کرو مجھ سے میں قبول کروں گا تمہارے لئے'' بعض دفعہ انسان اپنے محدود علم کے مطابق ظاہری طور پر پسندیدہ دعا پر زور دیتا ہے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کامل علم اور کامل حکمت والا ہے اس لئے وہ اسے قبول نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک دل میں اتر جانے والی مثال بیان فرمائی کہ بچہ اپنی نادانی اور کم فہمی سے آگ کے انگاروں کو چمکدار اور خوبصورت سمجھ کر ہاتھ میں پکڑنا چاہتا ہے لیکن چونکہ اس کی ماں کو علم ہوتا ہے کہ یہ دہکتے ہوئے انگارے اس کے لئے بے حد خطرناک ہیں اس لئے بچے کی شدید خواہش اور چیخنے چلانے کے باوجود ماں ان کی خواہش پوری نہیں ہونے دیتی۔

حضرت راجیکی صاحب کی ایک دلی آرزو کا بر نہ آنا

حضرت غلام رسول راجیکی صاحب نے اپنی خوبصورت سوانح حیات ''حیات قدسی'' حصہ چہارم ص 19-18 پر اپنی دعا کا ایک چشم کشا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ لیجئے مختصراً ملاحظہ فرمائیے۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مناظرے کے سلسلہ میں انہیں لاہور سے حافظ آباد جانا تھا۔ جب وہ سانگلہ ہل جنکشن پر پہنچے تو وہاں انہیں ٹرین تبدیل کرنی تھی۔ چنانچہ اگلی ٹرین کے متعلق دریافت کرنے پر ایک شخص نے بتایا کہ وہ گاڑی سامنے کے پلیٹ فارم پر تیار کھڑی ہے۔ حضرت راجیکی صاحب نے اپنا بھاری بھر کم سامان خود ہی اٹھا لیا اور تیز تیز قدموں سے دوسرے پلیٹ فارم کی طرف روانہ ہوئے۔ اتنے میں وہ گاڑی چل پڑی۔ اس کے بعد کی تفصیل حضرت راجیکی صاحب کے درد بھرے لہجے میں سنئے:

''میں اس کام کی اہمیت کے پیش نظر دوڑتا ہوا اور دعا کرتا ہوا گارڈ کے ڈبے تک جا پہنچا اور بڑے الحاح سے اسے کہا کہ مجھے بہت ضروری کام ہے گاڑی ذرا روکیں یا آہستہ کریں تا کہ میں سوار ہو جاؤں میں اس طرح گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑتا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع سے دعا کر رہا تھا کہ پلیٹ فارم ختم ہو گیا میں سخت مایوس اور رنجیدہ ہوا۔ یہ کام سلسلہ کا تھا۔ مجھ سے جہاں تک ہو سکا میں نے کوشش کی اور نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہی عرض کرتا رہا لیکن اس نے میری التجا کو نہ سنا اب میں کیا کرتا مجھے سخت درد اور دکھ محسوس ہو رہا تھا۔ اسی حالت میں پلیٹ فارم پر بیٹھ گیا۔ ایک شخص نے مجھے اس طرح دیکھ کر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کو کہاں جانا تھا میں نے کہا کہ مجھے ایک نہایت ضروری کام کے لئے حافظ آباد پہنچنا تھا۔ اس نے کہا کہ حافظ آباد کی گاڑی تو سامنے کھڑی ہے اور چند منٹ میں روانہ ہوگی۔ یہ گاڑی تو لاہور جا رہی ہے۔ جونہی میں نے یہ بات سنی میرے شکوہ و شکایت کے خیالات جذبات تشکر سے بدل گئے۔ میں نے حافظ آباد والی گاڑی میں سوار ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا کہ کس طرح اس نے میری دعا کو جو میرے لئے بہت ہی نقصان دہ تھی اور جس کے قبول ہونے کے لئے میں تضرع سے درخواست کر رہا تھا رد کر کے مجھے تکلیف اور نقصان سے بچا لیا..........

اس واقعہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ دعاؤں کے رد ہونے میں بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی خاص مصلحتیں کارفرما ہوتی ہیں جو سراسر انسان کے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں جن کو انسان اپنے ناقص علم کی وجہ سے نہیں سمجھتا ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر وقت دنیا پر اپنا سایہ کئے ہوئے ہے۔''

(''حیات قدسی'' حصہ چہارم ص18، 19)

حضرت مصلح موعود کے یہ الفاظ بار بار پڑھنے کے لائق ہیں:

''اس طرح بھی اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے جو کہ انسانی نظر میں رد کی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے لیکن نادان گھبراتا ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ اس کا قبول ہونا یہی ہوتا ہے کہ رد کی جائے''۔

(خطبات محمود۔ خطبہ فرمودہ 6 اگست 1915ء)

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے
(درثمین)

دعا کے دونوں کنارے بابرکت ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

پس دعا کریں، پھر دعا کریں اور پھر دعا کریں۔ اشکوں کی راہ سے اپنے خون بہائیں خدا کی راہ میں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور سارے کام بنادے گا۔ پتہ بھی نہیں لگے کہ بوجھ کس چیز کا نام ہے۔ بوجھ خود بخود اترتے چلے جاتے ہیں اور قربانیوں کی توفیق ملتی جاتی ہے۔

دعا ایک ایسی عظیم الشان چیز ہے کہ اس کے دو پہلو ہیں برکت کے۔ اس کا وہ کنارا بھی بابرکت ہے جہاں سے یہ اٹھتی ہے اور وہ کنارا بھی بابرکت ہے جہاں یہ پہنچتی ہے۔ دعا کرنے والے کو قبولیت دعا سے پہلے دعا کی کچھ برکتیں نصیب ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ دعا کرنے والے کے دل میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے۔ دعا اس کے اندر اپنے پیچھے ایک سچائی چھوڑ جاتی ہے۔ اس کے اندر بعض ایسی اعلیٰ صفات پیدا کر جاتی ہے کہ ابھی قبول بھی نہیں ہوئی ہوتی اور اپنی برکتیں عطا کر دیتی ہے۔ پھر جب دعا عرش الٰہی کے کنگروں تک پہنچتی ہے تو بے انتہائی برکتیں لے کر نازل ہوتی ہے۔ تو جس کے دونوں کنارے بابرکت ہوں اس سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ایسی دعاؤں کے نتیجے میں حاصل ہونے والی برکتوں سے جماعت احمدیہ کو بے انتہاء فوائد پہنچیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ قرآن کریم میں دنیا کی یا کائنات کی مثالیں پیش کر کے الٰہی مضامین بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح دعا پر بھی غور کریں تو دنیا میں اس کی ایک بڑی عجیب مثال نظر آتی ہے جب پانی سے بخارات اٹھتے ہیں تو وہ بجلی کی ایک قوت سمندر میں چھوڑ جاتے ہیں اور ایک دوسری قوت آسمان میں لے جاتے ہیں۔ یعنی اٹھتے وقت بھی قوت پیدا کرجاتے ہیں اور جہاں پہنچ رہے ہیں وہاں بھی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ بجلی کی ایک قسم مثبت یا منفی (کہیں مثبت، کہیں منفی) سمندر کی سطح پر رہ جاتی ہے اور ایک قوت اٹھ کر آسمان پر چلی جاتی ہے اور دونوں مختلف سطحوں سے مختلف قسم کی قوتیں اٹھ رہی ہوتی ہیں۔ کہیں سے مثبت اٹھ رہی ہے، کہیں سے منفی۔ کہیں منفی پیچھے رہ رہی ہے، کہیں مثبت پیچھے رہ رہی ہے۔ نتیجۃً سارا آسمان قوت سے بھر جاتا ہے اور پھر جب بجلی کی وہ طاقتیں ایک دوسرے کے ساتھ عمل کرتی ہیں تو اس کے نتیجے میں فضلوں کی وہ بارش پیدا ہوتی ہے جو آپ دیکھتے ہیں۔

کچھ اسی قسم کا نظام میں نے دعا کا بھی دیکھا کہ **جب دعا خلوص کے ساتھ اور سچائی کے ساتھ دل سے اٹھتی ہے تو ایسی دعا انسان کو پاک کر دیتی ہے۔** انتظار نہیں کرواتی کہ میری قبولیت کا انتظار کرو۔ اس کی ساری محنت کا بلکہ اس محنت سے کہیں بڑھ کر پھل اس کو عطا کر جاتی ہے۔ پھر جب وہ فضل بن کر نازل ہوتی ہے تو انسان کہتا ہے کہ یہ تو فضل ہی فضل ہے میری دعا تو میرا اجر اور پھل مجھے دے گئی تھی۔ جو کچھ ہے محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے پس اس جذبے کے ساتھ اور دعا کے اس فلسفے کو سمجھتے ہوئے دعائیں کریں۔

(الفضل 21 فروری 1983ء)

خورشید شاپنگ سنٹر

پرفیوم، کاسمیٹکس، ہوزری اور انڈر گارمنٹس
مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فضل محمد فاتح: 047-6213001

احباب جماعت کو
نیا سال مبارک ہو

ہماری مفید مجرب دواؤں کی
فہرست مفت حاصل کریں۔

قائم شدہ 1954ء
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:0476212434,6211434

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

میاں آٹوز ورکشاپ

تمام گاڑیوں کا آٹو مکینیکل + الیکٹریشن +
ڈینٹنگ + پینٹنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

پروپرائیٹر: منصور احمد 0335-1172278
ریلوے روڈ ربوہ

طاہر سپیئر پارٹس اینڈ سلیم آٹوز

گوجرانوالہ روڈ بنگلہ میانوالی ضلع سیالکوٹ

موٹر سائیکل پارٹس

طالب دعا: مرزا محمد نواز طاہر
فون شوروم: 052-6280081

سپیڈ اپ کارگو سروسز

مناسب ریٹ تیز ترین سروس
Fedex اور DHL کی سہولت
پورے پاکستان سے سامان پک کرنے کی سہولت

عوام کی سہولت کے لئے ہفتہ اتوار کو بھی کھلا رہے گا

پروپرائیٹر: چوہدری محمد اجمل شاہد 047-6214269 مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ: 0310-7968200

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز

اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان

- چاکلیٹ کیک
- فریش کریم کیک
- پیسٹری
- کریم رول
- کوکونٹ بسکٹ
- سپیشل کیک رس
- کھتائی
- فروٹ کیک
- شیر مال
- رس

اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں

پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

چیتا، نائیک، ڈان کارلوس، ڈیزل کولیکشن، ڈان سٹائل، کالزہ، لیزا، سکوز اور ٹاز برانڈز کے علاوہ سکول شوز کی ورائٹی ہر وقت دستیاب ہے۔ کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

سروس شوز پوائنٹ

وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

f servisshoespoint RABWAH

طالب دعا: عامر نعیم طاہر: 0301-7970654-047-6212762

رفیق سنز موبائلز شاپ

ایزی پیسہ، یو پیسہ، موبی کیش، نیو سم کنکشن، گمشدہ سم فوراً نکلوائیں، MNP

نزد گلیکسی ہیئر ڈریسر اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
شفیق احمد سیال: 0332-7055434

راجوری شوز

مکمل ورائٹی لیڈیز اینڈ جینٹس اور بچگانہ شوز دستیاب ہیں۔

محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
رابطہ نمبر: 0300-5453272

Hoover World Express

اعلیٰ سروس ہماری پہچان

کوریئر اینڈ کارگو سروس

کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی
دنیا بھر میں سامان بھجوانے کے لئے رابطہ کریں۔

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

72 گھنٹے میں ڈیلیوری اور سامان پک کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔
UPS, Fedex ,DHL نیز ہر سروس دستیاب ہے۔

بلال احمد انصاری
0345 / 0321 /4866677
0333-6708024, 042-37418584
شاپ نمبر 25 ہجویری سنٹر ملتان روڈ چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

ہم پیارے آقا کی صحت و سلامتی
اور
درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

BETA®
PIPES

042-5880151-5757238

اسم اعظم۔ ہر آفت سے نجات دینے والی دعا

رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

عبدالسمیع خان

الہامی دعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود 7 دسمبر 1902ء کو نماز ظہر کے لئے بیت الذکر میں تشریف لائے تو فرمایا:

رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا تعالیٰ کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آتے ہیں۔ ایک ان میں سے میری طرف آیا۔ تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا۔ پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا۔ پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پُر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا۔ میں نے اس وقت غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا۔ اس وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی۔

رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

(یعنی اے میرے رب! ہر ایک چیز تیری خدمت گزار ہے۔ اے میرے رب! پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما)

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی۔

ایک آریہ میرے پاس دوا لینے آیا کرتا ہے۔ میں نے اسے یہ خواب سنائی تو اس نے کہا کہ مجھے بھی لکھ دو اور اس نے یاد کر لیا۔

نماز مغرب کے بعد حضور نے پھر اسی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

آج جو خواب میں الہام سے کلمات بتائے گئے ہیں میں نے ارادہ کیا ہے کہ ان کو نماز میں دعا کے طور پر پڑھا جائے اور میں نے خود تو پڑھنے شروع کر دیئے ہیں۔ (ڈائری 7 دسمبر 1902ء)

نسیان اور طاعون کا علاج

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ مجھے نسیان کی بیماری بہت غلبہ کر گئی ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ رب کل شیءٍ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھا کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مجھے بہت ہی فائدہ ہوا۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص 19 روایت نمبر 490)

حضرت چراغ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود بیان کرتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ طاعون پڑی تو مجھے اور میری والدہ کو حضور نے یہی دعا سکھائی اور فرمایا اپنے گاؤں والوں کو بھی سکھا دو۔

(رجسٹر روایات جلد 6 ص 35)

صیغہ جمع

10 دسمبر 1902ء کو مغرب اور عشاء کے درمیان بیت الذکر میں بیٹھے ہوئے حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضور سے دریافت کیا کہ یہ دعا رب کل شیءٍ والی جو الہام ہوئی ہے اگر اس میں بجائے واحد متکلم کے جمع متکلم کا صیغہ پڑھ کر دوسروں کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو حرج تو نہیں۔ حضور نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 10 دسمبر 1902ء)

19 دسمبر 1902ء کو حضرت مسیح موعود مجلس عرفان میں رونق افروز ہوئے تو حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے ایک شخص کا خط پیش کیا جس میں سوال تھا کہ اس دعا کو صیغہ جمع میں پڑھ لیا جائے یا نہیں حضور نے فرمایا:

اصل میں الفاظ تو الہام کے یہی ہیں (یعنی واحد متکلم) اب خواہ کوئی کسی طرح پڑھ لے قرآن مجید میں دونوں طرح دعائیں سکھائی گئی ہیں۔ واحد کے صیغہ میں بھی جیسے رب اغفرلی ولوالدی اور جمع کے صیغہ میں بھی جیسے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ ...... اور اکثر اوقات واحد متکلم سے جمع متکلم مراد ہوتی ہے جیسے اس ہماری الہامی دعا میں فاحفظنی سے یہی مراد نہیں ہے کہ میرے نفس کی حفاظت کر بلکہ نفس کے متعلقات اور جو کچھ لوازمات ہیں سب ہی آ جاتے ہیں۔ جیسے گھر بار، خویش و اقارب اعضاء و قویٰ وغیرہ۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 19 دسمبر 1902ء)

دعا کے مطالب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 4 /اکتوبر 1968ء کو اس دعا کے پڑھنے کی تحریک فرمائی اور اس کے مطالب اور مفاہیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ فرمایا:

اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے سچی توحید اور ربوبیت تامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے وہ کہ جو ربوبیت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کے سامان بھی پیدا کرتا ہے اور وہی ہے کہ اس کے ارادوں میں کوئی غیر روک نہیں بن سکتا اور ہر چیز کو اس نے مسخر کیا ہوا ہے وہ اس کام پر لگی ہوئی ہے جس کام پر اللہ رب کریم نے اسے لگایا ہے۔ دنیا میں جس چیز پر چاہو نگاہ ڈالو۔ سورج، چاند اور آسمان کے ستارے۔ درخت جھاڑیاں اور پھولوں کے پودے۔ لعل و جواہر، زمرد۔ یاقوت۔ کوئلے کا پتھر یا چونے کا پتھر یا زمین کے سارے ذرے اور ان ذروں میں چھپی ہوئی ایٹمی توانائی۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ نے مسخر کی ہوئی ہے۔

اور وہ اللہ تعالیٰ کی اس تسخیر کے نتیجہ میں وہی کام کرتی ہے جس کا اس کا پیدا کرنے والا رب ارادہ کرے اور جس کا وہ فیصلہ کرے اور یہ خادم رب یہ کسی انسان کو کوئی مضرت اور کوئی دکھ اور کوئی ایذا نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک کہ اس کا ارادہ دکھ پہنچانے یا ایذا دینے یا مشقتوں میں ڈالنے کا نہ ہو......

غرض اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے توحید کا سبق ہمیں دیا اور ربوبیت تامہ کی طرف ہمیں متوجہ کیا اور ہمیں بتایا کہ تمام اشیاء (مخلوق) مضرت اسی وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کا اذن مضرت پہنچانے کا ہو اور تمام نفع مند چیزوں سے انسان صرف اس وقت نفع حاصل کر سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا بھی منشاء ہو کہ وہ ان سے نفع حاصل کرے۔ اس لئے خدا سے یہ دعا کرو کہ اے ہمارے رب مضرتوں سے ہماری حفاظت کر نفع ہمیں پہنچا ہماری نصرت اور مدد کو آ اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔ یہ دعا حضرت مسیح موعود کو الہاماً سکھائی گئی ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ اسم اعظم ہے کیونکہ اس میں ربوبیت تامہ اور سچی توحید کو بیان کرنے اور اس کا اقرار کرنے کے بعد انسان دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تین بنیادی چیزیں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے۔

1۔ ایک اس کی حفاظت

2۔ ایک اس کی نصرت

3۔ اور ایک اس کی رحمت

اور جو شخص اپنے رب کی ربوبیت کا عرفان رکھتا ہو اور اپنے خادم اور عاشق ہونے کا احساس رکھتا ہو اس کے دل میں ایک تڑپ اور ایک آگ ہو جو ایک عاشق صادق کے دل میں ہوتی ہے اور وہ یہ جانتا ہو کہ اپنے رب سے تعلق قائم کئے بغیر میری زندگی بے معنی اور لایعنی ہے اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری زندگی کا مقصد صرف اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ میرے ساتھ تین حسن سلوک کرے مجھ پر تین احسان کرے ایک تو وہ میری حفاظت کی ذمہ داری لے لے دوسرے وہ ہر وقت میری نصرت اور مدد کے لئے تیار رہے نیز (3) ہر وقت اپنی رحمتوں سے مجھے نوازتا رہے۔

پس یہ ایک بڑی کامل دعا ہے۔

یہ ہمیں سچی توحید سکھاتی ہے۔ ...... اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھتا رہے گا وہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے گا۔ اس لئے میں آج اس دعا کا مختصر مفہوم بیان کرنے کے بعد اپنے دوستوں کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کثرت کے ساتھ اس دعا کو پڑھیں تا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آ جائیں تا خدا ہر وقت ان کے ساتھ ان کی مدد اور نصرت کے لئے کھڑا رہے اور اس کی رحمت ان کو اس طرح گھیر لے جس طرح نور اس چیز کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے۔

(الفضل 13 مارچ 1971ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ 30 مئی 1986ء میں فرمایا۔

رمضان کے شروع ہونے سے ایک دو روز پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک رات مجھے بار بار مسلسل اس دعا کی طرف متوجہ فرمایا: رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا اور یہ نظارہ بار بار میں دیکھتا رہا کہ ابھی کچھ آفات جماعت کے سامنے باقی ہیں ان آفات کو ٹالنے کے لئے میں مختلف دعائیں کرتا ہوں اور کچھ اثر پڑتا ہے اور پھر بھی وہ باقی رہتی ہیں۔ پھر میری توجہ اس طرف مبذول ہوتی ہے کہ رب کل شیء خادمک کی دعا کرنی چاہئے اور جب **میں یہ دعا کرتا ہوں تو جس طرح تیزاب سے زنگ گھل جاتا ہے یا صبح صادق سے اندھیرے ڈھل جاتے ہیں اسی طرح وہ آفات بالکل زائل ہو جاتی ہیں** ان کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ تو چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات صرف اپنے تک محدود رکھنے کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کو بتانے کی خاطر مجھ پر ظاہر فرمائی ہے۔ اس لئے رمضان کے آخری عشرہ میں خصوصیت کے ساتھ اس دعا کا بھی ورد کریں۔

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 398)

دعا کی تاثیرات۔ چند واقعات

1۔ مکرم خواجہ گل محمد صاحب لکھتے ہیں:

میرے سمدھی میاں عبدالقیوم صاحب ایم اے 17 جنوری 1978ء کو لاہور سے ہوائی جہاز کے ذریعہ کوئٹہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اب اس ہوائی سفر کی روداد اہلیہ میاں عبدالقیوم صاحب سے سننے۔ آپ اپنی بیٹی کو تحریر کرتی ہیں کہ:

ہوائی جہاز نے ٹھیک وقت پر پرواز کی۔ جب 45,40 میل لاہور سے دور پہنچا تو جہاز تھرانے لگا اور سخت جھٹکے دینے لگا۔ اوپر شیلف Shelf میں رکھا ہوا سامان نیچے گر پڑا اور ٹرالیوں پر رکھی ہوئی چائے دانیاں اور کھانے کی اشیاء بھی فرش پر مع ٹرالیوں کے لڑھک گئیں۔ سب مسافروں نے بیلٹ باندھ لیں۔ مگر جہاز نے زور دار جھٹکے دینا شروع کر دیئے۔ ایئر ہوسٹس اور دیگر عملہ بھی غائب ہو گیا۔ جہاز کی دم اوپر اٹھ گئی اور ناک کے بل زمین کی طرف گرنا شروع کر دیا۔ تمام مسافروں نے بدحواس ہو کر چیخنا چلانا شروع کر دیا۔ بعض کی حالت تو نیم پاگلوں جیسی ہو گئی چھوٹی بچی بے ہوش ہو گئی اور میرا اپنا گلا بھی چیختے چیختے بیٹھ گیا۔ اگر کوئی شخص اپنے ہوش و حواس میں تھا تو وہ میاں عبدالقیوم تھے۔ انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا کر آنکھوں پر رکھے ہی تھے کہ جہاز سیدھا ہو گیا اور آسمان کی طرف پرواز کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد پائلٹ Pilot نے

لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا کہ جہاز ایئر پاکٹ میں پھنس گیا تھا۔ اب ایئر پاکٹ سے باہر نکل آیا ہے۔ جہاز میں کوئی خرابی نہیں۔ آپ لوگ مطمئن رہیں۔ اس کے بعد ہوسٹسز اور دیگر عملہ بھی ڈیوٹی پر آ گیا اور کھانے پینے کی چیزیں مسافروں کے سامنے رکھ دیں۔ مگر کسی نے کچھ نہیں کھایا۔

میں نے اس خاص دعا کے متعلق باصرار ان سے پوچھا تو انہوں نے لکھا کہ میں رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا پڑھ رہا تھا۔

2۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی کے حلیف جاپان نے برما کے دارالخلافہ شہر رنگون پر مورخہ 23 دسمبر 1942ء کو پہلا ہوائی حملہ کیا۔ راقم الحروف اس زمانہ میں مع فیملی رنگون میں کاروباری سلسلہ میں مقیم تھا۔ ہوائی حملہ میں جاپانی طیاروں نے نیچی پرواز میں شہر کے مختلف حصوں پر نہتی مخلوق خدا پر مشین گنگ کی اور تباہی خیز بمباری بھی کی۔ اس حملہ کے نتیجہ میں قریباً سات ہزار افراد لقمہ اجل بنے سب سے زیادہ تباہی ایک پارک میں ہزار ہا کی تعداد میں جمع افراد پر آئی۔ اس پارک کا نام بوٹا ٹانگ پارک ہے۔

جب ہوائی حملہ ختم ہوا اور آل کلیئر کا سائرن بجا تو میں اپنے احمدی احباب کی خیریت معلوم کرنے باہر نکلا۔ اسی دوران ایک احمدی بھائی مسمی دین محمد یا محمد دین متوطن ہوشیار پور سے ملاقات ہوئی۔ وہ بوٹا ٹانگ پارک میں حملہ کے دوران موجود تھے اور وہاں سے ہی آ رہے تھے۔ وہ کچھ ہراساں اور کچھ مسرور نظر آ رہے تھے۔ انہوں نے بتلایا کہ ایک بم ان کے بہت قریب آ کر گرا اور جب اس کے پھٹنے کا دھماکہ ہوا تو اندھیرا چھا گیا۔ فضا میں مٹی اور گرد نے اندھیرا کر دیا۔ جب مٹی اور گرد بیٹھ گئی تو اپنے اردگرد دیکھا کہ چاروں طرف لاشیں ہی لاشیں پڑی ہیں اور خون ہی خون ہے۔ میرے کپڑوں پر بھی خون کے دھبے ہیں۔ میں سمجھا کہ میں بھی زخمی ہو گیا ہوں۔ میں نے اپنے بدن کا جائزہ لیا میں ٹھیک ٹھاک تھا۔

بھائی صاحب میں رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پڑھتا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے اپنی حفاظت میں رکھا۔

(روزنامہ الفضل 9 اپریل 1978ء)

3۔ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ لکھتے ہیں:۔

مورخہ 3 مارچ 2015ء کو ہماری لاہور سے نیویارک کی فلائٹ بذریعہ PIA تھی۔ جہاز پہلے مانچسٹر (UK) گیا۔ وہاں پر سب مسافروں کو نیچے اتار کر سکیورٹی چیک ہوا اور ہم لوگ دوبارہ جہاز میں جا بیٹھے۔ اس کارروائی پر دو گھنٹے لگے۔ مانچسٹر سے جہاز اڑا اور تھوڑی دیر بعد سمندر کے اوپر پرواز کرنے لگا۔ سفر کا زیادہ تر حصہ بحر اوقیانوس کے اوپر سے گزرنا تھا۔ ابھی پرواز کو کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ پرواز ناہموار ہو گئی اور جہاز ہچکولے کھانے لگا۔ جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ باہر 220 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چل رہی ہے۔ اس لئے پرواز ناہموار ہے اور ہمارے پاس اس مشکل کا کوئی حل نہیں۔ انگریزی میں اس نے کہا

"We have no solution to this problem."

لوگ سہم گئے۔ خاموشی چھا گئی۔ مجھے کپتان کے اس اعلان پر افسوس ہوا کہ بیچارے کو پتہ ہی نہیں کہ ہر مسئلے کا حل دعا ہے اور یہی ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے جس سے ہم ہر مشکل سے بچ سکتے ہیں۔ میں نے ساتھ بیٹھی اپنی اہلیہ سے کہا کہ ان کو اس بات کا ادراک ہی نہیں کہ ہمارا ایک قادر اور توانا خدا ہے جو خوف کو امن میں بدل دیتا ہے اور ہمیشہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔

اہلیہ سے میں نے کہا آپ رب کل شیء والی دعا پڑھیں، میں درود شریف پڑھتا ہوں۔ مشکل دور ہو جائے گی۔

حضور نے فرمایا ہے: "یہ دعا ایک حرز اور تعویذ ہے۔...... میں اس دعا کو اب التزاماً ہر نماز میں پڑھا کروں گا۔ آپ بھی پڑھا کریں۔ اس میں بڑی بات جو ہے توحید سکھاتی ہے یعنی اللہ جلشانہ کو ہی ضار اور نافع یقین دلاتی ہے۔ یہ ہے کہ اس میں سکھایا گیا ہے کہ ہر شے تیری خادم ہے یعنی کوئی موذی اور مضر شے تیرے ارادے اور اذن کے بغیر کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتی"۔

چنانچہ ہم دونوں میاں بیوی نے اس دعا اور درود شریف کا مسلسل ورد کیا۔ اللہ نے فضل فرمایا، ہماری التجا اور دعا سن لی اور تھوڑی دیر بعد پرواز نارمل ہو گئی۔ مسافروں نے سکھ کا سانس لیا اور زندگی کا شور بحال ہوا۔ ورنہ اتنا عرصہ تو سب ڈر اور خوف کے مارے سہم کر بیٹھے تھے اور انجانے خوف میں مبتلا تھے۔

اللہ کا شکر ہے کہ خیریت سے نیویارک کے JKF ہوائی اڈا پر جہاز اترا، جہاں ہماری بیٹی اور داماد ہمیں اپنے شہر GLENMONT سے لینے آئے تھے۔

4۔ مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع احمد صاحب آف پشاور نے جلسہ سالانہ یو۔کے 2003ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب سن کر مجلس نصرت جہاں کے تحت اپنی خدمات وقف کیں۔ حضور نے ان کا تقرر احمدیہ کلینک تنزانیہ کے لئے منظور فرمایا اور مکرم ڈاکٹر صاحب 6 مئی 2005ء کو کراچی سے دارالسلام کے لئے روانہ ہوئے۔

دوران سفر انہیں جو واقعہ پیش آیا اور نصرت الٰہی کا جو ایمان افروز نظارہ انہوں نے قبولیت دعا کے نتیجہ میں دیکھا وہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔

میرا سفر پاکستان سے 6 مئی 2005ء کو بذریعہ جہاز پہلے دبئی، نیروبی اور پھر تنزانیہ تک تھا۔ نیروبی تک خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت پہنچ گیا تھا۔ لیکن تنزانیہ دارالسلام کے لئے Kenyan Airways پر چڑھنے لگے تو پہلے تو سامان گم ہو گیا تھا جو کہ ڈھونڈنے کے بعد بھی نہیں ملا تو مجھے کہا گیا کہ آپ اس جہاز پر جائیں سامان اگلے جہاز سے بھجوا دیں گے۔ خیر خدا تعالیٰ کا نام لے کر جہاز پر سوار ہو گیا۔ حسب عادت سفر شروع کرنے سے پہلے دعا پڑھ لی تھی۔ دارالسلام تک سفر بہت آرام سے گزرا اور پائلٹ نے کہا کہ ہم کچھ ہی دیر میں دارالسلام کے ہوائی اڈہ پر اتریں گے اور آپ اپنے اپنے حفاظتی بیلٹ باندھ لیں لیکن جہاز نیچے جانے کی بجائے اوپر چلا گیا۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آئی۔ تھوڑی دیر بعد جب جہاز نے ایئرپورٹ کے اردگرد تین چار چکر لگائے اور Flight Crew کبھی جہاز میں ایک طرف بھاگ رہے ہیں اور کبھی دوسری طرف تو لوگوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور پوچھنا شروع کر دیا۔ اتنی دیر میں پائلٹ نے کہا کہ جہاز کے پہیے نہیں کھل رہے ہیں اور ہم اور انجینئرز کوشش کر رہے ہیں کہ کھل جائیں۔ تھوڑی سی گھبراہٹ ہوئی لیکن دل میں آیا کہ میں تو حضرت مسیح موعود کا مہمان ہوں۔ مجھے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ دل کو تسلی تھی لیکن جب جہاز کو فضا میں ایک گھنٹہ اور 20 منٹ ہو گئے تو پھر گھبراہٹ زیادہ ہو گئی وہ بھی اس وجہ سے کہ جہاز میں سب نے رونا شروع کر دیا۔ ایک دوسرے کے گلے مل رہے تھے۔ مائیں اپنے بچوں کو گلے لگا کر پیار کر رہی تھیں کہ شاید یہ ہمارا آخری سفر ہو۔ مجھے گھبراہٹ ہوئی کیونکہ میرے پاس تو کوئی تھا بھی نہیں جس کے ساتھ اپنی پریشانی Share کر سکوں۔ ایسی حالت میں سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، درود شریف، حضرت مسیح موعود کی دعائیں، رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی اور رب لاتذرنی فردا پڑھنے کے بعد دعا کی کہ اے میرے پیارے خدا میں تو تیرے مسیح کے راستے میں وقف کر کے نکلا ہوں اور خلیفہ وقت کی تحریک پر لبیک کہہ کر جا رہا ہوں اگر تیری یہی مرضی ہے کہ جماعت احمدیہ کا لاکھوں کا سامان جو میں نے ہسپتال کے لئے لیا تھا اس طرح ضائع جائے تو میں تیار ہوں اور ساتھ میں نے دعا کی کہ خدا تعالیٰ کل میرے خلیفہ وقت بھی تنزانیہ تشریف لا رہے ہیں اگر آتے ساتھ ہی ان کو پتہ چلا کہ ہمارا احمدی ڈاکٹر اور لوگوں کے ساتھ Plane Crash میں ہلاک ہو گیا ہے تو ان کو بہت تکلیف ہو گی۔ میرے خدا احمدیت کی خدمت کی خاطر اور خلیفہ وقت کی خاطر مجھے اور مسافروں سمیت بخیریت Land کرا دے۔ جیسے ہی میری دعا ختم ہوئی۔ پائلٹ نے کہا کہ پہیے کھل گئے ہیں اور اب ہم Landing کے لئے تیار ہیں۔ خیر جہاز ہمارا بخیریت Land کر گیا اور Land کرتے ہی جہاز کے اندر سب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔

جب ہم جہاز سے باہر نکلے تو کیا دیکھا کہ کئی Fire Fighter ٹرک کھڑے تھے۔ پولیس کی بھی کافی گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں تھیں۔ اور ایئرپورٹ کا جتنا بھی عملہ تھا وہ تمام کا تمام مبارکباد دیتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ نئی زندگی مبارک ہو جبکہ ہم تو جہاز کے Belly Land کے منتظر تھے۔

رب کل شیءٍ خادمک...... دعا کا منظوم ترجمہ

تو دو جہاں کا خالق و پروردگار ہے
ہر چیز اے خدا تیری خدمت گزار ہے
مہتاب آفتاب ستارے ترے غلام
جن و بشر ملائکہ سارے ترے غلام
ہر ذرہ تیرے حکم سے مست وجود ہے
ہر شے میں تیرے حکم کی شان نمود ہے
اپنی اماں میں اپنی حفاظت میں رکھ ہمیں
ظل کرم میں سایۂ رحمت میں رکھ ہمیں
بندے ہیں تیرے آئے ہیں تیرے حضور میں
نصرت کے خواستگار ہیں جملہ امور میں
ہم بے کسوں کے واسطے نصرت کا حکم دے
ہم عاجزوں کے واسطے رحمت کا حکم دے

سعید احمد اعجاز

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے نظارے

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ کے خاص دوستوں کی یہ علامتیں ہیں کہ......ان کی دعائیں بہ نسبت اوروں کے بہت زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ شمار نہیں کرسکتے کہ کس قدر قبول ہوئیں‘‘۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 432)

استجابت دعا کا نشان جو حضرت مسیح موعود کو دیا گیا اس کا فیضان خلافت مسیح موعود کے ذریعہ ایک نئی شان کے ساتھ وسعت اختیار کرتا ہوا ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ خلفائے احمدیت کی قبولیت دعا کے سینکڑوں نہیں، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں واقعات ہیں جو اکناف عالم میں روشن نشانوں کی طرح جگمگاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

اس مختصر وقت میں آپ کی خدمت میں چند ایک واقعات ہی پیش کرسکوں گا۔

☆حضرت چوہدری حاکم دین صاحب کا بیان کردہ ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ چوہدری حاکم دین صاحب قادیان میں بورڈنگ ہاؤس میں ایک معمولی ملازم تھے۔ آپ کے پہلے بچے کی ولادت کے وقت آپ کی اہلیہ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ اس حالت میں کوئی اور صورت نہ پاکر میں رات گیارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے گھر پہنچا اور چوکیدار سے کہا کہ کیا میں اس وقت حضور سے مل سکتا ہوں۔ چوکیدار نے نفی میں جواب دیا۔ لیکن حضور نے میری آواز سن لی اور مجھے اندر بلالیا۔ میں نے بیوی کی تکلیف کا ذکر کیا۔ آپ نے کھجور پر دعا پڑھ کر مجھے دی اور فرمایا یہ جا کر اپنی بیوی کو کھلا دو اور جب بچہ ہوجائے تو مجھے بھی اطلاع دے دیں۔

حضرت حاکم دین صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے وہ کھجور اپنی بیوی کو کھلا دی۔ اس کھجور نے حیرت انگیز طور پر معجزانہ اثر دکھایا اور تھوڑی دیر بعد بچی کی ولادت ہوگئی۔

حاکم دین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے رات کے وقت حضور کو جگانا مناسب نہیں سمجھا کہ آپ سو رہے ہوں گے۔ جب صبح فجر کے وقت حاضر ہوا اور سارا حال عرض کیا تو حضور نے فرمایا بچی پیدا ہونے کے بعد تم میاں بیوی تو آرام سے سو رہے۔ اگر مجھے بھی اطلاع دے دی ہوتی تو میں بھی آرام کر لیتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔

یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے حاکم دین صاحب بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم۔

یہ ہے خلفائے احمدیت کی شان جو اپنے متبعین کے لئے اس قدر شفیق اور مہربان ہیں کہ ان کے دکھوں کو اپنے سینے میں سمیٹ کر ساری ساری رات تڑپتے ہوئے ان کے لئے خیر اور بھلائی کی دعائیں کرتے ہیں۔

☆حضرت خلیفۃ المسیح الاول ہی کے زمانہ کا واقعہ ہے۔ حضرت چوہدری غلام محمد صاحب بی اے بیان کرتے ہیں:

1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگا تار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گرگئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں۔ آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہورہی تھی اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

اعجازی رنگ میں بارش رکنے کا واقعہ آپ نے سنا ہے تو یہاں بینن کی سرزمین پر پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں:

☆2004ء میں افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا سے بینن پہنچے اور مشن ہاؤس آمد ہوئی تو عصر کا وقت تھا۔ شدید موسلا دھار بارش ہورہی تھی۔ نماز کے لئے صحن میں مارکی لگائی گئی تھی جو چاروں طرف سے کھلی تھی اور بارش کی وجہ سے وہاں نماز پڑھنا محال تھا۔ بلکہ کھڑا ہونا بھی مشکل تھا۔

حضور باہر تشریف لائے اور نماز کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ امیر صاحب نے عرض کیا کہ اس وقت تو شدید بارش ہے اور نماز کے لئے باہر مارکی لگائی ہوئی ہے لیکن بارش کی وجہ سے مشکل ہورہی ہے۔

حضور انور نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا دس منٹ بعد نماز پڑھیں گے۔ اس کے بعد حضور انور اندر تشریف لے گئے۔ ابھی دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ یکدم بارش تھم گئی۔ آسمان صاف ہوگیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دھوپ نکل آئی اور اسی مارکی کے نیچے نماز کا انتظام ہوگیا۔ مقامی احباب اس نشان پر بہت حیران ہوئے کہ یہاں بارش شروع ہوجائے تو کئی کئی گھنٹے جاری رہتی ہے۔ حضور نے دس منٹ کہا تو یہ تین منٹ میں ہی ختم ہوگئی اور نہ صرف ختم ہوئی بلکہ بادل بھی غائب ہوگئے۔

☆اسی طرح کینیڈا کے دورہ کے دوران جب کیلگری بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا تو ایک دن قبل امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ موسمی پیشگوئی کے مطابق کل یہاں کا موسم شدید خراب ہے۔ بڑی شدید بارش ہے اور طوفانی ہوائیں ہیں۔ اور کل صبح بیت الذکر کا سنگ بنیاد ہے۔ مہمان بھی آرہے ہیں۔ امیر صاحب نے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر توقف فرمایا اور پھر فرمایا ’’جس بیت الذکر کا سنگ بنیاد ہم رکھنے جارہے ہیں وہ بھی خدا کا ہی گھر ہے اور موسم بھی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے اس کو خدا پر چھوڑ دیں۔ اللہ فضل فرمائے گا‘‘۔

چنانچہ اگلے روز صبح بارش کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ بڑا خوشگوار موسم تھا۔ سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ قریباً دو گھنٹے کا پروگرام تھا۔ تقریب سے فارغ ہوکر حضور انور واپسی کے لئے جب اپنی کار میں بیٹھے تو کار کا دروازہ بند ہوتے ہی اچانک شدید بارش شروع ہوگئی اور ساتھ تند و تیز ہوائیں چلنے لگیں جو پھر مسلسل تین چار گھنٹے جاری رہیں۔ تو یہ ایک نشان تھا جو حضور انور کی دعا سے وہاں ظاہر ہوا اور ہر شخص کا دل اس نشان کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا۔

☆حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک مرتبہ جماعت سے مخاطب ہوکر فرمایا تھا:

’’تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے...... اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے‘‘۔

حضرت سیدہ مہر آپا بیان فرماتی ہیں:

1953ء کے فسادات کا زمانہ تھا۔ محض احمدیت کی دشمنی کی بناء پر حضرت میاں ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالث) اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو قید کرلیا گیا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ عشاء کے وقت ہم حسب معمول صحن میں اکٹھے بیٹھ کر رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ اس موقع پر میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا پتہ نہیں! میاں ناصر احمد اور مرزا شریف احمد صاحب کا اس گرمی میں کیا حال ہوگا؟ خدا معلوم انہیں جیل میں کوئی سہولت بھی میسر ہے یا نہیں؟

اس پر حضرت مصلح موعود نے جواباً فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ وہ صرف اس جرم پر ماخوذ ہیں کہ ان کا کوئی جرم نہیں۔ اس لئے مجھے اپنے خدا پر کامل یقین و ایمان ہے کہ وہ جلد ہی ان پر فضل کرے گا‘‘۔

اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ میں گریہ و زاری کا وہ منظر بھول نہیں سکتی جو اس وقت میری آنکھوں نے دیکھا۔ اس گریہ میں تڑپ اور بے قراری بھی تھی۔ اس میں ایمان و یقین کامل کا بھی مظاہرہ تھا۔ یہی منظر پھر میں نے تہجد کے وقت دیکھا۔ اس وقت حضرت مصلح موعود بلند آواز سے نہایت عجز اور رقت کے ساتھ دعائیں مانگ رہے تھے۔

چنانچہ جب دن چڑھا اور ڈاک کا وقت ہوا تو پہلا تار جو ملا وہ یہ خوشخبری لئے ہوئے تھا کہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور میاں ناصر احمد صاحب رہا ہوچکے ہیں۔ کتنی جلدی میرے خدا نے مجھے قبولیت دعا کا معجزہ دکھایا۔

☆اسیروں کا ذکر ہوا ہے تو اسیروں کی رہائی کا ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں۔ سکھر اور ساہیوال کے اسیران کی رہائی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اضطراری حالت میں کی جانے والی دردناک دعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی۔ حضور انور 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لے گئے۔ جب حضور انور اپنا دورہ مکمل کرکے واپس لندن تشریف لائے تو یہاں استقبال کرنے والے احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

میں لندن واپس آنے کے لئے قادیان سے دہلی آچکا تھا اور دس جنوری کا جمعہ دہلی میں پڑھنا تھا۔ پھر میں نے فیصلہ کیا کہ Friday the 10th کا جمعہ ہے۔ مجھے قادیان واپس جاکر یہ جمعہ وہاں پڑھنا چاہئے اور اس میں اسیران کی رہائی کے لئے خصوصی دعا کرنی چاہئے۔ چنانچہ میں قادیان واپس گیا اور جمعہ وہاں پڑھایا اور اسیران کی رہائی کے لئے بہت دعا کی۔ اگلے روز ہفتہ کے دن ابھی ہم امرتسر سٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں بیٹھے تھے کہ مجھے خبر مل گئی کہ سکھر کے اسیران رہا ہوگئے ہیں۔

☆پھر جب ساہیوال کے اسیران 1994ء میں رہا ہوئے اور یہ خبر یہاں نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پہنچی۔ حضور نماز ظہر پڑھانے کے لئے تشریف لائے اور نماز ظہر کے بعد کھڑے ہوکر احباب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج ساہیوال کے اسیران دس سال بعد رہا ہوگئے ہیں۔

حضور نے فرمایا: میں نے اس رمضان میں ان اسیران کے لئے خاص دعا کی تھی کہ اے میرے اللہ! اگلا رمضان ان اسیران کو جیل میں نہ آئے۔ چنانچہ یہ دعا اتنی جلدی اور اس شان کے ساتھ قبول ہوئی کہ اس دعا کے چند دن بعد ہی یہ اسیران رہا ہوگئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

ربوہ میں مجھے ایک شخص کا خط ملا کہ اس کے دو عزیزوں کو سزائے موت کا فیصلہ ہوا ہے اور اصل مجرم تو بچ گیا ہے لیکن ہم جو مجرم نہیں انہیں سزا مل رہی ہے۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ نے بھی سزائے موت کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ بظاہر بچنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ اب ہم رحم کی اپیل کررہے ہیں۔ ہمارے لئے دعا کریں۔

چنانچہ میں نے انہیں لکھا کہ میں دعا کروں گا۔ خدا تعالیٰ بڑا ہی قادر اور رحیم ہے۔ اس کے ہاں کوئی بات انہونی نہیں۔ مایوس نہ ہوں۔ چند دنوں کے بعد مجھے ان کا خط ملا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے انہیں اس جرم سے بری الذمہ قرار

دیا ہے۔

☆ابھی دو سال قبل کا واقعہ ہے کہ ایک عرب ملک میں ہمارے ایک نہایت مخلص نو مبائع عرب احمدی دوست کو پولیس نے محض اس جرم میں قید کر لیا کہ اس نے احمدیت قبول کی ہے۔ انہیں وزنی بیڑیاں ڈال کر جیل میں پھینک دیا گیا اور ضمانت منسوخ کر دی گئی اور میل ملاقات بند کر دی گئی۔ انتہائی ظالمانہ سلوک کیا گیا۔ کوئی مقامی وکیل کیس لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ بظاہر رہائی کے تمام دنیاوی راستے بند دکھائی دے رہے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے لئے مسلسل دعائیں کر رہے تھے۔ ایک دن حضور نے فرمایا انشاء اللہ یہ رہا ہو جائیں گے۔ ایک طرف حضور کی دعا تھی تو دوسری رہائی کے تمام ممکنہ راستے بند تھے۔

حضور انور کی قبولیت دعا کا نشان اس طرح ظاہر ہوا کہ اس عرب ریاست کے بادشاہ نے ایک تقریب کے موقع پر بعض قیدیوں کی رہائی کا اعلان کیا تو ان رہا ہونے والے قیدیوں میں پہلا نام ہمارے نو مبائع احمدی اسیر کا تھا۔ یہ کیسے ہوا کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ خلیفہ کے لب سے یہ الفاظ نکلے تھے کہ یہ انشاء اللہ رہا ہو جائیں گے۔

عظیم نشانات عظیم اخلاص کو چاہتے ہیں۔ اس عرب دوست کے لئے خلیفہ وقت کی قبولیت کا یہ نشان یونہی ظاہر نہیں ہوا بلکہ اس کی وجہ ان کا خلیفۃ المسیح سے اخلاص اور تعلق وفا تھا۔ جب انہیں جیل میں ڈالا گیا تو بار بار کہا گیا کہ احمدیت سے دستبردار ہو جاؤ تو رہا کر دیئے جاؤ گے۔ لیکن ان کا جواب تھا ''میں جان دے دوں گا لیکن احمدیت نہیں چھوڑوں گا۔''

اس عرب دوست نے جیل سے خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا ''میرے علاقہ میں نو پہاڑ ہیں اور اس علاقے کا دسواں پہاڑ میں ہوں۔ کوئی دھمکی کوئی لالچ میرے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتی۔'' پس ان کا یہی اخلاص تھا کہ خلیفہ وقت کی دعا ان کے حق میں مقبول ہوئی اور آسمان سے خدا کی تقدیر نے اس بادشاہ کے قلم سے سب سے پہلے اس نو احمدی عرب کا نام لکھوایا اور سارے دنیوی راستے بند ہونے پر اس معصوم کی رہائی کے آسمان سے سامان پیدا فرما دیئے۔

☆حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے''۔

☆حضرت مولوی عبدالمالک خان صاحب بیان کرتے ہیں:

1939ء کا واقعہ ہے۔ میں فیروز پور میں متعین تھا۔ بیٹی کی پیدائش کے بعد اہلیہ سخت بیمار ہو گئی۔ 108 تک درجہ حرارت پہنچ گیا۔ بیوی کو ہسپتال چھوڑ کر سیدھا قادیان بھاگا اور قصر خلافت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی باہر نکلے اور کہا: مالک کس طرح آئے ہو؟ اور ساتھ ہی مجھے اندر لے گئے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ کیفیت ہے اور بیوی کے بچنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس پر حضور نے دعا کی اور چند لمحے توقف کے بعد میرے بازو پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ''مولوی صاحب! اب آپ کی بیوی کو بخار نہ ہوگا''۔

جب حضور انور نے یہ بشارت دی تو اس وقت پونے دس بجے کا وقت تھا۔ چنانچہ میں وہاں سے سیدھا ہسپتال پہنچا اور لیڈی ڈاکٹر سے پوچھا کہ کیا میری بیوی کا بخار پونے دس بجے ٹوٹا تھا؟ اس پر لیڈی ڈاکٹر کہنے لگی کہ تمہیں کیسے پتہ کہ اس کا بخار ٹوٹ گیا ہے اور پونے دس بجے ٹوٹا ہے؟ اس پر مالک صاحب نے کہا کہ میں قادیان سے آ رہا ہوں۔ ہمارے خلیفہ نے جب مجھے بشارت دی تھی تو اس وقت پونے دس بجے تھے۔

اس پر وہ لیڈی ڈاکٹر مجھے لیکر وارڈ میں گئی اور اس نے وہاں بخار والا چارٹ دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ نو بجکر پنتالیس منٹ پر بخار نارمل ہوا تھا اور وہ چارٹ حضور کی قبولیت دعا کا گواہ بنا ہوا تھا۔

☆محمد امین خالد صاحب جرمنی سے بیان کرتے ہیں کہ آج سے 45 سال قبل میرے سینے کی ہڈی میں درد اٹھا۔ مختلف ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ ہر قسم کے ٹیسٹ کروائے گئے۔ لیکن درد میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ بالآخر ڈاکٹرز بھی بے بس ہو گئے اور مجھے لاعلاج قرار دے دیا اور کہا کہ اب جو چند دن زندگی کے باقی رہ گئے ہیں وہ اسی تکلیف میں گزارو۔ اسی دوران 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہمبرگ تشریف لائے۔ خاکسار استقبال کے لئے قطار میں کھڑا تھا۔ خاکسار نے شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے اپنی تکلیف بتا دی اور کہا کہ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا ہے اور کہا ہے کہ اب مجھے اس تکلیف سے نجات نہیں مل سکتی۔

اس پر حضور نے بڑے پر جلال انداز میں فرمایا کون کہتا ہے کہ آرام نہیں آ سکتا۔ پھر حضور نے میری قمیض کا ایک بٹن اپنے دست مبارک سے کھولا اور میرے سینے پر ایک دائرہ بنایا اور فرمایا کہ کیا یہاں درد ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور!'۔ اس پر حضور نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ انشاء اللہ آرام آ جائے گا۔ گھبرائیں مت۔!

چنانچہ امین صاحب بتاتے ہیں کہ آج اس واقعہ کو 35 سال ہو چکے ہیں اور وہ دن اور آج کا دن میری یہ حالت ہے کہ جیسے یہ تکلیف مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔

☆جون 1996ء میں پشاور کے قریب شب قدر کے علاقہ میں بڑا دردناک واقعہ ہوا جہاں چوہدری ریاض احمد صاحب کو بڑے بے دردی اور سفاکانہ طریق سے شہید کر دیا گیا۔ وہاں ان کے ساتھ ان کے خسر ڈاکٹر عبدالرشید خان صاحب کو ظالمانہ طریق سے اس قدر مارا گیا کہ اپنی طرف سے مخالفین نے آپ کو مرا ہوا سمجھ کر پھینک دیا۔

آپ خود بیان کرتے ہیں کہ میرا جسم بے حس اور مردہ ہو چکا تھا اور سینکڑوں لوگوں نے مجھے مار مار کر ختم کر دیا تھا۔ لیکن میرا دماغ کام کر رہا تھا۔ پولیس آئی تو پولیس نے بھی مجھے مردہ سمجھ کر اٹھا کر گاڑی میں پھینکا اور اپنی دانست میں میری نعش کو چارسدہ ہسپتال چھوڑ دیا۔ ڈاکٹر نے مجھے مردہ قرار دے کر میرے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بھی تیار کر لی۔ تو اچانک ڈاکٹر نے دیکھا کہ میں ابھی زندہ ہوں۔ اس کے بعد جب کچھ ہوش آئی تو میں نے کہا کہ تم مجھے پشاور کے ہسپتال اسی گاڑی میں بھجوا دو جو بظاہر میری نعش لیکر آئی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے پشاور بھجوا دیا۔ وہاں احمدی ڈاکٹر تھے۔ ان سب کا یہی خیال تھا کہ چند منٹوں کا مہمان ہے۔ چونکہ میری تمام پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ہاتھ فریکچر تھے۔ میرے گھٹنے فریکچر تھے۔ غرضیکہ میرے جسم کا کوئی حصہ سلامت نہیں تھا۔ اس پر حضور انور کو دعا کے لئے لکھا گیا تو حضور کی طرف سے پیغام آیا کہ مجھے ربوہ لایا جائے۔

چنانچہ جب مجھے ربوہ ہسپتال شفٹ کیا گیا اور ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب نے مجھے دیکھا تو میرا تمام جسم چھلنی تھا جسم کی ہڈیاں جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ کا علاج انسانی طاقت سے باہر ہے۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہم آپ کو کیا دیں، کیا نہ دیں۔ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب گھر گئے اور ایک چمچ اور ایک چھوٹی سی شہد کی بوتل اٹھا لائے۔ اس چمچ سے شہد نکالا اور پیالی میں حل کر کے مجھے دیا۔ جب میں نے شہد پی لیا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ یہ وہ چمچ ہے جو حضرت مسیح موعود اپنے استعمال میں لایا کرتے تھے اور یہ چمچ محفوظ پڑا رہا ہے اور استعمال میں نہیں آیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اس وقت آپ سے زیادہ اس چمچ کے استعمال کا مستحق اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

موصوف بتاتے ہیں کہ اس شہد کے علاوہ مجھے اور کوئی دوائی نہ دی گئی۔ اب میں یہاں ہالینڈ آیا ہوں۔ یہاں کے ڈاکٹروں نے مجھے چار ہسپتالوں میں چیک اپ کے لئے بھیجا ہے۔ وہ جب ایکسرے لیتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی ہیں، چار پانچ جگہ فریکچر ہے، اس کا گھٹنا فریکچر ہے، اس کے ہاتھ فریکچر ہیں۔ یہ چلتا پھرتا کیسے ہے؟ میں نے ان کو کہا کہ یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ یہ مسیح موعود کا ایک معجزہ ہے کہ مسیح موعود جب آئیں گے مردوں کو زندہ کریں گے۔ میں وہ مردہ ہوں جو مسیح موعود کی برکت سے اور خلیفۃ المسیح کی دعا سے زندہ ہوا ہوں اور آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں۔

☆ابھی امسال کی بات ہے کہ افریقہ کے ملک Niger میں ہمارے مربی صغیر احمد قمر صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ ان کے برین میں clot آنے کی وجہ سے بیماری اس حد تک بڑھ گئی کہ قومہ میں چلے گئے۔ اسی حالت میں تین چار دن گزر گئے۔ ان کی صحت کے بارہ میں حضور کی خدمت میں روزانہ رپورٹ پیش ہوئی۔ حضور انور ان کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ ایک روز حضور انور نے فرمایا کہ ان کو ایک ہومیوپیتھی دوائی فوری طور پر دی جائے۔ چنانچہ ہمسایہ ملک بورکینا فاسو سے ہمارے ایک ڈاکٹر یہ دوائی لے کر وہاں پہنچے اور خود انتہائی نگہداشت وارڈ میں جا کر یہ دوائی ان کے ہونٹوں پر لگائی۔

ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ جونہی دوائی ان کے ہونٹوں پر لگائی تو ان کے جسم نے حرکت کی۔ پھر کچھ دیر بعد آنکھیں کھول دیں اور اگلے روز وہ پوری طرح ہوش میں آ گئے اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ خلیفہ وقت کی دعا سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔''

یہ ہیں وہ مسیحائی کے عظیم الشان نشانات کہ جسے دنیا لاعلاج قرار دے دیتی ہے اور جسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے وہ خلفائے مسیح موعود کی دعاؤں سے شفایاب ہو کر اور نئی زندگی پا کر خدا کے ان پیاروں کی صداقت اور ان کے تعلق باللہ اور ان کے قبولیت دعا پر زندہ گواہ بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔

☆مکرم فتح محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

1921-22ء میں جب میں احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوا اور میرے ساتھ ہی ہمارے گاؤں کے چار اور افراد نے بھی احمدیت قبول کی تو پورے علاقہ میں مخالفت شروع ہو گئی۔ گاؤں کے بوڑھوں نے کہنا شروع کر دیا کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہو گئے ہیں۔ ان کو لڑکیاں ہی ملتی ہیں۔ اتفاق سے ہم پانچ لوگ جو احمدی ہوئے تھے ہم سب کے لڑکیاں تھیں اور کسی ایک کے پاس نرینہ اولاد نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے حضرت مصلح موعود کی خدمت میں نہایت عاجزی سے دعا کی درخواست کی کہ حضور ہم سب کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی دعا فرمائیں۔ تا اس بارہ میں بھی مخالفین کے منہ بند ہو جائیں۔ اس پر حضور نے جواب دیا خدا تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا۔

اب دیکھیں کہ خلیفہ وقت نے ایک نہیں دو نہیں بلکہ پانچ آدمیوں کو نرینہ اولاد کی بشارت دی۔ فتح محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہم پانچوں کو نرینہ اولاد سے نوازا اور حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کے اس نشان سے تمام مخالفین کے منہ بند ہو گئے۔

☆میاں محمد اسلم صاحب آف پتوکی لکھتے ہیں:

1965ء میں میری شادی ہوئی۔ شادی کے بارہ سال گزر گئے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ تمام رشتہ دار غیر از جماعت تھے۔ رشتہ داروں اور گاؤں والوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ چونکہ قادیانی ہو گیا ہے لہٰذا ابتر رہے گا۔

میں نے ہر قسم کا علاج کروایا لیکن اولاد نہ ہوئی۔ اسی اثنا میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں تمام حالات لکھ کر درخواست دعا کی۔ خط کے جواب میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا اور ضرور نرینہ اولاد سے نوازے گا۔

خلیفہ وقت کی اس دعا کے بعد میرے چار لڑکے ہوئے۔ سب لوگ حیران تھے کہ اس کی اولاد کس طرح ہوگئی حالانکہ لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا کہ اس عورت سے اولاد ہونے کا سوال ہی نہیں۔ یعنی طبی لحاظ سے یہ عورت اولاد پیدا نہیں کرسکتی۔ اس پر میں لوگوں کو بتاتا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی صداقت کا زندہ نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے خلیفۃ المسیح کی دعا کی برکت سے دیا۔

☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطاب میں قبولیت دعا کا انتہائی ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں:

میں جب گھانا پہنچا ہوں تو وہاں کے ایک چیف نانا اوجیفو صاحب جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے وہ پہلی رات مجھے ملنے کے لئے آئے اور نماز کے بعد مجلس میں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے مربی صاحب سے وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ یہ (چیف) ایک تو ہم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہوجاتا تھا۔ وہ عیسائی پادریوں اور دم پھونکنے والوں کے پاس گئے۔ کوئی فائدہ نہ ہوا۔ جب ہر طرف سے مایوس ہوگئے تو امام وہاب آدم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ میں ہوں تو عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خدا آپ لوگوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ آپ اپنے امام کو میری طرف سے سارے حالات بتا کر لکھیں کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ چنانچہ وہاب صاحب نے ان کا خط مجھے بھجوایا۔...... میں نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ چنانچہ جب ان کی بیوی کو حمل ہوا تو ڈاکٹروں نے کہا کہ نہ صرف یہ بچہ مرجائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ اس لئے تم اس حمل کو ضائع کروادو۔

اس چیف نے کہا ہرگز نہیں۔ مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے۔ نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ میرے بچے کو نقصان پہنچے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں۔ قبولیت دعا کے اس نشان کو دیکھ کر ان کی خواہش تھی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے وہ دیر کرتے رہے۔

☆امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں بلغاریہ کے ایک مخلص نو احمدی دوست Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے دین حق قبول کیا تھا۔ لیکن ان کی بیوی نے بیعت نہیں کی تھی۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ میری تین بیٹیاں ہیں۔ اگر مجھے بیٹا مل جائے تو میں بھی احمدی ہوجاؤں گی۔ موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو سات ماہ کی حاملہ تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کے لئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضور انور نے صرف لڑکے کا نام 'جاہد' تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مربی صاحب سے کہا کہ ڈاکٹرز نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضور انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔

اس پر مربی صاحب نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہوجاؤں گی۔ اور حضور انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹر جو چاہیں کہیں، ان کی مشینیں جو چاہیں ظاہر کریں لیکن اب آپ کا بیٹا ہی ہوگا کیونکہ خلیفۃ المسیح نے بیٹے کا نام رکھا ہے۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہوچکی ہوں۔

چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لیکر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ دیکھو یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے۔

☆حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب 2004ء میں غانا تشریف لے گئے تو ایک موقع پر سفر کے دوران حضور نے اہل غانا کو بشارت دی کہ گھانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔

چنانچہ جب 2008ء میں حضور انور خلافت جوبلی کے موقع پر دوبارہ گھانا تشریف لے گئے تو غانا کے صدر مملکت نے ملاقات کے دوران حضور سے کہا کہ حضور کی ہمارے ملک کے لئے دعائیں قبول ہورہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ گھانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا۔ حضور انور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گزشتہ سال گھانا سے تیل نکل آیا۔

چنانچہ اس حوالہ سے گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے اپنے 17/اپریل 2008ء کے شمارہ میں پہلے صفحہ پر حضور انور اور صدر غانا کی ملاقات کی رپورٹ شائع کرتے ہوئے لکھا: 'خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔ اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا۔

خلفائے احمدیت کے قبولیت دعا کے ان ایمان افروز واقعات کو سننے کے بعد ہر دل میں یہ خواہش جنم لے گی کہ ہمارے لئے بھی خلیفہ وقت کی دعاؤں سے معجزات رونما ہوں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایسی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایک نسخہ بتایا ہے حضور فرماتے ہیں:

''جو لوگ محض دعا کے لئے لکھتے ہیں اور اخلاص کا تعلق نہیں رکھتے ان کے حق میں نہ دعا قبول ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے اس میں آپ کی اطاعت کروں گا''۔

اس لئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے حق میں خلیفہ وقت کی دعائیں قبول ہوں تو اپنے پیارے امام کے ساتھ اخلاص و وفا اور محبت اور اطاعت کا ایسا تعلق استوار کریں جس کی دنیاوی رشتوں میں نظیر نہ ملتی ہو۔

پس آیئے! ہم اس محبت اور وفا اور اخلاص کو بڑھاتے چلے جائیں۔ تا ہم آفاق میں بھی خدا کے نشانات دیکھیں اور اپنے نفوس میں بھی ایسے معجزات کے گواہ بن جائیں۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

☆..................☆..................☆

دعاؤں کا مجموعہ از حضرت مصلح موعود

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے
پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے
مٹ جائے دل سے زنگِ رذالت خدا کرے
آ جائے پھر سے دور شرافت خدا کرے
مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے
مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے
ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے
منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے
چُھوٹے کبھی نہ جامِ سخاوت خدا کرے
ٹوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے
راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے
احسان و لطف عام رہے سب جہان پر
کرتے رہو ہر اک سے مروّت خدا کرے
گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے
بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقویٰ کی راہیں طے ہوں بعجلت خدا کرے
اخلاص کا درخت بڑھے آسمان تک
بڑھتی رہے تمہاری ارادت خدا کرے

کلام محمود

NASIR ناصِر

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ Tel:047-6211434,6212434

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

اوقات کار
موسم گرما: صبح 8 بجے تا دوپہر 1 بجے، شام 5 تا رات 9 بجے
موسم سرما: صبح 9 بجے تا دوپہر 1 بجے، سہ پہر 3 تا شام 7 بجے

نمازوں کے اوقات میں دواخانہ بند رہتا ہے ناغہ بروز جمعۃ المبارک

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل اینڈ کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

فون دکان: 047-6215747

رہائش: 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

محمد دین میموریل ہومیو کلینک اقصیٰ چوک ربوہ

ڈاکٹر خرم گل: 0334-9811520

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولاپوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔

کار کرائے کیلئے دستیاب ہے۔

0332-7075184

اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز

مجید پکوان سنٹر

یادگار روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: فرید احمد
0302-7682815:
03013-7682815:

VOLTA-OSAKA, PHOENIX, EXIDEX, TOKYO, FB, AGS, MILLT

دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں

مین ڈیلر

مرحبا بیٹری سنٹر

ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: حفیظ احمد: 0333-6710869
عابد محمود: 0333-6704603

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 047-6211971
فون 6214214
دکان 6216216

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
مٹ جاؤں میں تو اس کی پرواہ نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دیں کو بقا ہو

رانا ایگریکلچر فارم

چک 166 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

طالب دعا: رانا محمد نواز خاں نمبردار ابن رانا نجم الدین، رانا فراز احمد خان

رابطہ نمبر: 0301-7916779

Love for All Hatred for None

الفضل منیاری اینڈ کھلونا سٹور

ایڈریس سی بلاک چوڑی گلی نزد چوک دربارے والا اوکاڑہ

ہمارے ہاں ہر قسم کی منیاری اور کھلونے کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ہول سیل خرید کیلئے تشریف لائیں۔

طالب دعا: شیخ بدر احمد: PH:03236662462

ارشد کمپوزنگ سنٹر

ارشد محمود

کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ

0332-7077571,047-6212810
E-mail:arshadrabwah@gmail.com

شادی کارڈز ● وزٹنگ کارڈز ● کیش میمو ● انعامی شیلڈز
نیم پلیٹ ● فلیکس ● سکینگ کمپوزنگ انگلش، اردو، عربی، پنجابی

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

بٹ فلنگ سٹیشن اینڈ CNG

ظفروال بڈیانہ روڈ چونڈہ سیالکوٹ

بابر بٹ 0301-6131126

پروپرائٹر: بابر احمد بٹ ولد بشیر احمد بٹ صاحب

0526-210561

معیار اور ورائٹی کے لئے قابل اعتماد

DAWOOD داؤد

CASTING CENTRE & GOLI MAKER
کاسٹنگ سنٹر اینڈ گولی میکر

چوک دربارے والا، صرافہ بازار سی بلاک اوکاڑہ

پروپرائٹر: عبدالمنان

Tel: 0442-523332
Mob: 0300-6951355
0346-7434015

Fabricators, Engineers & Contractors

Steel Body Fabricators of

- Buses, Truks
- Fire Brigade
- Ambulances
- Hydraulic Cranes
- Carrier Trailers
- Trolleys
- Heavy Air Conditioning Units
- Oil/Water Tankers
- Mobile Carvans & Shelters

Smail ISMAIL & CO. (PVT) LTD

Ismail & Co. (PVT) Ltd. Factory

Cell: 0092 300 5262413

M.Ahmed Siddiqui
Chief Executive

Karim Plaza, 26 No Chungi Peshawar Road,12 km Rawalpindi Islamabad.
Ph:+92512227728-29-55,7109655 Fax:+9251 2227750
E-mail: ismailandco@yahoo.com Web:www.ismailco.50wbes.com

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی قبولیت دعا کے واقعات

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

آؤ دعا کریں

ایک دفعہ کسی ضرورت کے پیش آنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے استاد سے پوچھا کہ کیا تدبیر کروں اس نے جواب دیا کہ افسوس میرے پاس اس مطلب کے حصول کے لئے کوئی عمل نہیں ہے۔ اس پر خدا نے آپ کی راہنمائی فرمائی اور آپ نے کہا آؤ عقد ہمت سے کام لیں اور دعا کریں جس پر آپ کا مطلب عشاء کے وقت ہی پورا ہو گیا۔ استاد نے اس سے یہ یقین کر لیا کہ آپ کوئی عمل جانتے ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد چہارم ص20 ایڈیشن اول)

حضرت مولوی صاحب تحصیل علم کے سلسلہ میں رام پور پہنچے آپ کے دو اور ساتھی تھے اور رام پور میں کوئی واقفیت نہیں تھی۔ ایک ویران سی مسجد میں تینوں نے ڈیرہ لگا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایت سے کھانے کا انتظام کر دیا۔

حضور فرماتے ہیں ایک سات سال کی لڑکی دو دن صبح و شام کھانا لائی۔ تیسرے دن اس نے آتے ہی کہا کہ میری اماں کہتی ہیں کہ آپ دعا کریں میرا خاوند میری طرف توجہ کرے۔ چنانچہ اس کے لئے دعا کی اور اس کے پاس جا کر اس کو خدا اور رسول ﷺ کے احکام بتائے اور اپنی طاقت کے مطابق اسے خوب سمجھایا۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو رعایت سے بلایا اور مجھ کو جناب الٰہی کے حضور شکر کا موقعہ ملا۔ (مرقاۃ الیقین ص77)

آپ ایک دفعہ حصول علم کے سلسلہ میں رام پور سے لکھنؤ کا سفر کر رہے تھے آپ نے تین دن سے کھانا نہیں کھایا تھا۔ مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ آپ مغرب کی نماز کے لئے بیت میں گئے اور وہاں کے لوگوں نے آپ کی طرف کوئی توجہ نہ دی لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے۔ آپ اکیلے بیٹھے دعا کر رہے تھے آپ نے فرمایا:

جب میں اکیلا تھا تو مجھے باہر سے آواز آئی نورالدین نورالدین یہ کھانا آ کر جلد پکڑ لو۔ میں گیا تو ایک مجمع میں بڑا پر تکلف کھانا تھا۔ میں نے پکڑ لیا۔ میں نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا۔ کیونکہ مجھے علم تھا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے خوب کھایا اور پھر برتن مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب میں آٹھ دس دن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہیں آویزاں تھا۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ کھانا گاؤں کے کسی آدمی نے نہیں بھجوایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا۔

(حیات نور ص27)

آپ کے اساتذہ پر بھی آپ کی نیکی تقویٰ طہارت کا خاصا اثر تھا اور بعض امور میں اساتذہ بھی آپ کو دعا کے لئے کہا کرتے تھے۔

(مرقات الیقین ص90)

کنجی کی بازیابی

آپ 66-1865ء میں 25,24 سال کی عمر میں پہلی دفعہ مکہ جانے کی غرض سے بمبئی سے روانہ ہوئے۔ پانچ آدمی ہمراہ تھے ایک نوجوان نے کہا میرے صندوق میں جگہ ہے تم اپنی کتابیں میرے صندوق میں رکھ لو۔ آپ نے کتابیں رکھوا دیں راستے میں اس نوجوان کی کنجی گم ہو گئی آپ کو کہنے لگا تمہاری کتابوں کی وجہ سے چونکہ صندوق بھاری تھی اس لئے اس کی کنجی کسی نے چرا لی ہے۔

غرض وہ ایسے پیچھے پڑے کہ کسی طرح بھی چین لینے نہ دیتے تھے میں نے منت سماجت بھی کی اور لوگوں نے بھی ان کی خوشامد کی۔ سمجھایا مگر وہ اپنی بات سے نہ ٹلے۔ آخر اللہ تعالیٰ سے بڑی دعا کی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی رات ترکوں کے کیمپ پر چوروں نے حملہ کیا تعاقب کرنے پر بھاگتے ہوئے چوروں کی کنجیاں وہاں رہ گئیں۔ آپ فرماتے ہیں:

یہ کرشمہ اس دعا کا تھا جو رات کو میں نے جناب الٰہی میں کی تھی صبح کے وقت ترک مع کنجیوں کے...... اس کیمپ میں آئے...... میں نے ایک ترک کے ہاتھ میں کنجیوں کا گچھا دیکھا تو اس میں وہ کنجی بھی تھی۔ (مرقاۃ الیقین ص110 تا 112)

بیت نور قادیان کے افتتاح پر دعا

23 اپریل 1910ء کو جبکہ بیت نور کا ایک کمرہ تیار ہو چکا تھا آپ نے عصر پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا اس کے بعد درس دیا۔ جس میں بتایا کہ **آج اللہ تعالیٰ نے دعا کے لئے ایسے ایسے الفاظ اور طریق بتائے ہیں کہ میں حیران تھا** اور ایسی دعائیں جو میرے وہم میں بھی نہ تھیں نیز حلفاً فرمایا کہ میں نے اس بیت کی بنیاد اللہ کی رضا کے لئے رکھی ہے اور تقویٰ پر رکھی ہے اور جس بیت کی بنیاد اللہ کی رضا پر ہو وہ بڑی پکی بیت ہوتی ہے۔ اسی دوران میں آپ نے نہایت جلال سے یہ بھی فرمایا۔

میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ میری چٹان سے جو سر مارے گا اس کا سر ٹوٹ جائے گا۔ درس ختم کرنے کے بعد آپ نے بہت لمبی دعا فرمائی۔ (تاریخ احمدیت چہارم ص330)

روٹی پکانے کی کوشش اور خدا کی طرف سے انتظام

آپ حکیم علی حسین لکھنوی سے پڑھنے کے لئے لکھنؤ پہنچے وہاں رہائش کے انتظام کے ساتھ کھانا پکانے کا انتظام بھی خود کرنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں آخر علی بخش نے مجھے ایک مکان دیا اور وہاں کھانے کا انتظام مجھے خود کرنا پڑا جیسے کہ میں کہہ چکا ہوں کہ حرفہ کے لئے میرے دماغ میں کوئی بناوٹ نہیں۔ اپنی روٹی پکانے کے لئے ایک منطق سے کام لینے لگا۔ مگر روٹی نہ بن پائی۔ آخر مجھے دعا کی توفیق ملی۔ اس مکان سے باہر نکل کر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یوں دعا مانگنے لگا۔

''اے کریم مولا ایک نادان کے کام سپرد کرنا اپنے بنائے ہوئے رزق کو ضائع کرنا ہے یہ کس لائق ہے جس کے سپرد روٹی پکانا کیا گیا۔

اس دعا کے بعد آپ پُر تکلف لباس میں سیدھے حکیم علی حسین لکھنوی کے مکان پر تشریف لے گئے حکیم صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا۔ آپ اس وقت آئے اور بے اجازت چلے گئے۔ یہ شاگرد کا کام ہے؟ آئندہ تم روٹی ہمارے ساتھ کھایا کرو اور یہیں رہو یا جہاں ٹھہرے ہو وہاں رہو۔ مگر روٹی یہاں کھایا کرو میں نے کچھ عذر معذرت کے بعد حکیم صاحب کی یہ پیشکش منظور کر لی''۔

(مرقاۃ الیقین ص88)

علمی مسائل کے حل کے لئے دعا

بیعت کے بعد ایک ملاقات میں آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے پوچھا کہ آپ کی مریدی میں کیا مجاہدہ کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ترقی ہو۔ آپ نے فرمایا میں یہ مجاہدہ بتاتا ہوں کہ آپ عیسائیوں کے مقابلہ میں ایک کتاب لکھیں آپ نے عرض کیا کہ حضرت الزامی جوابات کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ فرمایا:

بڑی ہی بے انصافی ہوگی اگر ایک بات جسے انسان خود نہیں مانتا دوسرے کو منوانے کے واسطے تیار ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا ہی مشکل سوال آپ کی راہ میں آ جائے جس کا جواب ہرگز آپ کی سمجھ میں نہ آ سکے تو مناسب طریق ہے کہ آپ یہ سوال نہایت ہی خوشخط اور جلی قلم سے لکھ کر اپنی نشست گاہ کے سامنے جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے لٹکا دیا کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے خاص فضل سے فیضان نازل فرمائے اور یہ عقدہ حل ہو جائے۔

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس طریق دعا کا میں پہلے ہی قائل تھا کہ مجھے اس کی مضبوط چٹان پر حضرت صاحب نے کھڑا کر دیا۔

(الحکم 26 اپریل 1908ء ص2)

ایک خاص درس میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا

10 مارچ 1912ء کو مغرب کے بعد حسب معمول صاحبزادہ میاں عبدالحی صاحب قرآن کا سبق پڑھ رہے تھے اور ایک کثیر تعداد دیگر طالب علموں کی بھی موجود تھی۔ جو روزانہ اس درس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ اثنائے درس میں میاں شریف احمد صاحب...... کسی ضرورت کے واسطے باہر جانے لگے تو حضور نے فرمایا کہ جلدی واپس آنا پھر فرمایا کہ شاہ عبدالرحیم ایک بزرگ تھے ان کو خدا تعالیٰ نے توجہ دلائی کہ گنو اس وقت کتنے آدمی موجود ہیں انہوں نے گن لئے پھر الہام ہوا کہ آج عصر جس قدر لوگ تمہارے پیچھے پڑھیں گے سب جنتی ہوں گے ایک آدمی سے وہ خوش نہ تھے جب انہوں نے عصر شروع کی تو وہ آدمی موجود تھا جب نماز ختم کی تو دیکھا کہ وہ آدمی پیچھے نہیں ہے آدمی گنے تو پورے تھے پوچھا کہ ان میں کوئی اجنبی آدمی پایا گیا اس سے پوچھا کہ تم کس طرح شامل ہو گئے اس نے کہا کہ میں جا رہا تھا اور میرا وضو تھا۔ جماعت کھڑی ہوئی دیکھی میں نے کہا میں بھی شامل ہو جاؤں۔ پھر وہ دوسرا آدمی آ گیا۔ اس سے پوچھا کہ تم کہاں چلے گئے تھے اس نے کہا کہ میرا وضو ٹوٹ گیا تھا اور میں وضو کرنے لگا تھا مجھے وہاں دیر ہو گئی اتنے میں نماز ختم ہو گئی۔

یہ معاملہ ہمارے درس میں بھی کبھی کبھی ہوتا ہے یہ خدا کا فضل ہے ہم نے آج ایک دعا کرنی ہے وہ دعا بڑی لمبی ہے مگر سب دعا اس وقت نہیں کریں گے ہمارا دل چاہتا ہے کہ جس قدر لوگ اس وقت درس سن رہے ہیں اللہ تعالیٰ ایسا کرم کرے کہ اس دعا سے کوئی محروم نہ رہے۔ (بدر 2 مئی 1912ء)

دوا اور دعا

بحیثیت طبیب آپ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ آپ دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے مولوی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں ایسے طبیب ہر جگہ کہاں مل سکتے ہیں۔

ایک دفعہ آپ کے پاس دق کا ایک لاعلاج بیمار آیا۔ فرمایا کل دکھانا اور تہجد میں مریض کے لئے بہت دعا کی جس پر اس کی صحت کی آپ کو بشارت ملی۔ صبح آپ نے یہ خوشخبری سنائی۔ چنانچہ آپ کے تجویز کردہ نسخہ کے چند روزہ استعمال کے بعد وہ بالکل تندرست ہو گیا۔

امرتسر کی ایک عورت کو رحم کی بیماری سے درد شدید اور پیپ اور خون بہنے کی تکلیف تھی اور باوجود

اطباء اور ڈاکٹروں کی کوشش کے اسے چنداں افاقہ نہیں ہوا۔ آپ حضرت مسیح موعود کی اجازت سے اس کے اقرباء کے ساتھ تانگہ پر سوار ہو کر قادیان سے امرتسر کی طرف روانہ ہوئے اور تانگہ میں ہی دعا شروع کر دی کہ اے خدا بڑے بڑے طبیبوں کے علاج سے یہ شفا نہیں پا سکی۔ تو نورالدین تیرے فضل کے بغیر کیا کر سکتا ہے آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور خدا نے آپ کے نسخہ سے اسے شفایاب کر دیا۔
(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص 591)

تجویز نسخہ کے وقت دعا

فرماتے ہیں:
ایک دن مزمن ماشرہ کا مبتلا ایک بیمار آیا۔ اس کا سر اس قدر موٹا ہو گیا تھا جیسے ہاتھی کا۔ اس کے ہونٹوں اور آنکھوں کی شکل بھی بڑی بھیانک تھی میں اس سے دو تین روز پہلے یہ مرض پڑھ چکا تھا۔ مگر مریض کو دیکھ کر سمجھ میں نہ آیا کہ یہ ماشرہ ہے۔ ادھر حکیم صاحب نے فرمایا اس کا نسخہ لکھو۔ میں سخت گھبرایا آخر میرے پاس تو دعا ہی کا ہتھیار تھا معاً حکیم صاحب نے بے ساختہ فرمایا کہ ایسے ماشرہ دنیا میں کم دیکھنے میں آتے ہیں تب میں نے عرض کیا کہ اس میں مریض کو دیکھنے میں بہت جمگھٹا ہو گیا ہے اس کو مکان پر لے جائیں اور پھر آکر نسخہ لے جائیں۔ اس طرح وقت کو ٹلا دیا۔
تیماردار دیر کے بعد آیا اور حکیم صاحب نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ آپ نے نسخہ لکھا ہے میں نے کہا کہ ابھی لکھ دیتا ہوں قلم اٹھا کر نسخے لکھ دیئے اور حکیم صاحب کو پیش کئے۔ حکیم صاحب نے ان کو دیکھ کر مجھے اشارہ کیا کہ شرح گیلانی تروتح اور مجموعہ بقائی لاؤ میں لایا میرے نسخوں کو سامنے رکھ کر سرسری نظر ان کتابوں پر ڈال لی اور نسخے تیماردار کو دے دیئے۔ جب فراغت ہوئی تو اپنی بیاض بڑی محبت سے مجھ کو عطا کی اور فرمایا تم اس کے اہل ہو۔ (مرقاۃ الیقین ص 92,91)

عبدالکریم صاحب حیدرآبادی کے لئے اجتماعی دعا

عبدالکریم صاحب حیدرآبادی جو تعلیم کی غرض سے قادیان میں قیام رکھتے تھے جن کو سگ دیوانہ نے کاٹ لیا تھا اور بعد میں حضرت مسیح موعود کی معجزانہ دعا سے صحت یاب ہوئے اور عرصہ تک زندہ رہے۔ جب بیماری کے آثار ظاہر ہوئے تو حضرت مسیح موعود نے کسی طالب علم کے ہاتھ مولوی صاحب کو دوا بھیجی اور کہلا بھیجا کہ یہ اسے پلائی جائے۔ حضرت مولوی صاحب اس وقت بیت اقصیٰ میں درس دے رہے تھے دوران درس میں آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ دیکھو حضرت مسیح موعود میں کس قدر خلقت اللہ پر شفقت ہے پھر فرمایا مجھے اس بچے کے لئے سخت اضطراب ہے ایسا درد ہے کہ میں تم کو سبق نہیں پڑھا سکتا۔ اس کے بعد آپ نے درد دل کے ساتھ اس طالب علم کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ (الحکم 10 فروری 1907ء ص 11)

طاعون سے بچنے کی دعا

1910ء کے اوائل میں ہندوستان میں پھر طاعون حملہ آور ہوئی۔ قادیان کے اردگرد طاعون سے اموات واقع ہوئیں تو حضرت مولوی صاحب نے طاعون کے دفاع میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔
ترجمہ: اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز بھی ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا خدا ہے۔ میں اس کی مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں۔
(الحکم 7 مارچ 1910ء ص 4)
اللہ تعالیٰ نے جماعت کو طاعون سے محفوظ رکھا اور طاعون کا زور بھی جلد ٹوٹ گیا۔

دعا کے نتیجہ میں شریر لڑکے خودبخود بورڈنگ سے نکل گئے

چوہدری حاکم دین صاحب بیان فرماتے ہیں:
ایک دفعہ کچھ شریر لڑکے بورڈنگ میں داخل ہو گئے۔ وہ اپنی شرارتوں سے لوگوں کو تنگ کرتے تھے۔ میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا۔ حضرت صاحب نے درس میں فرمایا کہ بعض لڑکے شریر ہو گئے ہیں۔ وہ اپنی شرارتیں چھوڑ دیں۔ ورنہ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان سے ہمارا چھٹکارا کرا دے۔ حضرت مولوی صاحب کی دعا کے بعد دو ہفتہ کے اندر وہ تمام لڑکے جو بارہ کے قریب تھے خودبخود بورڈنگ سے نکل گئے۔
(رفقاء احمد جلد ہشتم ص 72)

وفد کو دعا کی طرف خصوصی توجہ دلائی

مدرسہ احمدیہ کی ترقی و بہبود کے لئے علماء جماعت احمدیہ نے سفر ہند اختیار کیا اس وفد میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب حضرت قاضی امیر حسین صاحب حضرت حافظ روشن علی صاحب سید عبدالحی صاحب عرب حضرت یعقوب علی عرفانی شامل تھے اس وفد نے 3/اپریل 1912ء تا 29/اپریل 1912ء دورہ کیا۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کو امیر وفد مقرر فرمایا اور ہدایات عطا فرمائیں۔ فرمایا:
علوم کچھ چیز نہیں ہوتے۔ ان کا گھمنڈ بھی نہ کرنا۔ دعاؤں سے بہت کام لینا۔ یہاں سے چلتے وقت راستہ میں کسی بستی کو دیکھو تو برابر دعائیں کرو ...... میرا اپنا تجربہ ہے میں بوڑھا ہو گیا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے دل کو کھول دیتا ہے اور آپ اس کی مشکل کا حل بتا دیتا ہے......علماء سے ملو اگر کسی سے عمدہ بات ملے تو فوراً اسے لے لو۔
(الحکم 14/اپریل 1912ء ص 11)

ضرورت و اہمیت دعا

آپ نے 27 جون 1913ء کے خطبہ میں دعا کی ضرورت و اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:
دعا کے سوا مجھے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اس واسطے میری عرض ہے کہ تم دعاؤں میں لگے رہو۔ تمہارے بھلے کے لئے کہتا ہوں ورنہ میں تو تمہارے سلاموں اور تمہاری مجلس میں تعظیم کے لئے اٹھنے کی خواہش نہیں رکھتا اور نہ یہ خواہش ہے کہ مجھے کچھ دو۔ اگر میں تم سے اس بات کا امیدوار ہوں تو میرے جیسا کافر کوئی نہیں۔ اس بڑھاپے تک جس نے دیا اور امید سے زیادہ دیا۔ وہ کیا چند روز کے لئے مجھے تمہارا محتاج کرے گا۔
سنو بچے کی شادی تھی میری بیوی نے کہا کچھ جمع ہے تو خیر ورنہ نام نہ لو۔ میں نے کہا خدا کے گھر میں سبھی کچھ ہے آخر بہت جھگڑے کے بعد اس نے کہا اچھا پھر میں سامان بناتی ہوں۔ میں نے کہا میں تمہیں خدا نہیں بناتا۔ میرے مولا کی قدرت دیکھو کہ شام تک جس قدر ساز و سامان کی ضرورت تھی مہیا ہو گیا۔ یہ میں نے کیوں سنایا تا تمہیں حرص پیدا ہو اور تم بھی اپنے مولا پر بھروسہ کرو۔ پھر میری بیوی نے کہا عبدالحی کا مکان الگ بنانا ہے تو اس کے لئے بھی خدا نے ہی سامان کر دیا ان فضلوں کے لئے عدل کا اقتضاء ہے کہ میں سارا خدا کا ہی ہو جاؤں قوی بھی اس کے عزت و آبرو بھی اسی کی۔
(الفضل 2 جولائی 1913ء)

اولوالعزم امام کے ظہور کے لئے ایک دردانگیز دعا

26 جون 1913ء کو آپ کو بہت نقاہت تھی مگر شام کے وقت آپ نے درس دیا اور اس کے بعد درد بھرے دل سے فرمایا:
بیماری کے وقت مجھے ایسا خیال رہتا ہے کہ شاید اب زندہ نہ رہوں۔ چنانچہ اب کے بھی ایسا ہی ہوا۔ میں نے دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز میں اللہ کی حمد کی اور اس کے بعد استغفار کیا۔ پھر میں نے ایک دعا کی اور مجھے یقین ہے کہ وہ قبول ہو گئی اس دعا میں تم کو بھی شریک کرتا ہوں۔
الٰہی پر ہر طرف سے زور ہو رہا الٰہی (دین حق) پر بڑا تبر چل رہا ہے۔ (-) دشمن کھانے لگ گیا ہے الٰہی تو ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جاذبہ ہو سست نہ ہو۔ بلند ہمت رکھتا ہو۔ پھر استقلال کمال رکھتا ہوں۔ دعائیں بڑی کرنے والا ہو یا اکثر کو۔ تیری تمام رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو یا اکثر کو قرآن اور صحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو جماعت بخش اس جماعت کے لوگوں میں بھی قوت جاذبہ ہو۔ بلند ہمت ہو۔ استقلال ہو وہ بھی قرآن شریف اور حدیث سے واقف ہوں اور اس کے پابند ہوں۔
اے اللہ تری درگاہ میں ابتلا مقدر نہیں تو ان کو ثبات و استقلال عطا کر (-) پھر ان کو اس طرح ترقی دے جس طرح میں نے تیری درگاہ میں دعا کی ہے۔
پھر فرمایا مجھے یہ ہوا آرہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری

مکرم ثاقب محمود عاطف صاحب

ایک سکھ گھرانہ کے لئے دعا

آسٹریلیا میں خاکسار کے ایک دوست ہیں جو سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اولاد جیسی نعمت سے محروم تھے۔ IVF کے ذریعہ ان کی بیگم امید سے ہوئیں لیکن حمل کے آٹھویں ماہ بچہ پیٹ کے اندر ہی فوت ہو گیا۔ اس کے بعد پھر کافی دیر تک کوئی امید نہ بندھی تو ان کی بیگم صاحبہ نے خاکسار کی بیگم سے حضور کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھنے کی درخواست کی۔ جس پر خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں سارے حالات لکھ کر دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اس خط کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ میں بھی دعا کروں گا۔ آپ بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے چنانچہ میں نے وہ خط اپنے دوست اور ان کی بیگم کو پڑھ کر سنا دیا۔ تقریباً دو ماہ بعد ہی میرے دوست نے خوشخبری سنائی کہ ان پر اللہ نے اپنا فضل فرما دیا ہے لہذا ہم حضور انور کی خدمت میں مزید دعا کے لئے خط لکھنا چاہتے ہیں۔
خاکسار نے حضور انور کی خدمت اقدس میں اپنے دوست کی طرف سے خط لکھا۔ (وہ اردو لکھ پڑھ نہیں سکتے لہذا انہوں نے مجھے کہا) حضور انور کی طرف سے ان کے نام خط آیا کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے فضل کرے اور سارے مراحل خیریت سے طے ہوں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے 2 نومبر 2005ء کو ان کو بیٹی سے نوازا۔ اللہ کا شکر کہ اس نے اپنے پیارے خلیفہ کی دعا کو سنا۔ جب حضور انور آسٹریلیا تشریف لائے تو میرے دوست کی بیگم حضور انور سے ملاقات کے لئے بیت الذکر تشریف لائیں اور اپنی بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی۔ انہوں نے حضور انور سے کہا کہ حضور یہ آپ کی دعاؤں کی بدولت ہمیں اللہ نے عطا کی ہے اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچی کے سر پر ہاتھ رکھا اور فوٹو بھی بنوائی۔

کرے گا۔ تم بھی اسی طرح دعا کرو اور تم بھی انصار اللہ بن جاؤ۔ (بدر 3 جولائی 1913ء ص 3)
یہ دعا ہے جو اس انسان نے کی جس کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بعد جماعت کا پہلا خلیفہ بنایا گیا آپ اس دعا پر غور کریں آپ دراصل اپنے بعد میں آنے والے کے خواص اور اس کو پیش آنے والے واقعات کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد 14 مارچ 1914ء کو حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد جماعت احمدیہ کے خلیفہ بنے اور جماعت میں ایسے ہی واقعات پیش آئے۔ یہ دعا اس شخص نے کی جس کا یہ دعویٰ ہے کہ میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ (بدر 11 جولائی 1913ء)
اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نمونہ پر دعا کرنے والا بنائے۔ آمین

تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمت اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری، کب طاقت قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جب تک کہ دم میں دم ہے
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی

ہم پیارے آقا کی صحت، سلامتی وتندرستی اور درازئ عمر کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں۔

قائد ضلع سیالکوٹ

ممبران ضلعی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ
قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ

وہ جس کے مہکنے سے معطر ہیں ہوائیں
اس جیسا پھول زمانے میں کہاں ہے
ہر اپنے پرائے کو وہ دیتا ہے دعائیں
ایک شخص کے سینے میں محبت کا جہاں ہے

ہم پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

امیر ضلع وارا کین عاملہ شہر ضلع ڈیرہ غازی خان

AL-FAZAL
JEWELLERS

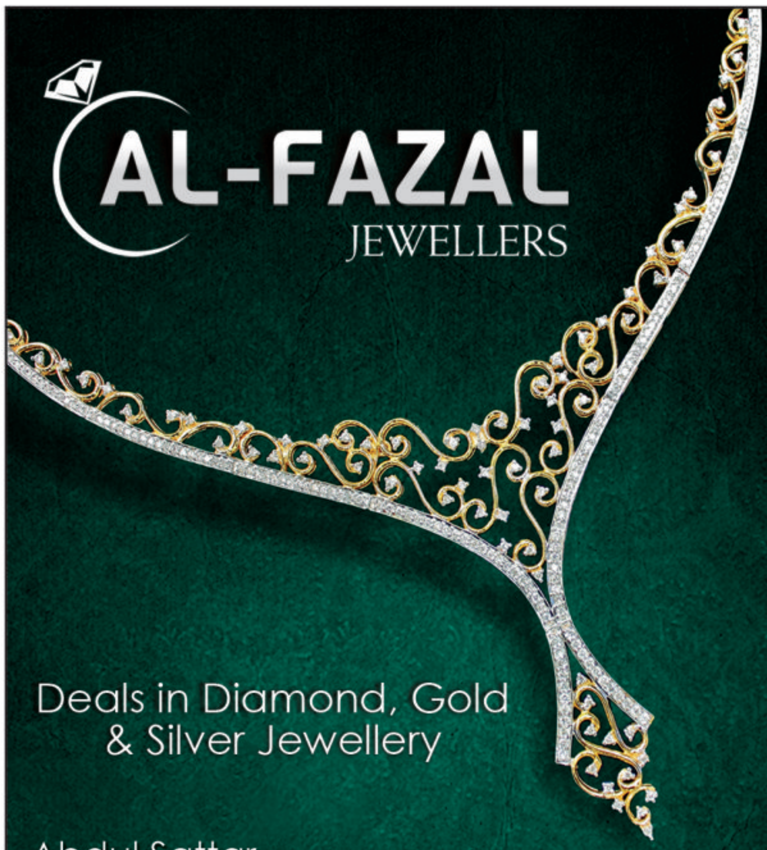

Deals in Diamond, Gold & Silver Jewellery

Abdul Sattar
0321-8613255

Omair Sattar
0321-6179077

E.mail: alfazalskt@yahoo.com

Sarafa Bazar, Sialkot. Tel: 052-4592316 Fax: 052-4602377

پاکستان
کلاتھ ہاؤس

پروپرائٹر: عبدالوہاب خان اینڈ سنز
0300-6789445
064-2460294
064-2463102

بلاک نمبر 2 صدر بازار ڈیرہ غازی خان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت اور تندرستی سے بھر پور فعال عمر دراز عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

السلطان فارمز

فروٹ، ڈیری، ایگریکلچر فارمز

چک نمبر 166 مراد تحصیل چشتیاں
ضلع بہاولنگر

طالب دعا: میجر بشیر احمد خاں طارق ابن محمد سلطان خاں 0321-2278545 منصور محمود منہاس ابن میاں محمد احمد خاں 0300-7545166

WITTEX
International

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF FINE QUALITY SURGICAL, DENTAL AND SINGLE USE INSTRUMENTS

Shahid Mehmood Wariach
Chief Executive
Cell:+92-300-8610073

P.O.BOX:635 Wazirabad Road,
Harar Sialkot 51310-Pakistan.
E-mail:wittex@skt.comsats.net.pk
Web:WWW.wittex.com
Tel :0092-52-3574262-63
Direct :0092-52-3574265
Fax :0092-52-3574266

SEA SERVICES INTERNATIONAL
INTERNATIONAL FREIGHT FARWARDERS

We Are Providing Best Possible Services To Our Customers

FCL/LCL OCEAN FREIGHT HANDLING
AIR FEIGHT IMPORT & EXPORT
ROAD TRANSPORTATION
CUSTOM CLEARANCE

CTC Person: Rafi Ahmad Basharat
&
Farrukh Rizwan Ahmad
Cell No:03008664795 03008655325

P-34,Chenab Market Susan Road
Madina Town, Faisalabad. Pakistan
T.0092-41-8556070-80-90
D. 0092-41-85034440 F.0092-41-8503430
Email:ahmad@ssipk.com& rizwan@ssipk.com
web: www.ssipk.com

خدا کے فضل کا زندہ نشان سر پر ہے
ہیں خوش نصیب کہ اک سائبان سر پر ہے

ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دُعا گو ہیں

صدر جماعت: اہل جماعت احمدیہ
ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ

اک تسمہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو مجھ سے
ہے ہمیشہ سے یہ اس یار کا ایما مجھ سے

ہم پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محبت بھرا اسلام اور نئے سال کی مبارک باد پیش کرتے ہیں

منجانب:
ناظم اعلیٰ مجالسِ انصاراللہ ضلع ڈیرہ غازی خان
وار اکین عاملہ انصاراللہ وزعماءِ اعلیٰ ڈیرہ غازی خان

We Promissed
Best Return of your Money

ہم پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

انصاف کلاتھ ہاؤس
اینڈ سلک سنٹر
ٹاپ برانڈز
ڈیزائینرز
فورسیزن
دستیاب ھیں

گل احمد، الکرم، چکن، ڈیزائنرز سوٹس، ریشمی نیز مردانہ کرنڈی، بوسکی کے علاوہ گریس شبیر جے این جی۔ سلکی جوائے۔ کڑھائی والے سوٹ بے شمار اعلیٰ جاذب نظر۔ جدید ورائٹی کے ساتھ دستیاب ہیں

047-6213961
0333-8988164
ریلوے روڈ ربوہ

ہم پیارے آقا کی درازئ عمر کے لیے ہمیشہ دعا گو ہیں

Safeer Ahmed
0300-9613257

FineArt Jewellers
Deals in Gold, Silver and Diamond Jewellery
Bazar Shaheedan Sialkot Sher (city)
Ph : 0524601842 Mob: 0300-9613257

ہم پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں نیز ہم پیارے آقا کی ارشادفرمودہ تحریکات پر لبیک کہتے ہیں اور دعائیں کرنے کے لئے مستعد ہیں۔

منجانب

☆ امیر ضلع وارا کین مجلس عاملہ ضلع منڈی بہاؤالدین
☆ صدروارا کین مجلس عاملہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
☆ ناظم اعلیٰ وارا کین مجلس عاملہ انصاراللہ ضلع منڈی بہاؤالدین
☆ قائد ضلع وارا کین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

آلودہ پانی۔خطرناک بیماریوں کا سبب۔آپ نے کبھی سوچا ہے کہ
آپ جو پانی پی رہے ہیں صحت بخش ہے؟
اگرآپ صاف پانی استعمال نہیں کررہے تو آپ کئی جان لیوا بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔

KHAQAN Water Filters

Deals in all kind of :
Domestic Water Filter,
Water Filtrations Plant,
R. O. Plants, Water Botting Plant,
Swimming Pool Filtrations
Plant & Water Treatment Chemicals,
Filter & Accessories

Asad Mustafa:0345-7517721
email:asad.mustafa141@gmail.com Khaqan water filters

ایم ٹی اے جیولرز

MTA Gold Test Laboratory

طالب دعا: میاں طاہر مصطفیٰ 0333-6962220 0334-2023330 میاں اسد مصطفیٰ 0345-7517721

سی بلاک،صرافہ بازار چوک دربارے والا اوکاڑہ رہائش: 044-2521354 دکان: 044-2529954

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار۔لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

محمود سویٹ شاپ
اقصیٰ روڈ ربوہ

طالب دعا: ریاض احمد۔اعجاز احمد
فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

فریش فوڈ،فریش کریم کیک،ڈرائی کیک،سپیشل گاجر حلوہ
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے تیار مال دستیاب ہے

محمود سویٹ اینڈ بیکرز

اقصیٰ چوک ربوہ: 0332-0593430
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-6704524

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مؤرخ احمدیت

ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں

قبولیت دعا کا ایک جادو بھرا القائی نسخہ

جولائی 1956ء میں نظام خلافت احمدیہ کو تباہ کرنے کی ایک ناپاک سازش پکڑی گئی جس کا ردعمل یہ ہوا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ یکا یک جانفروش پروانوں کی طرح شمع خلافت کے اردگرد اکٹھی ہوگئی اور خدا کے فضل سے ہر ملک میں تمکنت دین کے ایسے ایسے نظارے دیکھنے میں آئے کہ اغیار بھی دنگ رہ گئے۔

انہی ایام میں اللہ جلشانہ نے اپنے محبوب سیدنا محمود المصلح الموعود کو 3,2 نومبر 1956ء کی درمیانی شب کو بذریعہ رؤیا درج ذیل الفاظ میں قبولیت دعا کا ایک جادو بھرا نسخہ القاء فرمایا:۔

"ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں"۔

سیدنا مصلح موعود نے 16 نومبر 1956ء کو خاص اسی آسمانی تحفہ پر ربوہ میں ایک ایمان افروز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اور اس القائی دعا کے روحانی نسخہ پر حکیمانہ شان سے روشنی ڈالنے کے بعد دنیا بھر کے احمدیوں کو پُر زور تحریک فرمائی کہ اس دعا کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:۔

مجھے خداتعالیٰ نے یہ فقرے اس لئے بتائے ہیں کہ ہماری جماعت کے لوگ اگر اپنی دعاؤں میں یہ فقرے کہیں گے تو ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوا کریں گی۔ گویا یہ دعا کی قبولیت کا ایک القائی نسخہ ہے۔ یعنی ایسا نسخہ ہے جو بندہ نے ایجاد نہیں کیا۔ بلکہ خداتعالیٰ نے اسے ظاہر کیا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ جو نسخہ خداتعالیٰ خود بتائے وہ بندہ کے ایجاد کردہ نسخہ سے بہت زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ پس میں نے سمجھا کہ میں جماعت کو بتادوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ عملاً بھی اور دعاءً بھی ان دونوں فقروں کو یاد رکھا جائے کہ "ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور اس کی رضاء کی جستجو کرتے ہیں"......

اس سے یہی مراد ہے کہ ہماری زندگی میں جو بھی نیا کام آتا ہے۔ اس میں ہم خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا تو ہم پر اپنی رحمت اور فضل نازل کر اور جو شخص اپنی زندگی کے ہر نئے کام میں خداتعالیٰ سے دعا کرے گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ تو بسم اللہ کہہ لو۔ کپڑا پہننے لگو تو بسم اللہ کہو۔ کھانا کھالو تو الحمدللہ کہو۔ نیا کپڑا پہن لو تو الحمدللہ کہو کہ خداتعالیٰ نے یہ کپڑا مجھے پہنایا ہے۔ گویا آپ نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے اور بسم اللہ ...... خداتعالیٰ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہے اور ہر نئی نعمت کے ملنے پر الحمدللہ کہنا بھی خداتعالیٰ کو متوجہ کرنے کے مترادف ہے۔ گویا ہم قدم قدم پر خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور جب ہم اپنے ہر کام میں خداتعالیٰ کی طرف توجہ کریں گے تو لازمی بات ہے کہ خداتعالیٰ کہے گا کہ میرا یہ بندہ تو کوئی کام میری مدد کے بغیر نہیں کرنا چاہتا اور وہ لازماً اس کی مدد کرے گا۔ پھر دوسرا فقرہ ہے۔ "اور اس کی رضا کی جستجو کرتے ہیں" اس کو پہلے فقرہ کے ساتھ ملائیں تو اس کے یہ معنے ہوگئے کہ ہم ہر کام میں دیکھ لیتے ہیں کہ اس میں خداتعالیٰ کی رضا ہے یا نہیں اور اگر ہر کام کے کرتے وقت انسان خداتعالیٰ سے دعا کرے اور ہر کام کے متعلق یہ سوچے کہ اس میں خداتعالیٰ کی رضا ہے یا نہیں تو سیدھی بات ہے کہ اس کی کامیابی اور اس کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو شخص خداتعالیٰ کی رضا کے لئے کوئی کام کرے گا۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ خداتعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ وہ تو خداتعالیٰ کا کام ہوگیا۔ بندے کا کام ہو تو خداتعالیٰ کہہ بھی سکتا ہے......

پس دعائیں کریں اور کرتے رہیں اور ہر کام میں خداتعالیٰ کی رضا کی تلاش کریں۔ دوست لفظاً بھی یہ دعائیہ الفاظ کہا کریں کیونکہ اس طرح انسان کو یہ تحریک ہوتی ہے کہ جب میں خداتعالیٰ سے کہہ رہا ہوں کہ میں تیری رضا کی جستجو کرتا ہوں تو عملاً بھی مجھے اس کی رضا کی جستجو کرنی چاہئے اور جب وہ عملاً خداتعالیٰ کی رضا کی جستجو کرے گا تو لازماً اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی"۔

(الفضل 23 نومبر 1956ء ص3 تا5)

ان بابرکت کلمات نے خدا کی پاک جماعت پر بجلی کا سا اثر دکھلایا اور تمام مخلصین زہد و عبادت کی جیتی جاگتی تصویروں میں ڈھل گئے۔

یہ دعا خدائے عزوجل نے عین اس دور میں اپنے محبوب و موعود سیدنا محمود المصلح الموعود کے قلب مبارک پر جاری فرمائی جبکہ اس وقت کے سرکاری، صحافتی اور مذہبی و سیاسی حلقوں کی پشت پناہی میں اٹھنے والا فتنہ منافقین زوروں پر تھا۔ مگر شمع خلافت کے پروانوں نے اس مقبول دعا کی برکت کا یہ حیرت انگیز نظارہ بچشم خود مشاہدہ کیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے اس فتنہ کی دھجیاں فضائے بسیط میں بکھر گئیں۔

دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مشہور دعا رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ کس شان سے اور کتنے رنگوں میں پوری ہوئی، اس کے متعلق یہ نظم ہے۔

اک برگد کی چھاؤں کے نیچے
اک مسافر پڑا تھا غم سے چُور
کیسے کچھ عرض مدعا کرتا
اپنی حاجات کا بھی تھا نہ شعور

دل سے بس ایک ہی دعا اٹھی

میں اسی کا فقیر ہوں آقا
تو جو میرے لئے بھلا سمجھے
مجھے اے کاش ہر کوئی تیرا
اور فقط تیرا ہی گدا سمجھے

یہی سینے سے التجا اٹھی

میری جھولی میں کچھ نہیں مولا
پیٹ خالی ہے ہاتھ خالی ہے
زندگی کا سفر نبھانے کو
میں اکیلا ہوں۔ ساتھ خالی ہے

دل تنہا سے یہ صدا اٹھی

بے ٹھکانہ ہوں گھر نہیں اپنا
سر پہ چھت ہے، نہ بام و در اپنا
گاؤں کی چمنیوں سے اٹھتا ہے
گو دھواں وہ مگر نہیں اپنا

دل سے یہ شعلہ سا نوا اٹھی

مصر جانے کو جی مچلتا ہے
پر اکیلا ہوں خوف کھاؤں گا
دست و بازو کوئی عطا کر دے
لَوٹ کر تب وطن کو جاؤں گا

دل سے یہ مضطرب دعا اٹھی

کلام طاہر

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
رجسٹرڈ
047-6211538
تحقیق، تجربہ اور کامیابی کی
نصف صدی سے زائد جدوجہد

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی

اور جماعت احمدیہ کی ترقی

کے لئے ہر آن ہر لمحہ ہر پل دعا گو ہیں

مجلس دار الذکر فیصل آباد

خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دن دگنی
رات چوگنی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

منجانب:
ہمایوں محمود ضلع فیصل آباد

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہم اپنے پیارے آقا کی
صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی کے لئے دعا گو ہیں

طالب دعا: ڈاکٹر محمد ظفر اللہ و ڈاکٹر کریم اللہ
امۃ القیوم اہلیہ ڈاکٹر ظفر اللہ
فریحہ حامد ظفر، عاصمہ ظفر، عثمان احمد ظفر
نائلہ ظفر، اجالا ظفر

المسرور المونیم گلاس ہاؤس
لاری اڈا روڈ نزد ٹیکسی اسٹینڈ اوکاڑہ
طالب دعا: محمد مسعود کھوکھر: 0321-7082728
ندیم احمد کھوکھر: 0336-8653408

اعلیٰ کوالٹی
مناسب قیمت
1974ء سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
ربوہ کی سب سے پرانی کریانہ کی دکان
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: منصور احمد: 0315-6215625
047-6215625

عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں۔
نظر و دھوپ کی عینکیں
کنٹیکٹ لینز دستیاب ہیں
معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر
نعیم آپٹیکل سروس
چوک کچہری بازار، فیصل آباد
041-2642628
0300-8652239

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

ایم اے آر جنرل سٹور
پیرس روڈ سیالکوٹ
فون دکان: 052-4291074
پروپرائیٹر: محمود احمد سنوری
موبائل: 0300-6130973

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو☆ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
شاہد 0321-5011142
آصف 0321-9502175
حسن 0345-5887638
MY
محمد یعقوب محمد یوسف
شاہد محمود، آصف مسعود، حسن نوید
ویجیٹیبل کمیشن ایجنٹس
051-4443262,4446849
دکان نمبر 142، سبزی منڈی سیکٹر I-11/4 اسلام آباد

مکرم شکیل احمد ناصر صاحب

حضرت مصلح موعود کی قبولیت دعا کے واقعات

خدا تعالیٰ دوڑتا ہوا آرہا ہے

1953ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایجی ٹیشن ہوئی اور علاوہ عام پبلک کے بعض گورنمنٹ کے افسران بھی ایجی ٹیشن کی پشت پناہی کرنے لگے۔ ہر جگہ جماعت احمدیہ کے ختم کرنے کے منصوبے بنائے گئے اور احمدیوں پر زمین کے باوجود فراخ ہونے کے تنگ کر دی گئی۔ ایسے وقت میں حضرت مصلح موعود نے اپنی اس جماعت جسے آپ نے ہمیشہ جسمانی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھا کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بہت دردمند دل کے ساتھ دعائیں کیں اور بہت جلد خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو تسلی دی گئی اور آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اور پریشان مت ہو۔ خدا تعالیٰ میری طرف دوڑتا ہوا چلا آرہا ہے اور اس کے معاً بعد خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کی حفاظت کے لئے بھاگتا ہوا آیا احمدیت کے مخالفین کو ناکام و نامراد کیا۔

حالت اچھی ہوگئی

مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر نظارت مال تحریر فرماتے ہیں:۔

''1951ء کا واقعہ ہے کہ میں ربوہ میں تھا۔ مجھے برادرم سید سجاد احمد صاحب کی طرف سے جڑانوالہ سے تار ملا۔ والد صاحب کی حالت نازک ہے جلدی پہنچو''۔ نماز مغرب کے قریب مجھے تار ملا۔ مغرب کی نماز میں نے حضور کی اقتدا میں گھبراہٹ کے عالم میں ادا کی۔ جب حضور نماز پڑھا کر واپس جانے لگے تو میں نے عرض کیا۔

''جڑانوالہ سے چھوٹے بھائی کا تار ملا ہے اباجی کی حالت نازک ہے۔ کل صبح جاؤں گا حضور دعا کریں''۔ حضور نے فرمایا ''اچھا دعا کروں گا''۔ حضور پُرنور کے ان چار لفظوں میں وہ سکینت تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ اگلی صبح کو جڑانوالہ پہنچا۔ والد صاحب محترم چارپائی پر حسب معمول پان چبا رہے تھے۔ بھائی سے شکوہ کیا کہ تم نے خواہ مخواہ تار دے کر پریشان کیا تو اس نے کہا کہ کل مغرب کے بعد سے اباجی کی حالت معجزانہ طور پر اچھی ہونی شروع ہوئی اور خطرہ سے باہر ہوئی ورنہ مغرب سے پہلے سب علاج بیکار ہو کر حالت خطرہ والی اور از حد تشویشناک تھی''۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 17/اپریل 1966ء)

فصلیں ہری بھری ہوگئیں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

میرے دفتر میں ایک سکھ دوست جو قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے قریب ایک گاؤں لالے ننگل کے رہنے والے ہیں تشریف لائے۔ انہوں نے بتایا کہ تقسیم ملک سے قبل میں ایک دفعہ قادیان آیا۔ جمعہ کا دن تھا اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی۔ حضرت مصلح موعود جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر جب بیت اقصیٰ سے اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کیا کہ حضور قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے لیکن میرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے۔ حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں پر بھی بارش نازل فرمائے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے اور میں دعا بھی کروں گا۔ اس کے بعد میں جب اپنے گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بارش ہو رہی تھی اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہری بھری ہوگئیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 16 مارچ 1958ء)

گلٹی اور درد غائب

مکرم محمد عمر بشیر صاحب تحریر فرماتے ہیں:

1956ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعود کراچی تشریف فرما تھے۔ ان دنوں میرے والدین بھی ڈھاکہ سے کراچی آئے ہوئے تھے۔ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ میرے والد صاحب کو گلے میں کئی دنوں سے سخت تکلیف تھی وہاں کے احمدی اور غیر احمدی معروف ڈاکٹروں کو دکھایا ہر ایک نے اس تکلیف پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ آپریشن کے بغیر کوئی علاج نہیں ہے اور آپریشن بھی کم کامیاب ہوتا ہے۔ اس سے ہمیں سخت فکر لاحق ہوئی۔ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی حضور نے فرمایا اچھا میں دعا کروں گا۔ والدہ صاحب نے اسی وقت حضور سے کہا کہ حضور ان کو یہاں تکلیف ہے۔ حضور نے جب نظر اٹھائی اور گلے کو دیکھا تو والدہ صاحبہ کہنے لگیں حضور ابھی دعا کر دیں۔ حضور مسکرا دیئے اور دعا کی۔ خدا شاہد ہے کہ ابھی والدہ صاحبہ اور والد صاحب حضور کی کوٹھی سے باہر گئے ہی تھے کہ والد صاحب کہنے لگے کہ مجھے آرام محسوس ہوتا ہے اور جب گلے پر ہاتھ رکھ کر دیکھا تو نہ وہاں گلٹی تھی اور نہ ہی درد تھا۔ (روزنامہ الفضل 19/اپریل 1966ء)

بری قرار دیا

ایک سکھ جو دریائے بیاس کے کنارے واقع گاؤں بھٹیاں کے نمبردار تھے بیان کرتے ہیں:

مجھ پر قتل کا جھوٹا مقدمہ چلایا گیا۔ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا۔ میرے بعض احمدی احباب سے دوستانہ مراسم تھے۔ جب میں قادیان آیا تو انہوں نے مجھے حضور سے ملنے اور دعا کے لئے عرض کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ میں بیت مبارک میں آیا۔ نماز کے بعد جب حضور گھر جانے لگے تو میں نے سلام عرض کیا اور اپنے مقدمے کا حال بیان کر کے دعا کے لئے درخواست کی۔ مرزا صاحب نے میرا نام دریافت کیا اور بغیر مزید کوئی بات کہے گھر کے اندر تشریف لے گئے بیت الذکر سے باہر آکر میں نے اپنے احمدی دوستوں سے کہا کہ حضور نے میرا صرف نام دریافت کیا ہے اور کوئی بات دریافت نہیں کی۔ نہ ہی یہ کہا ہے کہ دعا کروں گا۔ نہ معلوم کیا بات ہے میری یہ بات سن کر ان دوستوں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔ حضور آپ کے لئے ضرور دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ حضور کی دعاؤں کے طفیل آپ کو بری کر دے گا۔ انشاء اللہ

اس کے بعد میں اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ چند دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ عدالت لگی ہوئی ہے۔ میں اور میرے ساتھ کے دوسرے ملزم وہاں موجود ہیں۔ مجسٹریٹ صرف میرا ہی نام لے کر آواز دیتا ہے۔ کسی دوسرے ملزم کو نہیں پکارتا کہ فلاں شخص کون ہے آگے آئے۔ اس کے آواز دینے پر میں اس کے سامنے پیش ہوتا ہوں اور اپنا نام بتاتا ہوں۔ اس خواب کے چند دنوں بعد جب عدالت میں پیشی ہوئی تو بعینہٖ اسی طرح ہوا جس طرح میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ خدا کی قدرت جتنی پیشیاں ہوئیں ہر پیشی میں مجسٹریٹ صرف میرا ہی نام لے کر مجھے بلاتا رہا۔ اس طریق کار کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مجسٹریٹ ہر بار میرا نام بھول جاتا ہے اور میرے وکیل نے تو مجسٹریٹ کے اس طریق کو دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ باقیوں میں سے شاید کوئی بری ہو جائے لیکن تمہیں مجسٹریٹ ضرور سزا دے گا۔ مگر مجھے کوئی گھبراہٹ نہ ہوئی اور خدا کی شان جب مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سنایا تو صرف مجھے بری کیا اور باقی تمام ملزموں کو سزائیں دیں۔ (روزنامہ الفضل 16 مارچ 1958ء)

نرینہ اولاد کی خوشخبری

مکرم فتح محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

22-1921ء میں جب میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت کی نعمت سے مشرف ہوا اور میرے ساتھ ہی ہمارے گاؤں مٹھیانہ ضلع ہوشیار پور کے چار اور افراد بھی احمدیت سے حلقہ بگوش ہوگئے تو گاؤں بلکہ علاقہ بھر میں ہماری مخالفت شروع ہوگئی جگہ جگہ ہمارے خلاف چرچا ہونے لگا۔ بحث مباحثہ ہوتا رہتا تھا اور اختلافی مسائل پر گفتگو شروع رہتی۔ جب ہمارے اعتراضات کے جواب دینے سے عاجز آگئے اور اپنے عقائد کی کمزوری ان کو نظر آنے لگی تو گاؤں کے بوڑھوں نے یوں کہنا شروع کر دیا۔ کیا ہوا کہ یہ لوگ مرزائی ہوئی ہیں ان کو ملتی تو لڑکیاں ہی ہیں۔ اتفاق سے ہم پانچوں کے ہاں جو کہ اس وقت تک احمدی ہوئے تھے لڑکیاں ہی لڑکیاں تھیں نرینہ اولاد کسی ایک کے پاس بھی نہ تھی۔ اس بات کا میرے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور میں نے اسی صدمہ کے زیر اثر اپنے پیارے امام حضرت مصلح موعود کے حضور نہایت عاجزی سے دعا کی درخواست کی کہ حضور ہم سب کے ہاں نرینہ اولاد ہونے کی دعا کریں۔ تا اس بارہ میں بھی مخالفین کے منہ بند ہو جاویں۔ حضور نے جواب دیا کہ خداوند تعالیٰ آپ سب کو نرینہ اولاد دے گا۔ چنانچہ حضور پُرنور کی دعا سے خداوند تعالیٰ نے ہم سب کو نرینہ اولاد سے نوازا۔

(روزنامہ الفضل 28/اپریل 1966ء)

آپ کی اہلیہ بالکل ٹھیک ہیں

مکرم شیخ فضل حق صاحب واہ کینٹ سے تحریر فرماتے ہیں:

1948ء میں میری اہلیہ بہت ہی بیمار ہوگئی۔ بیماری طوالت پکڑنے لگی سول ہسپتال راولپنڈی میں دکھایا انہوں نے ٹیکے تجویز کئے۔ ان دنوں انجکشن بہت ہی مہنگے آتے تھے۔ 50 روپے کا ایک ڈبہ تھا جس میں 5 ٹیکے ہوتے اور صبح شام لگتے تھے۔ تانگے کا کرایہ الگ اس طرح پر چار پانچ سو روپے خرچ ہوگئے۔ مالی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی۔ میں نے حضور کو خط لکھا کہ صحت و مشکلات کے لئے دعا کریں۔ میرے پاس صرف 30 روپے رہ گئے تھے اور ٹیکہ کا ڈبہ 50 روپے کا آتا تھا۔ مہمان بھی آئے ہوئے تھے۔ میں بڑا پریشان تھا کہ ایک دم لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ ایکسرے کرالیں پھر مزید علاج کے لئے بتایا جائے گا۔ دوسرے دن میں اہلیہ کو لے کر ہسپتال گیا تاکہ ایکسرے کا نتیجہ دیکھا جاوے اور اسی دن حضور کا لفافہ ایک بجے کی ڈاک میں ملا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اہلیہ کو مکمل صحت دے گا اور دیگر مشکلات کو بھی حل کرے گا۔ کوئی فکر نہ کریں دل کو بڑی تسلی ہوئی۔ ایکسرے دیکھ کر لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ اب آپ کی اہلیہ صاحبہ بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ کو مبارک ہو۔ یہ سن کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے کہ یہ سب کچھ حضور کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

(روزنامہ الفضل 28/اپریل 1966ء)

موذی بیماری سے شفا کی دعا

27 جنوری 1905ء کو حضرت مسیح موعود کے دائیں رخسار میں ایک آماس سا نمودار ہونے سے بہت تکلیف ہوئی دعا کرنے پر یہ فقرات الہام ہوئے۔ جن کے دم کرنے سے فوراً صحت عطا ہوئی۔

بسم اللہ الکافی بسم اللہ الشافی بسم اللہ الغفور الرحیم بسم اللہ البر الکریم یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی اشفنی (مجموعہ الہامات ص:442)

میں اللہ کے نام سے مدد چاہتا ہوں جو کافی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو شافی ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو احسان کرنے والا اور عزت والا ہے۔ اے حفاظت کرنے والے اے عزت و غلبہ والے اے ساتھی اے دوست مجھے شفا دے۔

مکرم غلام مصطفیٰ منصور صاحب

خلیفۂ وقت دعاؤں کا خزینہ ہے

ایک شخص نے اپنی خانگی تکالیف کا ذکر کیا اس پر سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا ’’پورے طور پر خداتعالیٰ پر توکل، یقین اور امید رکھو، تو سب کچھ ہوجائے گا اور ہمیں خطوط سے ہمیشہ یاد کراتے رہا کرو ہم دعا کریں گے‘‘۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 29 نومبر 1902ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

’’خلیفہ بن کر مجھ پر بہت بڑا بوجھ پڑا ہے اگر خداتعالیٰ ہی کا فضل نہ ہوتا اور اس کی غریب نوازی میری دستگیری نہ کرتی تو میں اس بوجھ کے اٹھانے کے قابل نہ تھا مگر اس نے اپنے فضل سے مجھے قوت دی جس کا ایک بیٹا بیمار ہو اس کی حالت کا اندازہ مشکل ہوتا ہے پھر جس کے لاکھوں بیٹے ہوں اور مختلف حاجتوں اور بوجھوں سے ان کی حالت اس کے لئے درد کا باعث ہو اندازہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اسے کس قدر تکلیف ہوسکتی ہے مگر اللہ ہی کا فضل ہے جو میں دل کے باغ میں رہتا ہوں۔ پس اس قسم کی ہمدردی کا احساس کرنے والا دل پہلو میں رکھنے والا انسان دنیا کو خدا کے فضل کے بدوں میسر نہیں آتا۔ اس لئے عاقبت اندیشی اور اپنی اولاد کی خیرخواہی اور اس کے اس بوجھ سے سبکدوشی اسی میں ہے کہ اس کے سپرد کریں اور اگر اس ضرورت کی طرف توجہ نہ کی گئی تو آخر پچھتانا پڑے گا‘‘

(خطبات نور صفحہ 478-479)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’خدا کے محض فضل سے میں بہت دعائیں کرتا ہوں اور بہت کرتا ہوں تم بھی دعاؤں سے کام لو خداتعالیٰ زیادہ توفیق دے، یہ بھی یاد رکھو کہ میری اور تمہاری دعاؤں میں فرق ہے جیسے ایک ضلع کے افسر کی رپورٹ کا اور اثر ہوتا ہے، لیفٹیننٹ گورنر کا اور، وائسرائے کا اور ،اسی طرح پر اللہ تعالیٰ جس کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے اور اللہ تعالیٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کرکے چستی پیدا کرے، میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔ (منصب خلافت صفحہ 47)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کرسکتے، بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کے لئے اور جماعت کے افراد کے لئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جن لوگوں نے مجھے خطوط لکھے ہیں ان کی مرادیں پوری کردے اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں بھی پوری کردے اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکالیف کو بھی دور کردے اور حاجتیں بھی پوری کردے‘‘۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 21 دسمبر 1966ء)

خلیفہ وقت پر بعض دفعہ ایسے حالات بھی آتے ہیں کہ وہ ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کررہا ہوتا ہے جیسے 1974ء کے حالات میں دعائیں کرنی پڑیں میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا تھا۔ کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔ پس خلیفہ وقت وہ وجود ہے جو آپ کے رنج میں شریک ہو۔ آپ کی خوشیوں میں شریک ہو۔ (روزنامہ الفضل 21 مئی 1978ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’خدا نے منصب خلافت پر مجھے مقرر فرمایا اور اس منصب کی خاطر لوگ مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں ان کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی یعنی خلیفہ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی، اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں میں آپ کی اطاعت کروں گا ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے، ایک دفعہ نہیں بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا اور پھر بھی قبول ہوگئی، ابھی لکھی جارہی تھی دعا تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ دعا قبول ہورہی تھی بعض دفعہ دعا بنی بھی نہیں تو وہ دعا قبول ہوجاتی ہے۔‘‘

(خطبات طاہر جلد اول ص55)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خلافت اور دنیاوی لیڈروں کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 6 جون 2014ء میں فرماتے ہیں۔

کون سا ڈکٹیٹر ہے جو اپنے ملک کی رعایا سے ذاتی تعلق بھی رکھتا ہو۔ خلیفۂ وقت کا تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہر قوم اور ہر نسل کے احمدی سے ذاتی تعلق ہے۔ ان کے ذاتی خطوط آتے ہیں جن میں ان کے ذاتی معاملات کا ذکر ہوتا ہے۔ ان روزانہ کے خطوط کو ہی اگر دیکھیں تو دنیا والوں کے لئے ایک یہ نا قابل یقین بات ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جو دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کی تکلیف پر توجہ دیتی ہے۔ ان کے لئے خلیفۂ وقت دعا کرتا ہے۔

کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ صحت کے ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف آج خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ میں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔

میں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ **دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔** یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔

کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خلافت اور دنیاوی لیڈروں کا موازنہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ویسے ہی غلط ہے۔ بعض دفعہ دنیاوی لیڈروں سے باتوں میں جب مَیں صرف ان کو روزانہ کی ڈاک کا ہی ذکر کرتا ہوں کہ اتنے خطوط مَیں دیکھتا ہوں لوگوں کے ذاتی بھی اور دفتری بھی تو حیران ہوتے ہیں کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ پس کسی موازنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(روزنامہ الفضل یکم اگست 2014ء)

☆......☆......☆

ع۔بشیر

خلیفہ وقت کی دعا اور جلسہ قادیان کی برکت

دسمبر 2011ء کے اوائل میں میرے 2nd MA Semester کے امتحانات ہونے تھے اور اس کے بعد ہم نے قادیان جلسے پر جانا تھا مگر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایک پیپر ملتوی ہوکر 28 دسمبر تک چلا گیا جو جلسے کی ڈیٹ تھی۔ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں بات کی کہ آپ میرا یہ پرچہ پہلے لے لیں۔ کیونکہ ان دنوں میں میں انڈیا میں ہوں گی۔ مگر کیونکہ یہ یونیورسٹی قوانین کے خلاف تھا۔ لہٰذا انہوں نے منع کردیا اور کہا کہ یہ ممکن نہیں ہے یا تو آپ پیپرز دینے کے بعد جائیں یا پھر اگلے سال یہ پیپر سپلی میں دیں۔ سپلی دینے کا نقصان یہ ہونا تھا کہ اب تک جو میری پوزیشن بنتی چلی آرہی تھی میں اس سے محروم رہ جاتی۔ مگر میں وہاں یہ کہہ آئی کہ ٹھیک ہے میں اگلے سال دے لوں گی ابھی میرا جانا ضروری ہے۔ مگر فطری طور پر دل میں رنج تھا۔

گھر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فیکس کی اور تمام صورتحال سے آگاہ کیا اور دعا کی درخواست کی کہ آپ دعا کریں کہ میرا دل خدا کی رضا میں راضی ہوجائے۔ فیکس کرنے کے بعد دل مطمئن ہوگیا اور باقی کے پیپر اچھی تیاری کے ساتھ دیئے۔

پیپرز کے بعد 15 تاریخ کو میری پروفیسر کا فون آیا کہ آپ نے کب جانا ہے میرے بتانے پر کہ 18 تاریخ کو جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے Management سے بات کرلی ہے آپ 17 کو آکر پیپر دے لیں۔ خوشی اور حیرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ میرے منہ سے الفاظ نہیں ادا ہو رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی Application کے ساتھ پاسپورٹ اور ویزا کی کاپی بھی لگا کر آنا۔ مگر ان دنوں تک کیونکہ پاسپورٹ بارڈر تک پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا وہاں سے منگوانا ممکن نہیں تھا۔ یہی بات میں نے ان کو بتادی کہ کوئی Document اس وقت میرے پاس نہیں اس پر انہوں نے جواب دیا کہ تم کوئی بھی Document مت دکھاؤ بس آکر پیپر دے لو۔ خدا کے فضل و احسان سے پہلا مرحلہ تو بخوبی انجام ہوا۔

اس کے بعد پیپر کی تیاری کی بات تھی۔ کیونکہ میں نے اس کی بالکل بھی تیاری نہیں کی تھی اور اب صرف ایک دن تھا جس میں پیپر اور سفر دونوں کی تیاری کرنی تھی۔ حضور انور کو دعا کا فیکس کرکے میں پڑھنے بیٹھ گئی۔ پیپر خاصا مشکل آیا مگر دعا پڑھ کے جیسا کرسکتی تھی کر آئی اور ہم قادیان جلسے پر چلے گئے۔ جہاں خوب روحانی فیوض حاصل کرنے اور دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ میری غیر موجودگی میں بقیہ کلاس کا بھی وہ پیپر ہوچکا تھا اور میرے پیپر کی بہ نسبت وہ پیپر خاصا آسان آیا جس کے بعد مجھے اپنے اچھے نمبر آنے کی بالکل بھی امید نہیں رہی تھی۔ لیکن جب رزلٹ آیا تو اس پیپر میں کلاس بھر میں میرے Highest Marks آئے اور مجموعی طور پر 2nd Position بنی۔ یہ سب محض خداتعالیٰ کے بے پناہ فضل و احسان اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ممکن ہوسکا اور حضرت مسیح موعود کی ان پُراثر دعاؤں کے طفیل جو انہوں نے شاملین جلسہ کے لئے کی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زبان مبارک سے جلسہ سالانہ کے موقع پر کی جانے والی دعائیں

قرآنی دعاؤں کا دلآویز اور رواں ترجمہ۔ ان دعاؤں کے ساتھ خدا کے حضور جھکیں

مرتبہ: مکرم حامد حسین ملک صاحب

افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 19 دسمبر 1965ء میں اللہ کے حضور عرض کیا:

اے خدائے بزرگ و برتر کی برگزیدہ اور محبوب جماعت! خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں آپ پر ہمیشہ کھلی رہیں۔ اے نور محمدی کے پروانو! خدا کرے کہ دنیا کی کوئی شمع کبھی تمہیں اپنی طرف مائل نہ کر سکے۔ اے حضرت مسیح موعود کی اطاعت گزار جماعت اور آپ کے جاں نثارو! خدا آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے اور آپ ہمیشہ ان بشارتوں کے وارث بنے رہیں جو آسمان سے آپ کے لئے نازل کی گئی ہیں۔

اے مصلح موعود کے فیوض اور قوت قدسی سے تربیت یافتہ جماعت! خدا کرے کہ آپ اس مقام تربیت سے کبھی نیچے نہ گریں۔

اے جاں سے زیادہ عزیز بھائیو! میرا ذرہ ذرہ آپ پر قربان کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے جماعتی اتحاد اور جماعتی استحکام کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا کی کہ آسمان کے فرشتے آپ پر ناز کرتے ہیں۔ آسمانی ارواح کے سلام کا تحفہ قبول کرو۔ تاریخ کے اوراق آپ کے نام کو عزت کے ساتھ یاد کریں گے اور آنے والی نسلیں آپ پر فخر کریں گی کہ آپ نے محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس بندہ ضعیف اور ناکارہ کے ہاتھ پر متحد ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ قیام توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے قیام اور غلبہ (دین) کے لئے جو تحریک اور جو جدوجہد حضرت مسیح موعود نے شروع کی تھی اور جسے حضرت مصلح موعود نے اپنے آرام کھو کر اپنی زندگی کے ہر سکھ کو قربان کر کے اکناف عالم تک پھیلایا ہے۔ آپ اس جدوجہد کو تیز، تیز تر کرتے چلے جائیں گے۔

میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے، آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔ (خطبات ناصر جلد اول ص 1)

حضور نے 26 دسمبر 1968ء کو جلسہ سالانہ ربوہ کے افتتاحی خطاب میں اللہ کے حضور عرض کیا:

اے ہمارے رب! تو ہر نقص سے پاک ہے۔ پیدائش عالم بے فائدہ اور بے مقصد نہیں۔ اے ہمارے رب! ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچالے اور اپنے غضب کی آگ سے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ اے ہمارے رب! تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضا کے حصول کے لئے ہم نے اس کو قبول کیا، اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تیرے نام کی عظمت اور کبریائی کے لئے ہم نے اس کی آواز پر لبیک کہی کس حد تک ہم نے اس عہد بیعت کو نبھایا۔ تو ہی بہتر جانتا ہے ہم کمزوریوں کے پتلے ہیں، ہماری عاجزانہ پکار کو سن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر جو تیری نگاہ میں نیک اور پاک ہے اور اے ہمارے رب! اے سرچشمہ عنایات بے پایاں!! تیری طرف سے آنے والی ہر خیر کے ہم بھوکے اور فقیر ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبان پر وعدہ کیا ہے اور جب جزا کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں۔ دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے کہ جو تیری راہ میں دکھ اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دنیا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی وہی تیرے پیار کو پاتے ہیں اور عباد اللہ المکرمون میں شامل کئے جاتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ ہم تیرے لئے اپنے نفسوں کی خواہشات اور ماحول کی کشش اور دنیا کی زینت سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم تیری راہ میں ستائے گئے اور ذلیل کئے گئے اور ہم نے تیری راہ میں رسوائیاں اٹھائیں اور ماریں کھائیں اور جائیدادیں لٹوائیں۔ لیکن ہلاکت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم نے محبت کے اس شعلہ کو اور بھی روشن کیا جو تیرے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہے لیکن یہ تو ہماری سمجھ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سمجھ کا قصور ہو۔ ہم تیرے خوف سے لرزاں ہیں ہماری روح تیرے جلال سے کانپ رہی ہے، تیری عظمت اور کبریائی نے ہمارے درخت وجود کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اے ہمارے رب! ہماری کمزوریوں سستیوں، غفلتوں کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا دیا ہے۔ مغفرت! مغفرت!!! اے رب غفور! مغفرت کی چادر تلے ہمیں چھپالے، ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھول اور اعمال صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لا سکے۔ تہی دست تیرے قدموں پر گرتے ہیں اور تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رحمان! ان تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے ید بیضا کر دے۔ تیرا جمال اور محمدؐ کا حسن دنیا پر چمکے اور اسے روشن کرے۔ ان تہی ہاتھوں کو اپنے دست قدرت میں پکڑ تیرا جلال اور محمدؐ کی عظمت دنیا پر ظاہر ہو۔ (دین) اور محمدؐ کے مغرور دشمن کا سرنگوں اور شرمندہ کر دے۔

اے ہمارے رب! ہماری بھول چوک پر ہمیں گرفت نہ کرنا اور ہماری خطاؤں سے درگزر کرنا، ہم عاجز اور کمزور بندے ہیں مگر ہیں تو تیرے ہی بندے۔ اے ہمارے رب! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب کے کاموں سے محروم ہو جائیں اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے۔ اے ہمارے محبوب! ہم ہمیشہ اپنے عہد پر قائم رہنے کی تجھ سے توفیق حاصل کرتے رہیں اور ہمیشہ تیری ہی رضا ہمارے شامل حال رہے اور تیرے انعامات بے پایاں کا جو سلسلہ (دین) میں جاری ہوا ہے اس کا تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔

اے ہمارے رب! اپنے قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ تیرے غصہ کی ہمیں برداشت نہیں۔ تیری گرفت شدید ہے کچل کر رکھ دیتی اور ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا۔ کوتاہی پر کوتاہی، اپنی رحمت کی وسیع چادر ہماری سب کمزوریوں کو چھپالے ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ تو ہمارا محبوب آقا تیرے دامن کو ہم نے پکڑا۔ دامن جھٹک کے ہمیں پرے نہ پھینک دینا ہماری پکار کو سن اور (دین) کے ناشکرے منکروں کے خلاف ہماری مدد کو آ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ اے ہمارے رب! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں ان کے برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش اور سختیوں اور آزمائشوں کے میدان میں ہمیں ثبات قدم عطا کر، ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے اور اپنے اور (دین) کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 جنوری 1969ء)

حضور نے 26 دسمبر 1969ء کو جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں اللہ کے حضور عرض کیا:

اے اللہ! ہم ان بے حد و حساب نعمتوں پر تیرا شکر ادا کرتے ہیں جو تو نے محض اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے جلووں سے ہمیں عطا کیں۔ ہماری دعا، ہماری التجا، ہمارے عمل، ہماری سعی، ہمارے مجاہدات انہیں کہاں پا سکتے تھے۔ لیکن اے ہمارے رب! تو اپنے عاجز بندوں کی دعائیں بھی تو قبول فرماتا ہے۔ اے ہمارے مالک! تو عمل و مجاہدہ پر اپنی رحمت بے پایاں سے ثمرات حسنہ بھی تو مرتب کرتا ہے۔ دعا اور سعی پیہم کی ہمیں توفیق عطا کر، انہیں قبول فرما اور نعماء ہمیں بخش جو دعا اور مجاہدہ پر عطا کی جاتی ہیں، ہمیں اپنا حقیقی خادم بنا دے، صدق و سداد دے، حق و صداقت پر ثبات قدم عطا کر، خوشحال زندگی ہمارے لئے مقدر کر دے اور فلاح اور کامیابی ہمارے نصیب میں کر دے۔

اے ہمارے خدا! ہم بے علم اور کمزور ہیں۔ تیری مدد اور نصرت کے بغیر ہم تیری رضا کی راہوں کو تلاش نہیں کر سکتے۔ اے ہمارے رب! تو خود مہربانی فرما اور ہمارے صحن سینہ اور وسعت دل کو اپنی ذاتی محبت سے معمور کر دے تا ایک اصیل اور تیز رو گھوڑے کی طرح ہم تیری طرف دوڑیں اور تیرے حضور جا حاضر ہوں۔ ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرنے والے! پیار سے ہمیں اٹھا اور اپنی گود میں ہمیں بٹھالے۔

کبر و غرور تیرے در کے لعین اور دھتکارے ہوئے لیکن تذلیل اور انکسار تیرے عرش کی لونڈی ہیں اے خدا! ہمارے دل کے بھی یہی مکین ہوں۔

نیستی ہمارے وجود کی اصلیت اور حقیقت ہے۔ اے خدا ہمیں اس حقیقت پر ہمیشہ قائم رکھ۔ نہ ہمارا جوان اپنی قوت پر اترائے۔ نہ ہمارا بوڑھا اپنی لاٹھی پر بھروسہ رکھے۔ نہ ہمارا عاقل اور فہیم اپنے عقل و فہم پر ناز کرے۔ نہ کوئی عالم اور فقیہ اپنے علم کی صحت اور اپنی دانائی کی عمدگی پر اعتبار کرے اور نہ ہمارا ملہم اپنے الہام اور کشف یا دعاؤں کے خلوص پر تکیہ کرے کیونکہ تو اے ہمارے رب! ہمارے محبوب!! جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جن کو چاہے اپنے حضور سے دھتکار دے اور جن کو چاہے اپنے خاص بندوں میں شامل کر لے۔

اے ہمارے معبود! ہم تیرے عاجز اور بے مایہ بندے، عبودیت تامہ کے حصول کے لئے سرگرداں عبادت تو تیری ہی کرتے ہیں۔ لیکن پریشان خیالی اور شیطانی وسوسہ اندازی اور خشک افکار اور مہلک اوہام اور تاریک خیالات کے ساتھ ہم سیلاب کے گندے پانی کی مانند ہیں اور گمان اور ظن سے ہم چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔

اے رحمت اتم! تو اپنے بے پایاں فیض سے خود اپنا چہرہ دکھا۔ تا حق و یقین ہمیں نصیب ہو۔

اے ارحم الراحمین! ہم تیری ہی نصرت کے طالب ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ذوق، شوق، حضور قلب، بھرپور ایمان کے ملنے کیلئے، تیرے احکام پر لبیک کہنے کی توفیق کیلئے، سرور اور نور کیلئے، معارف کے زیورات اور حقائق و دقائق کے لباس کے ساتھ دل کو آراستہ کرنے کیلئے۔ تا ہم تیرے فضل، تیرے رحم کے ساتھ یقین کے میدانوں میں سبقت لے جانے والے بن جائیں اور اسرار و حقائق کے دریا پر وارد ہو جائیں۔

اے ہمارے رحمان! ہوائے نفس کی موجیں ٹھاٹھیں مارتی رہتی ہیں اور ہمیں غرق کرتی رہتی ہیں۔ نفس کے عوارض ایک چکر میں ہیں اور ہوائے نفس کے قیدی ہلاک ہوتے رہتے ہیں اور کم ہیں جو نفس امارہ کی اس یلغار سے محفوظ رہتے ہیں! اے ہمارے رحمان! تو خود ہی ہماری حفاظت کر۔ اے شافی حقیقی! اے حاذق

طبیب کے روپ میں ہم پر جلوہ گر ہو۔ ہمیں اپنی طرف کھینچ لے۔ ہمیں اپنے سینہ سے لگالے تا ہم تیری محبت میں دیوانے مستانے بن جائیں اور سب امراض نفس سے شفا پائیں۔ ہمیں سعادت دے اور اس سعادتمندی پر قائم رہنے کی ہمیشہ توفیق بخش اور اپنے پاک بندوں میں ہمیں شامل کرلے۔

اے ہمارے ہادی! صراط مستقیم نعمت عظمیٰ ہے۔ ہر نعمت کی جڑ اور ہر عطا کا دروازہ ہے۔ اے ہمارے محبوب! اے ہمارے مقصود!! سیدھی راہ ہمیں دکھا۔ یہ نہ مٹنے والی روحانی بادشاہت ہمیں عطا کر۔ تیرے تفضلات اور تیری نعماء کا مسلسل ہم پر نزول ہو۔ ان نعمتوں، ان فضلوں کو قبول کرنے کے لئے ہمیں تیار کر اور ان کا ہمیں اہل بنا۔ تا اندھیری راتوں کے بعد خوشگوار زندگی اور ظلمات اور تاریکیوں کو دور کردینے والا نور ہم پائیں تا اے ہمارے رب!! ہلاکت سے قبل ہر قسم کی لغزش اور ضلالت سے ہم نجات حاصل کرلیں۔

اے ہمارے رب! ہمارے مالک!! اپنے ہی فضل سے ہمارے دلوں میں اپنی ذاتی محبت کا شعلہ بھڑکا۔ اپنے نشانوں سے اپنی ہستی پر ہمیں حق الیقین بخش۔ اے ہمارے محبوب! اپنے چہرے سے نقاب اٹھا اور رخ انور کا ہمیں جلوہ دکھا۔

اے محسن! تیرے احسان کی نورانی لہریں ہمارے فانی وجود میں کروٹ لیں ہمارا ذرہ ذرہ تجھ پر قربان۔ تیری سوزش محبت ہر وقت ہمارے سینے کو گرماتی رہے۔ تیری عظمت اور تیرے جلال کا جلوہ کچھ اس طرح ہمیں اپنی گرفت میں لے کہ دنیا اور اس کی ہر شے تیری ہستی کے آگے مردہ متصور ہو۔ ہر خوف تیری ہی ذات سے وابستہ رہے۔ تیرے درد میں لذت پائیں اور تیری خلوت میں راحت۔ تیرے بغیر دل کو کسی پہلو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔

اے ہمارے سچے اور حقیقی محسن! ہمیں اپنی محبت کی نعمت سے مالا مال کر۔ اپنی روح ہم نے تیرے سپرد کی۔ اپنی ہستی تجھے سونپی۔ ہم تجھ سے ہی اپنی محبت کو خاص کرتے ہیں۔ عاجزانہ اور متضرعانہ ہم تیری طرف آتے ہیں۔ تیری رحمت تیری شفقت کے ہم بھکاری ہیں۔ ہم غافلوں کی غفلت کے پردے پھاڑ کر پرے پھینک دے۔ ہماری چال کو سیدھا کر۔ ہماری روح تیری عظمت اور جلال کے خوف سے لرزاں اور ترساں ہے۔ تیری محبت رگ جان بن جائے۔

محبوب! ہماری مدد کو آ۔ یقین اور ایمان کو پختہ کر۔ تا ہم اپنے پورے دل، اپنی ساری خواہشات، اپنی عقل، اپنے اعضا، اپنی زمین اور کھیتی باڑی، اپنی تجارت اور صنعت وحرفت اور اپنے پیشہ۔ سب کے ساتھ کلی طور پر تیری طرف ہی مائل ہوجائیں تیرے سوا سب سے منہ موڑ لیں۔ ہماری نگاہ میں اے ہمارے محبوب! تیرے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ ہم صرف تیری ہی اطاعت اور پیروی کرنے والے ہوں۔ اے خالق کل! اے مالک کل!! مال اور صاحب مال پر ہمیں ناز کیوں ہو اور ہم ان کے دھوکے میں کیوں آئیں۔ ہم تو بس تیری بارگاہ عزت میں عاجزوں اور مسکینوں کی طرح حاضر ہوتے ہیں۔ دنیا کو ہم دھتکارتے اور اس سے الگ ہوتے ہیں اور آخرت سے ہم محبت کرتے اور فقط اسے ہی چاہتے ہیں۔ اے کامل قدرتوں والے! ہمارا توکل صرف تیری محسن ذات پر ہے۔ اے رحمان! ہمارا ذرہ ذرہ تجھ پر قربان۔ ہمیں اپنے نور سے منور کر آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ 28 جنوری 1970ء)

حضور نے 11 جنوری 1968ء کو جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

میری یہ دعا ہے کہ اللہ کرے کہ تم پاک دل اور مطہر نفس بن جاؤ اور نفس امارہ کے سب گند اور پلیدیاں تم سے دور ہوجائیں۔ تکبر اور خود بینی اور خودنمائی اور خودستائی کا شیطان تمہارے دل اور تمہارے سینہ کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور تذلل اور فروتنی اور انکسار اور بے نفسی کے نقوش تمہارے اس سینہ کو اپنے رب کے استقبال کے لئے سجائیں اور پھر میرا اللہ اس میں نزول فرمائے اور اسے تمام برکتوں سے بھردے اور تمہارے دل اور تمہاری روح کو ہر نور سے منور کردے اور خدا کرے کہ بنی نوع کی ہمدردی اور غمخواری کا چشمہ تمہارے اس سینہ صافی سے پھوٹے اور ایک دنیا تمہاری بے نفس خدمت سے فائدہ اٹھائے۔

خدا کرے کہ عاجزانہ دعاؤں کے تم عادی رہو اور تمہاری روح ہمیشہ اللہ رب العالمین کے آستانہ پر گری رہے اور اللہ، اس کی رضا اور اس کے احکام کی اتباع ہر ایک پہلو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہوجائے۔

تم خدا کی وہ جماعت ہو جسے (دین) کے عالمگیر غلبہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس مہم کو کامیاب انجام تک پہنچانے کی راہ میں تمہیں ہزار دکھ اور اذیتیں سہنی ہوں گی اور ہر قسم کے ابتلاء اور آزمائشوں میں تم کو ڈالا جائے گا۔

دعا ہے کہ ہر امتحان میں تم کامیاب رہو اور ہر آزمائش کے وقت رب کریم سے ثبات قدم کی تم توفیق پاؤ۔ بس اسی کے ہوجاؤ۔ وہ مہربان آقا تمہیں پاک اور صاف کردے اور پیارے بچے کی طرح تمہیں اپنی گود میں لے لے اور ہر نعمت کے دروازے تم پر کھولے اور تمام حسنات کا تم کو وارث بنائے......

خدا کرے کہ آسمان کے فرشتے تمہیں یہ مژدہ سنائیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور تمہاری حقیر کوششوں کو قبول کیا اور اپنے قرب اور اپنی رضا کی جنتوں کے دروازے تمہارے لئے کھول دیئے ہیں۔ پس آؤ اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں میں داخل ہوجاؤ۔

رب العالمین نے محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک عظیم روحانی فرزند کو اس زمانہ کا حصن حصین بنایا ہے۔ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے آج اسی کی جان محفوظ ہے جو اس قلعہ میں پناہ لیتا ہے۔ اللہ کرے کہ تم بدی کو چھوڑ کر نیکی کی راہ اختیار کرکے اور کجی کو چھوڑ کے راستی پر قدم مار کر اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو کر اپنے رب عظیم کے بندۂ مطیع بن کر اس حصن حصین اس مضبوط روحانی قلعہ کی چاردیواری میں پناہ اور امان پاؤ۔

خدا کرے کہ تمہارے نفس کی دوزخ کلی طور پر ٹھنڈی ہوجائے اور اس لعنتی زندگی سے تم بچائے جاؤ جس کا تمام ہم وغم محض دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ تم اور تمہاری نسلیں شرک اور دہریت کے زہریلے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہیں۔ خدائے واحد و یگانہ کی روح تم میں سکونت کرے اور اس کی رضا کی خاص تجلی تم پر جلوہ گر ہو۔ پرانی انسانیت پر ایک موت وارد ہو کر ایک نئی اور پاک زیست تمہیں عطا ہو اور لیلۃ القدر کا حسین جلوہ اسی عالم میں بہشتی زندگی کا تمام پاک سامان تمہارے لئے پیدا کردے۔

اے ہمارے رب! تو ہمیں مسیح موعود و مہدئ معہود کے انصار میں سے بنا اور اس قیامت خیز ہلاکت اور عذاب سے ہمیں محفوظ رکھ جس سے تو نے ان لوگوں کو ڈرایا ہے جو اپنا تعلق تجھ سے توڑ چکے ہیں۔ پس اپنی طرف تبتل اور انقطاع اور رجوع کی توفیق ہمیں بخش اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔

اے ہمارے رب! اے ہمارے رحمان خدا! ہمارے ان بھائیوں کو جو قرآن عظیم کی اشاعت کے لئے دنیا کے ملک ملک اور کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں اپنی رحمت سے نواز، ان کے ایثار اور ان کے تقویٰ میں برکت ڈال، ان کی قلموں کو تاثیر دے، ان کی زبانوں پر انوار نازل کر اور ان کی سعی اور کوشش کو دجال کے ہر دجل اور دہریت کے ہر شر سے محفوظ رکھ اور اے ہمارے اللہ! ہمارے پیارے رب تو ایسا کر کہ تیرے یہ کمزور اور بے مایہ بندے تیرے لئے بنی نوع کے دل جیت لیں اور تیرے قدموں میں انہیں لا ڈالیں۔......

اب میں دعا کرواؤں گا آپ بھی دعا میں شامل ہوں۔ آج سب سے اہم دعا جو ہم اپنے رب سے کرسکتے ہیں وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی ہدایت کے سامان پیدا کردے دنیا تباہی کے گڑھے کے کنارے کھڑی ہے اور نہیں جانتی کہ وہ کہاں کھڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بصیرت اور بصارت عطا کرے وہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگیں اور اس کی محبت ان کے دلوں میں پیدا ہو وہ اپنے کئے پر نادم ہوں اور اپنے رب کی طرف وہ رجوع کریں اور محمد رسول اللہ ﷺ جو دنیا کے لئے ایک محسن اعظم ہیں۔ آپؐ کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہوجائیں اور نار جہنم سے محفوظ کرلئے جائیں۔ خاص طور پر یہ دعائیں کریں۔ آپ سمجھ نہیں سکتے کہ دنیا اس وقت کس قدر نازک دور سے گزر رہی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 25 فروری 1968ء ص 2 تا 4)

اے ہمارے رب! تو ہمیں مسیح موعود کے مددگاروں میں سے بنا اور ان آفات اور عذابوں سے ہمیں بچا جو آپ کے مخالفوں کے لئے مقدر ہوچکے ہیں اور شرک اور بدعت اور ظلم کی ہر قید و بند سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھ۔

اے خدا ہمیں نیکی اور تقویٰ پر ہمیشہ قائم رکھ اور بدخصلت وساوس پیدا کرنے والوں سے ہمیشہ پناہ دے تا ہمارا بیعت کا تعلق اور غلامی کا رشتہ جو ہم نے (۔) تیرے مسیح اور تیرے خلفاء سے باندھا ہے وہ ہمیشہ مضبوطی سے قائم رہے۔ اے خدا! ہمارے بیماروں کو شفا دے۔ ہمارے کمزوروں کو طاقت بخش۔ ہمارے غریبوں کو مال دار بنا اور ہمارے ضرورت مندوں کی ہر ضرورت کو پورا کر اور ہمارے جاہلوں کی جھولیاں دینی اور دنیوی علوم سے بھردے۔

اے خدا ابتلاؤں میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کامیابیوں میں ہمیں مزاج کے منکسر اور طبیعت کے غریب بنا۔ اے خدا تیرے اور تیرے رسول کے خلاف نہایت گندہ اور مکروہ اور ناقابل برداشت لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھ اور اس کے خلاف قلمی اور لسانی جہاد کی ہمیں توفیق دے اور اس میں ہمیں کامیاب فرما۔ اے خدا ایسا نہ ہو کہ حاسدوں کی کوششیں ہمارے قومی شیرازہ کو بکھیر دیں اور ہم میں لامرکزیت آجائے۔ اے خدا حاسد اپنے حسد میں جلتے ہی رہیں۔ ہمارا قومی شیرازہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ہمارا مرکز تا ابد بنی نوع انسان کی بھلائی اور خدمت کا مرکز بنا رہے..........

اے ہمارے اللہ اے ہمارے رب! ہم تیرے ہی آستانہ پر جھکتے ہیں۔ تجھ پر ہی ہمارا توکل ہے تو ہی ہمارا سہارا ہے ہمیں بے سہارا کبھی نہ چھوڑیو یا رب العالمین۔ (الفضل 24 نومبر 2007ء)

اختتامی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1980ء میں اللہ کے حضور عرض کیا:

"اے ہمارے رب! ہم تمام دوسرے ارباب سے توبہ کرتے ہوئے تیری طرف لوٹتے ہیں۔ انسان نے بہت سے ارباب بنالئے اپنے حیلوں اور دغابازیوں پر اسے بھروسہ ہوگیا۔ اپنے علم یا قوت بازو کا انہیں گھمنڈ، اپنے حسن یا مال و دولت پر انہیں فخر، اسی طرح کے ہزاروں اسباب ہیں جو ان کی زندگیوں کے ساتھ بطور ارباب لگے ہوئے ہیں۔ اے خدا! ہم نے ان سب ارباب کو ترک کیا۔ ان سے بیزار ہوئے۔ اے واحد لاشریک سچے اور حقیقی رب! ہم تیرے حضور سر نیاز کو جھکاتے ہیں۔ اے خدا ہماری دعاؤں کو سن اور ہماری مرادوں کو پورا کر اور اپنے وعدوں کو جو اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں ہماری زندگی میں ہمیں دکھا۔...... اے خدا ہمیں تو تجھ سے دعا کرنے کی اور مدد مانگنے کی حاجت ہے ہماری حاجت روائی کر۔ ہماری دعاؤں کو سن اور انہیں قبول کر اور ہم پر رحم کر۔ ہم ناچیز انسان ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ ہم میں کوئی خوبی نہیں۔ ہمارے عمل بھی ان بلندیوں تک نہیں پہنچے جن بلندیوں تک تو انہیں دیکھنا چاہتا ہے۔ مگر اے خدا تو تو "دیالو" ہے۔ بخشنہار ہے۔ تو دینے والا ہے۔ تو عطا کرنے والا ہے۔ تو نے ہماری زندگیوں سے بھی پہلے ہمارے وجود سے بھی پہلے بیشمار، ان گنت نعماء ہمارے لئے پیدا کردیں۔ اب جب تو نے ہمیں پیدا کیا۔ تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے حضور کچھ پیش کرسکیں اور ایسا کر کہ جو بھی ہم عاجزانہ رنگ میں ٹوٹی پھوٹی چیزیں تیرے حضور پیش کریں تو انہیں قبول کرلے اور اپنی رضا کی جنتیں ہمارے لئے مقدر کردے۔ (الفضل 24 نومبر 2007ء)

سیدنا طاہر کی قبولیت دعا کے نشانات و معجزات

مکرم ساجد محمود بٹر صاحب

آنکھوں کا نور واپس آگیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 1986ء میں فرمایا:

ڈھاکہ کے ایک احمدی دوست اپنے ایک دوست کے متعلق جو احمدی نہیں لکھتے ہیں کہ میں ان کو سلسلے کا لٹریچر بھی دیتا رہا اور کیسٹیں بھی سناتا رہا جس سے رفتہ رفتہ ان کا دل بدلنے لگا۔ جماعت کے لٹریچر سے ان کو وابستگی پیدا ہوگئی اور وہ شوق سے لٹریچر مانگ کر پڑھنے لگے۔ اس دوران ان کی آنکھوں کو ایک ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا تمہاری آنکھوں کا نور جاتا رہے گا اور جہاں تک دنیاوی علم کا تعلق ہے ہم کوئی ذریعہ نہیں پاتے کہ تمہاری آنکھوں کی بصارت کو بچاسکیں۔ اس کا حال جب اس کے غیر (از جماعت) دوستوں کو معلوم ہوا تو انہوں نے طعن و تشنیع شروع کردی اور یہ کہنے لگے اور پڑھو احمدیت کی کتابیں۔ یہ احمدی کی کتابیں پڑھ کر تمہاری آنکھوں میں جو جہنم داخل ہو رہی ہے اس نے تمہارے نور کو خاکستر کر دیا ہے۔ یہ اس کی سزا ہے جو تمہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے اس کا ذکر بڑی بیقراری سے اپنے احمدی دوست سے کیا۔ انہوں نے کہا تم بالکل مطمئن رہو تم بھی دعائیں کرو میں بھی دعا کرتا ہوں اور اپنے امام کو بھی دعا کے لئے لکھتا ہوں اور پھر دیکھو اللہ کس طرح تم پر فضل نازل فرماتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں اس واقعہ کے بعد چند دن کے اندر اندر ان کی آنکھوں کی کایا پلٹنی شروع ہوئی اور دیکھتے دیکھتے سب نور واپس آگیا۔ جب دوسری مرتبہ وہ ڈاکٹر کو دکھانے گئے تو ڈاکٹر نے کہا اس خطرناک بیماری کا کوئی بھی نشان میں باقی نہیں دیکھتا''۔ (الفضل 27 دسمبر 2003ء)

گلے کی تکلیف دور ہوگئی

مکرم منصور احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ تقریباً بیس سال پہلے میرے گلے میں تکلیف ہوئی جو کئی مہینوں پر محیط ہوگئی، میں خود بھی ہومیو پیتھی کا مطالعہ کرتا ہوں اس کی روشنی میں علامات کے لحاظ سے Lycopodium-200 دوا بنتی تھی یہ دوا استعمال کر کے دیکھ لی فائدہ نہیں ہوا۔ اس دوران حضور پُرنور (خلیفۃ المسیح الرابع) کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ حضور پُرنور (خلیفۃ المسیح الرابع) نے بھی یہی دوا اسی طاقت میں لکھی۔ پہلے جو دوا استعمال کی تھی اس میں سے آدھی بچی ہوئی تھی۔ حضور انور کا خط آنے پر وہی دوائی استعمال کی اور صحت یاب ہوگیا۔

لاعلاج مریض روبصحت

ہونے لگا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 1986ء میں فرمایا:

ایران سے ڈاکٹر فاطمۃ الزہرا لکھتی ہیں کہ میرا اکلوتا بیٹا دائیں ٹانگ کی کمزوری کی وجہ سے بیمار ہوا اور دن بہ دن حالت بگڑنے لگی یہاں تک کہ وہ لنگڑا کر چلنے لگا۔ ماہر امراض کو دکھایا گیا لیکن کوئی تشخیص نہ ہوسکی اور انہوں نے اس کی صحت کے متعلق مایوسی کا اظہار کیا۔ وہ کہتی ہیں مجھے اچانک دعا کا خیال آیا اور اس خیال کے ساتھ میں نے خود بھی دعا کی اور آپ کو بھی دعا کے لئے خط لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ مریض جسے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا اسی دن سے روبصحت ہونے لگا اور باوجود اس کے کہ ڈاکٹروں کو اس کی بیماری کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اس لئے وہ علاج کرنے سے بھی معذور تھے اس دن سے دیکھتے دیکھتے اس کی حالت بغیر علاج کے بدلنے لگی اور اللہ کے فضل سے اب بوقت تحریر وہ بالکل صحیح ہے۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

فصلوں میں غیر معمولی برکت

مکرم منصور احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم میجر عبدالحمید شرما صاحب سابق نائب ناظم وقف جدید میرے بہنوئی مکرم چوہدری محمد احمد صاحب آف نوکوٹ کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ وقف جدید کی دو گھوڑیاں (جو بہت کمزور تھیں) آپ اپنے پاس رکھ لیں۔ برادرم چوہدری صاحب نے نہ صرف گھوڑیاں رکھنے کی حامی بھری بلکہ ملازمین کو ہدایت کی کہ ان کو کھلا فصلوں میں چھوڑ دیا جائے اس پر مزارعین نے اعتراض کیا کہ آپ اپنے حصے کی تو قربانی دے رہے ہیں ہمارا جو نقصان ہوگا اس کا کون ذمہ دار ہے۔ آپ نے جواباً کہا کہ جن فصلوں میں گھوڑیاں نہیں چھوڑی گئیں میں ان کی پیداوار کے لحاظ سے آپ کا حصہ دوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جن زمینوں میں گھوڑیاں چھوڑی گئیں ان کی فی ایکڑ پیداوار 50 من رہی اور جن میں نہیں چھوڑی گئیں ان کی اوسط پیداوار 45 من فی ایکڑ رہی۔ اس دوران گھوڑیاں بہت صحت مند ہوگئیں۔ میجر عبدالحمید شرما صاحب دوبارہ تشریف لائے اور گھوڑیاں دیکھ کر بہت خوش ہوئے انہوں نے یہ خوش کن اطلاع حضور پُرنور کی خدمت میں بھجوائی تو حضور انور کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ جن کھیتوں سے ان گھوڑیوں نے گھاس کھائی ہے اللہ کرے وہ کھیت سونا اگلیں۔ برادرم چوہدری صاحب بتاتے ہیں کہ اس کے بعد میری فصلوں میں غیر معمولی برکت عطا ہوئی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

یہ قبولیت کا نشان تھا

ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب انڈین فارن سروس میں رہے۔ کئی کتب لکھیں۔ حضور انور کی کتاب مذہب کے نام پر خون کا انگریزی ترجمہ کیا۔ آپ مثانہ کے کینسر سے بیمار تھے جس کا امریکہ میں آٹھ گھنٹے کا نا کام آپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے چار سے چھ ہفتے کی زندگی بتائی۔ حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی تو جواب آیا۔ دعا کی تحریک پر مشتمل آپ کے پُرسوز و گداز خط نے خوب ہی اثر دکھایا اور آپ کے لئے نہایت عاجزانہ فقیرانہ دعا کی توفیق ملی اور ایک وقت اس دعا کے دوران ایسا آیا کہ میرے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا، میں رحمت باری سے امید لگائے بیٹھا ہوں کہ یہ قبولیت کا نشان تھا۔ چنانچہ حضور کی دعا کی قبولیت کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے انہوں نے چار سال تک فعال علمی اور تحقیقی زندگی گزاری۔

ڈاکٹر ان کی زندگی اور فعال علمی و تحقیقی زندگی پر حیرت زدہ تھے اور برکات صاحب بتاتے کہ ہمارے روحانی پیشوا کی دعائیں خدا تعالیٰ نے سنی تو ڈاکٹر سر ہلا کر کہتے ہاں معجزہ ہے معجزہ ہے۔

(الفضل 9 دسمبر 2000ء)

باقاعدہ جمعہ پڑھتے ہیں

لائبیریا میں ایک احمدی مسٹر ماساکوئے صاحب کا دل بڑھ گیا اور پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا۔ ایک ڈاکٹر کے پاس لے گئے تو اس نے کہا کہ خوراک 600 امریکن ڈالر خرچ آئے گا وہ گھبرائے ہوئے امیر صاحب کے پاس مدد کے لئے آئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں بھی دعا کے لئے خط لکھا۔ انہیں حضور انور کا نسخہ بنا کر دیا گیا۔ الحمد للہ اب بالکل ٹھیک ہیں اور باقاعدہ بیت الذکر میں جمعہ پڑھنے آتے ہیں۔ (الفضل 27 دسمبر 2003ء)

کبھی آنکھیں خراب نہ ہوئیں

مکرمہ امۃ القدوس شوکت صاحبہ بنت عبدالستار خان صاحب تحریر کرتی ہیں کہ پاکستان میں گرمی کی وجہ سے میری آنکھیں ہر وقت خراب رہتی تھیں حضور کو دعا کے لئے لکھا آپ نے دعا کی اور فرمایا انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس وقت کے بعد کبھی میری آنکھیں خراب نہ ہوئیں۔

(روزنامہ الفضل 31 مئی 2003ء)

صحت مند بچے کی پیدائش

مکرم رانا وسیم احمد صاحب صدر جماعت قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ:

1994ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خاکسار نے حضور سے معانقہ اور مصافحہ کرتے ہوئے عرض کی کہ میری اہلیہ کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ حضور انور بچے کے لئے دعا بھی کریں اور اس کی والدہ کو ہومیو پیتھک دوائی بھی استعمال کے لئے دیں۔ کیونکہ قبل ازیں دو بچے ہوئے تھے انہوں نے اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت میری اہلیہ صاحبہ کے لئے ہومیو پیتھک دوائی بھی دی اور بچے کا نام اعجاز احمد تجویز فرمایا۔ حضور پُرنور کی دعاؤں کے طفیل بچے نے اپنی والدہ کا دو سال دودھ بھی پیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت مند بھی ہے اور چوتھی کلاس میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

کبھی ویسی تکلیف نہیں ہوئی

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سیکرٹری تربیت دارالعلوم شرقی حلقہ برکت تحریر کرتی ہیں کہ 1986ء کا واقعہ ہے کہ میں شدید بیمار ہوگئی تھی۔ بیماری میں دورے پڑتے تھے اور دن رات میں کئی کئی دفعہ یہ حالت ہو جاتی تھی نیز ہر دورہ کے وقت معلوم ہوتا کہ یہ زندگی کا آخری دورہ ہے۔ بہت سے ڈاکٹرز کو دکھایا کئی دفعہ ECG بھی ہوئی۔ بیشمار دوائیاں اور ٹیکے وغیرہ لگوائے۔ مگر بیماری کو ذرہ بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔ بلکہ ایک دن تو سب گھر والے بہت پریشان ہوگئے کہ شاید آج کیا ہو جائے گا۔ گھر والوں نے آخری حربہ سمجھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ساری کیفیت کے ساتھ خط برائے دعا لکھ دیا۔ خدا گواہ ہے کہ اس خط لکھ دینے کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہونے لگی۔ میں جو بیماری سے نحیف ہو چکی تھی کھانا پینا تک چھوٹ چکا تھا۔ میں بستر سے اٹھ کر چلنا پھرنا شروع ہوگئی۔ تقریباً دو ہفتے بعد خط کا جواب آیا جس میں ہومیو پیتھی ادویات کا نسخہ بھی تھا اور یہ پُرشفا اور پُرتاثیر الفاظ کہ ''میں نے دعا بھی کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو آرام آجائے گا'' خدا جانے کیا تاثیر تھی میرے پیارے آقا کی دعا میں کہ خدا کی قسم میں نے جونہی خط پڑھا میرے سارے جسم میں سر سے پاؤں تک ایک لہر سی گھوم گئی اور میں اپنے آپ کو مکمل شفایاب سمجھنے لگی آپ کا تحریر کردہ نسخہ استعمال کیا۔ آج 17،16 سال ہوگئے ہیں۔ مجھے کبھی ویسی تکلیف نہیں ہوئی۔

فرفر بولنے لگ گیا

مکرم نذیر احمد سندھو صاحب ایڈووکیٹ بوریوالہ تحریر کرتے ہیں کہ:

اپریل 1980ء میں صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کے حکم پر دعوت الی اللہ کا ایک پروگرام میرے آبائی گاؤں چک 30\11-L میں منعقد ہوا۔ مکرم چوہدری نذیر احمد باجوہ صاحب امیر ضلع ساہیوال و صدر مقامی اس تقریب کے میزبان تھے۔ علاقے کے معززین مدعو تھے۔ بوریوالہ میں میرے ایک صاحب ثروت اور باثر دوست ملک نذیر حسین صاحب لنگڑیال (مرحوم) کے میزبان

فیملی سے پہلے سے گہرے مراسم تھے۔ میں بھی ملک صاحب کو ساتھ لے کر تقریب میں شامل ہوا۔ حضرت میاں صاحب سے میری ایک محبت بھری ملاقات اسی گاؤں میں ہوئی۔ دعوت الی اللہ کے پروگرام میں معمول کے مطابق خطاب اور سوال و جواب کی بھرپور مجلس ہوئی اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے حق وصداقت میں راہنمائی کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی۔

بعد تقریب باجوہ صاحب نے ملک صاحب کا تعارف حضرت میاں صاحب سے کرایا۔ میری موجودگی میں ملک صاحب نے اپنی مقامی بولی میں بڑی چاہت سے پوچھا۔

میاں صاحب! دعاواں قبول وی تھیند یاں نیں یعنی کیا دعائیں واقعی قبول ہوتی ہیں؟

آپ نے فلسفہ دعا پر روشنی ڈالی اور ملک صاحب کی درخواست پر ان کے لئے دعا کرنے کا وعدہ کرلیا۔ آپ کو اطلاع دی گئی کہ ملک صاحب کا بیٹا صفدر حسین جوان ہوچکا ہے۔ ہائی سکول کی بڑی جماعت میں پڑھتا ہے مگر سخت لکنت کی وجہ سے کسی سے بات بھی نہیں کرسکتا۔ ہر جگہ سے دعائیں اور دوائیں لی ہیں مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔

خبر پاتے ہی آپ نے دعا جاری رکھنے کی حامی بھری نیز ایک مخصوص ہومیو دوا کھلانے کی تحریک فرمائی۔ ادھر ملک صاحب نے بازار سے دوا منگوالی ادھر سکول ٹیچر مبارک باد کہنے گھر پہنچ گیا کہ آج ملک صفدر حسین ماشاء اللہ فر فر بول رہا ہے۔ الحمد للہ بوریوالہ میں قبولیت دعا کا یہ نشان زندہ موجود ہے جو شفا بدوں دوا کا مظہر بھی ہے۔

اس واقعہ کے چند سال بعد تک ملک صاحب حیات رہے مگر بوجوہ قبول احمدیت کا اعلان نہ کرسکے مگر تادم آخر تسلیم کرتے رہے کہ

دعاواں قبول وی تھیند یاں نیں

آئندہ بیٹا لے کر آنا

حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جولائی 1986ء میں مندرجہ ذیل قبولیت دعا کا واقعہ سنایا:

نائیجیریا سے سیف اللہ چیمہ تحریر فرماتے ہیں کہ گزشتہ مرتبہ جب میں آپ سے ملنے آیا میری بیوی بھی ساتھ تھی۔ ہم نے ذکر کیا کہ ہماری شادی پر ایک عرصہ گزر گیا ہے اور کوئی اولاد نہیں۔ اس وقت آپ نے بے اختیار یہ فقرہ کہا کہ بشریٰ بیٹی آئندہ جب آؤ تو بیٹا لے کر آنا وہ کہتے ہیں کہ الحمدللہ آپ کو یہ خوشخبری دے رہا ہوں کہ اب جب ہم آپ سے ملنے آئیں گے تو بیٹا لے کر آئیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ بیٹا عطا فرما چکا ہے"۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

خوبصورت اور باعمر بچہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خطاب میں فرمایا:

غانا جب میں پہنچا ہوں تو وہاں کے ایک چیف، نانا اوجیفو صاحب جو عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے وہ پہلی رات مجھے ملنے کے لئے آئے اور نماز کے بعد مجلس میں انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ جب میں نے مربی صاحب سے وجہ پوچھی تو جو واقعہ سنایا وہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ یہ خصوصیت کے ساتھ ایک تو ہم پرست کاہن قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان لوگوں میں بڑے رسم و رواج ہیں اور بڑے توہمات ہیں ان کی بیوی کا حمل ہر دفعہ ضائع ہوجاتا تھا اور کبھی مدت پوری نہیں ہوتی تھی اس پریشانی کا ذکر انہوں نے عیسائی پادریوں سے کیا اور دم پھونکنے والے کے پاس گئے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آخر جب اس طرف سے مایوس ہوگئے تو انہوں نے امام وہاب صاحب سے بات کی اور کہا کہ میں ہوں عیسائی لیکن مجھے عیسائیت پر سے دعا کا یقین اٹھ گیا ہے آپ لوگوں کے متعلق سنا ہے کہ آپ دعا کرتے ہیں تو خدا قبول بھی کرتا ہے تو اپنے امام کو میری طرف سے یہ ساری کہانی لکھیں اور ان کو بتائیں کہ مصیبت میں ہم گرفتار ہیں ہمارے لئے دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان کی دعا کا خط مجھے بھجوایا اب میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایسا کروایا کہ میں نے ان کو جواب لکھا کہ آپ کو بچہ نصیب ہوگا اور بہت ہی خوبصورت اور عمر پانے والا بچہ ہوگا۔ جب حمل ہوا بیوی کو تو ڈاکٹروں نے یہ کہا کہ نہ صرف بچہ مرجائے گا بلکہ بیوی کو بھی لے مرے گا۔ بچہ ایسی حالت میں ہے کہ تمہاری بیوی کی جان کو شدید خطرہ ہے۔ اس لئے تم اس حمل کو ضائع کروادو۔ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں مجھے جماعت احمدیہ کے امام کا خط آیا ہے نہ میری بیوی کو کوئی نقصان پہنچے گا نہ میرے بچے کو کوئی نقصان پہنچے گا۔ پھر وہ ہر ہفتے آ کر دعا کی یاددہانی کرواجاتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نہایت ہی خوبصورت صحت مند بچہ عطا فرمایا اور ان کی بیگم صاحبہ بھی بالکل ٹھیک ٹھاک رہیں کوئی ان کو تکلیف نہ ہوئی مجھے یاد ہے ان کی جو تار یہاں آئی تھی انہوں نے لکھا تھا کہ God has blessed me with a bounding son. اس کا مطلب ہے کہ خدا نے اچھلتا کودتا قوت کے ساتھ چھلانگیں لگاتا ہوا بچہ پیدا فرمایا ہے۔

چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اس لئے وہ دیر کرتے رہے۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

یہ جرمن نوجوان ضرور جیتے گا

جرمنی میں ایک سوال و جواب کی مجلس کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

میں لندن ٹی وی پر جرمن کھلاڑی کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ کھیل رہا تھا تو میں نے دعا کی کہ اے خدا اسے جیت عطا فرما میں نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو کہہ دیا کہ یہ جرمن نوجوان ضرور جیتے گا کیونکہ مجھے قبولیت دعا کا یقین ہوگیا تھا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے یہ جرمن کھلاڑی جیت گیا۔ آپ لوگ شاید دعا کی حقیقت کو پوری طرح نہ سمجھ سکیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ قبولیت دعا کا معجزہ تھا اور اس سے میری جرمن قوم کے ساتھ دلی وابستگی کا پتہ چلتا ہے کیونکہ یہ وہ قوم ہے جس نے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ احسان کا سلوک کیا ہے۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

دعا کا چمکتا ہوا نشان

مکرم عبدالسمیع نون صاحب آف سرگودھا رقمطراز ہیں:

منہائیم جرمنی میں 2001ء کی ایک صبح نہیں بھولتی جب میں عزیزم ملک نادر حسن کھوکھر کے ہمراہ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ ملک نادر حسین کو غنڈوں نے 50 لاکھ روپے تاوان کے لئے جبراً اغوا کیا تھا۔ سات رات اور دن آنکھیں باندھ کر نامعلوم مقام پر انہیں رکھا گیا۔ مجھے اسی رات فون پر اطلاع مل گئی۔ تو اپنی آہ وزاری کے ساتھ سیدنا حضور کا در کھٹکھٹایا۔ جو قیامت کھوکھر غربی پر گزر گئی۔ اس کا احوال بتا بتا کر کہ حضور سے دعائے مضطربانہ کی بار بار درخوست کی۔ حتیٰ کہ ایک دن میں دو دو بار فیکس بھی دیئے۔ حضور نے بہت کرم فرمایا۔ بہت دعا کی بہت الجھا ہوا مسئلہ آناً فاناً حل ہوگیا۔ آخر حضور کی دعائیں مستجاب ہوئیں اور خلاف توقع نہ صرف ساتویں دن عزیز موصوف کی رہائی ہوئی اور وہ لوگ 100 معززین کا وفد لے کر معذرت خواہی کے لئے آئے اور 50 لاکھ روپیہ وصول شدہ تاوان بھی واپس کرگئے۔

(روزنامہ الفضل 29 مئی 2003ء)

روحانی اور دنیاوی ترقی

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موقع پر دوسرے روز کی تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کے حوالے سے بیان فرمایا کہ کنگ آف الاڈا کا محل پہلے اتنا خوبصورت نہیں تھا لیکن اب ہم ان کے محل کی خوبصورتی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کنگ نے بتایا کہ یہ سب تبدیلی خلیفۃ المسیح سے ملنے کے نتیجہ میں ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ اللہ آپ کو روحانی ترقی بھی دے گا اور دنیاوی ترقی بھی دے گا۔ میں ان کی دعا کی طاقت کا اثر محسوس کررہا ہوں۔ کیونکہ صرف ایک سال کے عرصہ میں جب سے میں خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں میرے تمام دشمن میرے دوست بن گئے ہیں اور اللہ میری تمام مشکلات حل کرتا جارہا ہے۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

ایک تہائی قیمت پر سودا

سابق چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل تحریر کرتے ہیں:

1996ء میں ہم امریکہ، کینیڈا کے لئے ڈیجیٹل سروس شروع کررہے تھے اور یہ ان وقتوں کے لحاظ سے ایک نہایت انقلابی قدم تھا۔ ابھی ڈیجیٹل ریسیور بھی دستیاب نہ تھے۔ بڑی کوششوں اور کئی مشکلات کے بعد ایک کمپنی سے طے پایا کہ وہ ہمارے لئے ریسیور نئے سرے سے Develop کریں گے۔ اگرچہ قیمت زیادہ تھی مگر کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک تسلی کا سامان تھا کہ اب امریکہ کینیڈا کے لئے چوبیس گھنٹے کی نشریات بلارکاوٹ شروع ہوسکیں گی۔ حضور انور بھی مطمئن تھے۔

پھر اچانک اس کمپنی کا فون آیا کہ ہم کچھ مشکلات میں آگئے ہیں۔ لہٰذا اب ہم ریسیور نہیں بنا سکیں گے۔ تمام منصوبوں کا محل یکدم مسمار ہوتا نظر آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ان دنوں ہالینڈ کے دورے پر تھے۔ خاکسار نے ڈرتے ڈرتے، اپنے خیال میں نپے تلے الفاظ میں حضور کی خدمت میں فیکس کردیا اور احساس پشیمانی میں ڈوبا رہا کہ حضور کو تکلیف ہوگی۔ چند گھنٹے کے اندر ہی دفتر تبشیر سے مکرم اخلاق انجم صاحب کا فون آیا کہ حضور کا پیغام آیا ہے اور فرمایا ہے (-) یعنی اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اے اللہ روح القدس سے ہماری مدد فرما۔ خلافت کی دعاؤں کی معجزانہ برکات کے سلسلہ میں اپنے گزشتہ حسین تجربات کی بنا پر خاکسار کو اسی وقت تسلی ہوگئی کہ محض حضور انور کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ ضرور کوئی راستہ نکال دے گا۔ اس واقعہ کے تیسرے دن ایک دوسری کمپنی نے جس کا ہمیں اس سے قبل علم ہی نہ تھا۔ ریسیور بنانے کی پیشکش یوں کی کہ پہلے سے ایک تہائی قیمت پر سودا ہوگیا اور پھر انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں ڈیجیٹل ریسیور ہماری عین ضرورت کے مطابق تیار کئے جو آج بھی امریکہ اور کینیڈا میں استعمال ہو رہے ہیں۔ اب اسے اگر محض اور محض خلافت کا اعجاز دعا تسلیم نہ کیا جائے تو اور کیا ہوسکتا ہے۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

اٹھارہ سال بعد بچی پیدا ہوئی

مکرم قریشی داؤد احمد صاحب ساجد مربی سلسلہ برطانیہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی شادی کے چند سال بعد ہمارے ہاں اولاد نہ ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کے علاج کروانے شروع کئے۔ پاکستان میں قیام کے دوران ڈاکٹر فہمیدہ صاحبہ، ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ کے علاوہ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ گھانا میں قیام کے دوران ہومیو پیتھک کے علاوہ ایک انڈین اور ایک انگریز لیڈی ڈاکٹر سے بھی علاج کروایا لیکن کوئی شفا نہ ہوئی۔ خاکسار مع فیملی 1999ء میں گھانا سے انگلستان آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کے دوران دعا کی درخواست کی۔ خاکسار کی اہلیہ کو ہومیو پیتھک سے کافی دلچسپی ہے۔ چنانچہ انہوں نے حضور کی کتاب سے مختلف ادویات کا مطالعہ کیا اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیا:

Sulphur CM کی ایک خوراک، اگلے ماہ Sepia CM کی ایک خوراک، اس کے بعد تقریباً دو ماہ تک درج ذیل نسخہ استعمال کیا۔

Kali ،Calc Phos ،Ferrum Phos Phos تیس طاقت میں اور Lillium Tig بھی تیس طاقت میں۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے شادی کے اٹھارہ سال بعد 23 فروری 2001ء کو ہمیں بیٹی سے نوازا۔

(الفضل 27 دسمبر 2003ء)

حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کی طرف سے دعائیہ چیلنج

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

سیدنا حضرت مسیح موعود، مہدی معہود امام آخرالزماں موعود دوراں کی صداقت اور سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بیشمار نشان اور معجزات آپ کو عطا فرمائے۔ ان سب نشانوں میں سرفہرست آپ کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کا نشان عطا فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں۔

1۔ میں......عربی بلاغت وفصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

2۔ میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

3۔ میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

4۔ میں غیبی اخبارات کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

(ضرورۃ الامام ص 26)

حضرت مسیح موعود نے اپنے غالب آنے کے جو ہتھیار بیان فرمائے ہیں۔ ان میں قبولیت دعا کو اس کی کنجی قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار، استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود 6 اپریل 1903ء)

اسی لئے آپ نے ساری دنیا کو اس روحانی مقابلہ کی مختلف رنگ میں مختلف انداز میں مختلف مواقع پر مختلف قوموں کو دعوت دی تا دنیا پر واضح ہو جائے کہ آج زندہ مذہب کون سا ہے؟ اور زندہ خدا کہاں مل سکتا ہے؟ وہ زندہ مذہب صرف دین حق ہے اور اسی کا خدا زندہ خدا ہے۔ اسی لئے جو دائمی زندگی کا خواہاں ہے وہ آئے اور ابدی زندگی پائے۔

اس معیار کی صداقت جانچنے اور سچ پرکھنے کے لئے اور دین حق کی حقانیت واضح کرنے کے لئے جو چیلنج آپ نے دنیا کو دیئے ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دعوت مقابلہ

آپ فرماتے ہیں:

مجھے دکھلایا اور بتلایا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط (دین) ہی حق ہے ......اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے ...... یا کوئی اور ہے اس کے لئے خوب موقعہ ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امور غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی تمام جائیداد غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہوگی۔

(آئینہ کمالات اسلام ص 276)

شفاء الامراض میں مقابلہ کی دعوت

فرماتے ہیں:

میں یقیناً کہتا ہوں کہ......معجزہ شفاء الامراض کے بارے میں کوئی شخص روئے زمین پر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اگر مقابلہ کا ارادہ کرے تو خدا اس کو شرمندہ کرے گا۔ کیونکہ یہ خاص طور پر مجھ کو موہبت الٰہی ہے۔ جو معجزانہ نشان دکھلانے کے لئے عطا کی گئی ہے۔......اگر کوئی چالاکی اور گستاخی سے اس معجزہ میں میرا مقابلہ کرے اور یہ مقابلہ ایسی صورت سے کیا جائے کہ مثلاً قرعہ اندازی سے بیس بیمار میرے حوالہ کئے جائیں اور بیس اس کے حوالے کئے جائیں تو خدا تعالیٰ ان بیماروں کو جو میرے حصہ میں آئیں شفایابی میں صریح طور پر فریق ثانی کے بیماروں سے زیادہ رکھے گا اور یہ نمایاں معجزہ ہوگا۔

(حقیقۃ الوحی ص 91)

پھر فرمایا:

خدا تعالیٰ اس زمانہ میں بھی دین حق کی تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے۔ اگر میرے مقابل پر تمام دنیا کی قومیں جمع ہو جائیں اور اس بات کا بالمقابل امتحان ہو کہ کس کو خدا غیب کی خبریں دیتا ہے اور کس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور کس کی مدد کرتا ہے اور کس کے لئے بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے۔ تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی غالب رہوں گا کیا کوئی ہے؟!! کہ اس امتحان میں میرے مقابل آوے۔

(حقیقۃ الوحی ص 182،181)

طریق فیصلہ

وفات سے 11 دن قبل 15 مئی 1908ء کو آپ نے مخالفوں کو یہ چیلنج بھی دیا۔

اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرلے جو دو سخت بیمار لے کر جو جدا جدا بیماری کی قسم کے مبتلا ہوں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کرلیں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جاوے یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے وہی فریق سچا سمجھا جاوے۔

(چشمہ معرفت ص 4)

رائی کے برابر ایمان

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

ایک دفعہ پنجاب کے لارڈ بشپ کو آپ (حضرت مسیح موعود) نے چیلنج دیا کہ میرے مقابل پر آکر دعا کی قبولیت کا نشان دیکھو۔ تمہاری کتب میں بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی ایک رائی کے دانے کے برابر تم میں ایمان ہو تو تم پہاڑوں سے کہو کہ چلو تو وہ چلنے لگیں گے اور ہماری کتب میں بھی مومنوں کی نصرت اور تائید اور ان کی دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ دیتی ہیں۔ پس چاہئے کہ تم میرے مقابلہ پر آکر کسی امر کے متعلق دعا کر کے دیکھو تو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ (دین حق) کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کی دعائیں مقابلے کے وقت سنتا ہے یا ان کی سنتا ہے جو مسیحی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ مگر باوجود بار بار چیلنج دینے کے لارڈ بشپ صاحب خاموش رہے اور ان کی خاموشی ایسی عجیب معلوم ہوتی تھی کہ بعض انگریزی اخبارات نے بھی ان پر چوٹ کی کہ اس قدر بڑی بڑی تنخواہیں لینے والے پادری جب کوئی مقابلہ کا وقت آتا ہے تو سامنے ہو کر مقابلہ کیوں نہیں کرتے۔ مگر نہ غیروں کے چیلنج نے پادری صاحب کو مقابلہ پر آمادہ کیا اور نہ اپنوں کے طعنوں نے۔ وہ آنوں بہانوں سے اس پیالے کو ٹالتے ہی رہے۔ (دعوۃ الامیر ص 121)

طریق فیصلہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں۔ یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے۔ (اربعین نمبر 3 ص 58)

قبولیت دعا کا یہ فیض محض حضرت مسیح موعود امام آخرالزماں کی ذات والا صفات تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے برکت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ یہ فیض آپ کے خلفاء اور ان کے متبعین میں بھی جاری کر رکھا ہے۔

بہائیوں کو چیلنج

سیدنا حضرت مصلح موعود نے صداقت دین حقہ ثابت کرنے کے لئے بہائیوں کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

حضرت مسیح موعود کے اظلال میں سے ایک میں ہوں کہ جس پر خدا نے ایسے کلام نازل کئے جو وقت پر پورے ہوئے اور آج بھی میں کہتا ہوں۔ لاؤ میرے مقابلے میں عبدالبہاء کے خلیفہ کو اور پھر دیکھیں خدا تعالیٰ کس کی صداقت ظاہر کرتا ہے۔ میں نے رنگون میں ایک شخص کو لکھا تھا کہ لاؤ بہائی خلیفہ کو مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

(بہائی فتنہ انگیزوں کا راز کیونکر فاش ہوا ص 35)

تمام مذاہب کو چیلنج

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 18 مارچ 1924ء کو تمام مذاہب کو دعا کا چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

آج میں کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی مذہب دعا سے مقابلہ کرلے۔ میرے مقابلہ میں دعا کر کے دیکھ لے کہ خدا میری مدد کرتا ہے یا اس کی اور میں یہ اپنے متعلق ہی نہیں کہتا میرے مرنے کے بعد بھی لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ میں ایسے انسان ہوں گے کہ جو نشان دکھائیں گے۔

(بہائی فتنہ انگیزوں کا راز کیونکر فاش ہوا ص 38)

معیار حق و باطل

شاہزادہ ویلز کی ہند تشریف آوری کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود نے جو کتاب کی صورت میں تحفہ جماعت کی طرف سے پیش کیا اس میں معیار حق و باطل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اگر آپ باوجود ان نشانات اور صداقتوں کے جو اوپر مذکور ہوئیں یہ بھی خیال کریں کہ خدا کے تعلق اور محبت کے معلوم کرنے کے لئے اس وقت بھی کسی نشان کی ضرورت ہے تو ہم آپ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے رسوخ سے کام لے کر پادریوں کو تیار کریں جو اپنے مذہب کی سچائی کے اظہار کے لئے بعض مشکل امور کے لئے دعا مانگیں اور بعض ایسے ہی مشکل امور کے لئے جماعت احمدیہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور التجاء کرے مثلاً سخت مریضوں کو شفا جن کو بذریعہ قرعہ اندازی کے آپس میں تقسیم کرلیا جاوے۔ پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس کی سنتا ہے اور کس کے منہ پر دروازہ بند کر دیتا ہے۔ (تحفہ شہزادہ ویلز ص 72)

دین کو غالب کرنے والی دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

میں ایک عاجز بندہ ہوں۔ دعا کے ساتھ یہ مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ ہم جس خدا پر ایمان لائے ہیں وہ ایک انسان، عاجز انسان نہیں۔ وہ زندہ خدا، زندہ طاقتوں والا خدا، پیار کرنے والا خدا، حضرت محمد ﷺ کے دین کو آج غالب کرنے والا خدا ہے۔

(خطبات ناصر جلد 9 ص 173)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مباہلے کا چیلنج دیا جس کے وسیع اثرات ظاہر ہوئے۔

غلبہ احمدیت کا ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ہمارا خدا زندہ خدا آج بھی ہمیں اپنی خدائی کے جلوے دکھا رہا ہے اور انشاء اللہ دکھاتا چلا جائے گا۔ ہاں ایک شرط ہے کہ خالص ہو کر اس کی طرف جھکیں اور اس سے مدد مانگیں۔ وہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے اس کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ (خطبات مسرور جلد 1 ص 182)

ڈاکٹر بلی گراہم کو چیلنج

ڈاکٹر بلی گراہم مغربی افریقہ میں شکست فاش اٹھانے کے بعد مارچ 1960ء کے اوائل میں مشرقی افریقہ کے شہر نیروبی پہنچے اور انہوں نے بڑے بڑے عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا تو مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مشنری انچارج مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے مقابلے پر بلایا جس میں دعا کے ذریعہ مریضوں کی صحت یابی کا چیلنج دیا۔ طویل خط کے آخر پر لکھا۔

”مقابلے کا ایک طریق یہ ہے کہ تیس ایسے مریض لے لئے جائیں کہ جو میڈیکل سروسز کینیا کے ڈاکٹر صاحب کے نزدیک لاعلاج ہیں۔ ان تیس مریضوں میں سے دس یورپین، دس ایشیائی اور دس افریقن ہوں۔ انہیں قرعہ کے ذریعہ میرے اور آپ کے درمیان مساوی تعداد میں بانٹ لیا جائے۔ پھر دونوں مذاہب کے پیروؤں میں سے چھ چھ آدمی ہمارے ساتھ اور آ شامل ہوں اور ہم اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مریضوں کی صحت یابی کے لئے خدا کے حضور دعا کریں تا کہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ کس کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے اور کس پر آسمان کے دروازے بند ہیں“۔

اگرچہ ڈاکٹر گراہم نے شیخ مبارک احمد صاحب کے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا۔ لیکن جب وہاں کے اخبارات میں اس چیلنج کا خوب چرچا ہوا اور اخبارات نے شیخ صاحب کا فوٹو شائع کر کے آپ کے چیلنج کو اہمیت دی تو ایک شخص نے اس چیلنج سے متاثر ہو کر ڈاکٹر گراہم کے ایک پبلک لیکچر کے بعد ان سے سوال کیا کہ کیا وہ کوئی ایسی مجلس بھی منعقد کریں گے جس میں وہ بیماروں کو چنگا کرنے کے لئے خدا سے استمداد کریں۔ اس پر انہوں نے سراسر عجز کا اظہار کرتے ہوئے کہا میرا کام محض وعظ کرنا ہے مریضوں کو چنگا کرنا نہیں۔

اس جواب کا اخبارات نے خوب چرچا کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 20 ص 572 تا 575)

(الفرقان مئی 1960ء)

نومبر 1967ء میں مربی ماریشس مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب نے فرانس سے آنے والے پادری کو ایسا ہی چیلنج دیا۔

(خطابات ناصر جلد 1 ص 203)

مئی 1968ء میں امام بیت الفضل لندن مکرم بی اے رفیق صاحب نے انگلستان کے دو لاٹ پادریوں یعنی آرچ بشپ آف کنٹربری اور رومن کیتھولک آرچ بشپ ویسٹ منسٹر کو ایک خط لکھ کر انہیں قبولیت دعا کا نشان دکھانے کے تعلق میں مقابلہ کی دعوت دی۔ مگر انہوں نے گریز کیا۔

(ماہنامہ انصار اللہ جون 1968ء)

گھر سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ، اَوْنَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔ (ترمذی و ابو داؤد کتاب الادب)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ میں گھر سے باہر نکلتا ہوں۔ میں نے اللہ پر توکل کیا اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت یا طاقت حاصل نہیں۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ اس بات سے کہ ہم کوئی لغزش کھائیں یا گمراہ ہوں یا کسی پر ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت یا نافرمانی کی کوئی بات کریں یا ہمارے خلاف کوئی جہالت کی جائے۔

سفر کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَ سُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات وابوداؤد کتاب الجہاد)

ترجمہ: اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کے طلبگار ہیں اور ایسے عمل کی توفیق چاہتے ہیں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق سفر ہو جا، اور ہمیں اپنے عہد و پیمان کے ساتھ واپس لوٹانا۔ اے اللہ! زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے اور زمین کی دوری کو ہم سے لپیٹ دے۔ اے اللہ! سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت، کسی اندوہناک منظر، اور گھر بار کے لحاظ سے بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

صبح و شام کی دعا

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ۔ (مسلم کتاب الذکر)

یعنی ہم نے صبح کی اور تمام ملک نے بھی خدا کی خاطر صبح کی۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب بادشاہت اُسی کی ہے اور سب حمد بھی اسی کو زیبا ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اے میرے ربّ! میں تجھ سے اس دن کی خیر چاہتا ہوں اور اس کے بعد کی بھلائی بھی اور میں تجھ سے اس دن کے شرّ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے بعد کی برائی سے بھی۔ اے میرے ربّ! میں سُستی اور بڑھاپے کی بدحالی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ میرے پروردگار! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(شام کو لفظ صبح کی بجائے شام کے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہی دعا ان الفاظ میں اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رسول کریم پڑھا کرتے تھے۔)

قوم یونس کا شور قیامت اور توبہ نصوح کا رقت آمیز منظر

مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (1445ء۔1505ء) نے زیر آیت وان یونس ......ترجمان القرآن حضرت ابن عباس سے مروی یہ حدیث لکھی ہے کہ

(ترجمہ) خدا نے یونس نبی کو ایک بستی کی طرف مبعوث کیا۔ پس انہوں نے اس کی دعوت کو نہ مانا اور رک گئے سو جبکہ انہوں نے ایسا کیا تو خدا تعالیٰ نے یونس کی طرف وحی بھیجی کہ میں فلاں دن میں ان پر عذاب نازل کروں گا۔ سو یونس نے اس قوم کو اچھی طرح سمجھا دیا کہ فلاں تاریخ کو تم پر عذاب نازل ہوگا اور ان میں سے نکل گیا۔ پس جبکہ وہ رات آئی جس کی صبح کو عذاب نازل ہونا تھا سو قوم نے عذاب کے آثار دیکھے سو وہ ڈر گئے اور اپنی بستی سے ایک وسیع میدان میں نکل آئے جو انہیں کی زمین کی حدود میں تھا اور ہر ایک جانور کو اس کے بچے سے علیحدہ کر دیا یعنی رحیم خدا کے رجوع دلانے کے لئے یہ حیلہ سازی کی جو شیر خوار بچوں کو خواہ وہ انسانوں کے تھے یا حیوانوں کے ان کی ماؤں سے علیحدہ پھینک دیا اور اس مفارقت سے ایک قیامت کا شور اس میدان میں برپا ہوا۔ ماؤں کو ان کے شیر خوار بچوں کو جنگل میں دور ڈالنے سے سخت رقت طاری ہوئی اور اس طرف بچوں نے بھی اپنی پیاری ماؤں سے علیحدہ ہو کر اور اپنے تئیں اکیلے پا کر دردناک شور مچایا اور اس کارروائی کے کرتے ہی سب لوگوں کے دل درد سے بھر گئے اور نعرے مار مار کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف تضرع کیا اور اس سے معافی چاہی تب رحیم خدا نے جس کی رحمت سبقت لے گئی ہے یہ حال زار ان کا دیکھ کر ان کو معاف کر دیا اور ادھر حضرت یونس عذاب کے منتظر تھے اور دیکھتے تھے کہ آج اس بستی اور اس کے لوگوں کی کیا خبر آتی ہے یہاں تک کہ ایک رہگزر مسافر ان کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ اس بستی کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ انہوں نے یہ کارروائی کی کہ اپنی زمین کے ایک وسیع میدان میں نکل آئے اور ہر ایک بچہ کو اس کی ماں سے الگ کر دیا۔ پھر اس دردناک حالت میں ان سب کے نعرے بلند ہوئے اور تضرع اور رجوع کیا۔ سو خدا تعالیٰ نے ان کی تضرع کو قبول کر لیا اور عذاب میں تاخیر ڈال دی۔

مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں آخر رہائی پائیں گے

کتاب دانیال کی 5ویں فصل۔15 دن۔12 بجکر 58 منٹ

مکرم منیر احمد رشید صاحب

محترم مولوی محمد صادق صاحب مربی سماٹرا کا بیان ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے ختم ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے تھے۔ایک روز ایک شخص ہمارے ایک احمدی دوست کے پاس آیا اور کہا کہ مولوی محمد صادق صاحب کے متعلق یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس وقت اتحادی فوجیں سماٹرا یا جاوا کے کسی حصہ پر چڑھ آئیں گی اسی وقت ان کو گرفتار کرلیا جائے گا۔یہ خبر سنتے ہی **میں نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ بیس دن متواتر تہجد کی نماز ادا کریں۔اور ہر سوموار اور جمعرات کو روزے رکھیں۔** جب تیسری رات تہجد کی نماز پڑھ کر صبح سے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو مجھے خواب میں بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو۔۔۔۔۔مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے بائبل کا مذکورہ حوالہ پڑھا جس میں بیلشفر بنی بخت نصر کے متعلق ذکر ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ خدا نے اسے ایک خواب دکھایا جس کے متعلق دانیال نبی نے خدا سے پوچھا اور اس کی تعبیر بیان کی۔اس خواب کے الفاظ یہ ہیں کہ بیلشفر کی حکومت کا خاتمہ قریب آ پہنچا ہے خدا نے اسے تولا وہ ہلکی نکلی اب اسے مٹا کر فارسی حکومت کو اس کی جگہ قائم کر دیا جائے گا۔میں نے یہ خواب بعض ہندو اور سکھ دوستوں کے سامنے بھی بیان کیا اور بعض چیدہ چیدہ احمدی دوستوں کو بھی بتایا۔اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حالات کو ایسے پلٹا دیا کہ چند ماہ میں حکومت جاپان تباہ ہوگئی۔دراصل جاپانی حکومت نے 14 راگست 1945ء ہی کو شکست مان لی تھی مگر اس نے سماٹرا اور جاوا میں 22 راگست کو یہ شائع کیا کہ ہمارے بادشاہ نے رعایا پر شفقت کی نظر کرتے ہوئے انگریز اور امریکہ سے صلح کر لی ہے۔جس دن یہ پمفلٹ شائع ہوا اسی دن میں سردار جوگندر سنگھ صاحب ہری برادرز پاڈنگ کی دکان پر گیا وہاں ایک عالم حسن فوادھی تھے۔انہوں نے مجھے مخاطب ہو کر کہا "مبارک ہو" میں نے کہا "خیر مبارک" مگر بتایئے تو سہی یہ مبارک باد کیسی۔انہوں نے کہا آپ کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ آپ کو 24,23 راگست 1945ء کی رات کو سزائے موت دی جائے گی مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔کیونکہ بلیک لسٹ میں آپ کا نام بھی درج ہے پھر دوسرے غیر احمدیوں نے بھی ہمارے بعض دوستوں کو خود بخود بتایا کہ میرے متعلق سزائے موت کا فیصلہ اس لئے کیا گیا تھا کہ میں جاپانی جنگ کو جہاد فی سبیل اللہ نہ مانتا تھا اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ایک کرشمہ ظاہر فرمایا۔

اسی طرح جاوا میں جو مربیان گرفتار تھے ان کی رہائی کے لئے خدا تعالیٰ نے نشان دکھایا اور جاپانی حکومت کی تباہی کی معین تاریخیں تک بتا دیں۔

چنانچہ جناب سید شاہ محمد صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ ہمارے بعض دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ استخارہ اور دعا کے ذریعہ معلوم کیا جائے کہ کیا ہم زندہ قید سے چھٹکارا حاصل کرلیں گے یا ہمارے گلے کاٹے جائیں گے۔۔۔۔۔۔ اس خواہش کی بنا پر میں نے بھی استخارہ کیا۔۔۔۔۔۔ **مجھے رویا میں بتایا گیا۔"پندرہ دن" اور ساتھ ہی ایک گھڑی دکھائی گئی جس پر بارہ بج کر اٹھاون منٹ کا وقت تھا اور تفہیم یہ ہوئی کہ ہم پندرہ دن کے بعد بارہ بج کر اٹھاون منٹ پر قید سے رہا ہو جائیں گے۔**

ایک دوست محمد طیب نامی کے متعلق معلوم ہوا کہ ان کے کاغذات پر حضرت خلیفۃ المسیح کے دستخط ثبت نہیں کئے اس لئے وہ ہمارے ساتھ قید سے رہا نہیں ہوں گے۔۔۔۔۔۔ وہ ہمارے بعد رہا ہوں گے۔ یہ پندرہ دن مہینہ کی 27 تاریخ کو ختم ہوئے تھے۔یہ رویا سب دوستوں کو سنا دی گئی اور ہم سب منتظر تھے کہ وہ دن کب آتا ہے جب ہم رہا ہوں گے۔اتفاق ایسا ہوا کہ جب ہم لوگ سونے لگے تو میرا ہاتھ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مربی (جو قید میں میرے ساتھ تھے) کے سر پر لگا۔ان کے علاقہ میں یہ معیوب سمجھا جاتا تھا کہ کوئی شخص کسی کے سر پر ہاتھ لگادے۔لیکن میرا ہاتھ ان کے سر پر اتفاقی طور پر لگ گیا۔مولوی صاحب کی طبیعت پر یہ ناگوار گزرا اور آپ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور ہم میں بحث کی صورت پیدا ہوگئی۔رات کو ساڑھے تین بجے کے قریب میں نے رویا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کو ہم دونوں کی کل کی حرکت نہایت ناپسند ہے اور اس تکرار کے نتیجہ میں جو ہم دونوں میں ہوئی ہم سب کو تین دن مزید قید کی سزا دی جائے گی۔۔۔۔۔۔ میں نے انہیں اسی وقت جگایا۔میری آنکھوں میں آنسو تھے میں ان کے گلے لگ گیا اور ان سے معافی مانگنی شروع کی انہوں نے کہا پاگل تو نہیں ہوگئے جاپانی سپاہی سُنے گا تو ہمیں مارنا شروع کردیں گے۔میں نے انہیں رویا کے متعلق بتایا تو وہ بھی رونے لگ گئے۔الغرض ہم تیس مئی کو رہا ہوئے اور رویا کے مطابق جب قید خانہ کے دروازہ سے باہر نکلے تو گھڑی پر ایک بجنے میں دو منٹ باقی تھے۔محمد طیب صاحب کو کمرہ سے باہر لاکر تھوڑی دیر بعد پھر انہیں کمرہ میں بند کر دیا گیا۔قید میں ہمیں ایک دوسرے سے بات کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ایک دن ہم عشا کی نماز پڑھ رہے تھے مولوی عبدالواحد صاحب امام تھے اور ہم دو مربی مقتدی تھے ڈیوٹی پر جو سپاہی تھا اس نے ہمیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور کھڑکی کھول کر اندر آ گیا۔اس سپاہی کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا۔۔۔۔۔۔اس نے ہمیں زور سے ایک کوڑا مارا اور کہا یہ کیا کر رہے ہو۔جاپانی خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان نہیں رکھتے وہ دیوتاؤں کے پجاری ہیں۔طبعاً ہمیں یہ بات ناگوار گزری کہ اب ہمیں عبادت کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔ہم نے دعا کی اور اسی رات ہم میں سے اکثر کو خدا تعالیٰ نے رویا میں دکھایا کہ جاپانی عنقریب تباہ ہو جائیں گے۔مجھے بھی دس سے زیادہ مرتبہ رویا میں بتایا گیا۔لنمزقنھم۔یعنی ہم انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ھم کی ضمیر کا اشارہ جاپانیوں کی طرف تھا۔چنانچہ 1945ء میں اگست میں جاپانی علاقہ میں ایٹم بم گرایا گیا اور چند دن بعد جاوا میں جاپانیوں نے اتحادیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 ص589)

اور دھوپ نکل آئی

مکرم راجہ نصیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں:

کوٹلی میں متبادل جلسہ سالانہ تھا۔وہاں جانے سے قبل اس جلسے کی کامیابی کے لئے میں نے حضور انور ایدہ اللہ کو دعائیہ فیکس کی۔ان دنوں بارشوں کا موسم تھا اور بہت بارشیں ہو رہی تھیں جلسہ سے ایک دن پہلے بھی بارش ہوئی تھی۔جس دن جلسہ ہونا تھا اس دن بھی بارش ہو رہی تھی۔میں نے حضور انور کو دعائیہ فیکس کی۔مسلسل بارش ہو رہی تھی۔ہم نے جلسے کا آغاز کر دیا۔کچھ دیر بعد دھوپ نکل آئی اور سارے جلسے کے دوران دھوپ نکلی رہی پھر جب جلسے کا اختتام ہوا تو بارش دوبارہ شروع ہوگئی۔جلسے کے دوران موسم بالکل ٹھیک رہا۔ہم سب بڑے حیران تھے۔یہ سب حضور انور کی دعا ہی کی برکت تھی۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔سیدنا مسرور ایدہ اللہ نمبر ستمبر،اکتوبر 2008ء ص165)

ڈیلر: کینڈا لیب، عمران آئل، P.S.O کالٹیکس، شیل، کین لیب، بریک آئل، گریس اور فلٹر
المیزان آئل ایجنسیز
293۔جنرل بس سٹینڈ سرگودھا فون آفس: 048-3210792

خالص سونے کے دلکش و دیدہ زیب زیورات بنوانے کے لئے تشریف لائیں
داؤد جیولرز لاہور
ہمارے ہاں نئے و پرانے زیورات کی خرید و فروخت بھی کی جاتی ہے
دکان پر تشریف لانے سے پہلے فون کر لیں 0321-4441713

داؤد شاپنگ سنٹر
اینڈ کلاتھ ہاؤس
ریلوے بازار حاصل پور ضلع بہاولپور
پروپرائٹر: مظفر احمد
03336232196

اپنی بگڑی سنوار آدھی رات

جاگ اے شرمسار آدھی رات
اپنی بگڑی سنوار آدھی رات
یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
باخبر ہوشیار آدھی رات
وہ جو بستا ہے ذرے ذرے میں
کبھی اس کو پکار آدھی رات
اس کے دربار عام میں جا بیٹھ
سب لبادے اُتار آدھی رات
دو گھڑی عرض مدعا کر لے
وقت ہے سازگار آدھی رات
باب رحمت کو کھٹکھٹانے دے
میرے پروردگار آدھی رات
شدتِ غم میں کچھ کمی کر دے
اب تو اے غمگسار آدھی رات
کُھلتے کُھلتے کُھلے گا بابِ قبول
عرض کر بار بار آدھی رات
اپنے داتا کے در پہ آیا ہے
ایک امیدوار آدھی رات
ہوش و صبر و قرار کا دامن
ہو گیا تار تار آدھی رات
اشک در اشک جھلملانے لگا
میرا قرب و جوار آدھی رات
میری فریاد کا جواب تو دے
بول اے کردگار آدھی رات
بے کسوں کو تری کریمی کا
آ گیا اعتبار آدھی رات
کس لئے بے قرار ہے مضطر
کس کا ہے انتظار آدھی رات

چوہدری محمد علی

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ

NASIR ناصر

گولبازار ربوہ **Tel:047-6211434,6212434**

دوا تدبیر ہے اور **دعا** اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

اوقات کار

موسم گرما: صبح 8 بجے تا دوپہر 1 بجے، شام 5 تا رات 9 بجے

موسم سرما: صبح 9 بجے تا دوپہر 1 بجے، سہ پہر 3 تا شام 7 بجے

نمازوں کے اوقات میں دواخانہ بند رہتا ہے ناغہ بروز جمعۃ المبارک

اعلیٰ کوالٹی — مناسب دام

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

دالیں، چاول، خالص مصالحہ جات

طاہر سپر سٹور

6212944

سبزی مارکیٹ نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

ماڈرن پینٹ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

خرم شہزاد: 03218507783 طاہر محمود: 03339797372

دکان: 047:6214437

لنک ساہیوال روڈ نزد گیٹ نمبر 2 بیت اقصیٰ دارالبرکات ربوہ

ہو تیرا ہی فضل خدایا

امپورٹڈ کاسمیٹکس۔ پرفیوم لیڈیز بیگ۔ جیولری کیلئے

ڈسکاؤنٹ مارٹ

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

فون نمبر: 0333-9853345

تاج نیلام گھر

ہر قسم کا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر، گرائنڈر

رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ

فون: 047-6212633

0321-4710021,0337-6207895

جدید کمپیوٹرائزڈ سسٹم GALILEO کے ساتھ

ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت

وزٹ ویزہ اور امیگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پروسیسنگ کی سہولت

Govt .Lic:4299

IMTIAZ TRAVELS INTERNATIONAL

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

طالب دعا: امتیاز بدر ہاشمی

3/13۔ الناصر مارکیٹ یادگار روڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

Tel: 047-6214000,6212663

Fax: 047-6215000,Cell: 0333-6524952

Email: imtiaztravels@hotmail.com

خان سینٹری ورکس

سامان سینٹری

- ڈیوراواٹر ٹینک
- جی آئی پائپ
- چائنہ فٹنگ
- سماوار گیزر ڈیلر
- پی وی سی پائپ

ہماری خدمات حاصل کریں

بہترین سماوار گیزر دستیاب ہیں

لال پمپ کے با اعتماد ڈیلر

P.P.R پائپ اینڈ فٹنگ

0302-7683580

دارالرحمت شرقی ربوہ

047-6212831

پروپرائٹر: فیاض احمد خان

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر

احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ

معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام

با اخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت

24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس

0331-6963364,047-6550653

αδσ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو

النور ڈیپارٹمنٹل سٹور

ماہانہ سامان پر

FREE HOME DELIVERY

مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں

047-6215227, 0332-7057097

Mubashar

Shawl & Hosiery

مبشر شال اینڈ ہوزری

انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیہ

نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

041-2627489, 0307-6000388

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

انبیاء کی دعائیں قرآن کریم اور بائبل کا موازنہ

دعاؤں کی تفصیلات، طریق کار، معرفت سے معمور خزانہ

کسی بھی مذہب میں دعا کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے انبیاء دعا سے کام لیتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''انبیاء علیہم السلام کا یہی طرز رہا ہے کہ جب دلائل اور حجج کام نہیں دیتے تو ان کا آخری حربہ دعا ہوتی ہے''۔

(ڈائری حضرت مسیح موعود مورخہ 8 فروری 1904ء)

انبیاء کو سب لوگوں سے زیادہ مشکلات اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن خواہ خوشی کا موقع ہو یا کوئی ابتلاء ہو وہ ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور دعائیں کرتے ہیں اور ان کی دعائیں اور ان کا نمونہ عام لوگوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ بن جاتا ہے۔ بہت سے انبیاء ایسے ہیں جن کے حالات قرآن کریم اور بائبل دونوں میں بیان ہوئے ہیں۔ اس مضمون میں یہ موازنہ کیا جائے گا کہ قرآن کریم اور بائبل میں ان انبیاء کی دعاؤں کو کس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس الہامی کتاب میں یہ مضمون اعلیٰ اور ارفع طریق پر بیان کیا گیا ہوگا، اسی سے لوگ کوئی اچھا سبق حاصل کر سکیں گے۔ اگر کسی مذہبی کتاب میں یہی نہیں بیان کیا گیا کہ انبیاء نے کس طریق پر کیا کیا دعائیں مانگیں تو اس سے عام لوگ کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت آدمؑ کی دعا

حضرت آدم علیہ السلام کے واقعات بائبل اور قرآن کریم دونوں میں مذکور ہیں۔ قرآن کریم میں یہ ذکر آتا ہے کہ جب لغزش کے بعد حضرت آدم علیہ السلام پر حقیقت آشکار ہوئی تو نہ صرف حضرت آدم علیہ السلام نے بلکہ حضرت حوا نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (الاعراف آیت 24)

یقیناً اللہ تعالیٰ کے ایک راستباز نبی کی یہی شان تھی کہ وہ اس قسم کے واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش اور پناہ طلب کرے۔ لیکن جب ہم بائبل کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں ہمیں اس موقع پر کسی دعا کا ذکر نہیں ملتا۔ البتہ Harper کی ڈکشنری میں یہ دعویٰ پیش کیا گیا ہے کہ پیدائش باب 3 آیت 9 تا 12 میں حضرت آدمؑ کی دعا کا ذکر ہے۔ جبکہ حقیقت میں یہاں یہ عبارت درج ہے

''تب خداوند خدا نے آدم کو پکارا۔ اور اس سے کہا کہ تو کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے باغ میں تیری بات سنی اور میں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ اس نے کہا کہ تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا۔ آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا''۔

(پیدائش باب 3 آیت 9 تا 12)

صاف ظاہر ہے کہ اس ساری عبارت میں بلکہ بائبل کے سارے بیان میں کسی دعا کا یا اظہار ندامت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ صرف قرآن کریم ہی ہے جو کہ یہ بیان کر رہا ہے کہ اس موقع پر حضرت آدمؑ دعا کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ بائبل میں حضرت آدم کے حوالہ سے دعا کا مضمون بیان نہیں کیا گیا۔

حضرت نوحؑ کی دعا

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو طویل عرصہ تک اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا لیکن یہ بدنصیب قوم انکار میں بڑھتی گئی۔ اس صورتحال میں اللہ تعالیٰ کا ایک جلیل القدر نبی اللہ تعالیٰ کے حضور ہی التجا کر سکتا تھا۔ قرآن مجید بیان فرماتا ہے:

''پھر نوح نے کہا اے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور (میری بجائے) اس کے پیچھے چلے پڑے ہیں جس کا مال اور اولاد اس کو روحانی گھاٹے میں بڑھاتا گیا اور (میرے خلاف) انہوں نے بڑی بڑی تدبیریں کیں اور اپنی قوم سے کہتے رہے ہیں کہ تم اپنے معبودوں کو مت چھوڑنا۔ نہ ودّ کو چھوڑنا، نہ سواع کو چھوڑنا، اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو۔

اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور (اے خدا!) ظالموں کو صرف ناکامی میں ہی بڑھائیو''۔ (سورۃ نوح آیت 22 تا 26)

ان آیات کریمہ سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم شرک میں مبتلا تھی اور حضرت نوحؑ کی تبلیغ کے باوجود وہ ان کا پیغام قبول کرنے کو تیار نہیں تھی اور قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اس صورت حال میں حضرت نوحؑ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھکے اس کے حضور التجا کی۔ دوسری طرف جب ہم بائبل کا جائزہ لیتے ہیں تو ''پیدائش'' باب 6 میں حضرت نوحؑ کے حالات درج ہیں۔ وہاں پر اس قوم کے بارے میں صرف یہ لکھا ہے:

''اور خدا نے زمین پر نظر کی اور دیکھا کہ وہ ناراست ہوگئی ہے کیونکہ ہر بشر نے زمین پر اپنا طریقہ بگاڑ لیا تھا''۔

(پیدائش باب 6 آیت 12،11)

بائبل میں یہاں یہ ذکر تک نہیں کیا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی اصلاح کے لئے کوئی کوشش بھی کی تھی کہ نہیں اور نہ ہی حضرت نوح کی کسی دعا کا ذکر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک عظیم طوفان کی صورت ظاہر ہوا تو حضرت نوح علیہ السلام اپنے متبعین سمیت اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت بنائی گئی کشتی میں سوار ہوئے اور یہ کشتی انہیں بچانے کا ظاہری سبب بنی۔ یہ تاریخ انسانی کا ایک اہم واقعہ تھا۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کا قہر کافروں کو غرق کر رہا تھا دوسری طرف مومنوں کا گروہ اللہ تعالیٰ کی امان اور رحم کا امیدوار تھا۔ اگر اس موقع پر دل سے دعائیں نہیں نکلنی تھیں اور کب نکلنی تھیں۔ بائبل کی کتاب پیدائش کے باب 7 و 8 میں یہ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن ان میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ حضرت نوحؑ نے اس مرحلہ پر کوئی دعا بھی کی تھی یا نہیں۔ البتہ یہ تفاصیل ضرور درج ہیں کہ پانی کتنے دن برستا رہا اور کس مہینے کی کس تاریخ کو کشتی ارارات پر رکی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن روحانی نقطہ نگاہ سے یہ بات ہی اہم ہوسکتی تھی کہ اس موقع پر حضرت نوحؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر نے کیا دعائیں کی تھیں۔ اس کے برعکس قرآن کریم بیان فرماتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی پر سوار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی:

''اور اس نے کہا اس میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہی اس کا چلنا اور اس کا لنگر انداز ہونا ہے۔ یقیناً میرا رب بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''۔ (ہود آیت 42)

حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں

دنیا کی مذہبی تاریخ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقدس انبیاء مبعوث فرمائے۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان دعاؤں کا ذکر ہے جو کہ آپ نے اپنی اولاد کیلئے کی تھیں۔ قرآن کریم نیک اولاد کیلئے آپ کی یہ دعا بیان فرماتا ہے۔

''اے میرے رب! مجھے صالحین میں سے (وارث) عطا فرما''۔ (الصفت آیت 101)

بائبل میں صالح اولاد کی دعا کی بجائے یہ عبارت درج ہے۔

''ان باتوں کے بعد خداوند کا کلام رؤیا میں ابرام پر نازل ہوا اور اس نے فرمایا اے ابرام! تو مت ڈر میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں۔ ابرام نے کہا اے خداوند خدا! تو مجھے کیا دے گا؟ کیونکہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر ہے۔ پھر ابرام نے کہا دیکھ تو نے مجھے کوئی اولاد نہیں دی اور دیکھ میرا خانہ زاد میرا وارث ہوگا۔ تب خداوند کا کلام اس پر نازل ہوا اور اس نے فرمایا یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ وہ جو تیرے صلب سے پیدا ہوگا وہ تیرا وارث ہوگا''۔

(پیدائش باب 15 آیت 1 تا 5)

اس طرح بائبل میں اولاد کے نہ ہونے پر افسوس اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ اس گھر کا کوئی وارث نہیں اور گھر کا ملازم اس دولت کا وارث ہوگا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقدس لوگوں کو اولاد کی خواہش اس لئے نہیں ہوتی کہ ان کے بعد ان کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے ان کی اولاد موجود ہو، بلکہ اس لئے ہوتی ہے تا کہ ان کی اولاد نیک ہو اور دین کی خادم ہو جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا مذکور ہے۔

''اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی۔ اے ہمارے رب! اور میری دعا قبول کر''۔ (ابراہیم آیت:41)

اللہ تعالیٰ کے مقدس لوگ اللہ تعالیٰ سے ہی حکمت حاصل کرنے کی دعا مانگتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا بیان کی گئی ہے

''اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔

اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقرر کر دے''۔ (الشعراء آیت:36)

حضرت ابراہیمؑ کے حالات بیان کرتے ہوئے اس قسم کی کوئی دعا بائبل میں موجود نہیں ہے۔

جب حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیلؑ اور آپ کی والدہ کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں چھوڑا، اس کے متعلق بائبل میں مختلف تفاصیل بیان ہوئی ہیں لیکن بائبل کے مطابق بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ایسا کیا گیا تھا۔ یقیناً ایسے خطرناک موقع پر دل سے دعائیں نکلنی چاہئے تھیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس موقع پر حضرت ابراہیمؑ کی یہ عارفانہ دعا مذکور ہے۔

''اے ہمارے رب! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کر دیا ہے! اے ہمارے رب! تا کہ وہ نماز قائم کریں۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں میں سے رزق عطا کرتا کہ وہ شکر کریں''۔ (ابراہیم:38)

پھر مکہ کے مقام کے لئے اور اپنی اولاد کے موحد رہنے کے لیے یہ دعا بیان کی گئی ہے

''اور (یاد کر) جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچا کہ ہم بتوں کی عبادت کریں''۔ (ابراہیم آیت:36)

بائبل میں یہ واقعہ باب میں درج ہے۔ جب ہم اس واقعہ کو بائبل سے پڑھتے ہیں تو وہاں صرف یہ لکھا ہے۔

''تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور اسے ہاجرہ کو دیا بلکہ اسے اس کے کندھے پر دھر دیا اور لڑکے کو بھی اس کے حوالہ کر کے اسے رخصت کر دیا۔ سو وہ چلی گئی اور

بیر سبع میں آوارہ پھرنے لگی۔

(پیدائش باب آیت 12 آیت 7و8)

اس طرح اس موقع پر بائبل میں کسی دعا کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

انبیاء پوری دنیا کو دعا کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔اگر دنیا کے سامنے ان کی دعاؤں کا نمونہ نہ ہو تو عام انسان دعا کا سلیقہ نہیں سیکھ سکتے۔جب کبھی کسی عبادتگاہ کی تعمیر کی جارہی ہو تو یہ ایسا موقع ہوتا ہے جو بہت دعاؤں کا تقاضہ کرتا ہے۔قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے تو یہ دعا مانگ رہے تھے۔

''اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کرلے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت (پیدا کردے) اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے''۔ (البقرۃ آیت تا128 تا130)

اس کے برعکس بائبل میں یہ ذکر تو ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے خدا کے لیے ایک قربانگاہ بنائی لیکن دعا کے بارے میں صرف یہ لکھا ہے۔

''۔۔۔اور اس نے خداوند کے لئے جو اسے دکھائی دیا تھا ایک قربانگاہ بنائی اور وہاں سے کوچ کر کے اس پہاڑ کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے اور اپنا ڈیرا ایسے لگایا کہ بیت ایل مغرب میں عی مشرق میں پڑا اور وہاں اس نے خداوند کے لئے ایک قربانگاہ بنائی اور خداوند سے دعا کی اور ابرام سفر کرتا ہوا جنوب کی طرف بڑھ گیا''۔

(پیدائش باب 12 آیت 7و8)

یہاں صرف دعا کرنے کا ذکر ہے۔لیکن دعا کی عبارت محفوظ نہیں کی گئی۔ آنے والی نسلیں جس کی پیروی کرسکیں۔

حضرت ایوبؑ کی دعائیں

اللہ تعالیٰ کے انبیاء پر بڑے بڑے ابتلاء آتے ہیں اور وہ ان عظیم آزمائشوں میں ثابت قدم رہ کر اور بار بار اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر دنیا کو سکھاتے ہیں کہ کسی حال میں خدا تعالیٰ سے شکوہ نہیں کرنا اور صبر اور ثابت قدمی سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی ہے۔ قرآن کریم اور بائبل، دونوں میں یہ ذکر موجود ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کو سخت تکلیفات کا سامنا کرنا پڑا۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس موقع پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی۔

''اور ایوب (کا بھی ذکر کر) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے سخت اذیت پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''۔ (الانبیاء۔آیت:84)

اس طرح حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو اس کی رحمت کا واسطہ دے کر مدد طلب کی۔ اس کے برعکس بائبل میں بیان کیا گیا ہے کہ جب تکالیف کا نشانہ بننے کے بعد جب حضرت ایوب علیہ السلام کے دوست ان سے ملنے کے لیے آئے تو انہوں نے طویل خاموشی کے بعد کہا

''اس کے بعد ایوبؑ نے اپنا منہ کھول کر اپنے جنم دن پر لعنت کی اور ایوب کہنے لگا۔نابود ہو وہ دن جس میں میں پیدا ہوا اور وہ رات بھی جس میں کہا گیا کہ دیکھو بیٹا ہوا۔وہ دن اندھیرا ہو جائے۔۔۔''

(ایوب باب 2 آیت 1 تا 4)

اس کے بعد حضرت ایوبؑ کی طرف یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں۔

''اس نے اپنے غضب میں مجھے پھاڑا اور میرا پیچھا کیا۔ اس نے مجھ پر دانت پیسے۔ میرا مخالف مجھے آنکھیں دکھاتا ہے۔انہوں نے مجھ پر منہ پسارا۔انہوں نے طنزاً مجھے گال پر مارا ہے۔وہ میرے خلاف اکٹھے ہوتے ہیں۔خدا مجھے بے دینوں کے حوالے کرتا ہے اور شریروں کے ہاتھوں میں مجھے سپرد کرتا ہے۔میں آرام سے تھا اس نے مجھے چور چور کر ڈالا۔ اس نے میری گردن پکڑ لی اور مجھے پٹک کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس نے مجھے اپنا نشانہ بنا کر کھڑا کر لیا ہے۔اس کے تیرانداز مجھے چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ وہ میرے گردوں کو چیرتا ہے اور رحم نہیں کرتا''۔

(ایوب باب 16 آیت 9 تا 14)

بائبل کے بیان میں حضرت ایوبؑ کے دوست انہیں تسلیاں دے رہے تھے اور ان کی طرف سے مسلسل اس قسم کا اظہار ہو رہا ہے جس کی مثال اوپر درج کی گئی ہے۔ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عظیم نبی کی طرف سے اس قسم کی بے صبری کا اظہار نہیں ہو سکتا۔قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اس ابتلاء میں بھی حضرت ایوب یہی کہہ رہے ہیں کہ اے خدا تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔اور بائبل بیان کر رہی ہے انہوں نے یہ شکوہ کیا کہ نعوذُ باللہ خدا مجھ پر رحم نہیں کرتا۔ظاہر ہے کہ عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتی کہ خدا تعالیٰ کا ایک نبی اس قسم کا شکوہ کرے۔

حضرت موسیٰؑ کی دعائیں

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کی ضرب سے ایک مصری کی موت ہوئی اور مصر کے بااثر لوگ آپ کے خلاف فیصلہ کرنے کے لیے جمع ہوئے تو یقیناً یہ ایک خطرناک موقع تھا۔قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اس موقع پر آپ نے یہ عارفانہ دعا مانگی۔

''اے میرے ربّ! یقیناً میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔پس مجھے بخش دے......''۔

(القصص آیت:17)

بائبل کی کتاب خروج میں اس واقعہ کا ذکر ہے لیکن یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دعا کرنے کا کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ لکھا ہے۔

''جب فرعون نے یہ سنا تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے پر موسیٰ فرعون کے حضور سے بھاگ کر ملک مادیان جابسا''۔ (خروج باب 2 آیت 15)

اور جب آپ فرعون کے ملک سے نکل کر مدین پہنچے تو اس وقت آپ بالکل تنہا تھے اور بظاہر آپ کا کوئی مددگار نہیں تھا۔اس حالت میں آپ نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی۔

''......اے میرے ربّ! میں ہر اچھی چیز کے لئے جو تو میری طرف نازل کرے، ایک فقیر ہوں''۔ (القصص آیت:25)

یہ ایسی بے بسی کی حالت کی دعا ہے، جب انسان یہ بھی نہیں جانتا کہ اپنے لئے کیا خیر طلب کرے۔وہ سب کچھ خدا پر چھوڑ کر اس پر توکل کرتا ہے۔

خروج کے دوسرے باب میں یہ واقعہ درج ہے لیکن یہاں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر نہیں ہے۔

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے اس حصے کا ذکر کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ فرعون جیسے جابر بادشاہ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں۔قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ آپ نے یہ دعا کی۔

''اے میرے ربّ! میرا سینہ میرے لئے کشادہ کردے اور میرا معاملہ مجھ پر آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے۔تاکہ وہ میری بات کو سمجھ سکیں اور میرے لئے میرے اہل میں سے میرا نائب بنادے۔

ہارون میرے بھائی کو۔(طٰہٰ آیت 26 تا 31)

بائبل میں بھی اس مرحلہ کے بیان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔خروج میں بیان کیا ہے کہ اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی بجائے یہ کہا۔

''موسیٰ نے خدا سے کہا میں کون ہوں کہ فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لاؤں''۔ (خروج باب 3 آیت 11)

یہ صرف چند مثالیں ہیں جو کہ انبیاء کے حالات سے لی گئی ہیں اور اس ضمن میں قرآن کریم اور بائبل کا موازنہ کیا گیا ہے۔ یہ موازنہ ظاہر کرتا ہے کہ قرآن کریم جب انبیاء کے حالات بیان کرتا ہے تو ان کی دعائیں بھی بیان کرتا ہے۔یہ دعائیں قرآن کریم کے ذریعہ محفوظ ہوئی ہیں اور دنیا بھر کے لوگوں کے لئے ایک عظیم نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ لوگ ان دعاؤں کو انہی الفاظ میں دہراتے ہیں اور ان سے دعا کرنے کا سلیقہ سیکھتے ہیں۔ بائبل میں ان انبیاء کے حالات بیان کئے گئے ہیں لیکن جیسا کہ یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں بائبل کے بیان میں اکثر مقامات پر انبیاء کی دعاؤں کو محفوظ نہیں کیا گیا۔اس طرح روحانی اعتبار سے یہ ایک ناقص بیان ہے۔یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ دعا کے مضمون اس طرح بیان کیا گیا ہے۔اس سے بھی بڑھ کر قرآن کریم میں آنحضرتؐ کی بابرکت دعاؤں کو بیان کیا گیا اور وہ دعائیں بیان کی گئی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر نازل فرمائی تھیں اور یہ دعائیں تمام دعاؤں سے افضل دعائیں ہیں۔اس طرح یہ مضمون گزشتہ صحائف کی نسبت بہت زیادہ وسعت اور وضاحت سے دنیا کے سامنے آجاتا ہے۔

☆..................☆..................☆

دعائے بیعت توبہ

حضرت مسیح موعود نے جن الفاظ میں حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفہ اوّل سے بیعت لی۔وہ حضرت خلیفہ اوّل کی درخواست پر حضور نے اپنے قلم سے لکھ کر انہیں عنایت فرمائی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے اُن تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں۔ جن میں مبتلا تھا اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا۔اور اشتہار کے دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا۔اور میں اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

● اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ رَبِّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ۔ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: میں اللہ اپنے ربّ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ! اپنے رب سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ میں اللہ اپنے ربّ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف جھکتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا۔پس میرے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

دعا کی برکات۔ ذاتی تجربات

اپنے فن یعنی شفائے امراض کی لائن میں تو میں نے اس قدر عجائبات خدا تعالیٰ کے فضلوں اور دعا کی قبولیتوں کے دیکھے ہیں کہ کوئی شمار وحساب نہیں۔ مثلاً ڈاکٹروں کی دلچسپی کے لئے لکھتا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مولوی عبدالقادر صاحب کی آنکھیں میں نے بنائیں اور دونوں ایک ہی دفعہ چوتھے دن پٹی کھولنے پر دیکھا تو دونوں آنکھوں میں سخت Plastic Iritis یعنی اندرونی پردوں میں سوزش اور ورم تھا بلکہ دونوں Ant Chambers اس طرح بھرے ہوئے تھے۔ جیسے پیپ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مجھے مرحوم کے ساتھ بہت انس تھا اس لئے بہت بیقرار ہوا۔ حضرت صاحب کے گوش گزار کر کے دعا کے لئے عرض کیا اور حضرت اماں جان سے بھی۔ نیز خود بھی بہت دعا کی۔ چنانچہ دیکھتے دیکھتے چند دنوں میں ہی بلکہ ایک ہفتہ کے اندر دونوں آنکھیں بالکل صاف ہوگئیں اور جیسا کہ عموماً قاعدہ ہے پیچھے بھی اس مرض کے کوئی نشان یا آثار باقی نہ رہے اور وہ دونوں آنکھوں سے بالکل چنگے بھلے ہوگئے۔ ورنہ اس طرح سخت قسم کے Double Plastic Iritis کا جو اتنے جلدی آپریشن کے بعد پیدا ہوا ہو۔ اس طرح کامل طور پر صاف ہو جانا کہ گویا کوئی بیماری ہی نہیں ہوئی **اور دونوں آنکھوں کا اس طرح بچ جانا میرے علم میں کبھی نہیں آیا۔** بلکہ لوگوں کو اندھا ہوتے ہی دیکھا ہے غرض ناامید بیماروں کی شفا کے نمونے بیان کرنے لگوں۔ تو یہ مضمون الف لیلہ ہی بن جائے۔

اور سنو 1905ء میں میں ملازم ہوا اور ملازم ہوتے ہی تین ماہ کے اندر اتنا مقروض ہوگیا کہ اس سے مجھے سخت تکلیف محسوس ہوئی اور اتنی پریشانی بڑھی کہ آخر میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے کبھی قرض کی بلا میں نہ پھنسائیو اور پھر اسی وقت یقین آگیا کہ اب یہ منظور ہوگئی۔ اب تیس سال کے بعد میں اس بات کے اظہار میں کوئی حرج نہیں دیکھتا کہ میں یہ بیان کروں کہ **پھر کبھی مجھ پر کسی قسم کا قرضہ نہیں چڑھا** اور میں ان تیس سال کی ہر رات قرضے کی طرف سے اس آرام اور بےفکری کی نیند سویا ہوں کہ میرا دل ہی اس احسان الٰہی کی قدر کر سکتا ہے۔...... اس بےفکری کی نیند پر مجھے یاد آیا کہ ایک اور وجہ بھی بےفکری کی نیند کی ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں بیان کی تھی۔ وہ یہ کہ جب انسان سونے کے لئے لیٹے تو اس وقت تمام لوگوں کے قصور معاف کر کے سوئے۔ میں اس وقت سے اس پر عامل ہوں اور دل ہی میں نہیں بلکہ زبان سے ایسے الفاظ ادا کر کے سوتا ہوں کہ میرے ذمہ کسی کا قصور نہیں خداوند تو گواہ رہیو کہ میں نے جو قصور کسی کا میری ذات کے متعلق تھا وہ معاف کر دیا۔ سو اس دن سے عجب راحت سوتے وقت اور عجب معافیاں اپنے گناہوں اور غفلتوں کی اس رب العزت کی طرف سے پاتا ہوں۔

بعض چھوٹے چھوٹے واقعات قبولیت دعا کے بڑے مزیدار ہیں۔ مثلاً ایک لمبا سفر رات کا پیش آگیا۔ میں دائم المریض، ساری رات کا سفر اور جاڑے کا موسم، برتھ ریزرو کرانے کا موقع نہیں ملا۔ دعا کی ٹکٹ لیا۔ سوار ہوئے، تمام برتھ ریزرو شدہ پائے۔ آدھ گھنٹہ پہلے سب مسافر اوپر نیچے اپنے برتھوں پر دراز اور ہم ہیں کہ ڈبہ کے دروازے میں اس کے فضل کے انتظار میں کھڑے ہیں اتنے میں ایک شخص پانچ منٹ ٹرین کی روانگی سے پہلے آیا اور جبریہ ایک مسافر کو اوپر کے برتھ سے اتار کر لے گیا کہ کل چلے جانا آج فلاں کام بڑا ضروری رہ گیا ہے۔ اب وہ برتھ اوپر کا تھا اور مجھے اوپر تکلیف ہوتی ہے اس لئے میں نیچے کا برتھ چاہتا تھا اتنے میں ایک انگریز نیچے کے برتھ سے اٹھا اور مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگا مجھے امید ہے آپ کو اعتراض نہ ہوگا اگر میں اس اوپر والے خالی برتھ پر سو جاؤں مجھے یہ نیچے کی جگہ پسند نہیں (شاید اس لئے کہ اس کے دونوں طرف ''نیٹو'' یعنی کالا لوگ سو رہا تھا) آپ میری جگہ اس درمیانی برتھ پر آرام کریں میں بہت مشکور ہوں گا۔ میں نے کہا اچھا اور میں اپنا بستر بچھا کر لیٹ گیا۔ مگر نیند کہاں۔ اس ذرا سے **واقعہ نے میرا دل اس میرے اپنے، میرے رفیق، میرے رحیم وکریم اور میرے ''پرسنل خدا'' کے احسان کے شکر میں بالکل پگھلا دیا۔**

ایک دفعہ میرا تبادلہ شملہ ہو گیا۔ وہاں ایک ایسے کرنل (کرنل جوڈوائن) سول سرجن تھے جن کی سخت زبانی اور سخت گیری کی شہرت اس قدر تھی کہ میں نے وہاں روانہ ہوتے وقت بہت دعا کی کہ خدایا تو مجھے ہر قسم کی سختی سے بچائیو۔ غرض میں شملہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ بیچارے کل سے بیمار ہیں اور واکر (Walker) ہاسپٹل میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک ہفتہ یا عشرہ کے بعد معلوم ہوا کہ ان کو ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ہل ڈائی ریا (Hill Diarrhoea) کا دیا گیا ہے اور وہ لمبی چھٹی پر ولایت جا رہے ہیں غرض دس روز بعد وہ واکر ہسپتال سے بالا بالا ہی ولایت ہمیشہ کے لئے چلے گئے۔ نہ پھر ہندوستان میں آئے نہ میں نے ان کی شکل کبھی دیکھی اور خدا تعالیٰ نے ان کی جگہ ایک نیک نہاد افسر کرنل ہیلیلے کو جو اتفاقاً شملہ پر رخصت لے کر آئے ہوئے تھے وہیں لگوا دیا اور وہ میرے بڑے محسن ثابت ہوئے۔ یہاں تک کہ جب میں تبدیل ہو کر لائکپور جانے لگا تو انہوں نے اپنی لائبریری میں سے مجھے کئی قیمتی کتابیں بطور تحفہ دیں۔

اب اس سے بڑھ کر لو! ایک سال اس جگہ جہاں میں متعین تھا ایک سخت عالمگیر قسم کی مصیبت آئی۔ اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت سے ایسے اسباب امتحان کے پیدا ہوگئے کہ سب سے زیادہ میرا مالی نقصان ہوا اور صحت کو سخت دھکا لگا اور کام نے مجھے توڑ دیا۔ لیکن بعض لوگوں نے بعض باتوں کو برے رنگ میں مشہور کیا اور میری بعض باتوں کی رپورٹ ملاء القوم میں سے ایک بڑے آدمی کی معرفت نامناسب کرائی گئی وہ میرے مخالفین کی پشت پر تھا۔ اس نے بعض اختیارات میرے سلب کر لئے اور اپنے لوگوں کے سپرد کر دیئے اور جو ایک شریف آدمی کی توہین کے طریقے تھے۔ وہ سب اختیار کئے گئے۔ میں ڈر کے مارے دعا بھی نہیں کرتا تھا کیونکہ میں نے اس مصیبت میں امتحان کا رنگ محسوس کر لیا تھا۔ مگر بہرحال گو لفظی سوالی نہ تھا صورت سوالی ضرور تھا۔ آخر بڑے غوغا کے بعد یوں ہوا کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے میری طرف سے خود بخود میرا وکیل بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے بغیر میرے علم اور اطلاع کے ایک ایسا ایڈریس حاکم وقت کے سامنے پیش کیا کہ حاکم نے میرا نام لے کر میرے کام کی تعریف اس ایڈریس کے جواب میں کی پھر شام کو ایک دوسرے حاکم نے مجھے کہا کہ معاملہ ہم پر کھل گیا ہے کہ یہ لوگ پشت کی طرف سے تم پر چھری چلا رہے تھے۔ سرکار نے مجھے نقصانات کا کچھ معاوضہ بھی دیا اور خطاب بھی اور میرے خدا نے بہت بہت زیادہ مجھ پر انعام فرمایا اور ان لوگوں کی پارٹی ٹوٹ گئی اور وہ منتشر کر دیئے گئے۔

میں قادیان میں رخصت پر آیا پھر میں اپنی بیوی کی بیماری کے علاج کے لئے لاہور گیا۔ جس روز ہم نے قادیان واپس آنا تھا اس سے ایک دو روز پہلے سارا شہر بلکہ سارا صوبہ زلزلہ کی زد میں آگیا۔ وہ بڑا آدمی جو جوان اور ہٹا کٹا تندرست تھا اور جس کی طاقت پر ان لوگوں نے ریشہ دوانیاں کی تھیں اور میری ذلت کے درپے ہوئے تھے۔ عین اسی روز اس نے ایک بڑی بھاری دعوت کی اور جب وہ ختم ہوئی تو آدھ گھنٹہ بعد بےچارا دم کے دم میں رخصت ہوا۔ سو خدا مجھے قادیان لے گیا اور میرا سالانہ جلسہ جو میں نے تیس سال سے (الا ماشاء اللہ) کبھی ناغہ نہیں کیا تھا اس سے جبریہ مجھے جدا کیا کہ چل موقعہ پر چل میں تجھے کیا بات دکھاتا ہوں۔ سو کیا عظمت اور شفقت ہے اس خدا کی جو اپنے ذلیل بندوں کا ایسا خیال رکھتا ہے جیسا ایک ماں بھی نہیں رکھتی اور دکھاتا ہے میں یوں ہی کیا کرتا ہوں۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایک نہایت عمدہ جگہ پر میری مرضی دریافت کر کے بھیج دیا اور وہاں میرے کاموں کے بوجھ ہلکے کر دیئے اور تنخواہ بہت بڑھا دی اور کیا بیان کروں کیا کیا احسانات کئے جن میں سے بعض ناقابل بیان ہیں اور ایک یہ بھی کہ **اس متوفی کی بیوہ اور بچوں کے علاج معالجہ کی مدت دراز تک مفت اور خاص توجہ اور شفقت کے ساتھ توفیق دی کہ خود مجھ پر یہ ثابت کر دے کہ میرے دل میں اس سے کسی قسم کی عداوت نہ تھی** بلکہ وہ الٰہی تقدیر تھی جو براہ راست نازل ہوئی تھی۔

غالباً 1925ء کا واقعہ ہے کہ میرا تبادلہ گورداسپور سے گوجرہ کو ہو گیا۔ میں سیدھا اپنی موٹر سائیکل اور سائڈ کار بذریعہ نہر کی پٹڑی قادیان ہوتا ہوا آگے چلا۔ ایک کرایہ کا مستری موٹر سائیکل کو چلا رہا تھا اور میں سائڈ کار میں بیٹھا تھا۔ جب ہم دونوں قادیان سے اٹھارہ بیس میل نکل آئے تو وہ موٹر سائیکل ایک جگہ نہر کے کنارے یکدم ٹوٹ گیا۔ جنڈیالہ ریلوے سٹیشن وہاں سے کئی میل تھا۔ میں نے مستری کو تو کہا کہ نزدیک کسی گاؤں میں جا کر کوئی گڈا کرایہ پر لے آئے اور خود نہر کے کنارے دعا میں مصروف ہو گیا۔ خیر ایک دو گھنٹہ میں ایک ٹوٹا پھوٹا گڈا تو آ گیا اور موٹر سائیکل بھی اس پر لاد دی مگر مجھے یہ تشویش کہ اب غروب آفتاب کا وقت ہو گیا ہے اور جنڈیالہ پانچ سات میل ہے اور راستہ میں بالکل جنگل ہے۔ نہ مستری قابل اعتماد ہے اور نہ گڈے والے سکھ قابل اطمینان معلوم ہوتے ہیں اور میری جیب میں کافی نقدی موجود ہے میرے لئے رات کو اتنا چلنا بھی مشکل ہے۔ خدایا تو ہی کوئی انتظام کر۔ ابھی ہم روانہ بھی نہ ہوئے تھے کہ اتنے میں پیچھے سے موٹر کا ہارن سنائی دیا۔ میں نے کہا کہ کوئی انگریز ہوگا جو دورہ یا سفر پر جا رہا ہوگا اتنے میں وہ کار یکدم میرے منہ کے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔ حیران رہ گیا جب اندر حضرت صاحب اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے چہرے نظر آئے پہلے دھوکہ ہوا کہ یہ یہاں کہاں! شاید میرا خواب ہے یا وہم۔ مگر جب وہ ہنسے اور بولے تو مجھے یقین آیا کہ فرشتے نہیں بلکہ انسان ہیں۔ بس میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور سیدھا چوہدری صاحب کی اس کار میں لاہور تک آگیا۔ یہ سب لوگ ہنسی خوشی کی باتیں کر رہے تھے۔ مگر اس عجیب اور بروقت آسمانی مدد سے میرا دل شکر کے جذبات سے اتنا لبریز ہو گیا تھا کہ سارے راستے میں بڑی مصیبت سے اپنے تئیں ضبط کرتا آیا۔ ورنہ روتے روتے شاید میری چیخیں نکل جاتیں۔ (الفضل 17 فروری 1961ء)

اسیران کے لئے دعا

گم گشتہ اسیران رہ مولا کی خاطر — مدت سے فقیر ایک دعا مانگ رہا ہے
جس رہ میں وہ کھوئے گئے اس رہ پہ گدا ایک — کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے
خیرات کر اب ان کی رہائی میرے آقا! — کشکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے
میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں، تو میرا خدا میرا خدا ہے

(کلام طاہر)

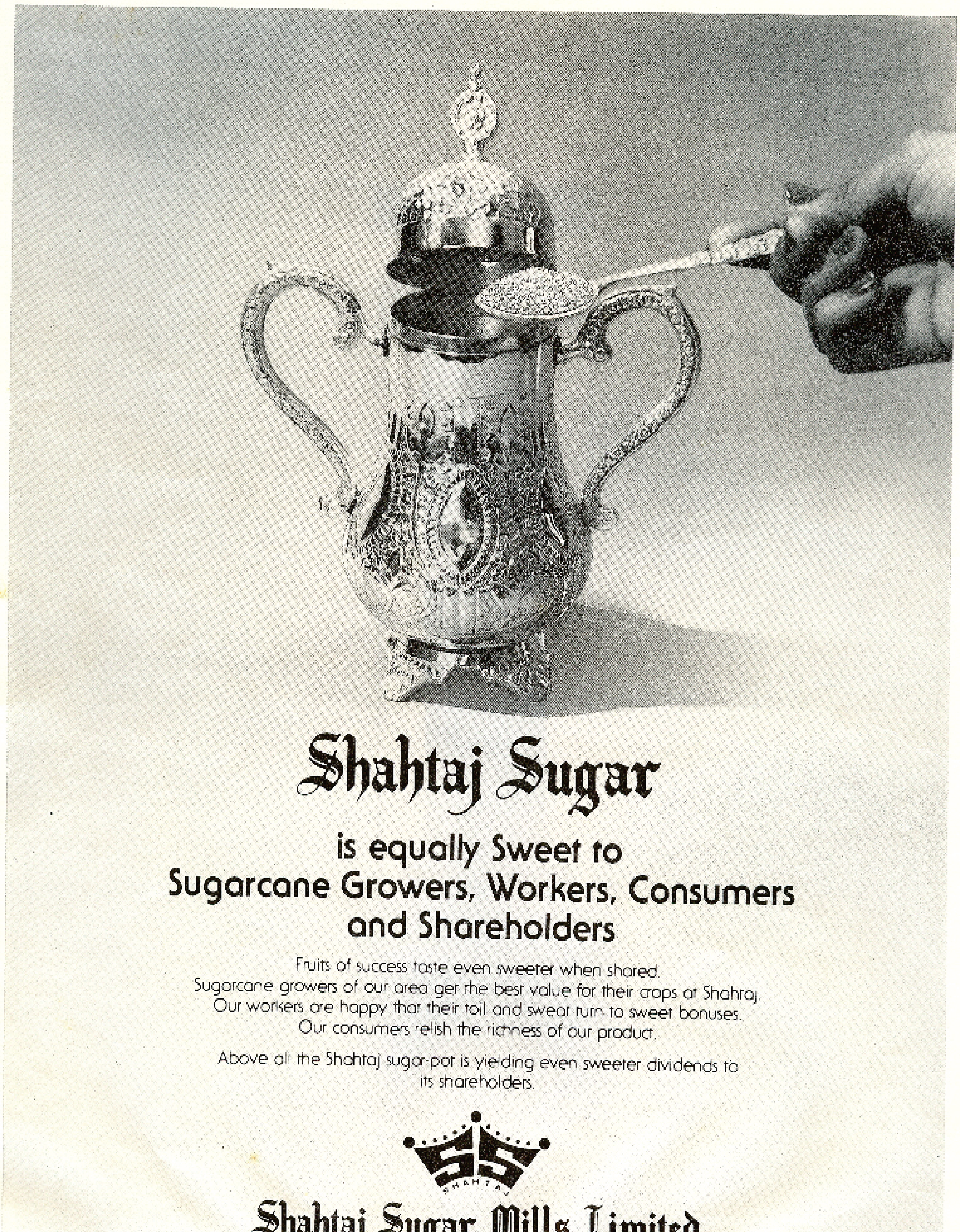

Plant: Mandi Bahauddin, phones:(0546)501147-49, Fax:(0546501768)
Email: shahtaj@polmail.com.pk
Head Office: 72/C-1 M.M Alam Road, Gulberg-III, Lahore 54660, Ph: (042) 5710482-84
Email: ssml@pol.com.pk Fax:(042) 5711904
Regd. Office: 19, West Wharf, Karachi Phone: (021)200146-50, Fax: (021)2310623
Email:khi-snl@shahnawazltd.com

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

صدر لجنہ اماء اللہ ضلع واراکین عاملہ لجنہ اماء اللہ ضلع و

صدران لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازی خان

صدر لجنہ شہر واراکین عاملہ لجنہ اماء اللہ شہر ڈیرہ غازی خان

صدر لجنہ واراکین عاملہ لجنہ اماء اللہ حلقہ فرید آباد

صدر لجنہ واراکین عاملہ لجنہ اماء اللہ حلقہ مجاہد آباد

صدر لجنہ واراکین عاملہ لجنہ اماء اللہ حلقہ طاہر ٹاؤن

ضلع ڈیرہ غازی خان

گوندل

کے ساتھ پچاس سال

گوندل کراکری سے

گوندل بینکوئیٹ ہال

ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ

ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0333-7703400, 0301-7979258, 047-6212758

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

اٹھوال فیبرکس

بوتیک ہی بوتیک

کرینکل بوتیک، توکل بوتیک، فینسی بوتیک کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

اتحاد کاٹن، فردوس کاٹن، کلاسک کاٹن، اتحاد جرمن لیلن، فردوس لیلن، کلاسک لیلن، کھدر، بے بی کھدر، بے بی کاٹن نیز چائنہ کی تمام ورائٹی چیلنج ریٹ پر

کرنڈی، بوسکی، لٹھا، JNG، کُرتے، واش اینڈ ویئر، کھدر کے ٹی دستیاب ہیں

الطاف احمد اٹھوال 0333-7231544

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ پاکستان: 047-6213190

ہم اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازی عمر اور صحت مند لمبی زندگی کے لئے دعا گو ہیں

دیہاتی جنرل اینڈ کریانہ سٹور

ہمارے ہاں جنرل سٹور، سٹیشنری، ہوزری، کی مکمل ورائٹی تھوک و پرچون دستیاب ہے

طالب دعا: محمد ایوب دیوان

PH:03347436778, 03336981384

ایڈریس: اکبر روڈ اوکاڑہ

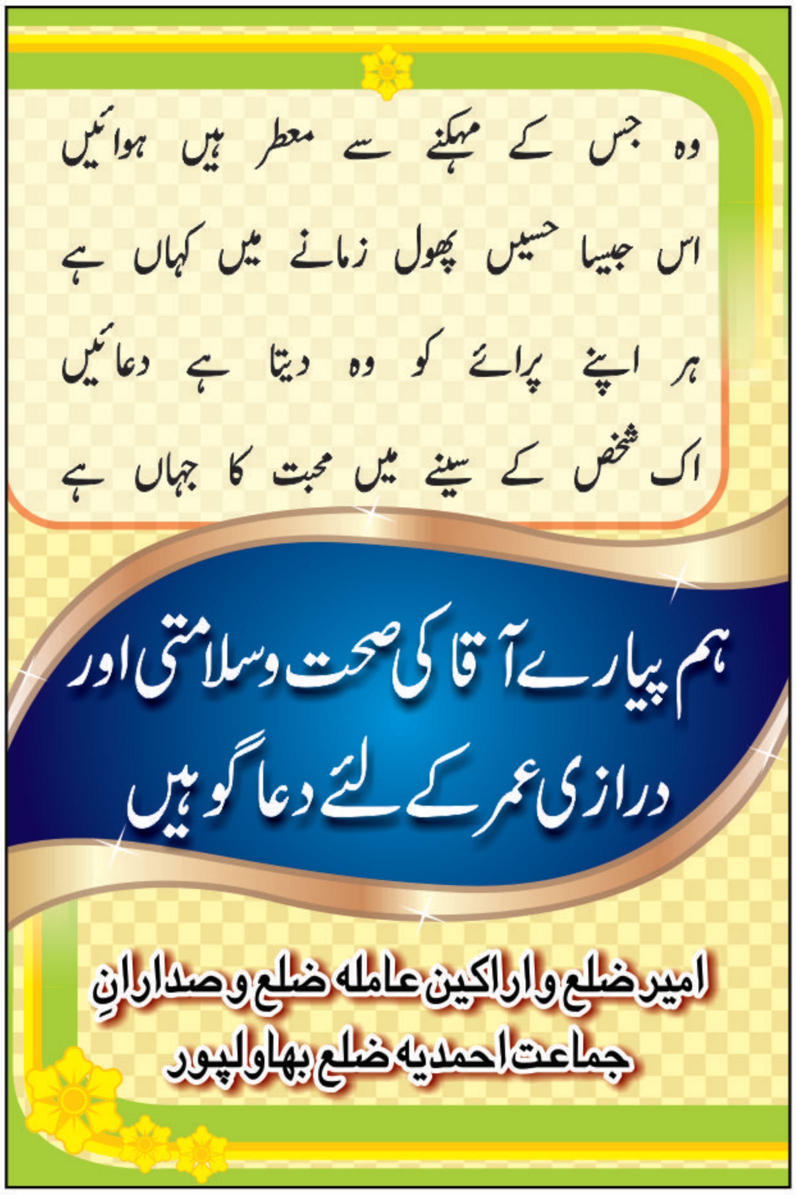
وہ جس کے مہکنے سے معطر ہیں ہوائیں
اس جیسا حسیں پھول زمانے میں کہاں ہے
ہر اپنے پرائے کو وہ دیتا ہے دعائیں
اک شخص کے سینے میں محبت کا جہاں ہے
ہم پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں
امیر ضلع و اراکین عاملہ ضلع و صدارانِ جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے حضور کی صحت وسلامتی اور فعال درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔
قائد ضلع و اراکین عاملہ ضلع و قائدین خدام الاحمدیہ ضلع و اراکین خدام الاحمدیہ ضلع و اراکین اطفال الاحمدیہ ضلع
ڈیرہ غازی خاں ضلع

The Vision of Tomorrow
nps
New Haven
Public School
Multan
Tel:061-6779794,061-6563536

All new collection
Fateh Jewellers
All kinds
of Singaporean
Italian &
Indian Madrasi
Jewellery
Available in 22k & 23k
Alais Allah Rings
Silver Jewellery
For More Information
Contact us
+ 92 47 6216109
+ 92 333 6707165
fatehjeweller@gmail.com
www.fatehjewellers.com

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر ایک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا
ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں تیری ہے دوراں تیرا

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا
کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعاگو ہیں

امارت حیدرآباد شہر و ضلع

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ انصاراللہ کی تنظیم کے
75 سال مکمل ہونے پر اظہارِ تشکر کے طور پر ہم پیارے
آقا کی خدمت میں محبت بھرا سلام پیش کرتے ہیں۔

”تجھے دل میں اتاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے
یہ جاں بھی تجھ پہ واریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے
مبارک ہو مبارک ہو تمہیں جشن تشکر یہ
یہ وعدہ ہم نکھاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے“

منجانب: مجلس انصاراللہ ضلع فیصل آباد

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکر مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا

ہم پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور
درازی عمر کے لئے دعاگو ہیں

حارث ٹریڈرز اینڈ
رانا کریانہ سٹور
ڈسٹری بیوٹر: گائے سوپ
مین روڈ قلعہ کالروالہ سیالکوٹ
پروپرائٹرز: رانا طاہر محمود انجم، حارث احمد رانا، سالک احمد رانا، عاطف احمد رانا
0300-6144591 0342-6471664

بوبی شوز
Bobby Shoes

20/CD-1 لبرٹی مارکیٹ گلبرگ III لاہور 042-35756118-9,0321-4800656
آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 042-37808081

ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی صحت وتندرستی والی فعال زندگی کے لئے ہم دعا گو ہیں۔

مرزا منیر احمد ناصر (مربی ضلع سیالکوٹ)، وجیہ اللہ (پورن نگر)، ناصف احمد (نیکا پورہ)، عرفان احمد مسعود (شہاب پورہ)،
مجیب الرحمٰن (کبوتراں والی)، محسن نثار (کینٹ)، طاہر احمد جمالی (بھڈال)، عامر محمود (بھڈال)، زبیر احمد (گوہد پور)،
عطاء المنعم (ڈھپئی)، محمد کاشف اقبال (چوگ پور)، زبیر احمد سندھو (فیض آباد)، ذوہیب اطہر (بھکو بھٹی)،
آصف احمد (پنڈی بھاگو)، مسرور احمد (پنڈی بھاگو)، رانا بابر شہزاد (ٹھروہ)، مرزا عطاء القدوس (چونڈہ)،
محمد اطہر احمد (لیھے)، نعمان احسان (چانگریاں)، مرزا مسعود احمد (بھاگووال)، حافظ ولی الرحمٰن (پیرو چک)،
مبشر احمد طاہر (کالیکے ناگرے)، طارق احمد رضوی (عزیز پور ڈوگری)، عادل منصور (میانوالی سندھواں)،
عزیز احمد (منڈیکی گورائیہ)، سعید عدیل (پسرور)، محسن مبارک سراء (بلوتولہ)، اطہر حفیظ فراز (کلاسوالہ)،
احمد توصیف باجوہ (دادووالی)، کاشف نسیم (کتھووالی)، احمد سلام (اونچہ جبہ)، محمد احمد (قلعہ کالروالہ)،
عبدالنور بھٹی (قلعہ کالروالہ)، احمد حیات (گھٹیالیاں کلاں)، احمد ندیم (ڈسکہ کلاں)، جنید ارشد (ڈسکہ کوٹ)،
وسیم احمد (جامکے چیمہ)، محمد وقاص اکمل (رلیوکے)، عادل امین (سمبڑیال)

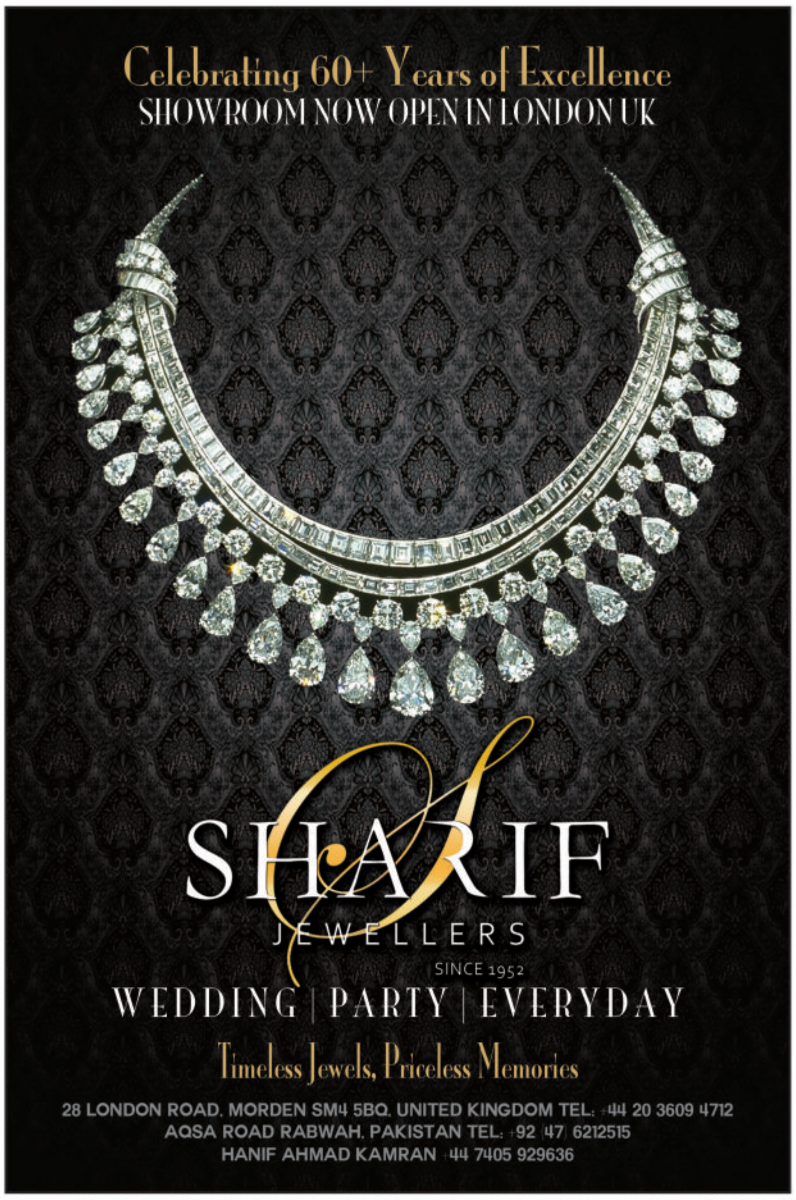

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اس نے ثریا بنا دیا

PSO
Pakistan State Oil
PSO کا بااعتماد ڈیلر

الفضل
فلنگ اسٹیشن

چوہدری نعیم خالد 0300-7929616
بہاول نگر بائی پاس Off: 0632014663

مکرم طارق حیات صاحب

حصولِ ہدایت کا مجرب نسخہ دعا و استخارہ

دعا کرتے رہو ہر دم پیارو ہدایت کے لئے حق کو پکارو
دعا کرنا عجب نعمت ہے پیارے دعا سے آ لگے کشتی کنارے
(درثمین)

ذیل میں احمدیہ لٹریچر سے چند واقعات کا انتخاب پیش ہے جہاں خوش نصیب لوگوں نے ہدایت کے مالک سے التجا کی، دعا کی، استخارہ کیا اور اس مالک حقیقی نے ان کی انگلی تھام لی اور خود منزل مقصود پر پہنچا دیا۔ بلکہ جماعت احمدیہ میں براہ راست خدا تعالیٰ سے رشد و ہدایت کی نوید پانے والے، صراط مستقیم کی بشارت پانے والے خوش نصیبوں کا زمرہ زیادہ ہے۔

لاریب خدا تعالیٰ سے ہدایت اور ایمان طلب کرنا ایک ایسا مجرب نسخہ ہے کہ جس کے تیر بہدف ہونے پر بے شمار گواہیاں موجود ہیں، دین حق کے علاوہ دیگر مذاہب میں بھی اس ذریعہ کے بکثرت اور عام ہونے کی پیش گوئی موجود ہے مثلاً عہد نامہ جدید میں ہے۔

''خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے جوان رویاء اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے بلکہ میں اپنے بندوں اور اپنی بندیوں پر بھی ان دنوں میں اپنے روح میں سے ڈالوں گا اور وہ نبوت کریں گی۔''

(اعمال باب 2 آیات 17، 18)

سلسلہ احمدیہ کے معروف خادم، محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب مولوی فاضل نے نہایت عرق ریزی سے قریباً پون صدی قبل 1939ء میں ایک مجموعہ بعنوان ''بشارات رحمانیہ'' مرتب فرمایا۔ مولانا موصوف نے اس قابل قدر مجموعہ کی تیاری کے لئے بہت محبت کے ساتھ محنت اور تگ و دو فرمائی، خواب میں خدا تعالیٰ سے رہنمائی پانے والے متعلقہ خوش نصیبوں سے اصالتاً ملاقاتیں کیں، ان کے حلفیہ بیانات جمع کئے۔ اس کتاب میں حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کے واقعات بھی ملیں گے، اور قدرت ثانیہ کی جلوہ نمائی کے ابتدائی دو ادوار کے قیمتی واقعات بھی میسر آئیں گے۔

قارئین کرام! حضرت مسیح موعود کی آمد سے قبل ہی خدا تعالیٰ نے سعید روحوں کے لئے انتظام فرما دیا تھا، آپ کی تصنیف ''نشان آسمانی'' اسی موضوع پر ہے۔ آپ کی ولادت اور دعویٰ سے قبل لوگوں نے خوش خبریاں پائیں اور وہ محفوظ بھی رہ گئیں جیسے حضرت شیخ نعمت اللہ ولی، حضرت گلاب شاہ مجذوب ساکن جمالپور، پیر صاحب العلم، حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی ثم امرتسری وغیرہ وغیرہ۔ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 دسمبر 2012ء میں ان رفقاء کی روایات کا تذکرہ فرمایا جنہوں نے خدا تعالیٰ سے خبریں پا کر آپ کو قبول کیا۔ الغرض یہ ایک دو دن، یا ایک دو مقام کی کہانی نہیں بلکہ مدتوں کی داستان ہے جو ہر خطہ پر پھیلی ہوئی ہے۔

دنیا کے مختلف خطوں اور شہروں کے منتخب واقعات

ذیل میں خلافت خامسہ کے دور زریں میں شرق و غرب میں احمدیت کی آفاقی ترقیات سے محض چند واقعات کا انتخاب خطبات مسرور جلد نہم سے پیش ہے۔

ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی ان کوششوں سے کئی گنا زیادہ ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ پس یہ الٰہی کام ہے جس نے تکمیل کو تو اب پہنچنا ہی ہے۔

مصر

تبشیر کی رپورٹ کے مطابق جو عربی ڈیسک نے ان کو دی کہ الحوار المباشر میں ایم۔ ٹی۔ اے تھری پر جو عربی پروگرام آتا ہے اس میں ایک مصری دوست مکرم عبدہ بکر محمد بکر صاحب نے فون کر کے بتایا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ طریق کے مطابق استخارہ کیا اور یہ دعا کی تو اسی رات رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے ایک سلفی رشتے دار کو اپنے ہاتھ کی انگلی ہوا میں لہراتے ہوئے بڑے جوش سے کوئی بات کہہ رہا ہوں لیکن میرے الفاظ مجھے سنائی نہیں دیتے۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو اگلے دن پھر اسی طریق پر دعا کی اور ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ اے اللہ! مجھے کوئی واضح چیز دکھا جس سے انشراح صدر ہو جائے۔ چنانچہ میں نے دوبارہ وہی رؤیا دیکھا کہ میں اپنے اسی رشتے دار کے سامنے کھڑا ہوں اور اپنے ہاتھ کی انگلی لہراتے ہوئے تین بار کہتا ہوں کہ (۔) یعنی خدائے عظیم کی قسم ہے کہ جماعت احمدیہ ہی سچی جماعت ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بیعت کی توفیق دی۔ (ماخوذ از نشان آسمانی ص 401)

امریکہ

پھر ہمارے امریکہ کے ایک مربی لکھتے ہیں کہ عبدل سلیم صاحب پچیس، تیس سال پہلے فجی سے لاس اینجلس امریکہ آئے تھے اور عیسائی ماحول ہونے کی وجہ سے عیسائیت قبول کر لی مگر بعد ازاں دعوت الی اللہ سے پھر دین حق کی طرف رجوع کیا۔ کہتے ہیں ان کی دوستی خاکسار (یعنی ہمارے جو مربی ہیں انعام الحق کوثر ان) سے ہوگئی اور یہ ہماری بیت الذکر میں آنے لگے۔ انہیں احمدیت کے متعلق تفصیل بتائی۔ مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا اور یہ مشورہ دیا کہ وہ دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کریں اور دعائے استخارہ کا مسنون طریقہ بتایا۔ چنانچہ انہوں نے استخارے کی دعا کی اور خواب میں حضرت مسیح موعود نظر آئے۔ اگلے روز وہ حسب عادت غیر از جماعت کی مسجد میں گئے۔ وہاں عرب سے کوئی شیخ آئے ہوئے تھے۔ اس شیخ نے حاضرین کو سوال کرنے کی دعوت دی تو عبدل سلیم صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ قرآن و حدیث کے مطابق یہ زمانہ حضرت امام مہدی کی آمد کا ہے۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ اے خدا! تو مجھے بتا۔ کیا امام مہدی آگئے ہیں؟ اور اگر آگئے ہیں تو کون ہیں؟ تو کہتے ہیں میں نے ان کو بتایا کہ میری خواب میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی آئے۔ اس پر شیخ نے کہا کہ یہ شیطانی خواب ہے اور اس میں کوئی صداقت نہیں۔ تم کثرت سے تعوذ پڑھو اور درود شریف پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے پھر دعا کی۔ کثرت سے درود شریف پڑھا۔ پھر حضرت مسیح موعود ان کو خواب میں نظر آئے۔ چنانچہ یہ پھر دوبارہ شیخ کی مجلس سوال و جواب میں گئے اور وہاں ذکر کیا۔ اس شیخ نے پھر کہا کہ یہ شیطانی خواب ہے۔ عبدل سلیم صاحب نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ رات کو میں کثرت سے تعوذ پڑھتا ہوں۔ درود شریف پڑھتا ہوں۔ پھر دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! تو مجھے امام مہدی کی آمد کے بارے میں بتا۔ مگر بقول آپ کے خدا تعالیٰ مجھے جواب نہیں دیتا مگر صرف شیطان جواب دیتا ہے۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ یہ جواب سن کر مسجد میں شور مچ گیا اور انہوں نے کہا اس کو یہاں سے باہر نکالو۔ یہ کافر ہے۔ یہ پلید ہے۔ کہتے ہیں یہاں تک کہ عورتوں کی طرف جو سائڈ سکرین تھی، وہاں سے بھی سکرین پٹی جانے لگی کہ اسے باہر نکالو۔ یہ کافر ہے۔ بہر حال یہ کہتے ہیں میں وہاں سے اٹھ کر آگیا اور یہ سارا واقعہ انہوں نے ہمارے مربی کو سنایا اور پھر کہا کہ اب مجھے شرح صدر ہوگئی ہے کیونکہ شیخ کے پاس تو اس کا کوئی جواب نہیں اور اب میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کی۔ جس دن بیعت کی تو اسی روز حضرت مسیح موعود مکمل طور پر خواب میں ان پر ظاہر ہوئے اور ان کو سلام کیا اور مصافحہ کیا اور احمدیت قبول کرنے پر مبارکباد دی اور کہتے ہیں اگلے دن میں بڑا خوش تھا کہ حضرت مسیح موعود سے اس طرح میں نے مصافحہ کیا۔......

انڈونیشیا

انڈونیشیا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ڈیڈی سناریہ (Dedi Sunarya) صاحب جماعت احمدیہ سیانجور (Cianjur) ویسٹ جاوا کے ممبر ہیں۔ ان تک جماعت کا پیغام 2006ء تک پہنچ چکا تھا۔ انہوں نے جماعتی کتب کا مطالعہ شروع کیا۔ ان کی پسندیدہ کتاب حضرت مسیح موعود کی معرکۃ الآراء کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تھی۔ وہ کہتے ہیں بارہا اس کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی انہیں احمدیت قبول کرنے میں ہچکچاہٹ تھی۔ ایک دن انہیں کہا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے استخارہ کریں۔ چنانچہ وہ مسلسل دعا کرتے رہے اور فروری 2008ء میں انہوں نے خواب میں ایک زبان میں ایک جملہ سنا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ''اگر تم وہاں جانا چاہتے ہو تو پہلے تمہیں مضبوط ہونا ہوگا'' اس کے بعد جلد ہی انہیں ایک اور خواب آئی جس میں انہیں کہا گیا کہ وہ چالیس دن روزے رکھیں۔ ان روزوں میں انیسویں اور اکیسویں رات انہیں کشف دکھایا گیا جس میں ایک سفید لباس میں ملبوس شخص تشہد کے بعد یہ کلمات دہرا رہا تھا کہ احمدیت سچی ہے، تمہیں یقیناً لیلۃ القدر حاصل ہوگئی ہے اور حضرت مرزا غلام احمد ہی امام مہدی ہیں۔ کہتے ہیں یہ کشف مجھے کئی مرتبہ ہوا۔ بالآخر 2008ء میں انہوں نے اپنی اہلیہ سمیت احمدیت قبول کر لی اور اس کے بعد کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مشکلات کو انہوں نے بڑے صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔

کینیڈا

کینیڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سینٹ تھامس (اونٹاریو) کے رہائشی ایک مقامی لوکل شخص بل روبنسن (Bill Robinson) تھے جو بڑے پرجوش عیسائی تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ عیسائیت سے بیزار ہوگئے اور خدا سے دعا کرنے لگے کہ اے خدا! صحیح راستہ مجھے دکھا۔ کہتے ہیں ایک شب نہایت شدت سے میں نے دعا کی کہ اگر خدا موجود ہے تو مجھے صحیح راستہ دکھا۔ صبح کو اس نے دیکھا کہ اس کے میل باکس میں جماعت احمدیہ کا پمفلٹ پڑا ہوا ہے۔ بل نے اسے خدائی نشان سمجھتے ہوئے جماعت سے رابطہ کیا اور مارچ 2011ء میں بیعت کر لی۔ ان کا کہنا تھا کہ احمدی ہونے کے بعد جب وہ نہائے تو محسوس کیا کہ ان کے سارے گناہ دھل کر بہہ گئے ہیں اور وہ نئے انسان بن گئے ہیں۔

سیرالیون

سیرالیون کے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ کینیما ڈسٹرکٹ کے بنڈوما (Gbandoma) گاؤں میں ڈاکٹر تما صاحب مشنری صالح لہائے صاحب اور معلم مصطفیٰ فوفانا، تینوں داعیان الی اللہ

گئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے الحاجی مصطفیٰ تاموکو استخارہ کرنے کا طریق بتایا کہ اس طرح آپ احمدیت کی صداقت معلوم کر سکتے ہیں۔ اگلی صبح الحاجی مصطفیٰ تامو صاحب جو ابھی احمدی نہ تھے۔ انہوں نے نماز فجر کے بعد خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر حق کھول دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رات خواب میں دیکھا کہ وہ بائیسکل پر شہر جانا چاہتے ہیں اور ان کے پاس بھاری سامان ہے۔ فکرمند ہیں کہ کس طرح بھاری سامان لے کر شہر پہنچیں؟ اتنے میں ایک لڑکے نے آ کے پیغام دیا کہ تمہارا بھائی صالح (جو ہمارے معلم ہیں) تمہیں بلا رہے ہیں کہ تم میرے ساتھ گاڑی پر آ جاؤ۔ میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو میرا بھائی صالح جو احمدی ہے ایک خوبصورت پگڑی پہنے ہوئے ہے اور کہہ رہا ہے کہ آؤ کار پر چلیں۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے فوراً سمجھ لیا کہ میری مشکلات سے نجات احمدیت میں ہی ہے۔ اور حقیقی عزت اسی میں ہے۔ یہ خواب بیان کرنے کے بعد وہ آئے کہ میری بیعت لے لیں۔

شام

شام سے ہمارے ایک دوست ہیں یاسر برہان الحریری صاحب۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے کزن رتیب الحریری صاحب سے جماعت کا ذکر سنا تو سنتے ہی میرے دل میں حق راسخ ہو گیا اور میں بیعت کرنے پر بھی رضا مند ہو گیا۔ دو روز قبل میں نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی کہ اے اللہ! مجھے حق کے بارے میں کھول کر بتا دے اور پھر اس کی اتباع کی توفیق عطا فرما۔ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں ایک ان پڑھ انسان ہوں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچے چلا جا رہا ہے۔ میں کافی دور تک اس کے ساتھ چلتا رہا۔ پھر پوچھا کہ تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟ اس نے کہا کچھ دیر بعد تم خود ہی دیکھ لو گے۔ چنانچہ میں نے آگ کے بلند شعلے اور بہت کثرت سے لوگ دیکھے۔ یہ دیکھ کر میں نے خوفزدہ ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اسی وقت آسمان سے نور نازل ہوا اور جب میں نے اسے دیکھا تو اس شخص کو کہا کہ اب میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ اس نور کو دیکھ کر مجھے راحت و اطمینان اور سکینت مل گئی ہے۔ اس رؤیا کے بعد مجھے انشراح صدر ہو گیا۔ اس کے بعد بیعت کر لی۔

الجزائر

پھر الجزائر کی ایک فتیحہ صاحبہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں میں نے ایم۔ٹی۔اے کے بہت سے پروگرام دیکھنے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جماعت میں شامل ہوں جس کی رہنمائی خلیفۃ المسیح الخامس اپنے روایتی لباس میں کر رہے ہیں اور ایک بیت الذکر کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں جس کے دروازے کھلے ہیں اور اس بیت الذکر کے اندر نور چمک رہا ہے۔ اس خواب کے بعد 9 فروری 2010ء کو کہتی ہیں میں نے بیعت ارسال کر دی اور بڑی شدت سے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ اسی رات میں نے دیکھا کہ میں ایک فریم کئے ہوئے آئینے میں دیکھ رہی ہوں۔ اچانک مجھے اپنی شکل فریم میں نظر آنے لگی اور وہ شکل بہت چمکدار، روشن تھی۔ میں نے زندگی بھر اپنی شکل اتنی خوبصورت نہیں دیکھی۔ پھر اچانک وہ تصویر غائب ہو گئی اور آئینہ میں میری بچپن کی تصویر اسی طرح روشن اور نہایت خوبصورت شکل میں ظاہر ہوئی۔ میں اسے دیکھ کر خواب میں بہت زیادہ خوش تھی اور اچانک میں نے اپنے بائیں طرف دیکھا تو میرا ایک اسسٹنٹ نظر آیا جس نے کہا کہ دیکھو، احمدیت کے آثار کس طرح میرے اندر منعکس ہو رہے ہیں۔

لبنان

کچھ عرصہ قبل لبنان سے ایک دوست مکرم جمیل صاحب نے بیعت کی تھی۔ انہوں نے اپنی بہن یاسمین کو دعوت الی اللہ کرنی شروع کی لیکن وہ قائل نہ ہوتی تھی۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا کہ اب اس نے ایک خواب کی بنا پر بیعت کا فیصلہ کیا ہے۔ لکھتی ہیں کہ ہفتہ کے روز نماز عصر ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے طلب ہدایت کے لئے بہت دعا کی۔ رات کو سونے سے قبل حضرت مسیح موعود کی سیرت پڑھ رہی تھی۔ اسی دوران نیند آ گئی اور خواب میں حضور انور کو بعض اور لوگوں کے ساتھ بیٹھے دیکھا۔ حضور نے پوچھا کہ کیوں بیعت کرنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی باتیں درست اور معقول ہیں۔ اس لئے بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ اس کے بعد خواب میں ہی بیعت کر لی۔ بیدار ہونے کے بعد محسوس ہوا کہ خواب حقیقت سے بھی زیادہ واضح تھی۔

یمن

محمود یحیٰ علی صاحب یمن کے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں نے مسیح موعود کی صداقت جاننے کے لئے استخارہ کیا تو خواب میں آپ کو دیکھا کہ آپ ...... کے دروازے کے پاس ایک سفید شاخوں والے درخت کے پاس کھڑے ہیں جس کی بلندی تقریباً دو میٹر ہے اور کوئی کتاب پڑھ رہے ہیں، اس کے بعد آنکھ کھل گئی لیکن حضور کے الفاظ یاد نہیں رہے۔ کہتے ہیں کچھ دنوں کے بعد پھر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود ...... میں کھڑے خطاب فرما رہے ہیں۔ اس پر آنکھ کھل گئی۔ اس کے بعد لوگوں کو جماعت کے افکار و عقائد کی (دعوت) میں نے شروع کی تو ان کی طرف سے ہنسی مذاق کا نشانہ بننا پڑا۔ انہوں نے مجھے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم ذہنی مریض ہو گئے ہو۔ بعض نے بدزبانی کی۔ بعض نے بات کرنا ہی چھوڑ دی۔ لیکن الٰہی جماعتوں کے ساتھ تمسخر اور استہزاء تو لوگوں کی پرانی عادت ہے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے۔ بہرحال میں نے مع اہلیہ و بچے بیعت کر لی۔

برکینا فاسو

برکینا فاسو سے ہمارے مشنری انچارج لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک معلم نے اپنے ایک زیر (دعوت) دوست زیلا ابوبکر کو کہا کہ اگر تم جماعت احمدیہ کی سچائی پرکھنا چاہتے ہو تو میں ایک نسخہ بتاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم روزانہ بلا ناغہ دو نوافل ادا کرو اور اس میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ سے جماعت احمدیہ کی سچائی دریافت کرو۔ خدا تعالیٰ تمہاری رہنمائی فرمائے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ایک دن زیلا ابوبکر صاحب نے خواب دیکھا کہ ایک آدمی جو سفید فام ہے آیا اور کہا کہ اوپر چڑھ آؤ۔ لگتا تھا کہ وہ سفید فام زمین سے اوپر کی طرف کرسی پر ہے اور ہمیں بلا رہا ہے۔ زیلا ابوبکر صاحب کہتے ہیں خواب میں خاکسار اور ہمارے گاؤں کا امام ساتھ تھے۔ جب اس سفید فام آدمی نے ہمیں اوپر چڑھنے کی دعوت دی تو خاکسار تیزی کے ساتھ اوپر چلا گیا اور امام صاحب نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا کہ میں نہیں جاتا۔ جب ان کو تصاویر دکھائی گئیں تو انہوں نے کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود ہی تھے جو ان کی خواب میں آئے تھے اور جو ہمیں ایمان لانے کی طرف بلا رہے تھے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

قرغزستان

قرغزستان سے ہمارے مربی لکھتے ہیں۔ ایک نوجوان تنچ تک (Tinchtik) صاحب ہیں۔ اپنا واقعہ وہ تنچ تک صاحب خود بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں کچھ عرصے سے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا لیکن تا حال بیعت کے لئے شرح صدر نہیں تھا۔ انہی ایام میں ایک رات خاکسار نے خواب دیکھا کہ چھت پر ایک کالی شبیہ نظر آتی ہے۔ اس وقت میں فوراً سورۃ فاتحہ اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتا ہوں۔ اس کے بعد خواب میں مجھے ایک سفید صاف ورق دکھایا جاتا ہے جس کے اوپر عربی میں کچھ لائنیں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کو پڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔ اس کے فوراً بعد دیکھتا ہوں کہ بائیں طرف اوپر کونے میں رشین میں لکھا ہوا تھا ”(دین) حقیقی دین“ اور اونچی آواز آ رہی تھی کہ ”احمدیت حقیقی (دین) اس خواب کے بعد میرا دل مطمئن ہو گیا اور میں نے فوراً بیعت کر لی۔

(الفضل 14 جون 2011ء)

عراق

پھر عراق کے ایک غریب محمد صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ تین سال سے ایم۔ٹی۔اے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق کر رہا تھا پھر استخارہ کیا لیکن کئی روز تک کوئی خواب نہ دیکھی۔ تاہم استخارہ جاری رکھا پھر ایک روز مبارک خواب دیکھا۔ اس خواب کے بعد مجھے انشراح صدر ہوا اور اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے اچھی بات مجھے یہ لگتی ہے کہ جماعت میں ہر ملک و قوم کے لوگ بغیر تمیز رنگ و نسل کے شامل ہو رہے ہیں۔

گیمبیا

امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ بارہ ایریا میں وہاں کے مقامی جماعت کے صدر صاحب کی نگرانی میں (دینی) پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس پروگرام کے ذریعے ایک دوست علیو کمارا صاحب سے رابطہ ہوا۔ ان کو جماعت کے عقائد کے بارے میں بتایا گیا۔ ان کے ساتھ دو ہفتے تک مسلسل تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ پھر صدر صاحب نے ان سے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے ہدایت طلب کریں اور میں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسی دن 25 اور 26 مئی 2011ء کی درمیانی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک پگڑی والے بزرگ ہیں جو ان کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ادھر آؤ ہدایت یہاں ہے۔ صبح اٹھ کر انہوں نے خواب بتائی تو کہنے لگے کہ جس بزرگ کو میں نے خواب میں دیکھا ہے وہی امام مہدی ہیں کیونکہ ان کی تصویر وہ ایک میگزین جو انہیں دوران (دعوت) دیا گیا تھا اس میں پہلے دیکھ چکے تھے۔ اس پر انہیں بیعت فارم دیا گیا اور کہا گیا کہ اس کو پر کرنے سے پہلے اس کا اچھی طرح مطالعہ کر لیں۔ علیو کمارا صاحب نے جب بیعت فارم پڑھا۔ کہنے لگے کہ میں اب مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اسی وقت بیعت فارم پر کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

(الفضل یکم نومبر 2011ء)

ابوظہبی

پھر ابوظہبی سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی جس قدر کتابیں مجھے مہیا ہو سکیں ان کے مطالعے سے نیز ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام الحوار المباشر کے باقاعدگی سے دیکھنے سے مجھے جماعتی عقائد پر اطلاع ہوئی۔ شروع میں تو جہالت اور گزشتہ خیالات کی وجہ سے میں نے فوری منفی ردّعمل ظاہر کیا۔ لیکن جب قرآنی آیات و احادیث اور خدائی سنت کا بغور مطالعہ کیا تو میرا دل مطمئن ہونے لگا۔ ...... بہرحال کہتے ہیں میں نے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی اور بہت دعا کی کہ میری رہنمائی فرمائے اور حق اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اس کے بعد میں نے جماعت احمدیہ اور حضرت احمد کی طرف ایک دلی میلان محسوس کیا۔ میں نے قانون پڑھا ہوا ہے۔ جب میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود کے اشعار سنے تو میرا جسم کانپنے لگا اور آنکھوں میں آنسو امڈ آئے اور میں نے زور سے کہا کہ ایسے شعر کوئی مفتری نہیں کہہ سکتا۔ ایک مفتری کے سینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت کیسے ہو سکتی ہے؟ پھر ایک عجمی کا اتنا قوی اور فصیح و بلیغ عربی زبان کا استعمال کرنا بغیر خدائی تائید کے ناممکن ہے۔ اس طرح پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرمائے۔

(الفضل 26 جولائی 2011ء)

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

دعائے قنوت

''قنوت ان دعاؤں کو کہتے ہیں جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں''۔ (حضرت مسیح موعود)

دعائے قنوت کے ساتھ نماز وتر کی آخری رکعت میں بعداز رکوع پڑھی جانے والی دعا کا خیال ذہن میں آتا ہے لیکن قنوت کا لفظ اپنے معنوں کے لحاظ سے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی بعض دیگر پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔

قنوت کے لغوی معنی

مشہور عربی لغت لسان العرب لفظ قنوت کے متعلق لکھتی ہے:

یعنی قنوت کا لفظ متعدد معانی رکھتا ہے جیسا کہ اطاعت، خشوع، نماز، دعا، عبادت، قیام، لمبا قیام، خاموشی۔ پس جس جملے میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اس کا موقع و محل اس کے معنی کی تعیین کرے گا۔

المنجد اس لفظ کے درج ذیل معنی دیتی ہے:

قَنَتَ: اَطَاعَ / تَوَاضَعَ لِلّٰہِ (اس نے فرمانبرداری کی/اس نے عاجزی اختیار کی) قَنَتَ: قَامَ فِی الصَّلٰوۃِ / أَمْسَكَ عَنِ الْكَلَام (وہ نماز میں خاموشی سے کھڑا ہوا) أَقْنَتَ: أَطَالَ الْقِيَامَ فِی الصَّلٰوۃِ (اس نے نماز میں لمبا قیام کیا) أَقْنَتَ: دَعَا عَلٰی عَدُوِّہٖ (اس نے اپنے دشمنوں کے خلاف دعا کی) قَنَتَ: كَانَ قَلِيْلَ الْأَكْلِ (وہ بہت تھوڑا کھانے والا ہوگیا)

ان معنوں کے لحاظ سے قنوت سے دراصل مراد نماز میں طویل یا لمبے قیام کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنت سے یہ ثابت ہے کہ دعائے قنوت ہر انسان کی حاجات کے لحاظ سے مختلف مواقع پر مختلف ہوسکتی ہے یعنی مشکل یا ضرورت کے خاص حالات کے مطابق یہ دعا بدلی بھی جاسکتی ہے اور یہ دعا انسان ہر نماز میں کرسکتا ہے۔ اسی طرح نماز وتر کی آخری رکعت میں پڑھی جانے والی مسنون دعا کے طور پر بھی یہ دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

قنوت کا آغاز کیسے ہوا؟

کتب احادیث میں یہ ذکر بھی محفوظ ہے کہ قنوت کا آغاز کیسے ہوا؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ قبیلہ رعل، ذکوان اور بنی لحیان کے لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنے دشمنوں کے خلاف آپؐ سے مدد کی درخواست کی تو آپؐ نے ستر صحابہ کو جن کو ''قرّاء'' (یعنی قرآن کریم کے قاری) کہا جاتا تھا، ان کے ساتھ روانہ فرما دیا۔ جب یہ لوگ بئر معونہ جگہ پر پہنچے تو ان مدد مانگنے والے قبیلوں نے غداری کی اور ان ستر صحابہ کو شہید کر دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس المناک واقعے کی اطلاع ملی تو آپؐ بہت غمزدہ ہوئے اور ''فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ فِی الصُّبْحِ عَلٰی أَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَب'' یعنی پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا ایک مہینہ صبح کی نماز میں ان قبیلوں کے خلاف دعا کرتے ہوئے قنوت کیا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع ورعل و ذکوان وبئر معونہ)

اسی باب میں اس سے پہلی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''وَ ذَالِكَ بَدْءُ الْقُنُوْتِ، وَ مَا كُنَّا نَقْنُتُ'' یعنی یہ قنوت کا آغاز تھا، اس سے پہلے ہم قنوت نہیں کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک نماز عشاء میں رکوع سے اٹھنے کے بعد اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کہنے کے بعد یہ دعائیں قنوت کیں: ''اَللّٰهُمّ أَنْجِ الوَلِيد بن الْوَلِيد......''

ترجمہ: اے اللہ ولید بن ولید کو، سلمہ بن ہشام کو اور دیگر کمزور مومنوں کو نجات دے (یہ لوگ مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے) اور ایک دن جب رسول اللہؐ نے صبح کی نماز پڑھائی تو یہ دعائیں نہیں کیں تو میں نے عرض کی آج آپ نے وہ دعائیں نہیں کیں تو آپ نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ لوگ (مدینہ) پہنچ چکے ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب القنوت فی الصلوات)

ان دونوں روایتوں سے ظاہر ہے کہ قنوت سے ایک مراد تو یہ ہے کہ نماز کی حالت قیام میں دعا مانگنا اور دوسرا یہ کہ جو موقع اُس وقت پیش آیا تھا اس کے متعلق دعا مانگنا۔ اسی وجہ سے امام مسلمؒ نے یہ باب باندھا ہے کہ ''باب استحباب القنوت فی جميع الصلاة، اِذَا نَزَلَتْ بِالْمُسلمين نازلة'' یعنی جب بھی مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے تو پھر سب نمازوں میں قنوت (حالت قیام میں دعا مانگنے) کی پسندیدگی کا باب۔

پھر یہ بھی بحثیں موجود ہیں کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد!۔

چنانچہ صحیح بخاری میں یہ روایت درج ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں قنوت کیا تھا؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ ہاں! پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت کیا تھا؟ تو آپؓ نے فرمایا کہ رکوع کے بعد ہلکا سا قنوت فرمایا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہٗ)

لیکن اسی باب کی اگلی حدیث یہ ہے۔

ترجمہ: عاصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں قنوت ہوتا تھا۔ میں نے کہا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا: رکوع سے پہلے۔ میں نے کہا فلاں شخص نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قنوت رکوع کے بعد ہے تو فرمانے لگے کہ اُس نے غلط کہا ہے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت کیا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الوتر باب القنوت قبل الرکوع وبعدہٗ)

اب یہ دونوں روایتیں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہیں اور بخاری میں ایک ہی باب میں اکٹھی درج ہوئی ہیں۔ ان دونوں روایتوں میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے حالانکہ فی الحقیقت ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ جیسا کہ مضمون کے شروع میں لفظ قنوت کے معانی سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ قنوت کا مطلب ہے کہ نماز میں لمبا قیام کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا لہٰذا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا مطلب ان دونوں روایتوں سے یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل قنوت رکوع سے پہلے ہوتا تھا یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد لمبی تلاوت کرنا، ہاں آپؐ نے بعض خاص حالات میں رکوع کے بعد بھی کھڑے ہوکر اپنے مقصود کے لیے دعائیں کی ہیں اور وہ بھی قنوت ہیں اور حضرت انس بن مالکؓ کا یہ فرمانا کہ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا بتاتا ہے کہ رکوع کے بعد والا قنوت رکوع سے پہلے والے قنوت سے چھوٹا ہوتا تھا۔ پس رکوع سے پہلے بھی قنوت ہے (یعنی سورۃ فاتحہ کے بعد لمبی تلاوت کرنا) اور رکوع کے بعد بھی قنوت ہے (یعنی حالت قیام میں اپنی مطلوبہ دعائیں مانگنا) اسی لیے امام بخاریؒ نے یہاں باب باندھا ہے باب القنوت قبل الرکوع و بعدہ یعنی رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت کا باب۔

لمبا قیام

دیگر احادیث سے بھی پتا چلتا ہے کہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کی لمبی تلاوت کرنا قنوت ہے اور اسی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت والا قرار دیا ہے:

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین نماز وہ ہے جس میں قنوت (طویل قراءت) کیا جائے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب افضل الصلوٰۃ طول القنوت)

ایک اور روایت میں آتا ہے:

ترجمہ: جس نے (نماز میں) ایک سو آیات کی تلاوت کی اس کے لیے ایک رات کا قنوت لکھ دیا جاتا ہے۔ (دارمی فضائل القرآن)

اسی مضمون کی ایک حدیث سنن ابی داؤد میں بیان ہوئی ہے:

جس نے اپنی نماز کے قیام کی حالت میں دس آیتیں تلاوت کیں تو وہ غافلوں میں سے نہیں شمار کیا جائے گا، جس نے نماز میں سو آیات تلاوت کیں وہ قنوت کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا اور جس نے نماز میں ایک ہزار آیات تلاوت کیں وہ مقنطرین یعنی ڈھیروں ڈھیر خرچ کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب شہر رمضان باب تحزیب القرآن)

ان روایات سے ظاہر ہے کہ رکوع سے پہلے حالت قیام میں تلاوت قرآن کرنا نماز کو فضیلت والا بناتا ہے۔ ہاں بعض خاص مواقع پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت کی ضرورت کے مطابق رکوع کے بعد قیام کر کے بھی دعائیں کی ہیں، یہ قنوت کسی بھی نماز میں کیا جاسکتا ہے۔

دعائے قنوت جو عموماً نماز وتر میں پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِیْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق۔

(تحفۃ الفقہاء باب صلوٰۃ الوتر و تفسیر القرطبی سورۃ آل عمران آیت نمبر 128)

یہ الہامی دعا ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ دعا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی تھی۔

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں نماز وتر میں پڑھی جانے والی دعائے قنوت کے سوال کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں نے عرض کیا کہ قنوت پڑھنی چاہیے؟ فرمایا: ہاں، ضرور پڑھنی چاہیے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ بعض مولوی اس دعائے قنوت کو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ فرمایا وہ بڑی غلطی کرتے ہیں یہ دعا قنوت اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ...... اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق بڑی عجیب اور توحید کی بھری ہوئی دعا ہے، ایسے الفاظ توحید کے سوائے اس سید المرسلین سید الموحدین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے سے ادا نہیں ہوسکتے ہیں اور یہ خاص الٰہی تعلیم ہے۔ ان پاک الفاظ کے بھی قربان اور اس منہ کے بھی قربان جس منہ سے یہ الفاظ نکلے''۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 116 مؤلفہ حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب)

اس دعائے قنوت کے علاوہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھائی جو میں نماز وتر میں پڑھا کرتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِیْ

فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَ لَا یُقْضیٰ عَلَیْكَ، وَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ۔

(سنن الترمذی ابواب الوتر، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر)

جمہور فقہاء کے نزدیک نماز وتر کی آخری رکعت میں ان دونوں میں سے کوئی دعائے قنوت پڑھنا مسنون ہے۔ ہاں ان کے ساتھ دوسری کوئی بھی دعا یا دعائیں بھی قنوت کی جاسکتی ہیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں جب تک مولوی عبدالکریم صاحب زندہ رہے وہ ہر فرض نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور صبح اور مغرب اور عشاء میں جہر کے ساتھ قنوت ہوتا تھا۔ قنوت میں پہلے قرآنی دعائیں پھر بعض حدیث کی دعائیں معمول ہوا کرتی تھیں، آخر میں درود پڑھ کر سجدہ میں چلے جاتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ سوم مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد روایت نمبر 939 صفحہ 804)

حضرت اقدس مسیح موعود اپنے ایک مکتوب بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب محررہ 21 جنوری 1892ء میں تحریر فرماتے ہیں:

’’اور نماز اپنی اُسی پہلی حالت پر ہی چاہیے کہ نماز میں خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہیں اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کا تکرار کریں خواہ گنجائش وقت کے ساتھ وہ تکرار سو مرتبہ تک پہنچ جائے۔ سجدہ میں اکثر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بتمام تر عجز کہا کریں۔ مگر نماز کی قنوت میں عربی عبارتیں ضروری نہیں، قنوت ان دعاؤں کو کہتے ہیں جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں سو بہتر ہے کہ ایسی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں، قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ اسی طرح پڑھنی چاہئیں جیسا کہ پڑھی جاتی ہیں مگر جدید مشکلات کی قنوت اگر اپنی زبان میں پڑھیں تو بہتر ہے تا اپنی مادری زبان نماز کی برکت سے بے نصیب نہ رہے۔ قنوت کی دعاؤں کا التزام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ بعض پانچ وقت کے قائل ہیں اور بعض صبح سے مخصوص رکھتے ہیں اور بعض ہمیشہ کے لئے اور بعض کبھی کبھی ترک بھی کر دیتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ قنوت مصائب اور حاجات جدیدہ کے وقت یا ناگہانی حوادث کے وقت ہوتا ہے۔ چونکہ (دین) کے لئے یہ دن مصائب اور نوازل کے ہیں اس لئے کم سے کم صبح کی نماز میں قنوت ضروری ہے۔ قنوت کی بعض دعائیں ماثور بھی ہیں مگر مشکلات جدیدہ کے وقت اپنی عبارت میں استعمال کرنی پڑے گی۔ غرض نماز کو مغز دار بنانا چاہیے جو دعا اور تسبیح تہلیل سے بھری ہوئی ہو‘‘۔

(الحکم 24 اگست 1903ء صفحہ 16)

☆............☆............☆

شان کریمی کا واسطہ

پوشیدہ تجھ سے کوئی ہمارا نہیں ہے راز
سینے بھرے ہیں سوز سے دل ہیں بہت گداز
رحمت کی آس میں ہوئے دست دعا دراز
اک نظر التفات سے مولا ہمیں نواز

آئے ہیں در پہ چاک گریباں کئے ہوئے
سینوں میں اک حشر بپا، لب سئے ہوئے
ہر آن ہے لپیٹ میں اپنی لئے ہوئے
افکار کی تپش ہمیں احساس کا گداز

کٹ جائے گی کبھی نہ کبھی رات ہی تو ہے
اک عارضی یہ تلخیٔ حالات ہی تو ہے
تیرے سوا ہے کون تری ذات ہی تو ہے
مشکل کشا، مجیب دعا، رب کارساز

خدمت میں پیش کرتے ہیں صبر و رضا کے پھول
اہل وفا کی ساری خطاؤں کو جائیں بھول
جیسی بھی جس طرح کی بھی ہیں کیجئے قبول
میری دعائیں، میری عبادت، مری نماز

پھیلائے جھولیاں ترے در پہ ہیں آئے آج
بندے ہیں ہم تو تیرے ہی رکھ لے ہماری لاج
تیرے ہی پاس ہے مرے ہر کرب کا علاج
چارہ گری کا کوئی کرشمہ اے چارہ ساز

کیسا تفکرات کا پھیلا ہے سلسلہ
پیش آ گیا ہے راہ میں اک اور مرحلہ
رب کریم شان کریمی کا واسطہ
پہلی سی ڈال پھر وہی اک نگہ دلنواز

صاحبزادی امۃ القدوس

خالد کلاتھ ہاؤس
ریشمی فینسی ورائٹی + پرنٹ کاٹن ولیلن اس کے علاوہ تمام برانڈ دستیاب ہیں۔
اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ 0322-7815164

نیو الریاض ریفریجریشن
ہمارے ہاں اے سی، فریج، فریزر، الیکٹرک واٹر کولر مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے طالب دعا: ریاض احمد
فون رہائش: 047-6211990
نزد اسلامیہ ہسپتال۔ چنیوٹ فون ورکشاپ: 047-6334915

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔ چنیوٹ
فون: 0300-7714390، 047-6332870

اوقات 6:00 بجے شام تا 10:00 بجے رات
سراج کلینک
محلہ معظم شاہ چنیوٹ
طالب دعا: ڈاکٹر ساجد محمود: 0301-8604965

خالص جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ گرتے بالوں کا تیل
نفیس منجن، دانتوں کو صاف اور چمکدار بناتا ہے
سندر ابٹن، اکسیر ہاضمہ، حب اٹھرا، اولاد نرینہ
نیز دیسی جڑی بوٹیاں بھی دستیاب ہیں
الیاس دواخانہ
اقصیٰ چوک ربوہ

اعلیٰ کوالٹی کے چاول کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
میاں ظفر احمد اینڈ سنز
رائس ڈیلر
P-437 بیرون لسوڑی شاہ روڈ راجباہ روڈ۔ فیصل آباد
طالب دعا: میاں نور احمد: 0300-6609099
میاں مبشر احمد: 0323-5517736 – 041-2640190

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Jamil-Ur-Rehman
0321-8813557,0321-4038045
Mohsin Rehman: 0345-4039635
Band Road Lahore. PH:042-37146613

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

قبولیت دعا کے بعض واقعات

اولاد پیدا ہوئی

جب میں موضع گولیکی میں اقامت گزیں تھا۔ ان دنوں میں اکثر صوم الوصال کے روزے رکھا کرتا تھا۔ ایک دن روزے کی وجہ سے مجھے دودھ پینے کی خواہش محسوس ہوئی تو اسی وقت موضع مذکور کا ایک زمیندار مسمی اللہ دتہ میرے لئے دودھ کا ایک برتن لے آیا۔ اور اسی طرح تقریباً ہفتہ بھر وہ کسی تحریک کے بغیر ہی میری خدمت کرتا رہا۔ چونکہ اس سے قبل میری اس شخص سے شناسائی نہ تھی اس لئے میں نے ایک روز مدارات کا سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ آپ چونکہ راجیکے والے بزرگوں کی اولاد میں سے ہیں اور پھر ہر روز آٹھ پہرہ روزہ رکھتے ہیں۔ اس لئے مجھے خیال آیا کہ میں آپ جیسے بزرگوں کی کوئی خدمت کروں۔ میں نے کہا اگر آج تم اس خدمت گزاری کی اصل وجہ بیان نہیں کرو گے تو میں یہ دودھ ہرگز نہیں پیوں گا۔ وہ کہنے لگا یہ خدمت تو فقط میں حصول ثواب کی غرض سے بجالا رہا ہوں۔ مگر ویسے آپ کی دعاؤں کا ضرور حاجت مند ہوں۔ کیونکہ میرے سات بچے بڑے خوبصورت پیدا ہوئے تھے۔ مگر ان میں سے ہر ایک سال دو سال کی عمر پاکر فوت ہو گیا ہے۔ ان بچوں کے متواتر فوت ہو جانے کی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ اٹھرا کا مرض ہے۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مصیبت کسی جادو کے نتیجہ میں آئی ہے۔ یا کسی بزرگ کی سوءادبی کی سزا ہے۔ اس لئے اب اس کو ٹلانے کے لئے کسی ایسے کامل فقیر کی ضرورت ہے جو نوشتہ قسمت کو بدل دے جب اس نے لوگوں کی اس قسم کی باتیں سنائیں اور چند دن کے بعد اس کا آخری لڑکا بھی فوت ہو گیا تو پھر وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھ گنہ گار کو بخشے اور آئندہ ان صدمات سے محفوظ رکھے۔ میں نے جب اس کی یہ دست بستہ التجائیں سنیں تو میرا دل اس کی حالت پر پگھل گیا اور میں نے اسے کہا کہ میں انشاء اللہ تمہارے لئے دعا کروں گا اور جب تک میرا مولا کریم تمہارے بارے میں میری تسلی نہ فرمائے میں انشاء اللہ دعا کا سلسلہ جاری رکھوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد متواتر ایک عرصہ تک جب میں نے اس کے لئے دعا کی تو آخر میرے خیر الراحمین خدا نے مجھے یہ بشارت دی اور مجھے مطمئن فرمایا کہ اب اللہ دتہ کا کوئی بچہ بچپن میں فوت نہیں ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ بشارت قبل از وقت اللہ دتہ اور بعض دوستوں کو اس وقت سنا دی اور اس کے بعد جیسا کہ مولا کریم نے فرمایا تھا اس کے ہاں دو لڑکے اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ جو خدا کے فضل سے بڑے ہوئے اور اب صاحب اولاد بھی ہیں۔ (حیات قدسی حصہ اول ص 59)

غیبی امداد

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان مقدس میں تھا۔ اتفاق سے گھر میں اخراجات کے لئے کوئی رقم نہ تھی۔ اور میری بیوی کہہ رہی تھیں کہ گھر کی ضروریات کے لئے کل کے واسطے کوئی رقم نہیں۔ بچوں کی تعلیمی فیس بھی ادا نہیں ہو سکی۔ سکول والے تقاضا کر رہے ہیں۔ بہت پریشانی ہے۔ ابھی وہ یہ بات کہہ رہی تھیں کہ دفتر نظارت سے مجھے حکم پہنچا کہ دہلی اور کرنال وغیرہ میں بعض جلسوں کی تقریب ہے آپ ایک وفد کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو کر ابھی دفتر آجائیں۔ جب میں دفتر جانے لگا۔ تو میری اہلیہ نے پھر کہا۔ کہ آپ لمبے سفر پر جارہے ہیں۔ اور گھر میں بچوں کے گزارہ اور اخراجات کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ میں ان چھوٹے بچوں کے لئے کیا انتظام کروں؟ میں نے کہا میں سلسلہ کا حکم نہیں ٹال سکتا۔ اور جانے سے رک نہیں سکتا کیونکہ میں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اہل اللہ جب اپنے اہل وعیال کو گھروں میں بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر جہاد کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ تو گھر والوں کو یہ بھی خطرہ ہوتا تھا کہ نہ معلوم وہ واپس آتے ہیں یا شہادت کا مرتبہ پاکر ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو جاتے ہیں اور بچے یتیم اور بیویاں بیوہ ہوتی ہیں۔ لیکن اب ہم سے اور ہمارے اہل وعیال سے نرم سلوک کیا گیا ہے۔ اور ہمیں قتال اور حرب درپیش نہیں بلکہ زندہ سلامت آنے کے زیادہ امکانات ہیں۔ پس آپ کو اس نرم سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے اس پر میری بیوی خاموش ہوگئیں۔ اور میں گھر سے نکلنے کے لئے باہر کے دروازہ کی طرف بڑھا۔ اس حالت میں میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا کہ:

"اے میرے محسن خدا تیرا یہ عاجز تیرے کام کے لئے روانہ ہو رہا ہے اور گھر کی حالت تجھ پر مخفی نہیں۔ تو خود ہی ان کا کفیل ہو اور ان کی حاجت روائی فرما تیرا یہ عبد حقیر ان افسردہ دلوں اور حاجت مندوں کے لئے راحت و مسرت کا کوئی سامان مہیا نہیں کر سکتا۔"

میں دعا کرتا ہوا ابھی بیرونی دروازہ تک نہ پہنچا تھا کہ باہر سے کسی نے دروازہ پر دستک دی۔ جب میں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا۔ تو ایک صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں شخص نے ابھی ابھی مجھے بلا کر مبلغ یکصد روپیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ میں دے کر عرض کیا جائے کہ اس کے دینے والے کے نام کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ میں نے روپیہ لے کر انہی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور کہا کہ میں تو اب گھر سے سفر کے لئے نکل پڑا ہوں۔ بازار سے ضروری سامان خورونوش لینا ہے وہ آپ میرے گھر پہنچا دیں۔ کیونکہ میرا اب دوبارہ گھر میں واپس جانا مناسب نہیں وہ صاحب بخوشی میرے ساتھ بازار گئے میں نے ضروری سامان خرید کر ان کو لے جانے کے لئے دے دیا۔ اور بقیہ رقم متفرق ضروریات کے لئے ان کے ہاتھ گھر بھجوا دی۔

(حیات قدسی حصہ چہارم ص 4)

کرشمۂ قدرت اور غیبی ضیافت

میری نوجوانی کے زمانے کا واقعہ ہے کہ میں اور میرے چچازاد بھائی میاں غلام حیدر صاحب ایک دفعہ لاہور اپنے بعض رشتہ داروں کو ملنے گئے۔ چند دنوں کے قیام کے بعد جب ہم نے گاؤں آنے کا ارادہ کیا تو ان لوگوں نے از راہ محبت یہ اصرار کیا کہ آپ ایک مہینہ اور ٹھہریں۔ مگر ہم دونوں کی طبیعت کچھ ایسی اچاٹ ہوئی کہ ہم نے مزید ٹھہرنا گوارا نہ کیا۔ اور ان سے اپنا سامان اور دی ہوئی نقدی واپس مانگی۔ انہوں نے اس خیال سے کہ اگر ہم انہیں سامان اور نقدی نہ دیں گے تو شاید گاؤں جانے سے رک جائیں۔ ہمارا سامان ہمیں دینے سے انکار کر دیا۔ اور نقدی بھی نہ دی۔ لیکن ہم نے صبح کا ناشتہ کرتے ہی گاؤں لوٹنے کا ارادہ کر لیا اور لاہور سے پیدل چل پڑے۔ نو پیسے ہمارے پاس تھے۔ دریائے راوی کے پتن پر آئے تو کشتی میں دو پیسے چراغی کے دے کر دریا کو عبور کیا چلتے چلاتے جب موضع کاموں کے سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر پہنچے تو سورج غروب ہو گیا۔ ادھر میاں غلام حیدر صاحب کو سفر کی تکان سے اور سردی کی شدت سے بخار سا محسوس ہونے لگا پاس ہی ایک سکھوں کا گاؤں منیس نام تھا۔ ہم نے چاہا کہ رات وہاں بسر کریں مگر کوئی صورت نہ بنی۔ آخر افتاں وخیزاں رات کے دس بجے موضع کاموں کے پہنچے اور وہاں ایک ویران بیت الذکر میں قیام کے لئے ڈیرے ڈال دیئے۔ بیت الذکر کا ایک ہی کمرہ تھا جس میں کچھ کسیر بچھی ہوئی تھی۔ اور اس کے ایک گوشہ میں ایک مسافر لیٹا ہوا تھا۔ میں نے میاں صاحب کو وہاں لٹا دیا۔ اور اپنا کھیس اتار کر ان کے اوپر دے دیا۔ اور خود باقی نقدی لے کر کھانا وغیرہ مہیا کرنے کے لئے بازار کی طرف چل پڑا۔ جب بازار پہنچا تو دیکھا کہ تمام دکانیں بند تھیں۔ اور سارے گلی کوچے سنسان پڑے تھے۔ کوشش کے باوجود جب کوئی سبیل نہ بنی تو میں بیت الذکر میں واپس آ گیا۔ دیکھا تو میاں غلام حیدر صاحب کا بخار بہت ہی تیز ہو چکا تھا۔ اب میں حیران ہوا کہ اس غریب الوطنی میں اگر خدانخواستہ میاں صاحب کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تو کیا ہو گا۔ یہ خیال کر کے میرا دل بھر آیا۔ اور میں خدا کے حضور سجدہ میں گڑ گڑا کر خوب رویا اور بہت دعا کی۔ خدا کی قدرت ہے کہ دعا کے بعد جب میں ناک صاف کرنے کے لئے اس کا دروازہ کھول کر باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک اجنبی آدمی ایک ہاتھ میں گرم گرم روٹیاں اور حلوے کے طشت اٹھائے اور دوسرے ہاتھ میں گوشت کے گرم گرم سالن کا پیالہ اٹھائے ہوئے کھڑا ہے۔ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کہ رات کے دو بجے کے قریب یہ کھانا اٹھائے ہوئے کیسے کھڑا ہے۔ خیر میں نے پوچھا کہ آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا آپ ہی سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ میرے ہاتھ سے یہ کھانے کے برتن لے لیں۔ میں نے پوچھا کہ کھانا کھانے کے بعد برتنوں کو کہاں رکھوں۔ کہنے لگا وہیں رکھ دینا۔ میں نے بیت الذکر کے اندر آ کر جب اس کھانے میں سے کچھ میاں غلام حیدر صاحب کو کھلایا تو ان کی طبیعت سنبھل گئی۔ اس کے بعد وہ کھانا میں نے بھی سیر ہو کر کھایا۔ مگر پھر بھی ایک آدمی کا کھانا بچ گیا۔ وہ مسافر جو ہمارے ساتھ لیٹا ہوا تھا اس نے کہا میں نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ وہ کھانا اسے دے دیا گیا۔ اور اس نے پیٹ بھر لیا تو اس کے بعد ہم نے برتنوں کو وہیں ایک طرف رکھ دیا۔ اور خود اس کمرہ کی کنڈی چڑھا کر سو گئے صبح دیکھا تو اس کمرہ کی زنجیر اسی طرح لگی ہوئی تھی اور وہ مسافر پڑا خراٹے لے رہا تھا مگر وہ برتن غائب تھے۔

(حیات قدسی حصہ اول ص 41)

☆......☆......☆

مرکز توحید

رحمت کی طرف اپنی نگہ کیجئے آقا
جانے بھی دیں کیا چیز ہیں یہ میری خطائیں
میں جانتا ہوں آپ کے انداز تلطف
مانوں گا نہ جب تک کہ مری مان نہ جائیں
ربوہ کو ترا مرکز توحید بنا کر
اک نعرہ تکبیر فلک بوس لگائیں

(کلام محمود)

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو پیاری جماعت اور پیارے حضور کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے

تھا رشتہ دل و جان سے پہلی خلافتوں سے
باندھا ہے تجھ سے دامن اسی شدت و وفا سے

از طرف

لجنہ اماء اللہ دارالفضل فیصل آباد

ربوہ میں واحد منظور شدہ رجسٹرڈ ڈیوری کمپنی۔ جس کی رسید ہی اُس کا (TRACKING) ٹریکنگ نمبر ہے

SKY NET
WORLDWIDE EXPRESS

آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا، UK، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک
آپ کے اہم کاغذات و چھوٹے بڑے پارسل کی ترسیل کم ریٹ بہترین سروس

Fedex, DHL کم ریٹ اور تیز ترین سروس کی سہولت
UK جرمنی اور یورپ کے دیگر ممالک کے لئے گلوبل کارگو سروس پر Booking کروائیں اور فائدہ اٹھائیں

سکائی نٹ آفس اقصیٰ چوک مسرور پلازہ ربوہ
0334-6365127, 0476215744

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

سپر ٹیلرز
اینڈ
سپر فیبرکس

شاپ نمبر 1، بلاک 6 بی، سپر مارکیٹ
اسلام آباد 44000 پاکستان

فون آفس: 051-2877085 فیکس: 92-51-2878256
Email:supertailors@hotmail.com

رفقاء حضرت مسیح موعود اور قبولیت دعا

مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک روز فرمایا کہ ایک احمدی فوجی آفیسر ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضور دعا کریں۔ کہ میں لڑائی میں بھی نہ جاؤں اور مجھے تمغہ بھی مل جائے۔ میں نے کہا کہ ہمیں تو آپ کے قواعد کا علم نہیں۔ معلوم نہیں تمغہ کس طرح ملا کرتا ہے؟ اس نے کہا کہ میڈل اسے ملتا ہے جو لڑائی میں جائے۔ میں نے کہا کہ پھر آپ کو بغیر لڑائی میں جانے کے کیونکر مل سکتا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ حضور دعائیں کریں۔ ہم نے کہا۔ اچھا ہم دعا کریں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ آئے اور بتلایا کہ حضور کی دعا سے مجھے تمغہ مل گیا ہے اور دریافت کرنے پر بتلایا کہ میں Base میں تھا کہ میرے نام حکم پہنچا کہ لڑائی کے میدان پر پہنچو۔ میں ڈرا مگر چل پڑا۔ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا مگر وہ حد پار کر چکا تھا۔ جس کے عبور کرنے پر ایک فوجی افسر تمغہ کا حقدار متصور ہوتا ہے کہ پھر حکم ملا کہ واپس چلے آؤ۔ صلح ہوگئی ہے اور لڑائی بند ہے۔ اس طرح حضور کی دعا سے میں لڑائی پر بھی نہیں گیا اور مجھے تمغہ بھی مل گیا۔ (رفقاء احمد جلد سوئم ص 77)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا:

مہاراجہ صاحب جموں ایک دفعہ بیمار ہوئے تو انہوں نے جملہ مذاہب کے بزرگوں اور مہاتماؤں سے دعائیں کرائیں اور بہت سارو پیہ خرچ کیا لیکن کام نہیں بنا۔ جو افسر اس کام پر مقرر تھا۔ اسے کسی نے بتایا کہ لدھیانے میں صوفی احمد جان صاحب ایک فقیر ہیں۔ وہ خدا کے بہت پیارے ہیں ان سے دعا کراؤ۔ چنانچہ انہوں نے صوفی صاحب کو خط لکھا کہ سنا ہے آپ بڑے کامل بزرگ ہیں۔ آپ کشمیر آئیں اور یہاں قیام کر کے دعا کریں۔ میں آپ کو بہت روپیہ دوں گا۔ اس خط کا جواب صوفی احمد جان صاحب نے یہ دیا کہ آپ نے مجھ کو فقیر لکھا ہے۔ فقیر کا مادہ فقر سے ہے۔ فقر کے تین حرف ہیں۔ ف ق اور ر، ف سے فاقہ ثابت ہوتا ہے۔ ق سے قناعت اور ر سے ریاضت۔ پس جب آپ نے مجھے فقیر قرار دے دیا تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ آپ کے پاس آؤں اور مال لوں۔ لیکن ایک بات بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جو خدا کشمیر میں دعا سنے گا وہ لدھیانے میں بھی سن سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ چالیس پچاس لاکھ انسانوں پر ظلم کرتے ہیں تو میری ایک انسان کی آواز کیا کام دے گی؟ اگر آپ پختہ عہد کر کے یہ تحریر کریں کہ میں آئندہ کے واسطے عہد کرتا ہوں کہ دیدہ دانستہ کسی شخص پر ظلم نہیں کروں گا۔ تو میں دعا کر دوں گا۔

چنانچہ مہاراجہ صاحب نے یہ عہد لکھ کر بھیج دیا اور انہوں نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی۔ اس خط و کتابت کا مجھے علم تھا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ایسے کامل انسان سے میرا تعلق ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمالی اور ان کی بیٹی صغریٰ بیگم میرے نکاح میں آئی۔

(تجلی قدرت ص 20)

حضرت میر ناصر نواب صاحب

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب کی روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے مطب میں تشریف رکھتے تھے۔ خاکسار بھی وہاں ہی موجود تھا۔ اتنے میں اتفاق سے نانا جان یعنی حضرت میر ناصر نواب والد حضرت اماں جان بھی تشریف لے آئے۔ باتوں باتوں میں حضرت مولوی صاحب نے حضرت میر صاحب سے فرمایا۔ میر صاحب! ایک بات آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کیا بات ہوئی کہ آپ کی لڑکی کو بانی سلسلہ جیسا شوہر مل گیا۔ اس کے جواب میں حضرت میر صاحب نے فرمایا۔ اصل بات تو اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کی ہے۔ لیکن جب سے میری یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ میں نے کوئی نماز ایسی ادا نہیں کی جس میں اس کے لئے یہ دعا نہ کی ہو کہ اے اللہ! تیرے نزدیک جو شخص سب سے زیادہ موزوں مناسب ہو اس کے ساتھ اس کا عقد ہو جائے۔ حضرت مولوی صاحب نے یہ جواب سن کر فرمایا۔ بس میں سمجھ گیا یہ کسی وقت کی دعا ہی ہے جس کا تیر نشانے پر لگا ہے"۔

(حیات نور صفحہ 198)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

ایک بار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے راز و نیاز کے تعلق کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دفعہ رمضان المبارک کے شروع ہونے سے پہلے میں نے اللہ تعالیٰ کے احسانات بے پایاں اور اس کی رحمت و رأفت پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کی جناب میں عرض کیا کہ اے خدا! تو میرے روزوں کو قبول فرما اور میرا جو روزہ مقبول ہو جائے اس کی قبولیت کا ایک ظاہری نشان نازل فرما۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے یہ دعا کی تھی کہ

"میرا جو روزہ مقبول ہو جائے اس کی قبولیت کا ظاہری نشان یہ ظاہر فرما کہ اس کی افطاری میں خود نہ کروں بلکہ باہر سے میرے لئے افطاری کا سامان آئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ پورے تیس روزوں کی افطاری آپ کو باہر سے آئی"۔

(حیات بشیر ص 169)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحب

آپ تحریر فرماتے ہیں: 20 جنوری 1913ء کو میں نے نماز عشاء میں دعا کی کہ اے اللہ! تو مجھے حضرت بانی سلسلہ اور دیگر بزرگوں کی زیارت خواب کے اندر نصیب فرما۔ جب میں سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان میں بہت سے بزرگان دین جمع ہیں۔ اور سب کے سب دعا میں مشغول ہیں۔ جن میں حضرت مصلح موعود بھی ہیں اور آپ کے اور میرے آگے چنبیلی کے پھول ہیں۔ جن کی ہم خوشبو لے رہے ہیں۔

(رجسٹر روایات نمبر 6 صفحہ 143)

حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری

سید ہاشم بخاری صاحب حضرت حافظ صاحب کے حقیقی بھانجے تحریر فرماتے ہیں۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے "میرا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ میرے حالات کا خیال رکھتا ہے اور نصرت فرماتا ہے۔ پھر فرمایا آج میرا دل کڑھی کھانے کو چاہتا ہے۔ میں بازار سے دہی لینے چلا گیا تاکہ کڑھی تیار کراؤں۔ واپس ہوا تو مجھے اپنے پاس بلایا اور ڈھکے ہوئے برتن کی طرف اشارہ کیا جو میز پر رکھا ہوا تھا اور فرمایا دیکھو کیا ہے؟ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ کڑھی ہے۔ فرمایا ابھی حضرت صاحب کے ہاں سے آئی ہے۔

اسی سلسلے میں خواجہ عبدالمومن صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت حافظ صاحب اکثر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ میری سب حاجات یہاں بیٹھے ہوئے پوری فرما دیتا ہے دل میں جب کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو اللہ اسے میسر فرما دیتا ہے اور آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے

پوری ہو جاتی ہے پیش آتے ہی حاجت میری
دم بہ دم نصرت حق کرتی ہے نصرت میری

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے سوچا کہ پاکستان آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت عطا کی لیکن کوزہ مصری نہیں ملی۔ لیکن کھانے کو جی چاہتا تھا۔ فرمانے لگے اگلے روز سرگودھا سے مکرمی مرزا عبدالحق صاحب کے لڑکے کچھ پھل میرے لئے تحفہ کے طور پر لائے۔ انہوں نے ایک ہاتھ میں پوٹلی پکڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا اس پوٹلی میں کیا ہے تو کہنے لگے اس میں مصری ہے جو میری والدہ نے آپ کے لئے تحفہ کے طور پر بھجوائی ہے۔ (حیات حضرت مختار صفحہ 138)

حضرت سکندر علی صاحب

حضرت سکندر علی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بندہ اور منشی غلام محمد صاحب پنشنر مدرس جو میرے گاؤں کے ہیں دونوں مشورہ کر کے قادیان کو چل پڑے۔ اور قادیان آ کر 30 تا 31 مارچ 1902ء کو عصر یا مغرب (یاد نہیں) کے وقت دونوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ پھر ایک دن ہم دونوں قادیان آئے۔ جاتے وقت بعد نماز عصر حضرت مسیح موعود نے تاکی (کھڑکی) کے اندر جا کر باہر کو ہماری طرف منہ مبارک کر کے کہا کہ جو لوگ بیعت کر کے چلے جاتے ہیں اور بار بار قادیان نہیں آتے یا قادیان میں نہیں رہتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے اور دروازہ بند کر دیا۔ ہم دونوں بہت فکرمند ہوئے کہ یہ عیب تو ہم میں ہے اب کیا کریں۔ جاتے جاتے راستے میں دعا کی کہ یاالٰہی! کوئی ایسا سبب بنا دے کہ ہم قادیان میں رہیں۔ دعا قبول ہوگئی۔ اور جاتے ہی مخالفین کی طرف سے ہم کو اطلاع ملی کہ یا تو تم مرزا صاحب کی بیعت چھوڑ دو یا نوکری چھوڑ دو۔ ہم نے ان کو جواب دیا کہ نوکر رکھو یا نہ رکھو ہم بیعت نہیں چھوڑ سکتے۔ آخر انہوں نے مارچ یا اپریل 1903ء میں سکول سے علیحدہ کر دیا اور چٹھی لکھ دی کہ بوجہ قادیانی ہو جانے کے ہم ان کو علیحدہ کرتے ہیں۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 صفحہ 149)

حضرت عبدالرحمان صاحب

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار نے اپنی شادی پر جو "براہین احمدیہ" سنی تھی۔ مجھ کو حضرت صاحب کی زیارت کا شوق ہو گیا اور دعا کرتا کہ اے میرے مولا کریم! حضرت صاحب کی زیارت کر دینے کے اسباب بنا دے۔ تھوڑی مدت کے بعد مشہور ہو گیا کہ لوگ بہت قادیان شریف جائیں گے۔ حضرت صاحب کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ بڑی صفتیں لکھی ہیں۔ عقیقہ پر لوگ جائیں گے۔ میرے پاس صرف 8 پیسے تھے۔ میں نے رقعہ قاضی خواجہ علی ٹھیکیدار صاحب شکرمان والے کے پاس لکھا کہ میرے پاس کرایہ نہیں ہے اور میں قادیان شریف حضرت اقدس مرزا صاحب کی زیارت کے واسطے جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے لکھا کہ رات کو ہم اس طرف جائیں گے۔ تم کو ایک طرف کا کرایہ میں دے دوں گا۔ ہمارے ساتھ چلنا۔ رات کو گاڑی پر سوار ہو گئے۔ صبح فجر کی نماز کے وقت ہم امرتسر پہنچ گئے۔ بٹالہ پہنچے۔ وہاں سے سب آدمی یکوں میں سوار ہو کر قادیان شریف کی طرف چلے دو میل چلے ہوں گے۔ بارش شروع ہوگئی۔ ساون کا مہینہ تھا۔ اسباب لوگوں کا یکوں پر۔ تمام آدمی پیدل چلتے تھے۔ قادیان تک تمام راستہ میں بارش ہوتی آئی۔

(رجسٹر روایات جلد 3 صفحہ 165)

حضرت عبدالرحمٰن صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں کہ 1897ء میں مولوی عبدالقادر صاحب نے قادیان شریف سے مجھ کو لکھا۔ کہ میں نے سابقہ پیر کی بیعت توڑ دی ہے اور حضرت اقدس مرزا صاحب کا مرید ہو گیا ہوں۔ تمہارا دل چاہے۔ تو جلد آؤ میں بہت جلد پہنچ گیا۔ حضرت اقدس صاحب کے ہاتھ پر بہت لوگوں کے ہاتھ بیعت کے وقت ہوتے تھے۔ میں دعا کرتا تھا۔ کہ میرا ہاتھ حضرت اقدس صاحب کے ہاتھ کے ساتھ مل جاوے درمیان میں کسی اور کا ہاتھ نہ ہو۔ فجر کی نماز کے بعد پوچھا گیا۔ کوئی بیعت کرنے والا ہے؟ کسی نے کہا دو آدمی ہیں۔ ایک کشمیری تھا۔ وہ اس وقت

طاہر ہومیو سٹور اوکاڑہ

طالب دعا: محمد امین طاہر: 0333-6962781

پیارے آقا اور پوری د میں بسنے والے احمدی بھائیوں کو ہماری طرف سے محبت بھرا اسلام

منجانب:

قیادت ضلع و عاملہ ضلع فیصل آباد

ربوہ سینٹری اینڈ آئرن سٹور

سامان سینٹری، پ پ، واٹ موٹ پمپ، واٹ ٹینک وغیرہ کی نئی ورائٹی. زار سے رعایت د یب ہے۔ نیز پلمبر کی سہولت موجود ہے۔ مچھر مار سپرے کی سہولت میسر ہے

کالج روڈ ربوہ: 0332-6093523

سلطان احمد شہزاد: 0334-9635930

سیل ۔ سیل ۔ سیل

لون کی ہر ورائٹی پر سیل

کاٹن۔ لیڈیز اینڈ جینٹس سلک اور بیڈ شیٹ کی اعلیٰ ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں۔

محمود کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

طالب دعا: محمد مسعود احمد طارق

047-6211452:
0345-7965783

طاہر ہیئر فیشن

راشد مارکیٹ کالج روڈ ربوہ

طالب دعا: طاہر محمود: 0333-6706062

نرسری تا مڈل۔ گورنمنٹ رجسٹرڈ 71

اپنی نوعیت کا ایک منفرد ادارہ

البشریٰ پبلک گرلز ایلیمنٹری سکول

احمد نگر، نزد ربوہ

فون آفس: 047-6550662

طالب دعا: ملک اعجاز احمد

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر

وقت ہمارا بچت آپ کی

لیڈیز کیلئے لیڈیز سٹاف

کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل

اب اہلیان ربوہ کو خون، پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں مثلاً ہیپاٹائٹس بی اور سی کے ہر قسم کے ٹیسٹ اور PCR مثلاً HCV BY PCR QUALITATIVE QUANTITATIVE, HBV DNA BY PCR QUALITATIVE, HCV BY PCR GENOTYPING, HCV BY PCR QUANTITATIVE HBV DNA BY PCR آپریشن سے نکلنے والی غدود، پتہ، رسولی وغیرہ کے BIOPSY ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں یہاں سے ہی آن لائن رپورٹ حاصل کریں۔ اپنا قیمتی وقت اور اضافی خرچ بچائیں۔

روٹین کے ٹیسٹ: نیز ہڈیوں سے متعلقہ تمام ٹیسٹ جوڑوں، گھٹنوں، گنٹھیاں وغیرہ

CA-125	IGE	VIT-D LEVEL	T3,T4,TSH(TFT)	HBA1C	HBS AG	ANTI HCV	BY ELISA	روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کیے جاتے ہیں
کینسر کی ابتدائی تشخیص	الرجی کی ابتدائی تشخیص	ہڈیوں میں VIT-D کی کمی	اعصابی تناؤ تھکاوٹ کاہلی سستی	تین ماہ کا شوگر ریکارڈ	ہیپاٹائٹس B	ہیپاٹائٹس C		

گائینی سے متعلقہ ٹیسٹ: ہارمونز لیول ESTRADIOL PROLECTHN LH FSH روزانہ کی بنیاد پر پرفارم کیے جاتے ہیں

☆ بیرون شہر سے آنے والے تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ اور لاہور، فیصل آباد، سرگودھا کے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ پرفارم کیے جاتے ہیں۔ ☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 50% تک کم

☆ ا فون کال پر گھر سے سیمپل بلامعاوضہ کولیکٹ کرنے کی سہولت

☆ اپلائی کرنے والے احباب و خواتین ریکوائرمنٹ کے مطابق تمام ٹیسٹوں سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% خصوصی رعایت
مستحق مریضوں کیلئے 5% خصوصی رعایت۔

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔

پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

Ph: 0476215955
Mob: 03336700829
03337700829

CASA BELLA

Home Furnishers

Master Craftmanship

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com

FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952

A Complete Range of Furniture, Accessories Wooden Flooring

ثروت ہوزری سٹور

لوکل وامپورٹڈ . سی، سویٹر، تولیہ، ین، . اب، رومال، اورٹ اوُزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی د یب ہے۔

کاز جھنگ . زار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

Ph:0412627489
03007988298

اعلیٰ کوالٹی کے باسمتی چاول دستیاب ہیں

نیز گندم، مونجی کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے

شاہین رائس ملز

مرید کے نارووال روڈ۔ قلعہ کالر والا
تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

طالب دعا: ارشد علی رحمانی: 0345-6362045
منیر احمد رحمانی: 0346-4397062
محمد اشرف رحمانی: 0346-4516808

آفس: 052-6900785 رہائش: 052-6632113

Nazam1039

کہیں چلا گیا۔ مولوی صاحب نے مجھ کو حضرت اقدس صاحب کے پیش کیا۔ کہ یہ مرید ہونے والا ہے۔ حضرت صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے ساتھ ملا لیا۔ جو وہ زبان مبارک سے فرماتے گئے۔ میں بھی کہتا گیا۔ جو شرائط بیعت کی تھی اور دعائیں۔ اس طرح میرا ہاتھ حضرت اقدس صاحب کے ہاتھ کے ساتھ ملا۔ اور کسی کا ہاتھ نہ تھا۔ یہ میری دعا خدا پاک نے قبول کر لی اپنے فضل وکرم سے۔ (رجسٹر روایات نمبر 3 ص 168)

حضرت حافظ محمد حسین صاحب

آپ تحریر فرماتے ہیں میں جب قادیان میں ہجرت کر کے آیا تو بسبب اس کے کہ مجھے حضور سے شرم آتی تھی پیچھے بلکہ بہت پیچھے ہو کر بیٹھتا تھا۔ لیکن دوستوں کو آگے بیٹھے اور باتیں کرتے دیکھ کر بار بار خیال آتا تھا کہ خدا کے فضل وکرم سے یہ دوست کیسے صاحب نصیب ہیں جو دل چاہے عرض کرتے ہیں اور میری حضور سے نام تک کی بھی واقفیت نہیں۔ اس سبب سے ہمیشہ دل میں تکلیف محسوس کرتا رہتا تھا۔ مگر جرأت کر کے آگے نہیں بیٹھ سکتا تھا اور دعا کرتا رہتا تھا ایک رات خواب میں دیکھا۔

حضور کا ہی مکان ہے جو بیت مبارک کے ساتھ والا ہے اور حضور ایک پلنگ پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں اور خاکسار حضور کو دبا رہا ہے اور ساتھ رو کر عرض کر رہا ہوں کہ چونکہ حضور کو میرے نام تک کی بھی واقفیت نہیں ہے۔ حضور کو میرے ساتھ کوئی واقفیت نہیں اس لئے مجھے سخت تکلیف ہے۔ حضور نے فرمایا۔ حافظ صاحب کوئی فکر کی بات نہیں اگلے جہان میں ہم اور تم ایک جگہ ہوں گے اور اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ دیکھا تو سچ مچ سارا بستر آنسو کے پانی سے تر ہوا ہوا تھا۔ ایک طرف نہایت خوشی تھی اور دوسری طرف ملال بھی کافی ہوا۔ خوشی تو حضور کے وعدہ مبارک سے کہ اگلے جہان میں ہم اور تم اکٹھے ہوں گے اور ملال اس سبب سے کہ ہوسکتا ہے کہ اس جہان میں بغیر آشنائی کے ہی چلا جاؤں۔ دوبارہ دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے کوئی دو تین ماہ بعد خواب میں دیکھا کہ حضور کے ہمراہ سیر کو جا رہا ہوں اور عجز وانکسار کے ساتھ یہی ناآشنائی کے متعلق حضور سے عرض کر رہا ہوں تو حضور نے فرمایا کوئی بات نہیں آشنائی ہو جائے گی۔ مولا کریم کے فضل وکرم سے دو تین مواقع ایسے حاصل ہوئے کہ آشنائی کے علاوہ دو تین دفعہ علیحدہ بطور مشورہ گفتگو کرنے کا موقع ملا اور علیحدگی میں عرضیں سناتا رہا۔ اور وہ تکلیف جو سینہ کو جلاتی رہتی تھی خدا کے فضل اور احسان سے نجات پائی۔

(حافظ محمد حسین ص 29)

حضرت نور محمد صاحب ولد منشی فتح محمد صاحب

فرماتے ہیں میری دعائیں یہ ہوتی تھیں کہ اے میرے مولیٰ کریم حضرت مسیح موعود کے طفیل میری فلانی دعا قبول فرما۔ اور ہر اتوار کو حضرت اقدس کے حضور عریضہ لکھ دیا کرتا۔ چنانچہ ایک دعا میری یہ تھی کہ بہ طفیل حضرت صاحب کوئٹہ سے ترقی پر میری تبدیلی فرما۔ کیونکہ میرا افسر خاں بہادر محمد، جلال الدین سی آئی ای پولیٹیکل ایڈوائزر قلات تھا اور وہ بھی احمدیت کا سخت مخالف تھا۔ تین روز نہ گزرے تھے۔ کہ میں مستوفی صاحب لاہڑی کا سرشتہ دار ہو کر تبدیل کیا گیا وہاں پہنچتے ہی جب میں نے دیکھا کہ میں تنہا ہوں تو حضرت صاحب کے حضور روزانہ دعا کیلئے ایک کارڈ لکھنا شروع کیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہاں 12، آدمی ایک سال کے اندر اندر احمدی بنا دیئے۔

(رجسٹر روایات نمبر 5 ص 78)

مکرم عبدالحمید بھٹی صاحب

داخلے بھیج دیئے گئے

خاکسار تعلیم الاسلام کالج کا طالبعلم تھا۔ سال سوم کے دوران ہر مضمون کے چار ٹیسٹ ہوتے تھے جن کی بنیاد پر سالانہ امتحان سے قبل ہر مضمون کا انٹرنل گریڈ کالج کی طرف سے یونیورسٹی کو بھیجا جاتا تھا۔ جس رات بارہ بجے نوٹس بورڈ پر ٹیسٹ کے نتیجے کا اعلان لگایا جانا تھا ایک اڑتی ہوئی خبر سننے میں آئی کہ انگریزی میں بہت سے طالبعلم فیل ہیں جس کی وجہ سے بہت سے طلبہ کے داخلے رکنے کا امکان ہے اور مجھے چونکہ تھرڈ ائیر میں یونیورسٹی کی طرف سے سکالرشپ ملا ہوا تھا اس لئے اور بھی زیادہ فکر ہوئی۔ ہم چند دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر داخلہ رک گیا تو رات کو ہی ٹرین پر بیٹھ کر گاؤں واپس چلے جائیں گے اور اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنا سامان بھی باندھ لیا۔ تب ہمارے ایک ہم جماعت محمد اقبال صاحب نے مشورہ دیا کہ سامان تو ہم نے باندھ ہی لیا ہے کیوں نہ حضرت مولانا صاحب سے جا کر دعا کی درخواست کی جائے۔ لہٰذا ہم سب حضرت غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں دعا کی درخواست لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ہماری داستان سننے کے بعد اپنے طریق کے مطابق فرمایا کہ اچھا آؤ دعا کر لیں۔ اور ہم سب نے حضرت مولانا صاحب کی اقتداء میں دعا کی۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود خود دعا میں شامل ہوئے ہیں جو کہ بہت مبارک بات ہے اس لئے آپ لوگ گاؤں واپس نہ جاؤ۔ چنانچہ ہم ہاسٹل واپس آگئے۔ بعد ازاں رات کو ہی اطلاع مل گئی کہ تمام طلبہ کے داخلے بھیج دیئے گئے ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ فٹ بال میچز میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست لے کر ہم حاضر ہوئے تو حضرت مولانا صاحب نے اسی طریق پر ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور بتایا کہ ایک میچ آپ لوگ جیت گئے ہو جبکہ دوسرے کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ چنانچہ جب میچز ہوئے تو ایک میچ ہم جیت گئے جبکہ دوسرا میچ ڈرا (draw) ہو گیا۔

رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

ربِ کعبہ، خالقِ ارض و سما کے واسطے
جس نے ہے پیدا کیا حمد و ثنا کے واسطے
جھولیاں پھیلایئے اس کی عطا کے واسطے
حبس میں گر چاہتے ہو دَر ہوا کے واسطے
رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

مشکلوں نے ہر طرف سے گھیر رکھا ہو اگر
ان سے بچنے کے لئے کوئی نہ رستہ ہو اگر
خوف کا چاہے لگا ہر سمت پہرہ ہو اگر
دل کے سجدوں کے لئے ،آہ وبکا کے واسطے
رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

جن کے سینے ہیں منور ، صاحبِ ایمان ہیں
تیسرے درجے کے بھی شہری نہ وہ انسان ہیں
قومی دھارے سے الگ ،بے چہرہ و پہچان ہیں
وقت کیا بہتر ہے عرضِ مدعا کے واسطے
رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

ہے خطا ان کی یہی کافی، خطا کوئی نہیں
وہ سمجھتے ہیں کہ بس ان کا خدا کوئی نہیں
کوئی بھی حاجت روا، مشکل کشا کوئی نہیں
اجر ہے اللہ کے ہاں صبر و رضا کے واسطے
رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

گالیاں سن کر دعا دینا ہمارا ہے اصول
اپنے دامن میں فقط مہر و محبت کے ہیں پھول
اور ان پھولوں سے پاتے ہیں مرادوں کا حصول
ان کی خوشبو امن کی آب و ہوا کے واسطے
رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

کون سا جور وستم ہے جو کہ یہ ڈھاتے نہیں
قتل کر کے عدل اور انصاف شرماتے نہیں
اور مسلسل جبر سے قدسیؔ وہ باز آتے نہیں
لاکھ دیتے ہیں انہیں خوفِ خدا کے واسطے
رات کے پچھلے پہر اٹھو دعا کے واسطے

عبدالکریم قدسیؔ

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب

حضرت مصلح موعود کی دو تاریخ ساز دعائیں

بیت الفضل لندن کے لئے

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم، اس کی خاص مشیت اور نہاں در نہاں مصلحتوں کے پیش نظر تھا کہ جماعت احمدیہ کو لندن 1924ء میں سب سے پہلی بیت الذکر تعمیر کرنے کی سعادت اور توفیق نصیب ہوئی۔

جن دنوں بیت الفضل کے لئے جگہ خرید کی گئی تو اس وقت یہ علاقہ بالکل غیر آباد تھا۔ اور ارد گرد کوئی آبادی نہ تھی۔ نیز وسطی شہر لندن سے میلوں دور ہونے کی بنا پر اور آس پاس کوئی صنعتی یا تجارتی علاقہ نہ ہونے کی وجہ سے یہاں جلد آبادی کے ظاہری امکانات بھی نہ تھے۔

بیت الفضل لندن کے صدر دروازہ کے داہنی جانب نصب شدہ سنگ بنیاد کی تختی پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وہ دعائیں درج ہیں جو آپ نے اس بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور 19/اکتوبر 1924ء کو کی تھیں۔

تعوذ، تسمیہ درود شریف۔ ھوالناصر اور ایک آیت کریمہ کے بعد لکھا ہے۔

میں میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ جس کا مرکز قادیان پنجاب ہندوستان ہے۔ خدا کی رضا کے حصول کے لئے اور اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کا ذکر انگلستان میں بلند ہو اور انگلستان کے لوگ بھی اس برکت سے حصہ پاویں جو ہمیں ملی ہے۔ آج 2 ربیع الاول 1342ھ کو اس (بیت) کی بنیاد رکھتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمام جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں کی اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس (بیت) کی آبادی کے سامان پیدا کرے اور ہمیشہ کے لئے اس (بیت) کو نیکی، تقویٰ اور انصاف اور محبت کے خیالات پھیلانے کا مرکز بنائے اور یہ جگہ (بیت) حضرت احمد مسیح موعود کی نورانی کرنوں کو اس ملک اور دوسرے ملکوں میں پھیلانے کے لئے روحانی سورج کا کام دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔
19/اکتوبر 1924ء۔

حضرت مصلح موعود کی اس دعا کو حضرت احدیت نے بپایہ کمال شرف قبولیت بخشا اور اس جگہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی 1984ء میں پاکستان سے ہجرت کے بعد امام جماعت کا موجودہ مسکن ہونے کی بناء پر تمام دنیا میں نورانی کرنوں کو پھیلانے کے لئے بمثل سورج مرکز بنا دیا۔

اخبار الفضل کے لئے

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (مصلح موعود) نے 18 جون 1913ء کو ہفتہ وار الفضل جاری فرمایا اور اس کے پہلے پرچہ میں اس کے مقاصد اور ان کی قبولیت کے لئے دعائیں کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

''خدا کا نام اور اس کے فضلوں اور احسانوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس سے نصرت و توفیق چاہتے ہوئے میں الفضل جاری کرتا ہوں...... میں بھی اپنے ایک مقتدر اور راہنما اپنے مولا کے پیارے بندے کی طرح اس بحر ناپیدا کنار میں الفضل کی کشتی کو چلانے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور بصد عجز و انکسار یہ دعا کرتا ہوں کہ بسم اللہ...... اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اس کی برکت سے اس کا چلنا اور لنگر ڈالنا ہو۔ تحقیق میرا رب بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اے میرے قادر مطلق خدا، اے میرے طاقتور بادشاہ، اے میرے رحمان، رحیم مالک، اے میرے رب، میرے مولا، میرے ہادی، میرے رازق، میرے حافظ، میرے ستار، میرے بخشنہار، ہاں اے میرے شہنشاہ جس کے ہاتھوں میں زمین و آسمان کی کنجیاں ہیں اور جس کے اذن کے بغیر ایک ذرہ اور ایک پتہ نہیں ہل سکتا جو سب نفعوں اور نقصانوں کا مالک ہے۔ جس کے ہاتھ میں سب چھوٹوں اور بڑوں کی پیشانیاں ہیں۔ جو پیدا کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ جو مار کر پھر جلائے گا اور ذرہ ذرہ کا حساب لے گا۔ جو ایک ذلیل بوند سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جو ایک چھوٹے سے بیج سے بڑے بڑے درخت اگاتا ہے۔ ہاں اے میرے دلدار میرے محبوب خدا تو دلوں کا واقف ہے۔ اور میری نیتوں اور ارادوں کو جانتا ہے۔ میرے پوشیدہ رازوں سے واقف ہے۔ میرے حقیقی مالک۔ میرے متولی تجھے علم ہے کہ محض تیری رضا حاصل کرنے کے لئے اور تیرے دین کی خدمت کے ارادہ سے یہ کام میں نے شروع کیا ہے۔ تیرے پاک رسول کے نام کے بلند کرنے اور تیرے مامور کی سچائیوں کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہ ہمت میں نے کی ہے۔ تو میرے ارادوں کا واقف ہے۔ میری پوشیدہ باتوں کا راز دار ہے۔ میں تجھی سے اور تیرے ہی پیارے چہرہ کا واسطہ دے کر نصرت و مدد کا امیدوار ہوں۔ تو جانتا ہے کہ میں کمزور ہوں میں ناتواں ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بیمار ہوں۔ میں تو اپنے پہلے کاموں کا بوجھ بھی اٹھا نہیں سکتا۔ پھر یہ اور بوجھ اٹھانے کی طاقت مجھ میں کہاں سے آئے گی۔ میری کمر تو پہلے ہی خم ہے۔ یہ ذمہ داریاں مجھے اور بھی کبڑا کر دیں گی۔ ہاں تیری ہی نصرت ہے جو مجھے کامیاب کر سکتی ہے۔ صرف تیری ہی مدد سے میں اس کام سے عہدہ برآ ہو سکتا ہوں۔ تیرا ہی فضل ہے۔ جس کے ساتھ میں سرخرو ہو سکتا ہوں اور تیرے ہی رحم سے میں کامیابی کا منہ دیکھ سکتا ہوں۔ دین...... کی ترقی اور اس کی نصرت خود تیرا کام ہے اور تو ضرور اسے کر کے چھوڑے گا مگر ثواب کی لالچ اور تیری رضا کی طمع ہمیں اس کام میں حصہ لینے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ پس اے بادشاہ ہماری کمزوریوں پر نظر کر اور ہمارے دلوں سے زنگ دور کر۔ (دین) کی ترقی کے دن پھر آئیں اور پھر یہ درخت بار آور ہو اور اس کے شیریں پھل ہم کھائیں اور تیرا نام دنیا میں بلند ہو تیری قدرت کا اظہار ہو۔ نور چمکے اور ظلمت دور ہو۔ ہم پیاسے ہیں اپنے فضل کی بارش ہم پر برسا اور ہمیں طاقت دے کہ تیرے سچے دین کی خدمت میں ہم اپنا جان و مال قربان کریں اور اپنے وقت اس کی اشاعت میں صرف کریں۔ تیری محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو اور تیرا عشق ہمارے ہر ذرہ میں سرایت کر جائے۔ ہماری آنکھیں تیرے ہی نور سے دیکھیں اور ہمارے دل تیری ہی یاد سے پُر ہوں اور ہماری زبانوں پر تیرا ہی ذکر ہو تو ہم سے راضی ہو جائے اور ہم تجھ سے راضی ہوں تیرا نور ہمیں ڈھانک لے اے میرے مولا اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تو آپ ہی رستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں تک وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی اسے مفید بنا۔ اس سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔ میری نیتوں کا تو واقف ہے، میں تجھے دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے دل میں خیال آنے سے پہلے تجھے اس کی اطلاع ہوتی ہے۔ پس تو میرے مقاصد و اغراض کو جانتا ہے اور میری دلی تڑپ سے آگاہ ہے لیکن میرے مولا میں کمزور ہوں اور ممکن ہے کہ میری نیتوں میں بعض پوشیدہ کمزوریاں بھی ہوں تو ان کو دور کر اور ان کے شر سے مجھے بچائے اور میری نیتوں کو صاف کر اور میرے ارادوں کو پاک کر تیری مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس ناتوان و ضعیف کو اپنے دروازہ سے خائب و خاسر مت پھیر یو کہ تیرے جیسے بادشاہ سے میں اس کا امیدوار نہیں تو میرا دستگیر ہو جا اور مجھے تمام ناکامیوں سے بچا لے۔ آمین ثم آمین ثم آمین''۔

(الفضل 18 جون 1913ء ص 3)

ان دعاؤں کو خدائے سمیع و عجیب نے سنا اور قبول فرمایا اور الفضل ہفتہ وار سے ترقی کرتے کرتے روزنامہ ہو گیا اور الفضل انٹرنیشنل کی صورت میں بھی لندن سے ہفتہ وار بھی شائع ہونے لگا۔ یہ الفضل دوسری مشکلات کے علاوہ بے جا پابندیوں اور قدغنوں کے باوجود اپنی اشاعت کے 102 سال پورے کر چکا ہے۔ یہ مستجاب دعائیں ہی تھیں کہ تمام رکاوٹوں کو پھلانگتا ہوا یہ الفضل کئی سنگ میل طے کر چکا ہے اور نظام خلافت کی خدمت کے میدان میں روز اول کی طرح آج بھی آگے آگے ہے۔

حضرت قاضی محبوب عالم صاحب

دل پھیر دیا گیا

حضرت قاضی منشی محبوب عالم صاحب آف نیلہ گنبد لاہور (بیعت 1898 وفات 19 جولائی 1956ء) بیان کرتے ہیں۔ مجھے ایک جگہ شادی کا خیال ہو گیا۔ وہ میرے قریبی رشتہ دار بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ حضور نے فرمایا دعا کروں گا۔ چنانچہ میں اکثر دعا کے لئے لکھتا رہا۔ حضرت اقدس پر اللہ تعالیٰ نے ظاہر کیا کہ یہ رشتہ اس کے لئے مناسب نہیں اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے لکھوا بھی دیا کہ اس رشتہ کا خیال چھوڑ دو اور ایک تمثیل بھی لکھوائی کہ سید عبدالقادر جیلانی صاحب فرماتے تھے کہ اگر ایک شخص باغ کے اندر سیر کے لئے داخل ہو اور پہلے ہی پودے کو دیکھ کر یہ خیال کرے کہ اس سے بہتر اور نہیں ہو گا تو وہ باقی باغ کی سیر سے محروم رہے گا۔ چنانچہ حضور نے اس اصول پر مجھ سے عہد لکھوایا کہ آئندہ اس رشتہ کے واسطے کبھی خواہش نہیں کروں گا۔ چنانچہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں یہ عہد لکھ دیا لیکن میں پھر بھی اس جذبہ سے باز نہ رہ سکا اور اپنے عہد کے خلاف پھر حضور کی خدمت میں اس رشتہ کی بابت دعا کروانے کے لئے روزانہ خط لکھنا شروع کر دیا کہ اللہ قادر ہے۔ اس کی قدرت کی کوئی انتہا ممکن نہیں ہے کوئی ذریعہ ایسا نکل آئے جس سے میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ میں حضور کو روزانہ کئی ماہ تک خط لکھتا رہا۔ آخر میں ایک خط میں نے حضور کو لکھا کہ جو پیر اپنے مرید کو اس دنیا کے جہنم سے نہیں نکال سکتا وہ آخرت میں کیا فائدہ دے گا۔ حضور اگر وہ عورت مجھے نہیں دلا سکتے تو کم از کم اس جہنم سے تو مجھے نکالیں جس میں پڑا ہوا ہوں اور میرا دل اس سے پھر جائے۔ اس خط کے جواب میں مولوی عبدالکریم صاحب کا کارڈ میرے پاس پہنچا جس میں لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ آج رات میں محبوب عالم کے لئے دعا کر رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا ''دل پھیر دیا گیا'' یا تو یہ عورت آپ کو مل جائے گی یا پھر آپ کو اس کا خیال ہی نہیں آئے گا۔ چنانچہ آپ بیان کرتے ہیں اس دن سے مجھے اس کا کبھی خیال پیدا نہیں ہوا۔ (لاہور۔ تاریخ احمدیت ص 234)

دعا بڑی چیز ہے

اختلاف کو دور کرنے کے لئے سب سے بڑی چیز دعا ہے۔ یہ دعا کا ہتھیار تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اعلیٰ درجہ کے ہتھیار کے لئے زبردست ہاتھ کی بھی ضرورت ہے۔ ورنہ جھوٹے آدمی کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ناشکر کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی تم میں سے ہر ایک کو بڑی نعمتوں کے حصے ملے ہیں۔ شکر گزار بنو۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی بیٹا نہیں اللہ تعالیٰ کے بیٹے کے یہ معنے ہیں کہ وہ کسی کو معزز بنائے۔

(حقائق الفرقان جلد 3 ص 496)

قبول کُن دعائے من

خدائے من خدائے من دوائے من شفائے من
قبائے من، ردائے من، رجائے من ضیائے من
قبول کن دعائے من دعائے من ندائے من
ندائے من، نوائے من نوائے من، صدائے من

میں بندہ ہوں ترا غریب' تو ہے مرا خدا عجیب
میں دور ہوں تو ہے قریب میں مانگتا ہوں اے مجیب
تو ہی دوا، تو ہی طبیب، تو ہی محبّ تو ہی حبیب
خدائے من، خدائے من قبول کن دعائے من

زمین و آسماں کا نور، مکان و لامکاں سے دور
ہمہ صفت، ہمہ سرور، خدائے ذوالجلال طور
قبول کر دعا ضرور، مرے خدا، مرے غفور
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

معاف کر سزا مری گناہ مرے جفا مری
قبول کر دعا مری، صدا و التجا مری
کہ بخشتا نہیں کوئی، ترے سوا خطا مری
خدائے من ، خدائے من ، قبول کن دعائے من

ہماری تو پکار سن، صدائے اشکبار سن
نوائے بیقرار سن، ندائے اضطرار سن
دعائے شرمسار سن اے میرے غمگسار سن
خدائے من، خدائے من قبول کن دعائے من

گناہ سے ہم کو دُور رکھ' دلوں کو پُرزِ نور رکھ
نشے میں اپنے چور رکھ، ہمیشہ پُر سرور رکھ
نظر کرم کی ہم پہ تو، ضرور رکھ، ضرور رکھ
خدائے من، خدائے من، قبول کن، دعائے من

پڑھیں کلام حق بشوق، عبادتوں میں آئے ذوق
اتار غفلتوں کے طوق، اڑیں فضا میں فوق فوق
یہ...... ہیں تیرے گھر ہم ان میں جائیں جوق جوق
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

ترقیاں مدام دے، مسرتوں کا جام دے
نجات کا پیام دے، کشوف دے، کلام دے
حیات دے، دوام دے، فلاح دے مرام دے
خدائے من، خدائے من ، قبول کن دعائے من

ہدایتیں، کرامتیں، حکومتیں، خلافتیں
شہادتیں، صداقتیں، نبوتیں ولائتیں
بصیرتیں، درایتیں، لیاقتیں، سعادتیں
ملیں ہمیں خدائے من، قبول کن دعائے من

بلندیاں خیال کی، ترقیاں کمال کی
تجلیاں جمال کی، فراخیاں نوال کی
بڑھوتیاں عیال کی، شجاعتیں رجال کی
بدہ بہ ما، خدائے من، قبول کن دعائے من

دوائے دل شفائے دل، جلائے دل، صفائے دل
وفائے دل، سخائے دل، ہُدائے دل، ضیائے دل
مرابدہ، خدائے دل، مراد و مدعائے دل
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

فنون دے، علوم دے، فتوح دے، رقوم دے
جو نسل بالعموم دے، وہ مہر و مہ، نجوم دے
نئے مبائعین کا، ہر ایک جا ہجوم دے
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی
صحت و تندرستی اور فعال زندگی کیلئے دعا گو ہیں
منجانب: حفیظ احمد شہزاد مربی ضلع نعمان احمد شفقت مربی سلسلہ،
نصیر احمد، سفیر احمد طاہر، عدنان احمد گوندل، مرزا فرحان احمد، بلال حسین، دانیال
احمد سرور معلم، طاہر احمد ناصر معلم، مصور احمد ثاقب، لئیق احمد، احسان علی سندھی
ضلع رحیم یار خان

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائیل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

تمام احمدیوں کو نیا سال مبارک ہو
خوشخبری
الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹورز
کی جدید شاخ کا سراج مارکیٹ میں اجراء ہو چکا ہے۔ علاج اور تمام جرمن ادویات کیلئے اب بالمقابل عامر کلر لیب تشریف لائیں۔
0344-7801578
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com

- ریڈی میڈ پردہ جات،
- بیڈ شیٹ، کراکری،
- ڈنر سیٹ، ماربل،
- چینی اور پلاسٹک
پاک کراکری سٹور
گولبازار ربوہ
PH:047-6211007

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک
ٹاپ کلاس برانڈز کی پیور (Pure) اور فینسی ورائٹی دستیاب ہے
ڈیجیٹل پیور گرپ پرنٹ، کامدار ورائٹی، لہنگا،
شرارہ، فراک، میکسی اور ساڑھی
کامدار ورائٹی اور عروسی ملبوسات آرڈر پر تیار کروائیں
پیور کرزمہ، ماریہ بی نیڈلز، تھریڈ اینڈ موٹو، کھاڈی برانڈ، نشاط لیلن، ڈیزائنر وول، ڈیزائنر لیلن پرنٹ اور پیور کی تمام ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
نیو زاہد کلاتھ اینڈ بوتیک رابطہ 0476213750
03339793375
Facebook ID:eqaancollection

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اُٹھا موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی
ہم پیارے آقا کی صحت والی فعال لمبی زندگی کے لئے دعا گو ہیں
دی محل ماڈل سکول
مالو مہے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
سید مشہود خالد ولد سید محمود خالد
نصرت بیگم اہلیہ سید مشہود خالد
اور سیدہ شاور پروین خالد

نوا، صدا، دعا، بکا، حیا، وفا، غنا، سخا
عطا، جزا، ہُدیٰ، تقیٰ، فنا، بقا، لقا، رضا
مرے خدا، مرے خدا،بدہ بما، بدہ بما
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

ترے وہ دیں کی خدمتیں، تری وہ خاص برکتیں
تری عجیب نصرتیں، تری لذیذ نعمتیں
تری لطیف جنتیں، غرض تری محبتیں
نصیب ہوں خدائے من، قبول کن دعائے من

الٰہی عفو و مغفرت، خدایا قرب و معرفت
مناسبت، مشابہت، مکالمت، مخاطبت
مطابقت، موانست، ملیں ہمیں بعافیت
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

یہ قلب پر امید ہے مسرتیں ہیں، عید ہے
بشارت و نوید ہے، کہ خاتمہ سعید ہے
نہیں یہ کچھ عجب کہ تو حمید ہے، مجید ہے
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

بیا بیا، نگار من، نگہ نگہ، بہارِ من
پنہ پنہ، حصارِ من، مدد مدد، اے یارِ من
بر بہشتی مقبرہ، بنائے کُن مزار من
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

درود مصطفیٰؐ پہ ہو، صلوٰۃ ...... پہ ہو
سلام مقتدا پہ ہو، دعا ہر آشنا پہ ہو
جو اپنا کارساز ہے، توکل اس خدا پہ ہو
خدائے من، خدائے من، قبول کن دعائے من

آمین

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

مکرم عطاء الروف سلمان صاحب

خلافت احمدیہ کے ذریعہ کن فیکون کے حیرت انگیز نظارے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح خدا تعالیٰ کُن کہتا ہے تو ہو جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے بندوں کو بھی یہ خاصیت دی جاتی ہے اور ان کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ ہم جو کُن کہنے والے کی جماعت ہیں ہمارے لئے بھی یہی ہے کہ جس کام کو ہم کہیں ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے کئی مخلص بندوں کو یہ رتبہ دیا ہے کہ وہ جب کسی کام کے متعلق کہتے ہیں ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ کئی دفعہ میرے پاس خط آتے ہیں کہ فلاں مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ میں جواب میں لکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کا مقصد پورا کرے مگر لکھا یہ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کا یہ مقصد پورا کرے گا۔ پھر خبر آتی ہے کہ مقصد پورا ہو گیا۔ کئی دفعہ ''کرے گا'' کے لفظ کو کاٹنے کو دل کرتا ہے لیکن تجربہ نے مجھے بتا دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اس لئے اب میں بہت کم ایسا کرتا ہوں۔ غرض اپنے متعلق الاماشاء اللہ خدا تعالیٰ کا یہی تصرف دیکھا ہے کہ اسی طرح ہو جاتا ہے۔ الاماشاء اللہ اس لئے کہتا ہوں کہ لفظی الہام بھی کئی دفعہ ٹل جاتا ہے تو قلبی الہام بھی بدلے ہوئے حالات میں بدل سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کو بھی یہ طاقت دی جاتی ہے کہ وہ جس بات کو کہیں کہ ہو جا وہ ہو جاتی ہے۔

(الفضل 9 دسمبر 1934ء)

پھر فرماتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ تم دعا کے لئے اگر خط لکھو نہ بھی پہنچے مجھے تب بھی تمہارے لئے دعا ہو جائے گی کیونکہ دعا تو اللہ تعالیٰ سے میں نے کرنی ہے اللہ کو پتہ ہے کہ فلاں نے خط لکھا ہے۔ بیشک لوگ اسے غائب کر دیں۔ چرانے والے چرا لیں تمہارے لئے دعا ہو جائے گی اور پھر ہم یوں مجمل دعا ہی کرتے رہتے ہیں کہ الٰہی جو ہمیں دعا کے لئے لکھ رہا ہے یا لکھتا ہے یا جس نے لکھا ہے اس کے اوپر تو فضل کر۔

(تقریر فرمودہ 27 دسمبر 1953ء جلد 24 صفحہ 147)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب میں امریکہ میں تھا مجھے کوئی تکلیف مثلاً علالت یا دعوت الی اللہ امور میں کچھ مشکلات پیش آتیں۔ تو میری عادت تھی کہ میں فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھتا تھا میں جانتا تھا کہ امریکہ سے ہندوستان خط ایک ماہ میں پہنچتا ہے اور معاملہ بیماری کا یا کوئی دوسرا امر ایسا ہوتا تھا کہ اس کا علاج فوری ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خیال ہوتا کہ جس مالک کے حضور میں حضرت نے میرے لئے دعا کرنی ہے۔ وہ تو عالم الغیب ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میں آج دعا کے واسطے خط لکھ رہا ہوں اور وہ یہ بھی پہلے سے جانتا ہے کہ حضرت مصلح موعود میرے لئے دعا کریں گے پس وہ قادر ہے کہ جو دعا آج سے ایک ماہ بعد ہونے والی ہے۔ اس کے واسطے قبولیت کے سامان آج ہی کر دے۔

پہلے تو میں اس ایمان پر خط لکھتا تھا۔ مگر ایسے چند خطوط لکھنے کے بعد ہر دفعہ میرا یہ تجربہ ہوا کہ خط ڈاک میں ڈالنے کے وقت سے ہی یا دو چار دن کے اندر ہی اندر بیماری سے شفا ہونے لگتی اور پیش آمدہ ابتلا ٹلنے لگ جاتا اور مقصد دعا حاصل ہو جاتا۔

اس کے بعد مجھے بعض اور دوستوں سے بھی معلوم ہوا کہ ان کو بھی ایسے تجارب حاصل ہوئے ہیں۔ ایسا ہی آج ایک عزیز نے ایک ایمان افروز تجربہ بیان کیا۔ جس کی اشاعت کرنے میں عاجز لذت حاصل کرتا ہے۔ یہ عزیز پیشہ طبابت کرتے ہیں۔ انہیں ایک والیٔ ریاست جن کے وہ معالج تھے۔ اپنے ہمراہ یورپ لے گئے۔ وہ عزیز فرماتے ہیں کہ ''یورپ میں ایک دن مہاراجہ بہادر بہت فکرمند معلوم ہوئے۔ دریافت کرنے پر انہوں نے فرمایا کہ میں ایک معاملہ کے سبب سخت پریشانی میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ میں نے انہیں حضرت مسیح موعود کے حالات سنائے اور ان کی قبولیت دعا کی باتیں بتلائیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے واسطے خط لکھنے کی تحریک کی اور ساتھ ہی اپنے ایمانی جذبات کے ماتحت انہیں یہ کہہ دیا کہ آپ یہ خیال نہ کریں کہ خط کب وہاں جائے گا اور کب وہاں دعا ہوگی اور کب اس کا اثر نمایاں ہوگا۔ بلکہ آپ کا اخلاص کے ساتھ ایسی درخواست کرنا ہی ایک اثر دکھائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانی کے دور ہونے کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

مہاراجہ صاحب نے اس بات کو پسند کیا اور مجھ سے ہی دعا کے واسطے خط لکھوایا۔ اس خط کو ڈاک میں ڈالے ہوئے چار روز کے قریب ہی ہوئے تھے کہ مہاراجہ بہادر نے مجھے بلا کر فرمایا کہ ہماری وہ پریشانی جس کے واسطے خط لکھوایا تھا۔ آج دور

WARDA فیبرکس
جو نام ہے اعتماد ہے
تمام موسموں کے کپڑے
ہر وقت دستیاب ہے
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0333-6711362

ستار جیولرز

سونے کے زیورات کا مرکز

حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: تنویر احمد

047-6211524

0336-7060580

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو

ہماری مفید مجرب دواؤں کی فہرست مفت حاصل کریں۔

قائم شدہ 1954ء

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

PH:0476212434,6211434

NASIR ناصر

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں

شہزادگلزار کٹ پیس ہاؤس

لان پرنٹ، لیلن پرنٹ، کٹ پیس وتھان

نیاز مارکیٹ، دوکان نمبر 15 مندر گلی نمبر 2 ریل بازار فیصل آباد

041-2638116,0345-7782775

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

بسم اللہ فیبرکس

لیڈیز کاٹن پرنٹ، لیلن پرنٹ، کھدر پرنٹ، مرینہ پرنٹ، لان پرنٹ

نیز ہر قسم کی گرم فینسی ورائٹی دستیاب ہے

رینٹ پر کار دستیاب ہے

پروپرائٹر: ڈوگر برادران چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک فون نمبر: 0300-7716468

Wahid Traders

Shop # 17, Chaudhary
Medicine Market
Chiniot Bazar
Faislabad

عبدالواحد - 0333-6663275

0303-6290342

A.h

سوہنی

0324-7317747

عامر حسان کلاتھ ہاؤس

0312-2628084

0300-7986241

0300-7938029

مردانہ تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے

دکان نمبر 11-10 شریف مارکیٹ گول چنیوٹ کچہری بازار فیصل آباد

وکیلاں والی گلی نمبر 4 نزد UBL بینک بیسمنٹ سادات کولیکشن فیصل آباد

یہاں پہ جرمن پوٹینسی دستیاب ہے

الرحمٰن ہومیوپیتھک سٹور

(احمدی بھائیوں کی اپنی دکان)

چنیوٹ بازار، فیصل آباد

ڈاکٹر فرحان احمد خان 0345 7693179

پروپرائٹر: ناصر احمد سعید

پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ

نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون، ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹاٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ

پی، وی، سی لائننگ، فائبر، لائننگ

پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد

37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے بیان کردہ

دعا کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

اب وہ کتاب مل جائے گی

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں نے لاہور کی پنجاب پبلک لائبریری میں ایک کتاب دیکھی جس میں یوز آسف کے نام پر ایک گرجا کا حوالہ دیا گیا تھا۔ میں نے اس کا ذکر قادیان آکر حضرت اقدس سے کیا۔ حضرت نے فرمایا وہاں سے وہ کتاب لے آئیں۔ میں لائبریری میں گیا تو اس کتاب کا نام بھول گیا۔ ہر چند تلاش کیا مگر کتاب نہ ملی۔ جب تک نام معلوم نہ ہو کتاب کس طرح مل سکتی تھی۔ لائبریرین نے بھی عذر کر دیا۔ ناچار واپس آکر حضرت صاحب سے صورت معاملہ بیان کردی۔

اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ مفتی صاحب آپ پھر جائیے۔ اب کے وہ کتاب آپ کو مل جائے گی۔ میں نے حکم کی تعمیل تو کی۔ مگر حیران تھا کہ جب نام ہی یاد نہیں تو کتاب کو کس طرح اور کہاں تلاش کروں۔ خیر اسی فکر میں میں لائبریری پہنچا۔ اس وقت اتفاق سے لائبریرین ضرورتاً ایک آدھ منٹ کے لئے باہر چلا گیا۔ اس کی میز پر ایک کتاب پڑی ہوئی تھی۔ میں نے بغیر کسی خیال کے ویسے ہی اسے اٹھا لیا۔ کھولا تو وہی مطلوبہ کتاب تھی۔ اس خدائی تصرف کو دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ لائبریرین آیا تو میں نے یہ عجیب و غریب واقعہ اس سے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا تھا ''جاؤ کتاب مل جائے گی''۔ اور غیر متوقع طور پر کتاب فوراً مل گئی۔ لائبریرین نے کہا کہ جناب اگر آپ کچھ دیر پہلے آتے تب بھی آپ کو یہ کتاب نہ ملتی۔ کیونکہ ابھی ابھی باہر سے آئی تھی اور اگر ذرا بھی دیر کے بعد آتے تب بھی یہ کتاب آپ کو نہ ملتی کیونکہ میں اسے فوراً اس کی جگہ رکھوا دیتا۔ اب اسے لے جائیں اور حضرت صاحب کو دکھائیں۔ چنانچہ اس کتاب کا حوالہ حضور نے اپنی کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' درج فرمایا ہے۔ (لطائف صادق ص62)

سمندر کا جوش ساکن ہوگیا

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں:

ایک بحری سفر میں ایک دن سمندر بڑے جوش میں آگیا۔ سمندر کی لہروں نے جہاز کو ایسی حرکت میں ڈالا کہ دوران سر متلی اور قے سے طبیعت بہت بیمار ہوگئی۔ تب میں نے سمندر کو مخاطب کر کے کہا کہ اے سمندر تو جانتا ہے کہ کون اس جہاز میں سوار ہے۔ ایک مسیح کا حواری صرف (دعوت دین حق) کے واسطے سفر کر رہا ہے تجھے شرم نہیں آتی کہ تو مجھے بے آرام کرتا اور تکلیف دیتا ہے ٹھہر جا۔ تاکہ جہاز میں حرکت نہ ہو۔ فوراً سمندر ساکن ہوگیا اور جہاز ایسے سکون سے چلتا تھا گویا ہم خشکی پر ہیں۔

دعا سے دوائی معلوم ہوگئی

ایک دفعہ میں بیمار ہوا۔ روز بخار آجاتا۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کئی ایک دوائیں تجویز کر چکے مگر بخار نہ اترنے میں آیا۔ رات کو میں دعا کرتے سوگیا۔ یہ الفاظ زبان پر آئے ''ایسائی ٹوڈا''۔ میں اس وقت نہ جانتا تھا کہ اس کے کیا معنے ہیں۔ صبح حضرت حکیم صاحب سے عرض کیا۔ فرمایا یہ ہینگ کا انگریزی نام ہے۔ یہ دوائی آپ کے بخار کے لئے بہت مفید ہوگی۔ کیونکہ یہ میعادی بخار ہے۔ افسوس ہے کہ مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ چنانچہ ہینگ کا ایک نسخہ تیار کیا گیا۔ جس سے اسی دن بخار اتر گیا۔

(تحدیث بالنعمۃ ص6)

تمہاری دعا سنی گئی

ایک دفعہ امریکہ کے مشہور شہر شکاگو کی ایک سڑک سے گزر رہا تھا۔ ایک چھوٹا بچہ آیا اور کہا کہ آپ کو میری ماں بلاتی ہے۔ میں بچے کے ساتھ ان کے گھر پہنچا۔ جہاں ایک بوڑھی عورت نے استقبال کیا۔ خاطر و مدارات کے بعد اس نے کہا کہ میں ابھی چھوٹی عمر میں تھی کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تحقیقات کروں کہ دنیا میں سب سے زیادہ سچا مذہب کون سا ہے۔ سو اس خیال سے کئی ایک مذاہب میں داخل ہوئی اور دعا کرتی رہی۔ مگر کہیں سے میری تشفی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ میری شادی ہوئی۔ بچے ہوئے پوتے ہوئے۔ مگر میری اس دعا کی قبولیت مجھے نصیب نہ ہوئی۔ آج سے دو سال قبل ایک رات میں اسی آرام کرسی پر لیٹی ہوئی اس خیال میں رونے لگی کہ میں نے عمر بھر خداتعالیٰ سے دعا کی وہ بھی قبول نہ ہوئی اور میں غم میں روتے روتے سوگئی۔ تب خواب میں ایک فرشتہ دیکھا۔ اس نے کہا بیگم غم نہ کرو۔ تمہاری دعا سنی گئی۔ ادھر دیکھو وہ کون جا رہا ہے۔ جب میں نے کھڑکی سے اس طرف نگاہ کی تو مجھے ایک مشرقی شخص دکھائی دیا۔ پھر اس فرشتے نے کہا یہ شخص یہاں یعنی امریکہ میں آرہا ہے۔ جو مذہب وہ لائے گا وہ سچا ہے۔ تم اس کو قبول کرو۔

میں اس خواب کے بعد کئی دن تک اس کھڑکی سے ہر آنے والے کو دیکھتی رہی۔ آخر مجبور ہو کر ناامیدی کو پاس بلا لیا۔ آج اتفاق سے میں پھر کسی بغیر ارادے کے یہاں بیٹھی تھی اور آپ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ میری آنکھوں میں وہ خواب بھر گیا۔ میں پہچان گئی کہ جو شخص خواب میں دکھایا گیا وہ آپ ہیں۔ پھر اس نے (دین حق) قبول کیا۔

(لطائف صادق ص136)

زور دعا دیکھو تو

سر کو اس یار کے چرنوں میں جھکاؤ تو سہی
دل کو اس عشق میں دیوانہ بناؤ تو سہی
خلعت عجز سے تم خود کو سجاؤ تو سہی
اپنے ماتھے سے ذرا کبر ہٹاؤ تو سہی
دل ناچیز پہ پھر فضل خدا دیکھو تو
اے مرے فلسفیو، زور دعا دیکھو تو

لوگ غفلت سے یہ زنجیر ہلا دیتے ہیں
چلتے چلتے یونہی جلدی میں صدا دیتے ہیں
رسم کے طور پہ ہاتھوں کو اٹھا دیتے ہیں
اپنے معبود کو پھر طعن جفا دیتے ہیں
وسوسے چھوڑ دو تم زندہ خدا دیکھو تو
اے مرے فلسفیو، زور دعا دیکھو تو

عبد و معبود میں اک جذب و کشش ہے پیارو
عشق کی دونوں طرف سوز و تپش ہے پیارو
دل عاشق میں عجب درد و خلش ہے پیارو
مر کے بھی یار کو پانے کی روش ہے پیارو
موت کے زہر میں ہے آب بقا دیکھو تو
اے مرے فلسفیو، زور دعا دیکھو تو

زندہ کر سکتی ہے مردوں کو دعا کی طاقت
ایسا کشتہ ہے کہ جس میں ہے بلا کی طاقت
آؤ دیکھو تو ذرا صدق و صفا کی طاقت
میرے مہدی کو ملی آہ رسا کی طاقت
اس کا تو لمس بھی ہے دست شفا دیکھو تو
اے مرے فلسفیو، زور دعا دیکھو تو

ارشاد عرشی ملک

الٰہی مشکلیں آسان کر دے دست قدرت سے
الٰہی فضل کے سامان کر دے اپنی رحمت سے

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ
عالمگیر کو دن دگنی اور رات چوگنی
ترقیات سے نوازے۔ آمین

اراکین وممبران مجلس عاملہ
شہر و ضلع اسلام آباد

ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی
صحت وتندرستی اور فعال زندگی کیلئے دعا گو ہیں

گزرے ہوئے سو سال کی تاریخ گواہ ہے
سائے کی طرح سایہ فگن ہم پہ خدا ہے

منجانب: شفقت احمد، سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع رحیم یار خان
امۃ اللطیف اہلیہ شفقت احمد، طارق شفیق، امۃ النصیر،
ماریہ شفقت، مدیحہ شفقت
نعمان احمد شفقت مربی سلسلہ

رجسٹرڈ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
شعبہ دواسازی بالکل الگ۔۔۔
200 سے زائد شفاء بخش ادویات کی تیاری
047-6211538

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں۔
رؤف پنسار سٹور
تحصیل روڈ
غلہ منڈی گوجرخان
فون آفس: 051-3512074,051-3512068

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ
جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

TOTAL
شاہین فلنگ اسٹیشن
بالمقابل ٹریٹ کارپوریشن، پیکو روڈ کوٹ لکھپت لاہور
فون: 042-35884018-35884019
پٹرول اور ڈیزل کی پوری مقدار اور اعلیٰ کوالٹی کے ضامن

ہر قسم کے جائن اور گیس کٹ تھوک و پرچون ریٹس پر دستیاب ہیں
پرنس جین ہاؤس
جنرل بس سٹینڈ۔ اوکاڑہ
طالب دعا: شیخ انوار احمد
044-2524648
0300-6951062
0312-6951062

اے قادر و توانا آفات سے بچانا ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو جانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
میری دعائیں ساری کریو قبول باری میں جاؤں تیرے واری کر تو مدد ہماری
ہم تیرے در پر آئے لے کر امید بھاری یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

حضرت مصلح موعود نے الفضل کا اجراء کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا تھا۔

’’اے میرے مولیٰ اس مشت خاک نے ایک کام شروع کیا ہے اس میں برکت دے اور اسے کامیاب کر۔ میں اندھیروں میں ہوں تُو آپ ہی راستہ دکھا۔ لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ ’’الفضل‘‘ سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اسے مفید بنا۔ آمین‘‘ (روزنامہ الفضل 18 جون 1913ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مصلح موعود کی توقعات پر پورا اُترتے ہوئے الفضل سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ممبرانِ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ بوساطت محترم امیر ضلع وشہر

TURBO
The Family Shop
For The Complete Home
Lifebuoy
GARNIER
FRUCTIS
FORTIFYING SHAMPOO
Long & Strong
Molding Plastic into Miracles
Thermoplas (Pvt) Ltd
E-12/A, Site, Karachi. Call: +92- 21-32574766-68
info@thermoplas.com www.thermoplas.com

سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا
کہ اے میرے کرتار مشکل کشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں
مگر بندہ درگہ پاک ہوں

ہم دل کی انتہاہ گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے امام کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

دعا کے ساتھ امیر ضلع سانگھڑ اور جملہ اراکین عاملہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خلیفہ وقت کے وجود میں ساری جماعت کو ایک ایسا دردمند اور دعا گو وجود نصیب ہوا ہے۔ جو کہ ہر دکھ اور درد میں ہمارے ساتھ ہے اور ہر خوشی میں ہمارے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

ہم پیارے امام کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

جل رہا ہے ایک عالم دھوپ میں بے سائباں
شکر مولیٰ کہ ہمیں یہ سایہ رحمت ملا

منجانب:۔ امیر ضلع امراء حلقہ جات وصدرانِ جماعت ہائے احمدیہ ضلع واراکینِ عاملہ ضلع واراکین جماعت ہائے احمدیہ ضلع ننکانہ صاحب

طالب دعا: چوہدری لئیق احمد، چوہدری مسعود احمد

Trust not be compromised

ورلڈ فیبرکس

موسم رواں کے لیڈیز جینٹس کپڑوں کی ورائٹی کے ساتھ ساتھ بوتیک کی بے شمار نئی ورائٹی

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز نیز لہنگے کرایہ پر بھی دستیاب ہیں

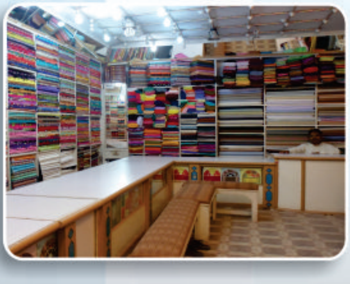

کسی بھی شہر کے ساتھ اگر ہمارے ریٹ زیادہ ہوں تو خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے۔

ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ
0333-6550796
047-6213155

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ پیداواری صلاحیت کے حامل
ہائی برڈ سنگل کراس 92-71,72,36
مکئی بیج کاشتکار بھائیوں کی خدمت میں پیش ہے۔

الحمد

سیڈ کارپوریشن

زرعی ادویات وبیج گندم، چاول، کپاس، مکئی اور چارہ جات
اعلیٰ کوالٹی میں دستیاب ہیں

ہیڈ آفس:۔ 75 انڈسٹریل اسٹیٹ فیز II ملتان
چوہدری نصیر احمد 0300-6902801
چوہدری محمد احمد 0300-6917801

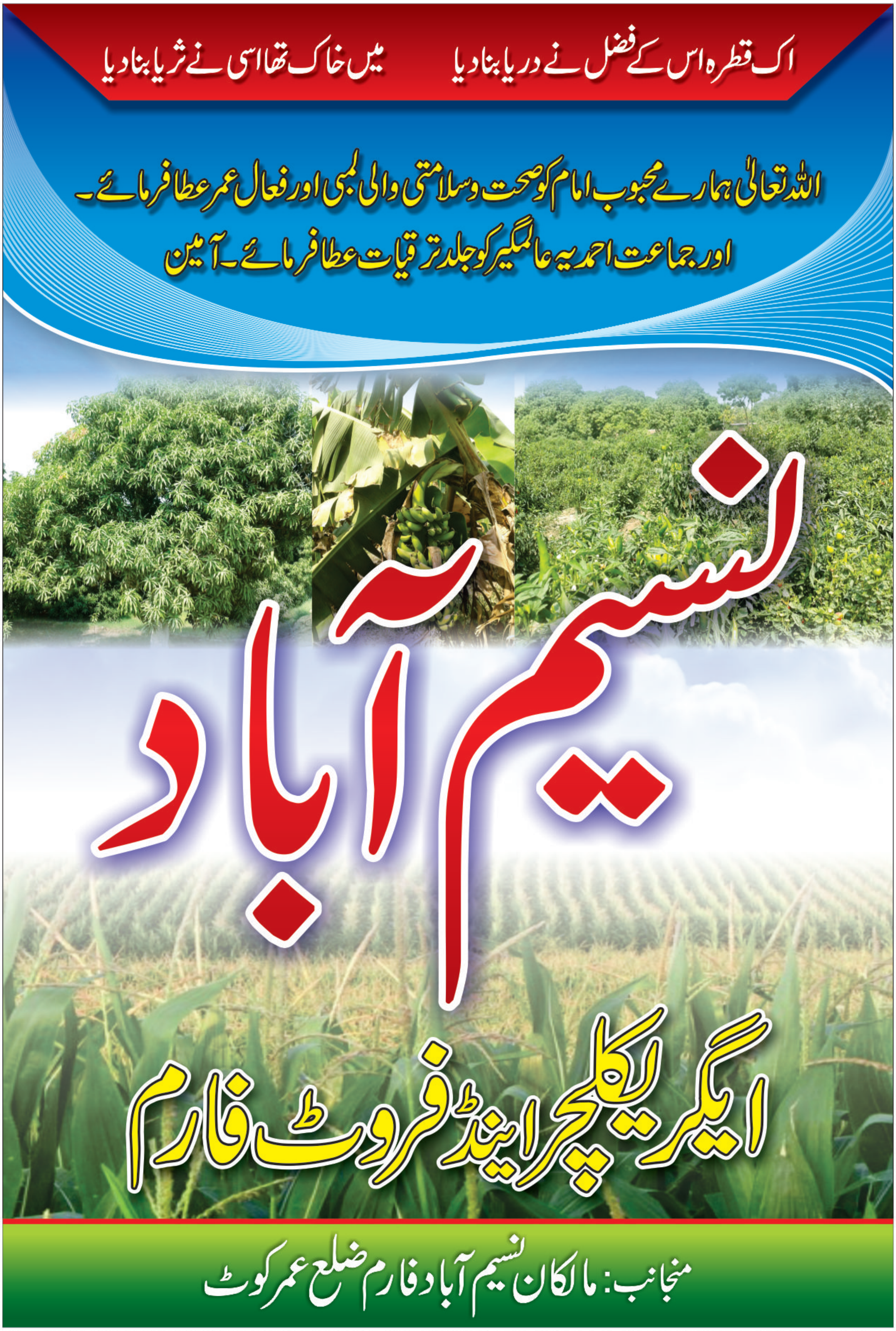
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا
اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال عمر عطا فرمائے۔
اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو جلد ترقیات عطا فرمائے۔ آمین
نسیم آباد
ایگریکلچر اینڈ فروٹ فارم
منجانب: مالکان نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ

احباب جماعت کے قبولیت دعا کے دلفریب واقعات

ابوالمصور

رکاوٹیں ختم ہوگئیں

مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب تحریر کرتے ہیں:

جرمنی میں 100 بیوت کی تعمیر کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع دیا۔ سات سال تک خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے مختلف شہروں میں تعمیراتی کاموں کی ذمہ داری خاکسار نے نبھائی۔ فرینکفرٹ میں ناصر باغ کی بیت الذکر کی تعمیر میں کافی مشکلات پیش آرہی تھیں۔ خاکسار نے بے حد دعا کی اور ایک رات خواب بھی دیکھا خاکسار نے یہ خواب حضور کو تحریر کی اور حضور نے جواباً ارشاد فرمایا کہ بابرکت خواب ہے۔ خدا تعالیٰ خود تمام رکاوٹیں دور فرما دے گا اور اس کے ساتھ حضور نے یہ شعر بھی تحریر کیا کہ

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اور پھر واقعی خدا کے فضل اور خلیفہء وقت کی دعاؤں کی برکت سے وہی انجینئر جو پہلے مشکلات پیدا کر رہا تھا اُسی نے تعاون کا یقین دلایا اور ہماری درخواست پر غور کرتے ہوئے۔ بیت الذکر کے گنبد اور محراب کی اجازت دلوائی اور اس طرح سے بیت الذکر کا کام محض دعاؤں کی برکت سے تکمیل کو پہنچا۔

(روزنامہ الفضل 22 جنوری 2014ء)

داخلہ ہوجائے گا

مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب لکھتے ہیں:

راقم الحروف کو ملازمت کے ابتدائی چند سال مکرم ومحترم ماسٹر مولا بخش صاحب کی رفاقت میں تدریس کا کام کرنے کا موقعہ ملا یہ 1960ء کی دھائی کا زمانہ تھا مکرم ماسٹر صاحب کے چھوٹے صاحبزادے مکرم محمود احمد صاحب نے ویٹرنری کالج لاہور میں داخلے کے لئے درخواست دی جو عرصہ تین ماہ میں امید وبیم کے کئی مراحل سے گزر کر مکرم محمود صاحب کے داخلہ پر منتج ہوئی جس دن مکرم محمود صاحب محمد آباد سندھ سے لاہور داخلے کے لئے روانہ ہو گئے اس سے اگلے روز خاکسار نے اس موضوع پر مکرم ماسٹر مولا بخش صاحب سے گفتگو کی تو انہوں نے بتایا کہ اس بچے کا داخلہ اعجازی رنگ میں ہورہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ محمود کی درخواست کے بعد میں نے حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھی۔ جواب آیا کہ ”داخلہ انشاءاللہ ہوجائے گا“۔

میں مطمئن ہو گیا اور اپنی بساط کے مطابق خود بھی دعا کرنے لگا عرصہ دو ماہ بعد لڑکے کو انٹرویو کے لئے کال آئی انٹرویو دے کر آیا تو کہنے لگا انٹرویو تو اچھا ہو گیا لیکن داخلہ بہت مشکل ہے کیونکہ وہاں بڑی بڑی سفارشیں گئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ ہفتہ عشرہ کے بعد کالج کی طرف سے جواب آگیا کہ تم سلیکٹ نہیں ہو سکے میں نے پھر حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں درخواست لکھی اور بتایا کہ کالج کی طرف سے انکار کا لیٹر آ گیا ہے۔ حضرت مولانا نے جواباً تحریر فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ مخالفوں سے کام کروائے گا اور اس بچے کا داخلہ ہوگا“۔ اللہ اللہ یہ یقین یہ توکل اور ایمان باللہ کا یہ بلند مقام خدائی تقدیر کا فیصلہ اور صاحب ایمان کی دعا کا اعجاز دیکھئے تقریباً ایک ماہ کے بعد مکرم محمود احمد صاحب کو کالج کی طرف سے خط ملا جس میں لکھا تھا کہ سندھ سے فلاں نام کا امیدوار جو سلیکٹ ہوا تھا وہ داخلہ نہیں لے رہا۔ اس لئے وہ سیٹ تمہیں دی جاتی ہے لہٰذا فلاں تاریخ تک آکر داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ محمود صاحب داخل ہوگئے اور عرصہ مقررہ میں ویٹرنری ڈاکٹر بن کر نکلے ایسے واقعات کی روشنی میں ایک احمدی یہ کہنے میں حق بجانب ہے۔ ؏

دعائے مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

(روزنامہ الفضل 10 جنوری 2007ء)

بارش تھم گئی

مکرمہ گوہر سلطانہ صاحبہ اپنے خاوند مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب امیر ضلع راولپنڈی کا ایک قبولیت دعا کا واقعہ تحریر کرتے ہوئے لکھتی ہیں:۔

دعاؤں پر بہت یقین تھا۔ ایک دفعہ ایوان توحید میں کسی تقریب کا انعقاد تھا۔ بارشوں کے دن تھے اور اس رات تیز بارش تھی۔ آپ پنڈی سے باہر کی جماعتوں کے افراد کی شمولیت اور بارش کی وجہ سے ان کو درپیش آنے والی تکلیف کے احساس سے بہت پریشان تھے اور ساری رات بارش کے رکنے کی دعا کرتے رہے۔ صبح مطلع صاف تھا اور دھوپ نکل آئی اور اجتماع میں آسانی پیدا ہوئی اور بھرپور حاضری تھی۔ (روزنامہ الفضل 22 جنوری 2014ء)

سلامتی کی مقبول دعائیں

مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب اگست 1942ء میں فوج میں بھرتی ہوئے۔ جلسہ سالانہ کے لئے رخصت مانگی۔ تین چار دن کی رخصت تو نہ ملی البتہ 24 گھنٹے کی چھٹی مل گئی جس کو غنیمت سمجھتے ہوئے لاہور سے قادیان روانہ ہوگئے۔ سیدھے حضرت مصلح موعود کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے پاس پہنچے اور ملاقات کے لئے عاجزانہ درخواست کی۔ مگر انہوں نے کہا کہ انفرادی ملاقات نہیں ہوسکتی۔ دفتر سے الگ ایک کونے میں تقریباً نصف گھنٹے تک دعا کرتے رہے کہ اے خدایا! میں فوج میں ہوں جنگ زوروں پر ہے نہ جانے کب مجھے محاذ پر جانا پڑے۔ خدایا ایک بار حضور سے ملاقات کروا دے۔ دعا کے بعد پھر قسمت آزمائی کی۔ جواب ملا انفرادی ملاقات نہیں ہوسکتی اس پر ابوجان خاموش ہوگئے اتنے میں اوپر سے حضور کا فون آ گیا کہ اگر کوئی ملاقاتی ہے تو اسے اوپر میرے پاس بھیج دو۔ سیکرٹری صاحب کہنے لگے آپ کی قسمت بہت تیز ہے۔ حضور نے اوپر بلوایا ہے۔ ابوجان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، کہتے ہیں کہ میں فوجی وردی میں ملبوس تھا دوزانو ہوکر حضور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اتنا رویا کہ میرے آنسوؤں سے حضور کے ہاتھ مبارک بھی گیلے ہوگئے۔ بصد مشکل یہ کہہ سکا کہ حضور میری سلامتی کے لئے دعا کریں۔ چار پانچ منٹ تک روتا رہا نہ حضور نے اپنا ہاتھ الگ کیا اور نہ ہی میں نے چھوڑا۔ آخر جب خود ہی مجھے احساس ہوا کہ حضور کے دست مبارک میرے آنسوؤں سے بھیگ گئے ہیں ایسا نہ ہو کہ حضور خود ہی ہاتھ کھینچ لیں، میں نے اپنے ہاتھ الگ کرلئے۔ اباجان کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضور نے نہ جانے اس وقت میری سلامتی کے لئے کیا کیا دعائیں کی ہوں گی جن کا اثر میری پوری زندگی پر حاوی ہے۔ جس کا تفصیلی ذکر انہوں نے اپنی کتاب کاروان حیات میں کیا ہے۔ خلیفہ وقت کی دعاؤں کا دائرہ انسانی تخیل سے کہیں دور تک پھیلا دکھائی دیتا ہے۔ والد صاحب کا بدستور خلیفہ وقت کے ساتھ دعاؤں کا رابطہ رہا اور تمام عمر جماعتی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک جدید کے 5 ہزار مجاہدین میں بھی شامل تھے۔ زندگی کے بہت سے سفروں میں والد صاحب کے ساتھ خدائی تائید و نصرت شامل حال رہی۔

(روزنامہ الفضل 14 مارچ 2013ء)

قبولیت احمدیت کی توفیق

1905ء میں چک نمبر 98 شمالی کے زمیندار حضرت چوہدری غلام حسین صاحب بھٹی ولد مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب بھٹی ظہور امام مہدی و مسیح الزمان کا علم پاکر قادیان دارالامان گئے اور حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے نور احمدیت سے منور ہوئے۔ آپ نے اپنے وطن واپس آکر اس نور اور ایمان کو تقسیم کرنا شروع کیا۔ حضرت چوہدری صاحب موصوف پانچ وقت کے نمازی اور تلاوت و روزہ کے پابند تھے۔ چوہدری اللہ رکھا صاحب نمبردار کے دوست اور پڑوسی بھی تھے۔ آپ کا قبول احمدیت نمبردار صاحب کو نہ صرف شاق گزرا بلکہ آپ نے مخالفت بھی شروع کر دی یہ مخالفت یہاں تک بڑھی کہ نمبردار صاحب نے حضرت چوہدری غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو چک کی مسجد میں نماز پڑھنے سے منع کردیا۔ بول چال بھی بند کر دی اور کوشش کرنے لگے کہ یہ احمدیت سے منحرف ہو جائیں۔ ادھر حضرت چوہدری غلام حسین صاحب نے الگ نماز پڑھنی شروع کردی اور دعائیں شروع کردیں کہ الٰہی اگر تیرا مسیح سچا ہے اور تو نے اپنے حکم اور ارادہ سے بھیجا ہے تو پھر میرے دوست چوہدری اللہ رکھا صاحب کو نور ایمان اور سرور قلب عطا فرما۔

ایک دن دعا کر کے حضرت چوہدری غلام حسین بھٹی صاحب نمبردار صاحب کو کہنے لگے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دیا ہے عقل بھی عطا کی ہے یہ کس کام کی؟ میں اپنے ساتھ حضرت امام مہدی کی چند کتابیں لایا ہوں یہ میں آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہوں ان کا مطالعہ کرلیں اگر اس میں خلاف دین حق تعلیم پائیں تو مجھے دکھائیں اور دعا بھی کریں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں خدا تعالیٰ کی ذات اقدس کسی کو نہ تو دھوکہ دیتی ہے اور نہ ہی محنت ضائع کرتی ہے اور نہ ہی گمراہی کی طرف لے جاتی ہے بھلا بول چال بند کرنا۔ نمازیں پڑھنے سے منع کرنا مسجد سے دھکے دینا اور بغیر تحقیق مخالفت کرنا بھی کوئی اچھا طریق ہے؟

حضرت چوہدری صاحب موصوف کا انداز گفتگو بھی دلکش اور تحفہ بھی محبت اور نور سے لبریز تھا آپ بولے بغیر کتب حضرت مسیح موعود لے گئے اور پہلی کتاب کے چند اوراق پڑھتے ہی دل و جان سے قربان ہوگئے۔

بس یہ چند اوراق پڑھ کر ہی دل سے والا وشیدا ہوگئے اور پہلی ملاقات میں ہی حضرت چوہدری غلام حسین صاحب کو کہہ دیا کہ میری بیعت بھی کرادیں اور پھر خود ہی لگ بھگ فروری 1908ء میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

(روزنامہ الفضل 5 جنوری 2015ء)

مالی حالات میں بہتری

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب لکھتے ہیں:

1966ء میں محترم محمد بخش کھوسو بلوچ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے آئے تو اپنے بیٹے مکرم غلام نبی صاحب کو کہنے لگے کہ مالی حالت کمزور ہے۔ کسی سے بھیک بھی نہیں مانگنی آپ مجھے ایک دعائیہ خط لکھ دو۔ جب میری حضور انور سے ملاقات ہوگی تو دعا کے لئے پیش کردوں گا تو آپ کی دعا سے حالات اچھے ہو جائیں گے اور خط میں حضور انور سے مشورہ بھی مانگا کہ اب میں کیا کروں۔

چنانچہ آپ کی ملاقات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ہوئی تو حضور انور نے فرمایا کہ سندھ زمینوں پر چلے جائیں۔ اس طرح آپ نے اپنے پیارے امام کی اطاعت کرتے ہوئے سندھ ہجرت کی اور آپ جماعت احمدیہ لطیف نگر ضلع تھرپارکر

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے حضور کی صحت وسلامتی اور فعال درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

امیر ضلع واراکین عاملہ ضلع وصدران جماعت احمدیہ ضلع واراکین جماعت ہائے احمدیہ ضلع لیہ

ناظم ضلع واراکین عاملہ ضلع وزعماء مجالس ضلع و اراکین مجلس انصاراللہ ضلع لیہ

صدر واراکین عاملہ شہر واراکین جماعت احمدیہ شہر لیہ

ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی صحت وتندرستی اور فعال زندگی کیلئے دعا گو ہیں

منجانب:

سہیل احمد جٹ قائد ضلع واراکین عاملہ ضلع و قائدین مجالس ضلع رحیم یار خان

حامد احمد

حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)

تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔

یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ

رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

چیتا، نائیک، ڈان کارلوس، ڈیزل کولیکشن، ڈان سٹائل، کالزہ، لیزا، سکوز اور ٹاز برانڈز کے علاوہ سکول شوز کی ورائٹی ہر وقت دستیاب ہے۔ کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

سروس شوز پوائنٹ

وڑائچ مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

f servisshoespoint RABWAH

طالب دعا: عامر نعیم طاہر: 0301-7970654-047-6212762

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر

یادگار روڈ۔ ربوہ

دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedax اور DHL مناسب ریٹس

نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419 . 047-6213567,6213767

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور

ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں

لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ

پروپرائیٹر: بشارت احمد

فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار

ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ

ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینیئن اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے

فون: 0334-6360782,0334-6365114

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونینزا، موڈ او ر دیگر برانڈز کی ورائٹی

لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراوزر شرٹ

www.lasanigarments.com
facebook:lasanigarments

لاثانی گارمنٹس

فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ

047-6215508,0333-9795470

رابطہ: مظفر محمود

Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142

محمود موٹرز

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

عمار سعید: 0300-4178228
555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

(حال ضلع عمرکوٹ) کے ایک مقام گوٹھ شیر پور میں رہائش اختیار کی۔ یہاں آکر آپ نے خوب محنت کی اور آپ کے مالی حالات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے ہوگئے۔

(روزنامہ الفضل 21 فروری 2015ء)

حقہ چھوڑنے اور قرآن ناظرہ پڑھنے کی توفیق

چوہدری مقصود احمد ورک صاحب لکھتے ہیں:

مجھے بچپن میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے گاؤں کے مولوی صاحب کے گھر بھجوایا گیا لیکن جلد ہی بوجوہ یہ سلسلہ ترک ہوگیا اور میں قرآن کریم سے محروم ہوگیا۔ لیکن قبول احمدیت کے بعد مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زبان مبارک سے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت اور ثواب کا سن کر قرآن کریم پڑھنے کی شدید تحریک پیدا ہوئی لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی ایک دن میرا دل جوش سے بھر گیا اور میں گاؤں کی آبادی سے باہر نکل کر تازہ پانی کی ایک گزرگاہ پر آیا، وضو کیا، موسم اور گرد و پیش سے بے نیاز ہوکر گھاس پر سربسجود ہوگیا۔ اپنے قادر خدا سے التجائیں کرنے لگا۔ پھر اچانک خیال آیا کہ اتنی بڑی چیز مانگ رہا ہوں خود بھی تو کچھ پیش کروں۔ مجھے گاؤں کے ماحول کی وجہ سے حقہ نوشی کی نہایت ہی پختہ عادت ہو چکی تھی۔ حقہ تو کجا ہمارے ماحول میں افیون بھی عام تھی، مرد و زن بلا روک ٹوک استعمال کرتے تھے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ اے مالک تم مجھے قرآن کریم نصیب کردو میں حقہ چھوڑ دیتا ہوں۔ یقیناً وہ قبولیت کی ہی گھڑی تھی اور عزم صمیم دینے والے قادر خدا نے عرش پر مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے فرشتوں کو قبولیت کا اذن دے دیا۔

پھر وہ جوانی کے اس سجدہ سے لے کر آخری سانس تک کسی ایک معمولی سے نشہ کے قریب بھی نہ گئے اور قرآن کریم کی تلاوت بھی ایسی نصیب ہوئی کہ آخری بیماری تک ہمسائے بھی ان کی تلاوت قرآن کریم کا لطف اٹھایا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 11 مارچ 2015ء)

میرا اللہ پانی دے گا

مکرم راجہ مسعود احمد صاحب اپنے والد محترم راجہ محمد نواز صاحب آف ڈلوال کے قبولیت دعا کا ایک واقعہ لکھتے ہیں:

میں تعلیم الاسلام کالج میں زیر تعلیم تھا۔ گرمیوں کی چھٹیوں میں (جون۔ جولائی) کچھ دن گزارنے والد صاحب کے پاس چکوال گیا۔ اُس وقت آپ چکوال سے دُور ریگستانی علاقے میں ایک زیر تعمیر سڑک کی پلیاں تعمیر کر رہے تھے۔ آپ کا معمول تھا جہاں تعمیر کا کام ہوتا وہیں اپنا ڈیرہ (رہائش) رکھتے۔ چاندنی رات تھی، آپ اپنی لیبر کے ساتھ مجلس لگائے ہوئے تھے، اس دوران ایک کاریگر نے توجہ دلائی کہ صبح چنائی کے لئے پانی ختم ہو چکا ہے۔ ابھی ٹرک ڈرائیور کو کہہ دیں کہ صبح نماز کے وقت چشمے سے پانی بھر لائے۔ آپ نے جواباً فرمایا آپ کو علم ہے جب بھی پانی ختم ہو جاتا ہے۔ میرا اللہ بارش کر دیتا ہے۔ اب بھی میرا اللہ پانی دے گا۔ جواب میں پھر اسی کاریگر نے کہا کہ ''کیا اللہ نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ ہر دفعہ ضرور بارش ہوگی''۔ آپ نے جواباً فرمایا ''ہاں اللہ نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔'' اسی نے پھر کہا راجہ صاحب چاندنی رات ہے آسمان صاف ہے بادل کے کوئی آثار نہیں، ڈرائیور کو صبح پانی کے لئے کہہ دیں۔ آپ کا جواب وہی تھا۔ اللہ کی شان دیکھیں صبح فجر کی اذان سے قبل اچانک ایک بادل آیا اور بہت زور سے برسا اور ہر طرف جل تھل ایک ہو گیا اور اللہ نے پلیوں کی چنائی کے لئے پانی مہیا کر دیا۔

(الفضل 10/اپریل 2014ء)

منصفانہ فیصلہ

مکرم زبیر خلیل خان صاحب کروشیا محترم ڈاکٹر مولوی عبدالوہاب آدم صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

غانا میں ایسے اہم قومی معاملات جو بے چینی یا بے اطمینانی کا باعث بن سکتے ہوں ان کے تصفیہ کیلئے ایک امن کونسل قائم ہے۔ چند سال قبل ملک میں انتخابات ہوئے۔ انتہائی کم مارجن سے جیتنے والی پارٹی پر اپوزیشن نے دھاندلی کا الزام لگایا۔ سارا ملک بے چینی کا شکار ہونے لگا۔ ملکی دستور کی رو سے معاملہ قومی امن کونسل کے سپرد کر دیا گیا۔ تفصیلی جائزہ کے بعد جب کونسل میں رائے شماری کرائی گئی تو کونسل کے نصف اراکین نے بہت کم مارجن سے جیتنے والی حکومتی پارٹی کو ووٹ دیا اور باقی نصف نے اپوزیشن پارٹی کی تائید کر دی۔ عبدالوہاب آدم صاحب امن کونسل کے اس اجلاس کی صدارت کر رہے تھے اور ان کے کاسٹنگ ووٹ نے حتمی فیصلہ کرنا تھا۔ اپنے خیالات یا سیاسی سمجھ بوجھ کی بنا پر ان کا رجحان بھی دھاندلی کا الزام لگانے والی اپوزیشن پارٹی کی طرف تھا۔ تاہم انہوں نے اپنا ووٹ کاسٹ کرنے سے قبل کچھ وقت مانگا۔ سارے معاملہ کا ازسرنو خود گہرائی میں جا کر دوبارہ مطالعہ کیا۔ انشراح صدر کے حصول کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا مانگی۔ دوبارہ اجلاس شروع ہوا اور انہوں نے اپنے تازہ جائزہ، ضمیر کی آواز اور دعا کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے انشراح صدر کی بدولت اپنا ووٹ اپنے سیاسی خیالات کے لحاظ سے مخالف یعنی بہت ہی کم مارجن سے جیتنے والی پارٹی کے حق میں کاسٹ کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے اس منصفانہ فیصلہ میں بہت برکت ڈال دی۔ پورے ملک میں بے چینی کی لہر ختم ہوگئی اور حکومت کو کام جاری رکھنے کے لئے درکار مینڈیٹ مل گیا۔

(الفضل 4 دسمبر 2014ء)

14 سال بعد بیٹی ہوئی

مکرم نوید احمد منگلا صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم اور ایک غیر از جماعت میں بحث جاری تھی۔ والد صاحب نے ان کے سامنے صداقت حضرت مسیح موعود کی بہت ساری دلیلیں رکھیں یہ بحث جاری تھی کہ یکدم فضل الٰہی نام کے اس شخص نے تعلّی کی اور کہا اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو تم جو تیرہ سال سے اولاد کی نعمت سے محروم ہو، صاحب اولاد ہو جاتے یہ سن کر والد صاحب کہتے ہیں کہ میں وہاں سے چلا آیا اور گھر کی بجائے سیدھا بیت الذکر چلا گیا اور وہاں خدا کے حضور گڑگڑایا اور دعا کی۔ کہتے ہیں اس وقت جو لذت اور سرور مجھے نصیب ہوا پھر عمر بھر وہ لذت اور سرور ڈھونڈتا رہا اسی دعا کے نتیجے میں چودہ سال بعد ان کے ہاں اولاد ہوئی اور پہلی بیٹی سے اللہ تعالیٰ نے نوازا پھر دوسری بیٹی عطا ہوئیں۔

(الفضل 9 مئی 2015ء)

والدہ ٹھیک ہوگئی

مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب مربی سلسلہ قبولیت دعا کا اپنا بچپن کا ایک واقعہ سناتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ کی عمر دس بارہ سال تھی آپ کی والدہ شدید بیمار ہوگئیں اور بچنے کی امید نہیں رہی تو آپ کہتے ہیں اس تصور سے کہ والدہ فوت ہو جائیں گی میرا دل بیٹھ گیا۔ میں نے دعا کی کہ اے میرے خدا! کیا اسی عمر میں مجھے ماں کے سائے سے محروم کر دے گا۔ کہتے ہیں ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ والد صاحب گھر سے نکل کر میری طرف آتے دکھائی دیئے اور آتے ہی کہا کہ فضل الٰہی! تیری والدہ ٹھیک ہوگئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 9/اکتوبر 2015ء)

ہارا ہوا میچ جیت گئے

مکرمہ ف۔ طارق صاحبہ اپنی خالہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کی قبولیت دعا کا ایک واقعہ تحریر کرتی ہیں:

خاکسار کے والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب بھی ہم کرکٹ میچ کھیلنے جایا کرتے تھے تو آپ کو خاص طور پر دعا کے لئے کہہ کر جاتے تھے۔ ایک دن اسی طرح پر وہ میچ کھیلنے گئے اور خالہ جان کو دعا کے لئے کہہ گئے خاکسار کے والد صاحب کرکٹ کے بہت اچھے کھلاڑی تھے اور انہوں نے موضع سعد اللہ پور میں کرکٹ کی بہت اچھی ٹیم بنائی ہوئی تھی مگر خالہ کام کی مصروفیت کی وجہ سے بھول گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کو یاد آیا کہ مجھے دعا کے لئے کہہ کر گئے تھے۔ آپ اٹھیں اور نفل پڑھنا شروع کر دیئے۔ جب نفل پڑھ کر فارغ ہوئیں تو آپ نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جیت جائیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی مدد کے لئے چھوٹے چھوٹے بونے بھیج دیئے ہیں۔ ابا جان جب میچ سے واپس آئے تو سب نے پوچھا کیا بنا۔ تو آپ نے بتایا کہ آج ہم بڑی مشکل سے جیتے ہیں۔ ہم تقریباً ہار گئے تھے۔ سب نے سمجھ لیا کہ ہم ہار گئے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور آخری کھلاڑی بہت اچھا کھیلا جس کی وجہ سے ہم ہارا ہوا میچ جیت گئے ہیں۔ پھر خالہ جان نے ان کو بھی دعا کے متعلق بتایا۔

(الفضل 23/اپریل 2014ء)

ایک مشکل کشائی

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر ضلع کراچی تحریر کرتے ہیں:

ایک دفعہ میں اپنے بیٹے شیخ فرحت اللہ صاحب کے ہمراہ سندھ میں سفر پر گیا۔ دوران سفر ایک جگہ رکنا پڑا میری ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ ایسے موقعہ پر گاڑی سے اترتے وقت چابی گاڑی میں نہیں رہنے دیتا۔ ساتھ لے کر گاڑی سے باہر آتا ہوں۔ چونکہ فرحت اللہ ساتھ تھا۔ میں بلا چابی کار سے باہر آیا کہ فرحت اللہ کار میں بیٹھا ہوا ہے لیکن میرے اترنے کے بعد وہ بھی چند ثانیے بعد کار سے اترا اور دروازہ بند کر دیا جس سے کار لاک ہوگئی۔ اب چابی کار کے اندر تھی ویران جگہ تھی اور پریشانی کا عالم۔ خدا تعالیٰ سے مشکل کشائی کی دعا بھی جاری تھی اور کسی چیز کی تلاش میں جو کام آسکے ادھر ادھر گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک لوہے کی تار مل گئی۔ ویرانہ میں ایسی تار کا ملنا عجب بات تھی۔ اس کی مدد سے کار کے اندر سے چابی باہر نکالی اس طرح خداوند کریم نے جنگل میں ہماری روح کی بیقرار پکار کو سنا اور عقدہ کشائی فرمائی۔

(الفضل 19 دسمبر 2014ء)

عجیب و غریب سامان

مکرم سید سعید الحسن شاہ صاحب مربی سلسلہ اپنے والد مکرم سید حمید الحسن شاہ صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

ابا جی کی وصیت بڑی پرانی تھی آپ نے جائیداد کا ایک حصہ ادا کر دیا تھا جبکہ کچھ رہتا تھا۔ 2007ء میں آپ کو ہارٹ اٹیک ہوا اللہ نے فضل فرمایا علاج کے نتیجہ میں بہت بہتر ہو گئے لیکن اب فکر تھی کہ حصہ جائیداد مکمل ادا ہو جائے جو اب بھی کم و بیش سوا لاکھ کے قریب تھا اور بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنے لگے۔ خدا تعالیٰ نے غیب سے عجیب سامان پیدا کئے۔ واپڈا نے ایک سکیم کا اعلان کیا جس کے تحت پنشنرز جن کی عمر ایک خاص لیول تک ہو کو فائدہ ہو سکتا تھا۔ آپ بھی اسی زمرہ میں آتے تھے بہرحال درخواست جمع کروا دی ہیڈ کلرک نے درخواست لے تو لی لیکن کہا کہ شاہ صاحب یہ سب دکھاوا ہے گورنمنٹ نے کسی کو کچھ بھی نہیں دینا۔ کچھ مدت گزر گئی اور بات آئی گئی ہوگئی۔ ایک دن میرے بھائی جو واپڈا میں ملازم ہیں نے بتایا کہ لگتا ہے اکاؤنٹنٹ کو غلطی لگی ہے اور آپ کے اکاؤنٹ میں کافی بڑی رقم غلطی سے ٹرانسفر ہوگئی ہے۔ آپ اکاؤنٹنٹ کے پاس گئے اور رقم کے متعلق پوچھا اس نے کہا شاہ جی مبارک ہو کچھ عرصہ قبل کی سکیم کے تحت آپ کو یہ رقم ملی ہے۔ ابا جی نے یہ رقم لی اور سیالکوٹ سے سیدھے ربوہ دفتر

فضل خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو دن دگنی
اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے

ازطرف:

صدر و عاملہ لجنہ اماء اللہ
مجلس بیت العطاء راولپنڈی

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے حضور کی
صحت وسلامتی اور فعال درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

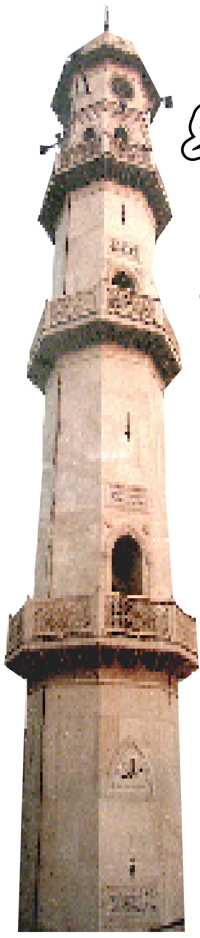

امیر ضلع وارا کین عاملہ ضلع و
مربیان ضلع و معلمین ضلع و
صدران جماعت ہائے
احمدیہ ضلع وارا کین
جماعت ہائے احمدیہ
ضلع مظفر گڑھ

گرلز سواتی سوٹ، حیدر آبادی سوٹ، لہنگا،
شرارہ، کُرتے، ٹائیٹس، فینسی فراک،
مردانہ شلوار قمیض
بونیزا، ورشہ، القیصر Small تا X Large
ویسٹ کوٹ Small تا XXXLarge
سپیشل آفر مردانہ شلوار قمیض سادہ =/1000، کڑھائی =/1200
رینبو فیشن
ریلوے روڈ ربوہ: 6214377

بسم اللہ فیبرکس
لیڈیز کاٹن پرنٹ، لیلن پرنٹ، کھدر پرنٹ، مرینہ پرنٹ، لان پرنٹ
نیز ہر قسم کی گرم فینسی ورائٹی دستیاب ہے
رینٹ پر کار دستیاب ہے
پروپرائٹر: ڈوگر برادران چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد الائیڈ بینک فون نمبر: 0300-7716468

داؤد آٹوز
GASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا • داؤد احمد، محمد عباس احمد
• محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

طیب احمد
(Regd.) First Flight COURIERS
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اَپ کی سہولت موجود ہے
DHL Service provider الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
0092-4235167717,35175887,0321-4738874

ہر قسم کے چاول کی اعلیٰ کوالٹی کا واحد مرکز
شاہین رائس ملز
غلہ منڈی کوٹلی باوا فقیر چند تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
طالب دعا
عبدالحمید بٹ ولد میاں محمد صادق صاحب 0301-6604208
شہباز احمد بٹ ولد میاں عطاء اللہ بٹ صاحب
ممتاز احمد بٹ ولد میاں عطاء اللہ بٹ صاحب 0300-6403332
عنصر حمید بٹ ولد عبدالحمید بٹ صاحب 0347-5777577
شاکر حمید بٹ ولد عبدالحمید بٹ صاحب Office:0526599332

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہم اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دعا گو ہیں۔
المشہود انٹر پرائزز
گلیانہ روڈ کھاریاں
ہول سیل ڈیلر غنی گھی، ذائقہ گھی، ہیرو واشنگ پاؤڈر، چاول، صابن
چوہدری مقصود احمد۔ چوہدری محفوظ احمد
0537601559
0334-4661398
0346-6613398

وصیت پہنچ گئے اور اپنا حصہ جائیداد ادا کر دیا گھر میں اس لئے نہ لائے کہ ہزاروں ضرورتیں ہوتی ہیں مبادا کہیں خرچ ہو جائیں۔

(الفضل 29 دسمبر 2014ء)

کامل شفایابی

مکرمہ ف۔ طارق صاحبہ اپنی خالہ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ کی قبولیت دعا کے بارے میں لکھتی ہیں:

خاکسار کے بڑے بھائی محترم خالد منصور صاحب کا ٹرین حادثہ ہوا۔ آپ 11 دن ہسپتال میں بے ہوش رہے۔ ابا جان نے حضور کو فیکس کی اور خالہ کو بھی دعا کے لئے کہا۔ اس وقت آپ موضع سعد اللہ پور میں تھیں اور اس وقت گھر میں اکیلی تھیں۔ آپ کو جب حادثہ کی اطلاع ملی مغرب کا وقت تھا۔ آپ بتایا کرتی تھیں کہ میں نے مغرب کی نماز پڑھی اور بہت دعا کی۔ اس کے بعد نفل پڑھنا شروع کر دیئے اور سجدہ سے سر نہیں اٹھایا جب تک کہ خدا تعالیٰ نے تین دفعہ خوشخبری نہیں دے دی۔ یہاں تک کہ بشریٰ میری گود میں آ کر بیٹھ گئی۔ اس کے بعد عشاء کی نماز شروع کر دی پھر بتایا کرتی تھیں کہ مجھے نہیں پتہ کہ کب نماز شروع کی اور کب ختم کی اور مسلسل خدا تعالیٰ سے دعا کرتی رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 11 دن کے بعد بھائی ہوش میں آ گئے۔ یہ سب خدا کے فضل اور پیارے آقا کی دعاؤں کے بعد ایسی ہی پیاری ہستیوں کی دعائیں تھیں کہ خدا تعالیٰ نے اتنا فضل کیا۔

(الفضل 23/ اپریل 2014ء)

منافع بخش ٹھیکہ

مکرم راجہ مسعود احمد صاحب اپنے والد محترم راجہ محمد نواز صاحب آف ڈلوال کے قبولیت دعا کا ایک واقعہ تحریر کرتے ہیں:

1974ء کی بات ہے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں بند (بہت چوڑی اور اونچی دیوار) بنانے کا ٹھیکہ لیا۔ لمبے عرصے سے کوئی ٹھیکیدار یہ ٹھیکہ نہیں لے رہا تھا کیونکہ سرکاری ریٹس پر کام کرنا ناممکن تھا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ تیس چالیس مِیل دُور سے پانی سیمنٹ ریت ٹرک پر کیرج کر کے پکی سڑک پر لانا تھا وہاں سے پھر گدھوں پر پہاڑ کے دامن میں جائے تعمیر پر میٹیریل لے کر جانا تھا۔ یہ اتنا مہنگا پڑتا تھا کہ گورنمنٹ کے شیڈیول کے ریٹس میں یہ کام کرنا ناممکن تھا۔ آپ بیکار بیٹھنا گناہ سمجھتے تھے۔ آپ کے پاس جو پہلے ٹھیکے تھے مکمل ہو گئے۔ مستقبل قریب میں کوئی ٹینڈر ہونے کا امکان نہ تھا۔ آپ نے ڈسٹرکٹ انجینئر صاحب اور چیف آفیسر صاحب ضلع کونسل جہلم کو یہ ٹھیکہ دینے کے لئے کہا۔ لیکن دونوں نے انکار کر دیا اور کہا آپ ہمارے بزرگ ہیں یہ بہت نقصان والا کام ہے۔ آپ کو یہ ٹھیکہ دے کر ہم آپ پر ظلم نہیں کر سکتے۔ آپ نے جواباً کہا میرا کام محنت کرنا ہے۔ بے کار بیٹھنا نہیں۔ میرا ایمان ہے اللہ رزق دیتا ہے اور کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ میں اپنا کام کروں گا۔ باقی اللہ جانے اور اس کا کام۔ لیکن افسران نہ مانے۔ اُس زمانے میں ڈپٹی کمشنر پراجیکٹ ڈائریکٹر ہوا کرتے تھے۔ آپ ڈپٹی کمشنر صاحب جو آپ کے دوست تھے سے ملے اور ساری بات بتائی۔ اور ٹھیکہ دینے کیلئے کہا لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی وہی جواب دیا اور کہا اس کام میں نقصان بہت زیادہ ہے آپ کو یہ کام دینا مناسب نہیں۔ جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے دیکھا کہ راجہ صاحب بضد ہیں اس نے ڈسٹرکٹ انجینئر صاحب کو ٹھیکہ دینے کے لئے کہا۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ اس ٹھیکے کا نقصان بعد میں کسی اور کام میں پورا کرنا۔ اس طرح آپ نے وہ کام لے لیا جس میں بظاہر بہت بڑا نقصان تھا۔ لیکن اللہ کی ربوبیت کا اپنا رنگ ہے۔ بظاہر نقصان والے کام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے غیر معمولی منافع پوشیدہ تھا۔ سوائے سیمنٹ کے باقی تمام میٹیریل ریت، پتھر وغیرہ جائے تعمیر پر مفت مل گیا۔ ریت جائے وقوعہ کے قریب ایک کھائی میں مل گئی جس کی کیرج گدھوں کے ذریعہ برائے نام قیمت پر ہوئی۔ پتھر ویسے مفت تھا۔ جب پانی کی ضرورت پڑتی بارش ہو جاتی۔ اس طرح آپ کو صرف لیبر اور سیمنٹ کی قیمت ادا کرنی پڑی۔ اس کام میں آپ کو اس قدر منافع ہوا کہ آپ نے اس منافع سے پہلی مرتبہ نئی کار خریدی۔

(الفضل 10/ اپریل 2014ء)

☆..................☆..................☆

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

حضرت مصلح موعود کی خواب میں زیارت

خاکسار نے جب 1934ء میں میٹرک کا امتحان دیا تو حساب کے جوابی پرچہ پر غلطی سے سیاہی گر گئی اور یہ واقعہ معین وقت کے آخری حصہ میں ہوا جبکہ اسے دوبارہ صاف طور پر لکھ کر پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ وہ پرچہ ویسے ہی بادل نخواستہ دے دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں بظاہر فیل ہونا یقینی امر تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ قادر مطلق کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا۔ اولاً حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی اور خود بھی دعائیں جاری رکھیں۔ چنانچہ ایک شب خواب میں سیدنا حضرت مصلح موعود کی زیارت ہو گئی۔ حضور صاف شفاف لباس میں جلوہ افروز نظر آئے۔ اس سراسر بابرکت وجود کی زیارت سے مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے پاس ہونے کی خوشخبری مرحمت فرما دی ہے۔ چنانچہ جب نتیجہ نکلا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ہائی سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی نصیب ہوئی۔ الحمد للہ

☆ حاجت روا کے سامنے ☆

میں سمو لایا ہوں بہر بزم یاران عزیز
روشنی کا اک سفر پیرایۂ تمثیل میں
تا فروزاں تر کریں قلب و نظر احباب کے
نور کی یہ چند بوندیں شعر کی تشکیل میں

برف میں لپٹی شب تاریک ہے جاؤں کہاں
جو رسائی میں مری تھے در مقفل ہو گئے
بے سروساماں تہی دست و تہی داماں ہوں میں
جن سے تھی میری شناسائی وہ کب کے سو گئے

کون لیکن اس مرے دکھ کا مداوا کر سکے
رات آخر رات ہے ایسے تو کٹ سکتی نہیں
ذہن سرگرداں ہے اس ایک نکتے پر یہاں
کیا کسی جا پر کوئی خیرات بٹ سکتی نہیں!

مجھ سے امیدوں کا دامن چھوٹنے والا ہی تھا
پھر خیال آیا کسی در پر تو دستک دیجئے
لحہ لحہ لڑکھڑایا میں مگر یہ سوچ کر
لیکن آخر کس کی چوکھٹ پر یہ کوشش کیجئے!

پھر اچانک میری مایوسی کے بادل چھٹ گئے
ایک فرماں میرے مہدی کا لگا دل تھامنے
"حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے"

رات کی تنہائی پھر محو نظارہ یوں ہوئی
میں تھا، سجدے میں، میرا سر تھا یا میری سسکیاں
آنسوؤں کی روشنی میں پھر مجھے ایسے لگا
دُور تک سارے گھروں کی جل اٹھی ہیں بتیاں

جب دل مضطر سے یہ نکلے بصد عجز و نیاز
عرش کے پائے تلک جا کر ہلاتی ہے دعا
کوئی بھی مشکل گھڑی ہو کوئی بھی ہو ابتلا
غیر ممکن کو بھی یہ ممکن بناتی ہے دعا

مبارک احمد عابدؔ

علم و عمل نصیب ہو عرفان ہو نصیب
ذوق دعا و حسن عبادت نصیب ہو

پیارے آقا کی خدمت میں محبت بھرا اسلام اور دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر آن پیارے حضور کی حفاظت فرمائے۔

منجانب:

قائد ضلع وارا کین عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع اسلام آباد

انی معک یا مسرور

فضل خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

ازطرف:

لجنہ اماء اللہ حلقہ مورگاہ
مجلس بیت العطاء راولپنڈی

رجسٹرڈ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ
047-6211538
امراض زنانہ و مردانہ، امراض معدہ وامعاء،
ہیپاٹائٹس بلڈ پریشر، ذیابیطس کا بفضلہ تعالیٰ شافی علاج

مغل ڈیجیٹل ڈش سنٹر سیل اینڈ سروس
گلی آبشار چونڈہ سیالکوٹ
نیز OCS کی سہولت بھی میسر ہے
مرزا محمد بشیر ولد مرزا محمد شریف
پروپرائٹر: مرزا مظہر احمد ولد مرزا محمد شریف
0341-8396358
0331-6746912

فیصل 0300-6649356
0302-7067044
کاشی 0324-7640806
فیصل فیبرکس
Faisal Fabrics
دوکان نمبر 5 حبیب کلاتھ مارکیٹ گوردوارہ گلی کچہری بازار فیصل آباد

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد :0302-7682815
:03013-7682815

نورتن جیولرز ربوہ
فون دکان 6214214
6216216
فون گھر 047-6211971

Shahid
Electric Store
Gole Aminpur Bazar Faisalabad
Tel: 041-2632606, 2642605
Mob: 0300-9651055

المبارک جیولرز
چوک دربارے والا سی بلاک۔ صرافہ بازار اوکاڑہ
طالب دعا ۔ میاں مبارک احمد 0331-7467452
۔ میاں نوید احمد :0333-6961355
رہائش: 044-2511355-2521355

مکرم شاہد احمد چیمہ صاحب

ایک مطالبہ تحریک جدید۔ دعا

دعا تحریک جدید کے مطالبات کے پہلے دور کا آخری مطالبہ ہے اور اس کا نمبر انیسواں بنتا ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا:

ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے جو سب کے متعلق ہے۔ گو غرباء اس میں زیادہ حصہ لے سکتے ہیں۔ دنیوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیوی سامان ہیں اور ہماری ترقی کا انحصار ان پر نہیں۔ بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اسے میں نے آخر میں رکھا ہے اور وہ دعا کا خانہ ہے۔

دعا کی تاکید

وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہوسکیں اور ان کے مطابق کام نہ کرسکیں وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے اور ان کے کاموں میں برکت دے۔ ہماری فتح ظاہری سامانوں سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی۔

حقیقی ایمان

اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے اور ہم صرف خدا کے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کرلینا کچھ بھی مشکل نہیں۔

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر چالیس مومن بھی کھڑے ہو جائیں تو ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو کچھ بھی نہیں کر سکتے وہ یہی دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ چالیس مومن پیدا کردے۔ ایسے چالیس مومن جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

معذور اور مریض

پس وہ لولے لنگڑے اور اپاہج جو دوسروں کے کھانے سے کھاتے ہیں۔ جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور وہ بیمار اور مریض جو چارپائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی طاقت ہوتی اور ہمیں بھی صحت ہوتی تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور چارپائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالیٰ کا عرش ہلائیں تاکہ کامیابی اور فتح مندی آئے۔

ان پڑھ اور کند ذہن

جو ان پڑھ اور کند ذہن ہیں اور اپنی جگہ کُڑھ رہے ہیں کہ کاش! ہم بھی عالم ہوتے۔ کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا اور ہم بھی (خدمت) دین کے لئے نکلتے۔ ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے سیدھے سادے طریق سے دعا کریں۔ تو خدا تعالیٰ ان کی دعا کو سنے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ پس وہ لوگ جو مجبوری اور معذوری کی وجہ سے کسی مطالبہ کو پورا کرنے میں حصہ نہیں لے سکتے میں نے ایسی تجویز بتائی ہے کہ اس میں وہ شریک ہو سکتے ہیں اور یہ سب سے اعلیٰ اور سب سے زیادہ ضروری تجویز ہے۔

نہایت اہم اور ضروری تجویز

وہ جو چارپائیوں پر پڑے ہوئے اپاہج ہیں۔ وہ جنہیں بات کرنے کا شعور نہیں۔ وہ جن کے ذہن رسا نہیں۔ وہ جو بیمار اور کمزور ہیں۔ وہ جو قید میں پڑے ہیں۔ وہ جو مصائب میں اور تکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو کام کرنا چاہتے ہیں مگر کر نہیں سکتے وہ اس تجویز پر عمل کریں۔ اس طرح وہ کام کرنے والوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس دل ہی تھا وہ ہم نے پیش کر دیا اور خدا تعالیٰ ضرور ان کے دل کی قدر کرے گا اور انہیں ایسا ہی اجر دے گا جیسا کام کرنے والوں کو دے گا۔ (الفضل 29 نومبر 1934ء)

☆......☆......☆

دعائے یونسؑ

مرے جان و دل کے مالک مری جاں نکل رہی ہے
تری یاد چٹکیوں میں مرے دل کو مل رہی ہے
نہیں جز دعائے یونسؑ کے رہا کوئی بھی چارہ
کہ غم و الم کی مچھلی مجھے اب نگل رہی ہے
کبھی وہ گھڑی بھی ہوگی کہ کہوں گا یا الٰہی!
مری عرض تو نے سن لی وہ مجھے اگل رہی ہے

(کلام محمود)

مکرم شیخ طاہر احمد نصیر صاحب

شاملین جلسہ کے لئے دعا کا ذاتی مشاہدہ

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے۔ جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔

(اشتہار 7 دسمبر 1892ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

یہ دعا حضرت مسیح موعود کی وہ دعا ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آنے والوں کے لئے کی ہے۔ یہ دعا آج بھی پوری ہو رہی ہے اور یہ عاجز خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتا ہے کہ میرے حق میں بھی یہ دعا پوری ہوئی ہے۔

خاکسار گزشتہ تقریباً 25 سال سے شوگر کا مریض ہے تقریباً 14 سال قبل خاکسار کے بائیں پاؤں کے انگوٹھے میں زخم ہوگیا اور مسلسل علاج کے باوجود زخم اپنی جگہ رہا۔ پرہیز اور احتیاط سے زخم کی شدت میں بھی کبھی کمی آجاتی۔ عرصہ تقریباً 12 سال سے ڈاکٹروں کی ہدایت کے تحت کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ کھڑے ہو کر نماز کی ادائیگی کے دوران چونکہ انگوٹھا مڑتا ہے اس لئے زخم درست نہیں ہو رہا۔ جبکہ چلنے پھرنے میں کوئی دشواری نہ تھی۔ بعض ڈاکٹروں نے اس تشویش کا بھی اظہار کیا تھا کہ انگوٹھے کو کاٹنے کی بھی نوبت آسکتی ہے۔ اس کیفیت کے ساتھ جلسہ سالانہ لندن 2002ء پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری یہ شدید خواہش تھی کہ تمام نمازیں بیت الفضل کے اندر حضور کے پیچھے ادا کروں لیکن دوران سفر یہ خیال کرکے کہ کرسی کے بغیر تو میں نماز پڑھ نہیں سکتا پھر بیت کے اندر کیسے پڑھوں گا۔ اس خیال نے ایک عجیب اداسی پیدا کر دی۔ جس کے نتیجے میں دل میں رقت پیدا ہوئی اور اللہ کے حضور دعا کی توفیق ملی۔ اور خدائے بزرگ و برتر سے عرض کیا کہ اے اللہ تو دلوں کے حال کو جانتا ہے میرا دل بیت کے اندر اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو چاہتا ہے۔ لیکن ڈاکٹر کی ہدایت کے تحت ایسا ممکن نظر نہیں آتا تیرے مسیح نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے جو دعائیں مانگی ہیں میرے حق میں بھی انہیں پورا کر میری تجھ سے صرف اتنی التجا ہے کہ میں تندرستی کی حالت میں اپنے خلیفہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکوں۔

اللہ جانے کتنی دیر تک بندے اور مالک حقیقی کے درمیان باتیں ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ نامعلوم کتنی دیر مزید جاری رہتا کہ ایئر ہوسٹس نے اس تسلسل کو توڑ دیا۔

لندن پہنچنے کے بعد سب سے پہلی دو نمازیں مغرب اور عشاء کی (جو جمع تھیں) بیت میں اپنے آقا کی اقتداء میں پڑھنے کی توفیق ملی اور میں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا پہلی رکعت کے پہلے سجدے کے بعد جب سر اٹھایا اور پاؤں کا انگوٹھا ذرا سا مڑا تو شدید ٹیس اٹھی اور میں سیدھا نہ بیٹھ سکا دوسرے سجدے کے بعد بھی یہی کیفیت ہوئی لیکن درد میں کمی تھی۔ اگلی رکعت میں درد میں مزید کمی ہوئی اور میں التحیات بیٹھ گیا۔ دل میں خیال ہوا کہ زخم پھٹ گیا ہے جس کی وجہ سے ٹیس نہیں اٹھی اور خون نکل رہا ہے اسی حالت میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد جب انگوٹھے کو ہاتھ لگایا تو جراب خشک تھی۔ اس کے بعد عشاء کی نماز آرام سے ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد باہر آکر محمود ہال کے باہر رکھے بینچ پر بیٹھ کر جراب اتاری تو پٹی خشک تھی۔ پٹی کو کھول کر دیکھا تو اس پر خون کا کوئی نشان نہیں تھا اور زخم بھی ٹھیک تھا۔ جس سے بے حد خوشی ہوئی چنانچہ خاکسار نے اللہ پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے پٹی اتار دی اور فیصلہ کیا کہ اس زخم کے علاج کے لئے کوئی دوا دارو نہیں کروں گا اور صرف حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کا نظارہ کروں گا۔

میں آپ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ حضور کی دعاؤں کے اعجاز کے نتیجے میں تقریباً ایک ہفتے کے اندر میرا زخم نہ صرف بالکل ٹھیک ہوگیا۔ بلکہ اب تو انگوٹھے پر زخم کا نشان بھی نہیں ہے اور اس طرح میں نے حضور کی سچائی اور آپ کی دعاؤں کی مقبولیت کا نہ صرف زندہ معجزہ دیکھا بلکہ اس کا زندہ نشان بھی بن گیا۔

ماحول کو جراثیم اور متعدی امرض سے پاک کرنے میں آپ کے ساتھ ساتھ
خورشید برادرز بہاولپور
فون آفس: 062-2884085
موبائل: 0300-6808082 0300-9687053

خدا اک نظر اس تفتہ دل پر

کہ یہ بھی تیرے در کا اک گدا ہے

میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔

تحریرات حضرت مسیح موعود

منجانب

لجنہ اماء اللہ اسلام آباد ضلع وشہر

ایلوپیتھک ادویات ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں

واحد ٹریڈرز

0334-6538262

چوہدری میڈیسن مارکیٹ، چنیوٹ بازار، فیصل آباد

طالب دعا: چوہدری عبدالواحد گجر ابن چوہدری محمود احمد گجر

چینی، پلاسٹک، شیشے، میلامین، الیکٹرونکس، ڈنر سیٹ، فینسی کراکری، ٹی سیٹ وغیرہ کی ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز امپورٹڈ ورائٹی خریدنے کیلئے

مشتاق کراکری سٹور

تحصیل بازار سیالکوٹ

طالب دعا: مشتاق احمد

0303-8144483

یادداشت بڑھانے والی مشہور دوا

میموری پلس Memory Plus

ہومیوپیتھک ڈاکٹر اعجاز احمد سندھو Cell:03339790901

مبارک ہومیوپیتھک کلینک دارالرحمت وسطی ربوہ

ماش سالم، دال ماش چھلکا، دال ماش دھلی، مونگ سالم، دال مونگ چھلکا۔ دال مونگ دھلی

جمیل دال ملز

219 ر-ب۔ گنڈا سنگھ والا جھنگ روڈ فیصل آباد

طالب دعا: چوہدری جمیل احمد، شکیل احمد عبداللہ

0322-6001881

Email.jameel_ahmadjutt@yahoo.com

پیارے آقا کی صحت وسلامتی ودرازی عمر کے لئے ہم دعا گو ہیں

چاول کی تمام اقسام نیز گندم کی خریداری کیلئے رابطہ کریں

ناصر ٹریڈرز

غلہ منڈی۔ سوھاوا سرکلر روڈ ڈسکہ (سیالکوٹ)

طالب دعا: چوہدری ناصرالدین

052-6615743
0300-6114068
0300-6431161

حاصل مطالعہ۔ دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کے خیالات

مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب

وقتِ دعا ہے

مندرجہ بالا عنوان کے تحت ڈاکٹر خواجہ عابد نظامی اپنے مضمون الطاف حسین حالی کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ملت اسلامیہ کو زوال پذیر اور ادبار کا شکار ہوتا دیکھ کر ان کے دل پر جو گزرتی تھی، اس کا حال ان کی شاعری میں صاف جھلکتا ہے۔ جنگ بلقان کے روح فرسا واقعات نے انہیں اس درجہ متاثر کیا کہ ان کے دکھی دل سے "فریاد" نکلی جو "عرض حال، بحضور سرور کائناتؐ" کے عنوان سے ان کے دیوان میں موجود ہے اور جس کے بعض اشعار آج بھی ہر قومی سانحہ پر مسلمانوں کو بے ساختہ یاد آجاتے ہیں۔ اس لافانی استغاثہ کے چند اشعار آپ بھی دل تھام کر پڑھ لیجئے۔

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغرباء ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے
جس دین نے غیروں کے تھے دل آ کے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 25 جون 2006ء ص10)

توبہ کی ڈھال

حسن نثار اپنے کالم چوراہا میں لکھتے ہیں۔

ہمارے "اجتماعی امتحانات" ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تو سنجیدگی سے سوچنا ہوگا کہ یہ سب کچھ غارت اور اکارت کیوں جا رہا ہے؟ کیا ہم پر توبہ کے دروازے بند ہو چکے؟

نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم توبہ کی تعریف (Defination) میں ٹھوکر پہ ٹھوکر کھا رہے ہیں...... غلطی پر غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ توبہ آج بھی اور اب بھی آفات، خطرات، خدشات کے مقابل بے حد مضبوط ڈھال ہے بشرطیکہ زبانی کلامی نہ ہو بلکہ اعمال بھی تبدیل ہوں۔ ہماری توبہ ادھوری ہے۔ زلزلہ سے سیلاب تک کے درمیان بہت توبہ استغفار ہوئی لیکن یہ ڈھال اس لئے اپنا کمال نہ دکھا سکی کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے اعمال تبدیل نہیں ہوئے۔ نہ حکمرانوں اور حکام نے اپنے لچھن بدلے نہ عوام نے اپنے رویوں پر نظر ثانی کی زحمت فرمائی۔

ایک بہت بھیانک روحانی مغالطہ ہمارے معاشرہ میں بہت عام ہو کر بہت ہی گہرا سرائیت کر گیا اور وہ یہ کہ محروم طبقات تو بالکل ہی معصوم ہوتے ہیں سوان کا گناہ کے ساتھ کیا تعلق اور اگر وہ گنہگار ہی نہیں تو سزا کیسی؟ بظاہر یہ منطق مناسب لگتی ہے لیکن ہے نہیں کیونکہ گنہگاری کے لئے قارون ہونا ضروری ہے۔

جب کوئی "محروم و مظلوم" جھوٹی غیرت میں مبتلا ہو کر کالی وکاری وغیرہ کا ارتکاب کرتا ہے تو کیا عرش نہ ہلتا ہوگا؟ جب دباؤ یا دام کے عوض اپنے ہی جیسے کسی غریب کے خلاف جھوٹی شہادت دیتا ہوگا تو قدرت غضب ناک نہ ہوتی ہوگی؟ جب دودھ جیسی پاکیزہ شے میں جسے کبھی اللہ کا نور کہتے تھے، گندا پانی ملاتا ہوگا تو قدرت کو طیش نہ آتا ہوگا؟ جب کم تولتا اور جھوٹ بولتا ہوگا تو قدرت کیا محسوس کرتی ہوگی؟ جب پوری اجرت لے کر کام کے دوران فون سنتا، سگریٹ پیتا اور کام چوری کرتا ہوگا تو کیا قدرت خوش ہوتی ہوگی یا اس وقت اس پر خود کو مہربان محسوس کرتی ہوگی جب وہ آٹے کے چند توڑوں، چینی کے چند تھیلوں گھی چائے کے چند ڈبوں اور چند ہزار روپوؤں کے خاطر کسی خبیث، شیطان، بدمعاش، فراڈیئے اور بدکردار کو ووٹ دے کر اسے خود سمیت پوری قوم کی گردن پر سوار کرتا ہوگا؟ عرض کرنے کا مقصد یہ کہ گناہ کا تعلق غربت و امارت کے ساتھ نہیں، اپنی اپنی اوقات، بساط اور حالات کے ساتھ ہے...... راجہ کا گناہ بھی گناہ ہے پرجا کا گناہ بھی گناہ ہے پریذیڈنٹ کی خیانت بھی اور پٹواری کی خیانت بھی خیانت، آجر کی بدی اپنی جگہ اجیر کی اپنی جگہ!

ضرورت ہے اوپر سے نیچے تک اپنے اپنے اعمال پر نظر ثانی کی تاکہ توبہ کی ڈھال اپنا حق ادا کر سکے ورنہ زلزلوں اور سیلابوں جیسے دو پاٹن کے بیچ یونہی پستے رہیں گے اور ہم پر کوئی "کبیرا" ماتم بھی نہیں کرے گا۔

یہ معاشرہ ہمہ وقت زلزلوں، دہشت گردیوں اور سیلابوں کی لپیٹ میں ہے۔ توبہ کی ڈھال اٹھاؤ جس کا مطلب ہے اپنے اعمال میں تبدیلی، اپنے رویوں پر نظر ثانی ورنہ کہانی آگے چلتی دکھائی نہیں دیتی۔ (روزنامہ جنگ 23 اگست 2010ء)

دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں

ماہنامہ "تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان" (جنوری 2001ء) نے مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل اداریہ سپرد اشاعت کیا۔

"ماہ رمضان کے دوران میں ایک دن تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان کے بزرگ ساتھی جناب محمد سلیم ہاشمی صاحب ملاقات کے لئے آئے۔ دوران گفتگو پوچھنے لگے کہ کیا کبھی آپ نے غور کیا کہ ہماری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتیں؟ ہر سال بیس پچیس لاکھ مسلمان حج کے موقع پر جمع ہوتے ہیں، طویل سفر کر کے آتے ہیں، رورو کر امت مسلمہ کے اتحاد، ملت اسلامیہ کی ترقی خوشحالی، کشمیر، فلسطین، چیچنیا اور دیگر خطوں کے مسلمانوں کی مشکلات کے خاتمے اور ان کی آزادی کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اور کافروں کی تباہی و بربادی کی بددعائیں مانگتے ہیں مگر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رائے ونڈ میں تبلیغی جماعت کا ہر سال نودس لاکھ کا اجتماع ہوتا ہے جس میں بڑی تعداد میں لوگ خصوصی طور پر محض دعا کے لئے شریک ہوتے ہیں۔ ہر سال دینی جماعتوں کے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں، نماز جمعہ کے اجتماعات ہوتے ہیں، ماہ رمضان میں تو بڑی سے بڑی مسجد بھی کم پڑ جاتی ہے۔ عیدین پر ایک ارب کے قریب مسلمان نماز عید کے اجتماعات میں شریک ہوتے ہیں۔ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں شہر بستے ہیں۔ ان اجتماعات میں مسلمان کتنی دعائیں مانگتے ہیں۔ مسلمانوں کی ترقی وخوشحالی اور کافروں کی ہلاکت و بربادی، کشمیر، فلسطین، چیچنیا کی آزادی کی، شریعت اسلامی کے نفاذ کی۔ ان دعاؤں کے دوران میں کروڑوں آنکھیں آنسو بہاتی ہیں مگر پھر بھی ان کی دعائیں نہیں سنی جاتیں۔ کیا اللہ بہرہ ہے، اندھا اور بے بس ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ وہ تو دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو جانتا ہے۔ وہ تو علیم وخبیر اور قادر مطلق ہے۔ اس نے تو ان لوگوں کی بھی سنی جنہوں نے خانہ کعبہ میں 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ کیا اس نے عبدالمطلب اور اس کے ساتھیوں کی دعا پر ابرہہ کے لشکر کو ابابیلوں سے تباہ نہیں کرایا تھا؟ پھر ہم مسلمانوں کی دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟ کیوں ہر جگہ وہی ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں اور ذلیل وخوار ہو رہے ہیں؟

پھر خود ہی فرمانے لگے کہ ہماری دعاؤں کا قبول نہ ہونا ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ عمرہ اور حج پر جانے والوں نے کبھی نہیں سوچا کہ سفر حج پر روانہ ہونے سے پہلے یہ تو دیکھ لیں کہ ان کے عزیز و اقارب اور ہمسایوں میں کتنے فاقوں کا شکار ہیں۔ کتنے مریض ہیں جو رقم نہ ہونے کے باعث اپنا علاج نہیں کرا پا رہے، کتنے ملازم ہیں جنہیں پیٹ بھر کر کھانا نہیں مل رہا۔ ان لوگوں کا حق مار کر رقم بچانا اور سفر حج پر خرچ کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ یہ لوگ تو اپنے گھر پر بھی نظر نہیں ڈالتے کہ گھر میں شیطان نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے اور بے حیائی و منکرات کا ہر سامان وافر موجود ہے۔ شادی بیاہ اور رسم مہندی پر حیاسوزی کی کیا کوئی کسر چھوڑی جاتی ہے۔ کم تولنے والے، نمبر دو مال بیچنے والے، ذخیرہ اندوزی کرنے والے، دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ جمانے والے نہیں سوچتے کہ وہ حج کرنے نہیں بلکہ اللہ سے مذاق کرنے جا رہے ہیں۔ وہ ایک ایسے جسم کو اللہ کے پاک گھر میں لے جا رہے ہیں جو رزق حرام سے پلا ہوا ہے۔ نہ کوئی خود اس پر غور کرتا ہے نہ کوئی دوسرا اسے سمجھاتا ہے۔ سمجھانے والے بھی آنکھیں بند کر کے حرام کھائے جا رہے ہیں اور مسجدوں کی تعمیر پر بھی حرام کی کمائی سے ملنے والے عطیات ہی لگائے جا رہے ہیں۔ کسی کے اندر اپنی ذات سے بھی ہمدردی نہیں کہ رزق حرام سے پلا ہوا جسم اسے دوزخ میں لے جائے گا۔ رزق حرام رشوت کے ذریعہ آئے، کم تول کر آئے، ملاوٹ کر کے آئے، دھوکہ بازی سے آئے، ملازمین کا حق مار کر آئے، قومی خزانے میں کرپشن سے آئے، اس سے پرورش پانے والا جسم ناپاک ہوتا ہے اور اللہ کے گھر کو ناپاک کرتا ہے۔ کیا کوئی فرد اپنے گھر کو ناپاک کرنے والے کی فریاد سنے گا؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر اللہ کیوں سنے؟ اگر کوئی فرد کم نہیں تولتا، ملاوٹ نہیں کرتا، نمبر دو مال نہیں بیچتا بلکہ دیانت داری سے کاروبار کر کے دولت کماتا ہے مگر اپنے غریب و مستحق رشتے داروں، دوستوں، ہمسایوں اور ملازموں کو ان کا وہ حق نہیں دیتا جو اللہ نے اس کی کمائی میں رکھا ہے تو پھر بھی اس کی جمع کی ہوئی دولت صحیح نہیں ہے۔ سب کے حقوق ادا کر کے دولت جمع ہو تو پھر حج کرنے جائیں تو گناہ بھی معاف ہوں گے اور دعائیں بھی قبول ہوں گی۔

لیکن ہمارے ہاں تو صورت حال ہی مختلف ہے، آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔ نہ والدین اولاد کی تعلیم وتربیت اور رزق حلال سے پرورش کے سلسلہ میں اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں اور نہ اولاد کو اپنے فرائض کا علم ہے۔ نہ مالک اپنے فرائض سے آگاہ ہے۔ اور نہ ملازم۔ ہر فرد دوسرے کو دھوکہ دے کر اس سے چھیننے کی کوشش کر رہا ہے۔ حلال وحرام اور جائز وناجائز کی۔ کسی کو تمیز نہیں رہی۔ علماء اب علماء نہیں رہے بلکہ پیشہ ور مقرر اور خطیب بن گئے ہیں"۔ (تحریک اصلاح معاشرہ پاکستان جنوری 2001ء)

دعائے رمضان

جناب ارشاد احمد عارف نے اپنے کالم میں دعا کے عنوان سے ایک صاحب کی مرسلہ طویل دعائے رمضان شائع کی ہے اس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

یا اللہ ناراض نہ ہو، کیا ہوا جو کبھی کبھار تیرے بندوں سے مانگ لیا۔ ہمیں تو تجھ سے ہی مانگتے تھے، ویسے جن سے مانگا ہے وہ بھی تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ بش کے دل میں نرمی ڈال دے، ہماری محبت پیدا کر دے، وہ بھیجے کے بجائے جیب سے سوچے، پاؤل کی جگہ ڈالر کو بھیجے اسے توفیق دے کہ ہمیں کیش دے، چیک دے، نوٹوں کی برسات کر دے، ہم تیرے شکرگزار بندوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں، ہمیں شکرگزار کر دے، تیری رحمتوں کے بوجھ سے جھک جانا چاہتے ہیں، ہم پر

میں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے
شاہ ہو کر آپ کیا لیں گے فقیروں سے حساب

پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

صدر لجنہ ضلع و اراکین عاملہ شہر
و
صدران لجنہ ضلع و اراکین لجنہ اماء اللہ ضلع
و
اراکین ناصرات الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری
اپنی پنہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہم اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

صدر جماعت احمدیہ و اراکین عاملہ و احباب جماعت احمدیہ و ممبران مجلس عاملہ جماعت ہائے احمدیہ گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان

عزیز کلاتھ و شال ہاؤس

لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی پاکستان وامپورٹڈ شالیں،
سکارف جرسی سویٹر، تولیہ بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز

کارنر بھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

Zeeshan Masood Managing Director
03008604422

M.A DOUBLING

Two For one Murata

Factory Address
M.A Street Plot # 822-23-B,
Punjab Small Industrial Estate Near
Nalka Kohala Sargodha Road
Faisalabad.
Ph:041-8868880,2633614
Mob:0300-9658466

Head Office
Office # 9, Akram Plaza
Karkhana Bazar
Yarn Market Faisalabad.

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

الطاف مارکیٹ بازار
کاٹھیاں والا سیالکوٹ

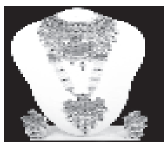

طالب دعا:۔ عمران مقصود

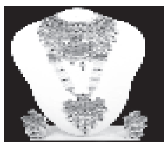

فون شوروم: 052-4594674 موبائل: 0321-6141146

مینوفیکچرز: احمد چوک پٹی۔ احمد انسٹالائٹ کاشف لائٹ۔ کاشف انسٹالائٹ
اعلیٰ کوالٹی معیار میں اول Low وولٹیج احمد چوک پٹی بنانے والے

المنصور اینڈ برادرز الیکٹرک سٹور

گلی آبشار والی چونڈہ (سیالکوٹ) طالب دعا: محبوب احمد لون
فون 0526210409-6210423-0334-8012039

راشد شال ہاؤس

لیڈیز اینڈ جینٹس۔ گرم شال سردیوں اور گرمیوں کی شال کی مکمل ورائٹی
گرم چادریں، مردانہ پیور وول، سواتی دھسہ لیڈیز اور جینٹس شال
کی مکمل ورائٹی ہول سیل ریٹ پر

مراد مارکیٹ دکان نمبر 13,12 ریل بازار فیصل آباد
0300-6601599

ہم پیارے حضور کی صحت وسلامتی اور فعال درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

احمد ہومیو پیتھک سٹور

ہول سیلز ڈیلر

وارسن، مسعود، سونیکسو نیز جرمن سیل بند
ادویات کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

گلی آبشار والی چونڈہ ضلع سیالکوٹ

نوٹوں کا بوجھ ڈال دے اور کاندھوں کی فکر نہ کرنا، اتنا بوجھ تو اٹھا ہی لیں گے۔

اے اللہ ہم تجھے یاد رکھیں گے، تیرا حکم مانیں گے، ڈالروں کی زکوۃ دیں گے مگر اللہ یہ ڈھائی فیصد تھوڑا زیادہ ہے اسے کچھ کم کر دے، دیکھ ناراض نہ ہو ایک فیصد کردے ہماری تسلی ہو جائے گی۔ یہ ہم افغانوں پر خرچ کریں گے، انہیں خیمے دیں گے، پلاسٹک کی بالٹی دیں گے، پرانے جوتے دیں گے، وہ اچھے ہوتے ہیں، کھلے ہوتے ہیں، پاؤں کو کاٹتے نہیں۔ اے اللہ ان کے یتیموں کو چندہ دیں گے، بیواؤں کو راشن دیں گے، بوڑھوں کو عینک بنوا دیں گے۔ لڑکیوں کو سلائی مشین دیں گے، ان کا خیال رکھیں گے۔ تو بے فکر رہ ہم ہیں نا ان کے، ہم نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ اسلامی بھائی ہیں، ہمسائے ہیں، ان کا بڑا حق ہے ہم پر تو فکر نہ کر، یہ سائیڈ ہم سنبھال لیں گے۔ دنیا بھر سے امداد لیں گے اور مل جل کے کھائیں گے۔ بس تو یہ ڈالر والا کام کردے اور فوری کردے۔ ہم انتظار کریں گے۔

(نوائے وقت 29 نومبر 2001ء)

آیئے ہاتھ اُٹھائیں ہم بھی

آیئے ہاتھ اُٹھائیں ہم بھی
ہم جنہیں رسم دعا یاد نہیں
ہم جنہیں سوزِ محبت کے سوا
کوئی بت کوئی خدا یاد نہیں
آیئے عرض گزاریں کہ نگارِ ہستی
زہر امروز میں شیرینیٔ فردا بھر دے
وہ جنہیں تابِ گراں باریٔ ایام نہیں
ان کی پلکوں پہ شب و روز کو ہلکا کر دے
جن کی آنکھوں کو رخِ صبح کا یارا بھی نہیں
ان کی راتوں میں کوئی شمع منور کر دے
جن کے قدموں کو کسی رہ کا سہارا بھی نہیں
ان کی نظروں پہ کوئی شمع اجاگر کر دے
جن کا دیں پیروی کذب و ریا ہے ان کو
ہمت کفر ملے، جرأت تحقیق ملے
جن کے سر منتظر تیغ جفا ہیں ان کو
دستِ قاتل کو جھٹک دینے کی توفیق ملے
عشق کا سرِ نہاں جانِ تپاں ہے جس سے
آج اقرار کریں اور تپش مٹ جائے
حرفِ حق دل میں کھٹکتا ہے جو کانٹے کی طرح
آج اظہار کریں اور خلش مٹ جائے

فیض احمد فیض

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب

بعض آنکھوں دیکھے معجزے

1947ء کا پرآشوب ہنگام تھا۔ ہماری بستی اردگرد کے مہاجرین سے پٹی پڑی تھی بھوکے پیاسے زخمی، زخم خوردہ بے حال مہاجرین اپنے گھر بار کو چھوڑ کر اس امن کی بستی میں آ بیٹھے تھے کہ یہ بستی اردگرد کے سیلاب بلا میں ایک پُرامن جزیرہ تھی اور اس بستی والے بھی ان کی حفاظت و اعانت پر پوری طرح مستعد تھے۔ اس وقت جب اس بستی والوں کے پاس بھی کوئی ظاہری حفاظت کا سامان نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے ایسا رعب داب دشمنوں پر ڈال رکھا تھا کہ وہ ادھر کا رخ نہیں کرتے تھے۔ وہاں سے بے بسوں بے کسوں کے قافلے ایک ایک کر کے پاکستان کا رخ کرتے اور اللہ کے فضل سے بحفاظت پار اتر جاتے۔ ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ اس بستی سے روانہ ہونے والے قافلہ پر راستہ میں حملہ ہوا ہو یا انہیں کوئی گزند پہنچا ہو۔ ان کے پاس سوائے دعا کے اور کوئی ہتھیار نہیں ہوتا تھا مگر دشمن سمجھتے تھے کہ یہ قافلہ اس بستی سے روانہ ہوا ہے جو بڑی قوی اور طاقتور بستی ہے اس لئے وہ ڈر کے مارے ان سے تعرض نہیں کرتے تھے۔ ہم نے اپنے بزرگوں سے دعا کے ہتھیار کا ذکر بہت سنا تھا کہ یہی کمزور کا ہتھیار ہے اور اپنی آنکھوں سے اس ہتھیار کی صلابت اور افادیت دیکھ لی۔

ہم لوگ بھی جس قافلہ کے ساتھ بزرگوں کی دعاؤں کی چھاؤں میں پاکستان کی طرف روانہ ہوئے وہ محض عورتوں بچوں کا قافلہ تھا اس میں ظاہر داری کے طور پر بھی کوئی حفاظتی سامان نہیں تھا نہتے بچے نہتی عورتیں۔ سارے قافلہ کے آگے آگے ایک آدھ جیپ جس میں گنتی کے چند نوجوان جن کے پاس ہتھیاروں کے نام پر ہاکیاں یا لاٹھیاں۔ کہاں بٹالہ سے بھی بارہ میل پرے سے روانہ ہونے والا قافلہ اور کہاں واہگہ تک کی مسافت۔ بٹالہ، امرتسر، اٹاری۔ یہ سفر ہزاروں مہاجرین کے لئے موت کی گزرگاہ بن چکا تھا کسی کو اس راستہ سے سفر کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ ہمارا قافلہ اسی راستہ سے رینگتا، چلتا، واہگہ تک آ پہنچا اور سارے راستہ میں ایک بار بھی خطرہ کا کوئی الارم نہیں ہوا یا دشمن کی طرف سے تعرض نہیں ہوا۔ ہاں یہ ہم نے ضرور دیکھا کہ اس سفر خوف و خطر میں دعاؤں کا بہت زور شور رہا۔ سب لوگ زیرلب بھی اور بلند آواز سے بھی دعائیں ہی کرتے اور پڑھتے رہے تا آنکہ قافلہ بخیریت منزل مقصود پر آ لگا۔ ہم نے دعاؤں کی چھاؤں میں یہ سفر طے کیا تو اندازہ ہوا کہ دعا بھی کوئی چیز ہے۔

یہ تو گھر سے باہر دعاؤں پر یقین کی بات تھی ہمارے ایک بزرگ تھے ان کا بیٹا بیمار تھا رات کا وقت بچے کی بیماری انتہا پر پہنچی ہوئی۔ بیوی نے کہا جلدی کرو کسی ڈاکٹر کو بلاؤ ورنہ بچہ چٹ پٹ ہو جائے گا۔ کہنے لگے ایک ڈاکٹر قریب ہے اسے بلاتا ہوں امید ہے وہی دستگیری کرے گا۔ مصلیٰ بچھا کر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ دعاؤں پر دعائیں کرنے لگے تا آنکہ بچے نے جس پر نزع کا عالم تھا صحت کے عالم میں ماں کو پکارا۔ صبح تک بچہ ٹھیک ہو چکا تھا اتنا ٹھیک اور صحت مند کہ صبح پھر کسی ڈاکٹر کو بلانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اس واقعہ بلکہ معجزہ کا ذکر بھی باہر کہیں نہ ہوا کہ یہ ایک بندے اور اس کے خدا کا ذاتی معاملہ تھا۔

ہم نے احمدیہ کلچر کے بارہ میں ایک مضمون لکھا تھا اس میں لکھا تھا کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک دعا ایک زندہ حقیقت ہے کیونکہ ہم لوگ اللہ کو حیّ و قیوم حاضر و ناظر سمیع و بصیر اور مجیب جانتے ہیں دوسرے یہ سمجھتے ہیں اللہ نہیں بولتا ہم سمجھتے ہیں وہ بولتا ہے۔ دوسروں کو دعاؤں کی افادیت کا اس لئے یقین نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے زندہ ہونے کا یقین نہیں۔ ہم نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں وہ مضمون پڑھا اس میں پاکستان کے بعض مندوبین بھی آئے بیٹھے تھے۔ ایک صاحب کہنے لگے آپ وہم و گمان کی باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کم از کم آپ تو ایسا نہ کہیں کیونکہ آپ کے سیاسی لیڈر کا عبرت ناک انجام دنیا کی آنکھیں کھولنے کو کافی تھا کیا آپ کو اب بھی سمجھ نہیں آتی؟ بڑبڑا کر چپ ہو گئے۔ ہمیں یاد ہے 1974ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت صاحب نے درد و الحاح کے ساتھ جو دعائیں بار بار با آواز بلند کی تھیں ان کا ایک عالم گواہ ہے۔ ان میں سے ایک دعا یہ تھی اے خدا ہمارے دشمنوں پر گرفت فرما اور ہماری زندگی میں ہمیں ان کا انجام دکھا۔ میرے ایک دوست جو ایک ڈویژن کے کمشنر تھے اس جلسہ میں میرے مہمان کے طور پر میرے ساتھ بیٹھے تھے یہ دعائیں اور ان کے جواب میں آمین آمین کی تکرار سن کر کانپنے لگے کہنے لگے اٹھو یہاں سے نکلو یہ تو آسمان کو ہلائے دے رہے ہیں ایسا نہ ہو آسمان ٹوٹ پڑے۔ بات رفت گزشت ہو گئی۔ ہم جاپان چلے گئے وہ کمشنر صاحب بھی کہیں اور پہنچ گئے۔ جب اس حاکم کا زوال ہوا تو ان کا خط آیا لکھا تھا تمہارے امام کی بات پوری ہوگئی۔ ہم نے کہا پوری کہاں ہوئی ہے ابھی تو اس کا آغاز ہے۔ حیف کہ وہ اس وقت تک زندہ نہ رہے ورنہ دیکھتے کہ وہی گردن جو کشیدگی میں اپنی مثال آپ تھی کس طرح ٹوٹتی ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے جسٹس مشتاق حسین سے کہا تھا کہ آپ تو اس کو سزا سنا کر متردد ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ تقدیر کی چکی چل چکی ہے یہ شخص پس کر رہے گا۔ اور دنیا کی داد فریاد اس کے کام نہ آئی، کام تو اس کے بھی نہ آئی جو آسمان سے جلتا ہوا گرا اور راکھ ہو گیا۔ جب دعائیں اپنا کام کرتی ہیں تو دنیا دیکھتی ہے مگر دنیا ایسی باتوں سے عبرت نہیں پکڑتی۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے معجزے ہوتے دیکھے ہیں۔ یہ معجزے ہم نے کتابوں میں نہیں پڑھے۔ کتابوں میں تو وہ پڑھیں گے جن کے لئے ہم لکھ رہے ہیں۔

روزمرہ کی بات ہے ہم نے اپنے اردگرد دیکھی کہ ذرا کوئی اونچ نیچ ہوئی اور لوگ بزرگوں کی طرف دعا کے لئے دوڑے۔ ہمارے اپنے گھر میں ایک ایسا وجود تھا کہ لوگ دور دور سے ان کے پاس دعا کروانے کے لئے آتے تھے، ہمارے محلّہ کے ایک بزرگ کی دعائے مستجاب کا تو اتنا شہرہ تھا کہ لوگ محض ان سے دعا کے لئے کہنے کو دور دور کا سفر کر کے آتے تھے ان کا دروازہ کھلا رہتا لوگ آتے بیٹھتے، دعا کے لئے کہتے وہ بزرگ بھی ایسے متوکل اور متیقن وجود تھے کہ سائل کے ساتھ ہی ہاتھ اٹھا لیتے کہ آیئے دعا کر لیں اکثر صورتوں میں بتا بھی دیتے کہ دعا کا کیا اثر ہوا۔ ہم نے ایک بار اپنے کسی کام کے لئے دعا کی درخواست کی فرمانے لگے خود بھی دعا کریں خود تو آپ دعا کرتے نہیں مجھ سے کہہ رہے ہیں اور یہ بات سو فیصد درست تھی ہم نے دعا کا سارا بوجھ ان پر ڈال رکھا تھا اور خود دعا نہیں کی تھی۔ ایف اے کا امتحان ہم نے دیا تو دعا کے لئے کہنے گئے فرمانے لگے آپ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں اپنے گھر میں جو بزرگ ہے اس سے کیوں نہیں کہتے۔ ہم نے کہا ان سے بھی عرض کیا ہے۔ کہنے لگے بس فکر نہ کرو انہوں نے جو دعائیں تمہارے لئے کی ہیں وہ تمہیں پار لے جائیں گی انشاء اللہ۔ وہی ہوا ہم میٹرک کے سیکنڈ ڈویژن والے اپنے کالج میں اول آئے اور وظیفہ حاصل کیا بڑے بڑے اعلیٰ نمبروں والے ہم سے پیچھے رہ گئے اس میں ہماری قابلیت کا کوئی دخل نہیں تھا محض بزرگوں کی دعائیں تھیں۔

ہمارے ایک غیر از جماعت دوست ایم اے کے کلاس فیلو پر اچانک یہ بپتا پڑی کہ اچانک بیٹھے بٹھائے ان کی بینائی کلیتہً زائل ہوگئی جوان جہان آدمی بال بچوں والے۔ گھر میں پٹس پڑ گئی۔ ہم نے اس بپتا کا سنا تو عیادت کے لئے گئے ان سے بہتیرا کہا بزرگوں سے دعا کے لئے کہو مگر ان کی ہی رٹ تھی بھلا دعا سے کیا ہوگا ڈاکٹر کہتے ہیں صورت حال ناقابل علاج ہے۔ مانے پر نہ مانے۔ اسی حالت مجبوری میں عمر گزار دی۔ ہمارے ایک اور دوست پر یہی بپتا پڑی انہوں نے اور ان کے ابا نے بزرگوں کی طرح چوکھٹ لے ڈالی۔ اللہ تعالیٰ کا اتنا کرم ہوا کہ ان کی آنکھ کی روشنی اتنی باقی رہ گئی کہ لکھنے پڑھنے کے قابل رہ گئے اور لکھتے پڑھتے رہے کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور محکمہ تعلیم کے ایک اعلیٰ عہدے سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اب بھی کہتے ہیں بزرگوں کی دعاؤں نے بچا لیا ورنہ معصیت لے بیٹھی تھی۔ جب تک وہ دعا گو بزرگ زندہ رہے ان کی خدمات میں باقاعدہ حاضری دیتے رہے۔ یہ تو ہماری آنکھوں دیکھی باتیں ہیں دعائیں کیا ہوتی ہیں معجزے ہوتے ہیں مگر جو لوگ نہ دیکھنا چاہیں انہیں آپ کیا روشنی دکھا سکیں گے؟

☆......☆......☆

ہمیشہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کی مفید اور مؤثر دوائیں استعمال کریں

047-6211538

قائم شدہ 1958 خورشید

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

لاہور، اسلام آباد، ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764

گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

WARDA فیبرکس ڈیزائن 16-2015

جو نام ہے اعتماد کا

تمام موسموں کے کپڑے ہر ٹائم دستیاب ہیں۔

چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0333-6711362

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز

مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: فرید احمد :0302-7682815

:03013-7682815

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو

اب ایک نئے انداز میں

بکنگ جاری ہے

اب نئے انداز VIP کراکری، مکمل کارپٹ کے ساتھ

کوپا۔ ڈیرہ۔ کارپٹ۔ صوفہ کی ورائٹی کے ساتھ

رشید برادرز گولبازار ربوہ

الرفیع بینکوئیٹ ہال

فل ائیر کنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ

Shop: 047-6211584 Hall: 047-6216041

Rasheed uddin 0300-4966814

Aleem uddin 0300-7713128

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ

نسل در نسل آپ کا انتخاب

کوالٹی اور جدت میں بے مثال

نسیم جیولرز

صارفین کی ضرورت کے پیش نظر بذریعہ کریڈٹ کارڈ ادائیگی کی سہولت موجود ہے

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد کلیم کینیڈا

اقصیٰ روڈ ربوہ فون شوروم 047-6212837

موبائل: 0300-7700369

کینیڈا: 001-416-662-9570

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

FRS RABWAH

فیوچر ریس سکول ربوہ

• یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔

• بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے

• نرسری تا ہفتم داخلے جاری ہیں۔

پرنسپل: رانا احسان اللہ خان

دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ

فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

مکرم یوسف سہیل شوق صاحب

ثاقب کی زندگی کے پیچھے خدا کا ہاتھ تھا

مورخہ 17 جنوری 2000ء کو مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ لاہور ربوہ تشریف لائے۔ مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بھی اس روز ربوہ تشریف لائے۔ ایک محفل میں یہ دونوں احباب اکٹھے تھے۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے باتوں باتوں میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل ثاقب زیروی صاحب کو بھولنے کی بیماری ہوگئی۔ صبح کی بات شام کو یاد نہ رہتی تھی۔ طبی معائنہ کرایا گیا تو پتہ چلا کہ ثاقب زیروی صاحب کے سر کی بیرونی ہڈی اور دماغ کے درمیان خون جم گیا ہے جس کی وجہ سے دماغ دباؤ پڑنے سے سکڑ گیا ہے۔ جس کے سبب یہ بھولنے کی بیماری ہوتی ہے جس کی بعض اور علامات بھی نمایاں تھیں۔ آخر کار فوج کے ماہر نیورو سرجن نے فیصلہ کیا کہ ثاقب صاحب کے سر کا آپریشن کئے بغیر چارہ نہیں کیونکہ بیماری کے اثرات بڑھ رہے تھے اور خطرہ تھا کہ یہ جسم کو زیادہ متاثر نہ کردیں۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ 75 سال کی عمر کا شخص جو جسمانی طور پر ویسے ہی کمزور ہو اور دل کے عارضے کا شکار چلا آ رہا ہو اس عمر میں اس کا ایسا آپریشن کامیاب ہو جانا بظاہر ناممکنات میں سے تھا مگر اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ آپریشن کے لئے جب آپ کو راولپنڈی لایا گیا تو ان کے ہوش پوری طرح بحال نہ تھے۔ فوج کے نیورو سرجن نے سر میں پانچ مقامات پر سوراخ کئے اور جما ہوا خون ان سوراخوں کے ذریعے سے باہر نکالا۔

نیورو سرجن نے بتایا تھا کہ بچے کے دماغ میں اگر ایسی کیفیت ہو جائے تو اس کا آپریشن کرنے کے بعد خون کا Clot نکالا جاتا ہے تو دماغ پھر سے اپنی اصل جسامت پر واپس آجاتا ہے۔ اس کی مثال اسفنج سے دی جاسکتی ہے کہ جس کو اگر نچوڑا جائے تو پانی نکلنے کے بعد اسفنج اپنی اصل شکل پر دوبارہ واپس آجاتا ہے۔ لیکن جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور بڑھاپے کی عمر آجاتی ہے تو دماغ کی اسفنجی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اور ایسے آپریشن کے بعد دماغ عموماً اپنی اصل جسامت پر واپس نہیں آتا۔ مطلب یہ کہ اگر آپریشن کامیاب بھی ہو گیا تو مریض اپنی اصلی صحت پر دوبارہ واپس نہیں آسکتا۔

مکرم ثاقب صاحب نے بتایا کہ اس ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اس نے گزشتہ 3 سال میں اس قسم کے 13 آپریشن کئے تھے جن میں ایک بھی مریض بچ نہیں سکا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کے سہارے آپریشن کے مراحل تکمیل پائے۔ ثاقب صاحب ہوش میں تو آگئے مگر پہلے دن ان کی کیفیت معمول کی طرح نہ تھی۔ چونکہ ثاقب صاحب دل کے بھی مریض تھے لہٰذا ڈاکٹر نوری صاحب بھی آپریشن اور آپریشن کے بعد کے مراحل میں پوری طرح ساتھ شامل تھے۔ آپریشن کے دوسرے دن ثاقب صاحب کی طبیعت میں صحت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے اور مزید دو تین دن کے بعد جب نیورو سرجن نے آپ کا معائنہ کیا تو وہ ثاقب صاحب کی تندرستی کی رفتار دیکھ کر حیران رہ گیا۔

اس نے بے ساختہ کہا، ثاقب صاحب آپ کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟

ثاقب صاحب نے فرمایا میرے پیچھے جس کا ہاتھ ہے وہ ہاتھ آسمان تک پہنچتا ہے۔

نیورو سرجن نے ثاقب صاحب کو کہا کہ ایک سال پرانا شعر سنائیے۔ ثاقب صاحب نے سنایا تو ڈاکٹر صاحب کہنے لگے۔ اچھا دس سال پرانا شعر سنائیے۔ پھر کہا کہ اس سے بھی پرانا شعر سنائیے۔ ثاقب صاحب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ تمام اشعار پوری صحت اور مکمل یادداشت کے ساتھ سناتے رہے۔ نیورو سرجن بے ساختہ بول اٹھا۔ آپ کی یادداشت اور صحت پہلے سے کئی گنا بہتر ہو چکی ہے۔

جس روز ثاقب صاحب کو ہسپتال سے فارغ کیا گیا اس روز ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا کہ مجھے اپنے پرانے اشعار سنائیں جب ثاقب زیروی صاحب نے سنائے تو اس نے کہا کہ مجھے یہ اشعار لکھ دیں۔ ثاقب صاحب جب بعد میں کئی ماہ کے بعد ڈاکٹر صاحب سے دوبارہ ملے تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے یہ اشعار اپنی میز پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں روزانہ ان کو پڑھتا ہوں۔ پھر کام شروع کرتا ہوں۔

مکرم ثاقب صاحب نے بتایا کہ جب میرے آپریشن کا وقت قریب آنے لگا تو میں نے حتی الوسع اپنے تمام کام نبٹا لئے۔ آخری ہدایات بھی دے دیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے عزیز یاسر منصور احمد صاحب کی شادی بھی جلدی میں کر دی گئی۔

ثاقب صاحب نے بتایا کہ مجھے ہرگز یقین نہ تھا کہ آپریشن کے بعد زندہ رہ سکوں گا۔ میں اپنی طرف سے سب کو خدا حافظ کہہ کر راولپنڈی روانہ ہوا تھا۔

بعد میں ثاقب صاحب موصوف پھر ہفت روزہ لاہور کی ادارت کا کام اسی طرح تن تنہا کرتے رہے۔ آپ کا وجود دعاؤں کی قبولیت کا ایک زندہ نشان تھا۔

بیشک ہر احمدی کے پیچھے وہ ہاتھ ہے جو آسمان تک پہنچتا ہے!!

☆......☆......☆

اہلِ قادیان سے درخواستِ دعا

محبتوں میں ڈھلی ہوئی کیف زا نواؤں میں یاد رکھنا
منجھی ہوئی سوز و سازِ الفت کی التجاؤں میں یاد رکھنا
دلوں کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی نداؤں میں یاد رکھنا
دیارِ احمد میں رہنے والو! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

خرد کے ہوش آفریں مناظر میں محو ہو کر بھلا نہ دینا
سرور نغمات بربطِ زندگی میں کھو کر بھلا نہ دینا
بھلا نہ دینا تجلیوں سے ڈھلی فضاؤں میں یاد رکھنا
دیارِ احمد میں رہنے والو! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

خدا کی بستی کے پاسباں ہو خدا تمہارا معین و ناصر
تمہیں حقیقت میں کامراں ہو خدا تمہارا معین و ناصر
اُٹھیں جو مینار کی بلندی سے ان صداؤں کو یاد رکھنا
دیارِ احمد میں رہنے والو! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

کلام ایزد ہوا تھا نازل جہاں فضاؤں میں تم وہاں ہو
وہ ماہِ نو کھیلتا تھا جن نقرئی ضیاؤں میں تم وہاں ہو
زراہ الطاف تیرہ بختوں کو بھی ضیاؤں میں یاد رکھنا
دیارِ احمد میں رہنے والو! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

جہاں نشیب و فراز پر ہو شعور فطرت کی نقش کاری
ریاض جنت کی نزہتوں میں بسی ہوئی ہیں ہوائیں ساری
بہشت کی ہاں! انہی تقدس بھری ہواؤں میں یاد رکھنا
دیارِ احمد میں رہنے والو! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

ہماری تقدیر میں فراق اور تمہیں وصال حبیب حاصل
کہاں کوئی خوش نصیب ایسا جسے ہو ایسا نصیب حاصل
یہ التجا بس شبوں کی درد آفریں فضاؤں میں یاد رکھنا
دیارِ احمد میں رہنے والو! ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

ثاقب زیروی

ربوہ آئی کلینک

اوقات کار روزانہ صبح 10 تا شام 5 بجے تک

چھٹی بروز جمعۃ المبارک

برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

ہماری دعا ہے کہ "الفضل" کی روحانی نہر سے ساری دنیا ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہے اور ادارہ الفضل ہمیشہ جماعت کی تربیت اور فلاح میں اپنا کردار ادا کرتا رہے۔

منجانب: قائد و عاملہ مجلس فضل عمر فیصل آباد

اعلیٰ کوالٹی

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

مناسب دام

اعلیٰ کوالٹی کی دالیں، چاول، سرخ مرچ، بیسن اور مصالحہ جات مازار سے بارعایت خرید فرمائیں

خرم کریانہ اینڈ سپر سٹور

مسرور پلازہ اقصیٰ چوک ربوہ

فون: 03356749171,03356749172

گولڈ ٹیسٹ کی سہولت موجود ھے

MALA GOLDS

السی اللہ اور مولی بس کی شاندار انگوٹھیاں اور دلکش زیورات

ہر قسم کے پتھروں پر لکھائی کی جاتی ہے۔

پیش کردہ:

فرحت علی جیولرز

یادگار روڈ ربوہ

Mob:0333-6526292

فون نمبر: 047-6213158

سٹائلش بوتیک اینڈ سٹیچنگ

ٹھہریئے! اب آپ کو لاہور اور فیصل آباد جانے کی ہرگز ضرورت نہیں۔

ہم ایک بار پھر آپ کے لئے لے کر آئے ہیں سردیوں کی مکمل ورائٹی اس کے علاوہ شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے فینسی سوٹوں کی مکمل ورائٹی وہ بھی لاہور اور فیصل آباد جیسی انتہائی مناسب قیمت پر

ہمارے ہاں لوکل اور برانڈڈ پیور شفون، بروشہ شفون، پلچھی، کاٹن، لیلن وول، مرینہ کی بے شمار ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز ہر قسم کے سٹالز، شالیں اور ٹائٹس انتہائی مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔

دکان نمبر 9 مبشر مارکیٹ نزد فاران ریسٹورنٹ ریلوے روڈ ربوہ 03007700144,0476214744

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں

گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ

ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔

اظہر ماربل فیکٹری

15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ

موبائل: 03336174313

Love For All
Hatred For None

محمد شفیق کریانہ سٹور

ڈسٹری بیوٹرز

- میزان گھی
- خیبر ماچس
- کوہ نور سوپ
- کرن گھی

مین بازار گوجر خان

051-3511086
0336-0581836

اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالحہ جات، گھی، چینی اور صابن تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

Abdul Akbar

Akbar Centre

House Of Gas Appliances

Stoves, Hobs, Hoods, Geezer
Cooking Range, Cooking Cabinet
Sinks, Heater, Gas, Oven, Built-in-Oven

133- Temple Road Abid Market Lahore
PH:042-37353553

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی

278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور

0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550

E-mail:umerestate@hotmail.com

Manufacturer & Exporters of Leather Gloves and Leather Accessories.

A Brand Serving the European Market for 30 Years through

Manufacturing & Export of Quality Leather Products.

we are manufacturer & Exporters of all Categories of Leather Gloves
We have our own Tanning and Stitching Units.
If you would like to take advantage of the Services that Billoo Trading Corporation has to offer your Company, Please go to our website at www.billooco.com
Thank. you. We look forward to hearing from you.
Best Regards.

MUAFFAR AHMAD / SAAD KHWAJA / AIZAZ KHWAJA
Billoo Trading. Crop. (est.1979)
P.O.Box 877,Sialkot 51310, Pakistan
Tel Off:+92524593756, Fax Off +92524592086
Cell No:+923338731113
Email:info@billooco.com
Web: www.billooco.com, www.leatherproducts.biz

نصرت الٰہی کی ایک جامع دعا

حضرت مسیح موعود مخالفین کے سب و شتم اور ان کی مخالفت کے پیش نظر خداتعالیٰ کے حضور یہ دعا کرتے ہیں:۔

اے اللہ! ہمیں ان کے فتنے سے محفوظ رکھ اور ان کی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کر لے اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جن سے تو راضی ہو جائے ہم تجھ سے تیری رحمت تیرے فضل اور تیری رضا کے طلبگار ہیں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے رب! تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے۔ اے میرے رب! میری دعا کو قبول کر اور میری خواہشیں مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود رہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا۔ اے میرے رب! میرے پاس ہر دروازے سے آ اور ہر پردے سے مجھے خلاصی دے دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلا دے اور نفسیاتی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر لمحے کے لئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت سبھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور تو میرے وجود کے ذرات میں سے ہر ذرے میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں۔

اور میرے دشمنوں کے مابین دوری پیدا کر دے۔ اے میرے رب! اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفّٰی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اوندھے ہو گئے اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور الٹی کوشش کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹ گئے اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں سے کسی خاص فرد کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اتارتا۔

اے میرے رب! میری ہمتوں اور میری کوششوں اور میری دعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین......کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب، حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبر کو توڑ کر رکھ دے۔ اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں اور ایسے دل دکھا جو تیرے ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو حق اور راہ راست کی طرف رجوع کرنے والی ہو۔

(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام ص 6-5)

مکرم فہیم احمد ناگی صاحب

چین کے لئے قبولیت دعا کا عظیم نشان

فروری یا مارچ 1984ء کا واقعہ ہے کہ ایک روز ہمارے بہت ہی پیارے بزرگ مکرم محمد عثمان چو چنگ شی صاحب مربی سلسلہ نیلا گنبد لاہور تشریف لائے اور میرے بڑے بھائی مکرم مقبول احمد ناصر صاحب کو بتایا کہ ایک چائنیز وفد کو ربوہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملانے کے لئے لے کر جانا ہے اور مرکز نے ان کو ربوہ لے کر جانے کے تمام انتظامات کرنے کے لئے آپ کی ڈیوٹی لگائی ہے۔ حسب ہدایت بھائی مقبول احمد ناصر صاحب نے اس وفد کو ربوہ لے جانے کا انتظام کیا۔

ان ایام میں چینی قوم کے ایک بہت بڑا تہوار کا آغاز ہونے والا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس وفد کو یہ دعوت دی کہ وہ یہ تہوار (جس کو ہم عید سے مشابہ قرار دے سکتے ہیں) ربوہ میں آکر منائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اس دعوت کو اس وفد نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔ اس وفد کا تعلق حکومت چین کے شعبہ ذرائع ابلاغ سے تھا اور ایڈوانس اردو کے کورس کو مکمل کرنے کے لئے اورینٹیئل کالج لاہور میں زیر تعلیم تھا اور رہائش نیو کیمپس ہوسٹل میں تھی۔

جس روز دوپہر کے وقت ہم ربوہ پہنچے اسی روز شام کے وقت تمام وفد کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات تھی۔ اس ملاقات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تقریباً پچپن منٹ تک خداتعالیٰ کی ہستی اور قرآن کریم کی روشنی میں ارتقاء کے فلسفہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس ملاقات کے آخر میں حضور انور نے اراکین وفد سے پوچھا کہ آپ تہوار کا آغاز کس طرح کرتے ہیں۔ جس پر انہوں نے بتایا کہ ہم اس تہوار کا آغاز گیت گا کر کرتے ہیں۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت فرمایا کہ پھر گیت سنائیں تا کہ اس تہوار کا آغاز ہو سکے۔ جس پر وفد کی ایک رکن نے ترنم کے ساتھ ایک گیت سنایا۔ جو ایک مچھیرے کے زندگی کے بارے میں تھا۔ ملاقات کے بعد گیسٹ ہاؤس واپس آ گئے۔ حضور انور سے ملاقات کا اس وفد پر گہرا اثر تھا۔ رات کو ایک دعوت کا انتظام تھا جس میں چینی پکوان کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دعوت میں حضور انور کی طرف مقررہ وفد نے بھی شرکت کی۔

مقبول بھائی بیان کرتے ہیں صبح کی نماز پر محترم عثمان چینی صاحب ہمارے کمرے میں تشریف لائے اور انہوں نے رات کا تمام ماجرا سنایا کہ رات کو مہمانوں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں نشست تھی۔ جس میں میں نے خداتعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بتایا اور ساتھ حضور انور کے ساتھ خداتعالیٰ کا خاص تعلق، دعا کی اہمیت اور قبولیت دعا کے چند واقعات بیان کئے اور کس طرح دعا کی جاتی ہے کیسے خداتعالیٰ بشارت دیتا ہے اور حضور پُرنور کی دعائیں کس طرح قبول ہوتی ہیں۔ عثمان چینی صاحب نے مزید بتایا کہ اس پر بہت بحث ہوئی اور آخر کار انہوں نے متفقہ طور پر ایک نشان مانگا ہے اور وہ یہ کہ مقبول ناصر صاحب کی دو بیٹیاں ہیں اور اس وقت ان کی اہلیہ امید سے نہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کے حضرت صاحب ہمیں آج یہ بتا دیں کہ مقبول ناصر اور ان کی اہلیہ جو ہمارے ساتھ آئے ہیں کے لڑکا پیدا ہوگا اور اس تمام عرصہ میں خاتون صحت یاب بھی رہیں۔ تو ہم سب مان جائیں گے کہ خداتعالیٰ ہے اور اس کا تعلق آپ کے حضرت صاحب سے ہے۔ گزشتہ رات کی گفتگو میں بھائی مقبول احمد ناصر صاحب نے ان کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ دو سال قبل میری اہلیہ کا چھ ماہ کا حمل ضائع ہو گیا تھا۔

مکرم عثمان چینی صاحب نے مکرم مقبول ناصر صاحب کو کہا کہ آپ حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعہ بیان کریں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ آپ کی قوم نے نشان مانگا ہے آپ خود حضور انور کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام حالات بیان کریں۔ عثمان چینی صاحب کو یہ تجویز پسند آئی۔ لہٰذا وہ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد عثمان چینی صاحب واپس تشریف لائے اور بڑی خوشی سے فرمانے لگے کہ میں نے حضور انور کی خدمت میں تمام واقعہ بیان کیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔ یعنی لڑکا پیدا ہوگا۔

ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ان چینی خواتین نے یہ اجازت بھی لی کہ وہ مقبول بھائی صاحب کی اہلیہ محترمہ رفعت پروین صاحبہ کو ملنے گاہے گاہے گھر آیا کریں گی تا کہ وہ معلوم کر سکیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ اسی دوران حضور انور ہجرت فرما کر انگلستان تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اہلیہ مقبول احمد ناصر صاحب امید سے ہو گئیں۔ چینی خواتین کو اس بات سے آگاہ کر دیا گیا۔ کیونکہ دسمبر 1984ء میں اس وفد نے واپس چائنہ چلے جانا تھا۔ اس عرصہ میں کئی مرتبہ چائنیز خواتین محترمہ رفعت پروین صاحبہ کی خیرت دریافت کرنے گھر تشریف لائیں۔ بعض افراد جن کو اس بات کا علم تھا کے چائنہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے دعا کے ذریعہ لڑکے کی پیدائش کا نشان مانگا ہے تو بعض نے مشورہ دیا کہ حکیم نظام جان صاحب کا نسخہ برائے نرینہ اولاد استعمال کیا جائے۔ ایک بزرگ دوست یہ دوائی لے بھی آئے۔ مگر محترمہ رفعت پروین صاحبہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ یہ بچہ حضور انور کی دعاؤں کے طفیل ہی پیدا ہوگا میں کوئی دوائی استعمال نہیں کروں گی۔

دسمبر 1948ء میں یہ وفد واپس چین چلا گیا اس وعدہ کے ساتھ کہ بچے کی پیدائش سے ان کو فوری آگاہ کیا جائے گا۔ خداتعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی دعاؤں کی قبولیت کا شرف عطا فرمایا اور 6 فروری 1985ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ محترم عثمان چینی صاحب فوراً لاہور پہنچے اور فرمایا کہ سب سے پہلے حضور انور کو اطلاع کی جائے اور ان کے جواب کی روشنی میں چائنیز وفد کے ارکان کو مطلع کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کے جواب میں 16 مارچ 1985ء کو تحریر فرمایا:

آپ کا ایمان افروز خط پڑھ کر دل کو بہت مسرت ہوئی۔ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ قبولیت دعا کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچہ کو قرۃ العین بنائے اور احمدیت کا خادم بنائے۔

الحمد للہ یہ تو خداتعالیٰ نے China کے لئے محبت بتائی ہے۔ ان سے کہو کہ زندہ خداتعالیٰ کا زندہ نشان ہے۔ لیکن ہمیں ڈر ہے کہ تمہارا نفس اب بھی بہانے بنائے گا۔ لیکن اب خدا کے سامنے جواب دہ ہو گے۔......بچہ کو چوم کر میرا پیار دیں۔

بچے کی دادی جان محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے بچے کا نام عثمان چینی صاحب کے نام پر رکھنے کی حضور انور سے درخواست کی جو قبول کر لی گئی۔ بچے کا نام عثمان مقبول رکھا گیا ہے۔

☆..................☆..................☆

امراض زنانہ ومردانہ، امراض معدہ وامعاء،
ہیپاٹائٹس بلڈ پریشر، ذیابیطس کا بفضلہ تعالیٰ شافی علاج
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
047-6211538

میرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے ۔۔۔ تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے ۔۔۔ زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے ہر آن، ہر لمحہ ہر پل دعا گو ہیں

ممبرات مجلس ایوان توحید

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

فوزی ڈیکوریشن سنٹر
مسہری کا سامان، کار سجاوٹ تازہ پھولوں کے بوکے گلدستے ہار پتیاں، زیورسیٹ، ڈسپوزایبل ورائٹی کپ، چائے، پلیٹ، چمچ دستیاب ہیں۔
پروپرائیٹر: بشیر الدین
03336714528
047-6214267

Abdul Hayee
Crescent Books & Uniform Shop
A Complete School Shop
2- Khan Market Near Hafiz Sweets Huma Block Main Road, Allama Iqbal Town, Lahore. PH:0423-7802419, Cell:0333-4554837

اپنا آپٹیکل سنٹر
(اپنا چشمہ سنٹر)
نظر کی عینک ڈاکٹر کے نسخہ جات کے عین مطابق تیار کی جاتی ہے دفتر سکول کالج کے لئے خصوصی رعایت ہے
کالج روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
پروپرائیٹر: میاں سہیل احمد
0336-7963067

تمام بینکوں سے لیزنگ کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہر قسم کی نئی گاڑیاں کیش اور لیزنگ پر دستیاب ہیں۔
قائم شدہ 1968ء
لطیف موٹرز
22 کوئینز روڈ لاہور

فیکس: 042-36368962
فون آفس: 042-36368961-36371281-36374548
Email:latifmotors@yahoo.com
طالب دعا: عامر لطیف ابن میاں عبداللطیف

UMER ISLAM
Cloth House
Better Then Best Fabrics in All Over
G.N.TEX
Fabrics International
Gole Cloth Bazar Fsd
Tel: 041-2643666
Mob: 0321- 2643666
Mob: 0324-7789044

وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بناتی
دیکھو تو اثر آ کے ذرا اس کی دعا کا

ہم پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

منجانب: شیخ علی اصغر

دکان نمبر P-119 مکی مارکیٹ عثمانیہ بازار فیصل آباد

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے میرے پیارے آج
شور محشر تیرے کوچہ میں مچایا ہم نے
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کہ یار

ہم پیارے آقا اور پوری دنیا میں بسنے والے تمام احمدی احباب کی درازی عمر اور صحت وسلامتی کے لئے دعا گو ہیں

امیر ضلع وارا کین عاملہ ضلع بہاولنگر

مرے مولیٰ مری یہ اک دعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے

ہم پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں نیز حضور انور کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست

منجانب:۔

امیر ضلع وضلعی عاملہ ضلع شیخوپورہ

قدسیوں میں تذکرہ ہے حضرت مسرور کا
ہے یہی نغمہ لبوں پہ ہر کہیں لیل ونہار
مرحبا اے آنے والے مرحبا صد مرحبا
رحمت وفضل وکرم کی بارشیں تجھ پر صدا

پیارے حضور کی صحت وسلامتی کے لئے دعا گو ہیں اور اطاعت خلافت میں ہی ہماری بقا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی مکمل اطاعت کی توفیق بخشے۔ (آمین)

منجانب: ممبرات عاملہ مجلس دارالذکر فیصل آباد

سوچا دعا فاتحہ کو پڑھ کے باادب　　کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی　　اس کے حبیب نے بھی پڑھائی دعا یہی

لائل پور۔فیصل آباد کا پرانا نام ہے　　ہوزری کی دنیا میں بلند مقام ہے

لائل پور

ہوزری سٹور

طالب دعا: چوہدری منور احمد ساہی

کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد: 0412619421

FAMOUS IN WOMEN AND INFANTS TREATMENT

حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم) کا مشہور دواخانہ مطبِ حمید (رجسٹرڈ)

1911 to 2016
خدمت کے
106 سال

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارے ہاں ان امراض کا مکمل علاج ہوتا ہے۔

- اولاد کا نہ ہونا
- پیدا ہو کر فوت ہو جانا
- امید کا نقصان
- لڑکے نہ ہونا
- اندرونی کمزوری، خرابیاں
- بچوں کا سوکھا پن

برانچیں

فیصل آباد: عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P234 فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011

ربوہ: (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک ☆ مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755, 6212855 موبائل: 0300-6451011

راولپنڈی: NW-741 دکان نمبر 1، کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ، سید پور روڈ راولپنڈی۔ فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280

سرگودھا: 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011

لاہور: شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن واپڈا، مین روڈ گلشن راوی لاہور۔ فون: 042-37411903 موبائل: 0302-6644388

ہارون آباد: ضیاء روڈ ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔ فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470088

ملتان: حضوری باغ روڈ، پرانی کوتوالی ملتان۔ فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099

ہیڈ آفس: مطبِ حمید (رجسٹرڈ) مشہور دواخانہ پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ، جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel: 055-3891024-3892571,
Fax: +92-55-3894271,
E-mail: mata_e_hameed@yahoo.com

سب آفس: مطبِ حمید (رجسٹرڈ) گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4218534, 4219065
Cell: 0300-9644528, 0300-6408280
E-mail:matabhameed@live.com

خدمت دین کو اِک فضل الٰہی جانو
اِس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

طالب دُعا: لجنہ اماء اللہ ضلع فیصل آباد

محمود خدائے لَم یزل سے ہر وقت یہی میری دعا ہے
اس شخص کو شاد رکھے ہر دم جو دین قویم پر فدا ہے

ہم پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

منجانب:
صدر لجنہ ضلع و اراکین عاملہ ضلع شہر و مجالس ضلع سیالکوٹ

ہماری دعا ہے کہ الفضل کی روحانی نہر سے ساری دنیا ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہے اور ادارہ الفضل ہمیشہ جماعت کی تربیت اور بنی نوع انسان کی فلاح میں اپنا کردار ادا کرتا رہے۔

ہم اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں

جاوید علی کھوڑو مینیجر نواز آباد ایگریکلچر فارم ضلع حیدر آباد

مالکان: چوہدری محمد خالد صاحب (مرحوم) ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
چوہدری محمود نواز صاحب ابن مکرم چوہدری شاہنواز صاحب
چوہدری منیر نواز صاحب ابن مکرم چوہدری شاہنواز صاحب
چوہدری محمد نعیم صاحب ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب
چوہدری محمد عثمان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد خالد صاحب

ائمۃ الکفر کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی بعض خاص دعائیں

ابن رشید

آنحضرت ﷺ کو غالب آنے کے لئے جو ہتھیار اپنے رب کی طرف سے عطا کئے گئے ان میں سے سب سے قوی اور عظیم ہتھیار دعا کا ہتھیار تھا۔ انہی دعاؤں کے ذریعہ آپؐ نے دنیا کے دل بدلے۔ ہر مخالف کو مغلوب کیا اور ایک ایسا انقلاب عظیم برپا کیا جس کی نظیر اس خاکدان عالم پر نہیں ملتی۔

آپؐ نے اپنوں کے لئے بھی دعائیں کیں اور غیروں کے لئے بھی۔ دوستوں کے لئے بھی دعائیں کیں اور دشمنوں کے لئے بھی۔ ظالموں کے لئے بھی دعائیں کیں اور مظلوموں کے لئے بھی اور ان دعاؤں کو انتہا تک پہنچا دیا۔ لیکن بعض لوگ ایسے بھی تھے جو ظلم وسفاکی میں حد سے بڑھ گئے تھے۔ انہوں نے ضمیر انسانی کا گلا گھونٹ دیا۔ بے گناہ اور معصوم انسانوں کو عذاب میں مبتلا کر دیا۔ انہوں نے ہدایت کے سارے دروازے اپنے اوپر بند کر لئے اور ہزاروں انسانوں کو ہدایت سے روکنے کا موجب بن گئے۔ تب آنحضرت ﷺ نے اللہ کے حکم سے ان کے لئے بدعا کی۔

چنانچہ ان ظالموں کی ہلاکت دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن گئی اور ہدایت کے دروازے ان پر کھل گئے۔ تاہم آنحضرت ﷺ کی بھرپور زندگی میں سے خدائی حکم کی تعمیل میں گزرنے والے ان چند لمحوں کو چھوڑ کر آنحضورؐ کی ساری زندگی عفو سے عبارت تھی اور آپؐ کی رحمت کا پہلو ہی بہت نمایاں اور غالب دکھائی دیتا ہے۔

اب میں اس کی چند مثالیں بیان کرتا ہوں۔ مکہ میں حضرت اقدس نبی اکرم ﷺ اور آپؐ کے صحابہؓ کو بے انتہا دکھوں کا نشانہ بنایا گیا۔ کون سا ظلم تھا جو نہ توڑا گیا۔ کون سا درد تھا جس کی چکی سے آپؐ جبراً نہ گزارے گئے۔ کون سی تکلیف تھی جو روا نہ رکھی گئی ہو۔ لیکن آپؐ کامل صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہے اور ان کے لئے اپنے رب سے ہدایت طلب کرتے رہے۔ مگر ائمۃ التکفیر کے لئے ہدایت مقدر نہ تھی۔ وہ وحشت و بربریت میں بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ وہ وقت آن پہنچا کہ رسولؐ اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے خلاف بدعا کی اجازت دی گئی اور آپؐ نے نام لے لے کر ان سے نجات پانے کے لئے بدعا کی۔

ائمۃ الکفر کے نام

چنانچہ صحیح بخاری میں اس واقعہ کا تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کعبہ کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے اور چند رؤسائے مکہ آپؐ کے گرد کھڑے تھے۔ ابوجہل ان لوگوں کے ساتھ مل کر رسولؐ اللہ کو کوئی نئی اذیت پہنچانے کے لئے مشورہ کرنے لگا۔ چنانچہ طے پایا کہ مکہ کے باہر جو اونٹنی ذبح کی گئی تھی اس کی اوجھڑی لائی جائے اور رسولؐ اللہ پر ڈال دی جائے۔ عقبہ بن ابی معیط کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا۔ چنانچہ وہ اوجھڑی لے کر واپس آیا اور جب رسولؐ اللہ سجدہ میں گئے تو ان ظالموں نے وہ اوجھڑی رسولؐ اللہ کی پشت مبارک پر رکھ دی اس کے بوجھ کی وجہ سے رسولؐ اللہ سجدہ سے سر نہ اٹھا سکتے تھے اور کافی دیر تک اسی تکلیف میں مبتلا رہے۔ اتنی دیر میں حضرت فاطمہؓ کو اس کی اطلاع ملی وہ دوڑی ہوئی آئیں بڑی مشکل سے اوجھڑی رسولؐ اللہ کی پشت سے ہٹائی اس وقت بے اختیار ان کی زبان سے ان ظالموں کے لئے بددعائیں نکل رہی تھیں۔

یہ وہ ظلم کی انتہا تھی جو جان لیوا تھی اور عبادت الٰہی میں روک اور تکلیف کا موجب تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے آپؐ نے ان رؤسائے قریش کے خلاف بدعا کی۔ آپؐ نے عرض کیا۔

اللهم عليك الملا من قريش ......

(بخاری کتاب الجہاد باب الدعا علی المشرکین وکتاب الانبیاء باب مالقی النبی ﷺ واصحابہ بن المشرکین بمکۃ)

یعنی اے اللہ قریش کے ان سرداروں پر گرفت فرما اور پھر آپ نے ان کے نام لئے جو یہ تھے۔ ابوجہل، عتبہ بن ربیعۃ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے تین دفعہ یہ الفاظ فرمائے۔

اللّٰهم عليك بقريش۔ اللّٰهم عليك بقريش۔ اللّٰهم عليك بقريش۔

اور پھر نام لئے یعنی اے اللہ قریش کے ان رؤسا کو ہلاک کر، ہلاک کر، ہلاک کر۔

درد دل سے نکلی ہوئی یہ آہ بدر کے دن قبولیت کا پھل لے کر آئی اور تمام جہان کے لئے عبرت کا نشان بن گئی۔ چنانچہ بدر کی جنگ میں قریش مکہ پر جو عظیم قیامت ٹوٹی اس نے مکہ کے گھر گھر میں ماتم برپا کر دیا قریش کے مقتولین میں یہ لوگ بھی شامل تھے جن کو نام بنام رسولؐ اللہ نے اللہ کی عدالت میں سزا کے لئے پیش کیا تھا اور اللہ نے آپؐ کو اس کی قبولیت کی بشارت بھی دی تھی۔

جب آپؐ نے بدر کے میدان میں لشکر کفار کو دیکھا تو صحابہؓ سے فرمایا کہ آج مکہ نے اپنے جگر گوشے تمہارے سامنے نکال کر پھینک دیئے ہیں۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد دوم ص 269)

پھر آپؐ دعا کے لئے اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ بڑے درد والحاح سے دعا کی دعا کے بعد آپؐ خیمہ سے باہر آئے۔ میدان جنگ کا معائنہ فرمایا۔ مختلف جگہوں پر نشان لگائے اور فرمایا:

یہاں پر فلاں کافر سردار مرا پڑا ہوگا اور اس جگہ فلاں کافر سردار کی لاش ہوگی اور اس جگہ فلاں کافر سردار کا جثہ ہوگا۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ بدر)

صحابہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ میں جس جس کے لئے بدعا کی تھی اور جنگ سے پہلے جس جس جگہ نشان لگائے تھے خدا کی قسم انہی جگہوں پر ان کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور دن چونکہ سخت گرم تھا اس لئے ان کی لاشوں کے حلیئے بگڑ گئے تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب دعاء النبی علی کفار قریش)

ایک اور روایت کے مطابق رسولؐ اللہ نے جنگ سے پہلے یوں دعا کی کہ

اے میرے اللہ یہ قریش تکبر اور غرور کے نشہ میں مست آئے ہیں یہ تیری مخالفت کرتے ہیں۔ اے میرے اللہ اب میری وہ مدد فرما جس کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور آج کی صبح ان کی ہلاکت کے سامان فرما۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 273)

یہی وہ دردمندانہ دعائیں تھیں جنہوں نے جنگ کا پانسہ پلٹ دیا اور وہ جو سب سے آگے بڑھا ہوا تھا یعنی ابوجہل اس کا انجام سب سے عبرتناک ہوا۔ وہ دو نوعمر لڑکوں حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کے ہاتھوں قتل ہوا اور اس کی آخری خواہش بھی پوری نہ ہوئی۔ جنگ کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ میدان جنگ کا جائزہ لے رہے تھے کہ ابوجہل پر نظر پڑی وہ آخری سانس لے رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا تیری کوئی آخری خواہش؟ اس نے کہا میری گردن لمبی کر کے کاٹنا۔

حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی چھاتی پر پاؤں رکھا اور داڑھی پکڑ کر سر کے پاس سے اس کی گردن کاٹ لی۔ اس طرح اس کی آخری خواہش بھی پوری نہ ہوسکی۔ (سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 288)

تاریخ میں یہ بھی لکھا ہے کہ دوران جنگ رسولؐ اللہ نے ریت اور کنکر کی ایک مٹھی اٹھائی اور اسے کفار کی طرف پھینکا اور جوش کے ساتھ فرمایا۔

شاهت الوجوه! دشمنوں کے منہ بگڑ جائیں۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد 2 ص 280)

یہ مٹھی بھری ریت اور کنکر ایک تند و تیز آندھی میں ڈھل گئے اور کفار کا غرور خاک میں مل گیا اور مکہ میں صف ماتم بچھ گئی اور گھر گھر سے بین کی آوازیں آنے لگیں۔ کتنی سچائی ہے آنحضرت ﷺ کے کلام میں کہ

اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين اللّٰه حجاب۔

(جامع ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی دعوۃ المظلوم)

مظلوم کی بددعا سے بچ۔ کیونکہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی روک حائل نہیں ہے۔

ایک ماہ مسلسل بددعا

ایک اور موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے بعض قبائل کے خلاف پورا ایک ماہ نماز میں رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد مسلسل بددعا کی۔

یہ واقعہ بئر معونہ کے نام سے مشہور ہے۔ جنگ احد کے بعد مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے جو منصوبے بنائے گئے۔ ان میں یہ واقعہ زبردست اہمیت رکھتا ہے۔ تفصیل یہ ہے کہ قبائل رعل اور ذکوان وغیرہ (جو مشہور قبیلہ بنی سلیم کی شاخ تھے) کے چند لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کر کے درخواست کی کہ ہماری قوم میں سے جو لوگ اسلام کے دشمن ہیں ان کے خلاف ہماری امداد کے لئے چند آدمی روانہ کئے جائیں۔ مراد غالباً یہ تھی کہ ہمیں دین سکھائیں اور ہمیں منظّم کریں۔

آنحضرتؐ نے صفر 4 ہجری میں منذر بن عمروؓ انصاری کی امارت میں صحابہؓ کی ایک پارٹی روانہ فرمائی یہ لوگ عموماً انصار تھے اور تعداد میں ستر تھے اور قریباً سارے کے سارے قاری یعنی قرآن خوان تھے۔ یہ لوگ دن کے وقت جنگل کی لکڑیاں جمع کر کے ان کی قیمت پر گزارا کرتے اور رات کا بہت سا حصہ عبادت میں گزارتے تھے۔ جب یہ لوگ اس مقام پر پہنچے جو ایک کنویں کی وجہ سے بئر معونہ کے نام سے مشہور تھا تو ظالموں نے دھوکے سے اس قلیل اور بے بس جماعت پر حملہ کر دیا مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو انہیں بتایا کہ ہم ہرگز تم سے لڑنے کے لئے نہیں آئے مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور ایک ایک کر کے ظالمانہ طور پر سب کو شہید کر دیا۔

حفاظ قرآن، نمازی اور تہجد گزار مسجد کے ایک کونے میں بیٹھ کر اللہ کا نام لینے والے اور پھر غریب مفلس جن کو ان ظالموں نے دین سیکھنے کے بہانے اپنے علاقہ میں بلایا اور جب مہمان کی حیثیت سے ان کے وطن میں پہنچے تو ان کو نہایت بے رحمی کے ساتھ تہ تیغ کر دیا۔ آنحضرت ﷺ کو ان معصوم لوگوں پر ظلم وستم کا انتہائی دکھ پہنچا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس خبر کے آنے کی تاریخ سے برابر تیس دن تک ہر روز صبح کی نماز کے قیام میں یا رکوع کے بعد کھڑے ہو کر نہایت گریہ و زاری کے ساتھ قبائل رعل ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان کا نام لے لے کر بددعا کی۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع)

اس قسم کا واقعہ غالباً رسولؐ اللہ کی زندگی کا منفرد واقعہ ہے۔ ان بے گناہ صحابہؓ کی المناک شہادت پر

آپ کا دل اس درد سے تڑپا ہے کہ بے اختیار درد ناک دعاؤں میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ یہ درد اپنے لئے نہیں تھا ان مبلغین کے لئے تھا جو سب کچھ قربان کرکے آپ کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے تھے۔ تبلیغ حق کو روکنے کی یہ کوشش اللہ کے غضب کو بھڑکاتی چلی گئی۔

جنگ احزاب میں آنحضرتؐ کی بددعا

آنحضرت ﷺ کی بددعا کا تیسرا تاریخی واقعہ جنگ احزاب سے تعلق رکھتا ہے۔ سارا عرب متحدہ قوت کے ساتھ مدینہ پر پل پڑا۔ محاصرہ کی کیفیت طول پکڑ گئی۔ مٹھی بھر مسلمان خندق کی حفاظت کے لئے دیوانہ وار دوڑتے پھر رہے تھے۔ ایک دن محاصرین نے یہ وطیرہ اختیار کیا کہ ایک ہی وقت میں مختلف دستوں میں تقسیم ہوکر مختلف موقعوں پر زور ڈال دیتے اور پھر ایک جگہ سے ہٹ کر یکلخت دوسری جگہ پر جا کودتے اور بالآخر اپنی طاقت کو جمع کرکے کمزور ترین مقام پر حملہ آور ہوتے اور خندق کو عبور کرنے کی کوشش کرتے۔ یہ حالت سارا دن جاری رہی۔ مسلمانوں کی قوت بہت قلیل تھی۔ اس لئے سارا دن مسلسل طور پر مصروف رہنا پڑا۔ اس دن کے مقابلہ کی سختی اور مسلسل مصروفیت کی وجہ سے مسلمان اپنی نمازیں بھی ادا نہ کرسکے۔ چنانچہ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا اور دشمن کا بیشتر حصہ آرام کرنے کے لئے اپنے کیمپ کی طرف لوٹ گیا۔ اس وقت صحابہؓ نے جمع ہوکر رسول اللہ کی اقتداء میں دن کی نمازیں پڑھیں۔ اس وقت رسول اللہ نے کفار پر لعنت بھیجتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ہمیں نمازوں سے روکا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پیٹوں اور قبروں کو جہنم کی آگ سے بھر دے رسول اللہ کے الفاظ یہ ہیں۔

ملأ اللّٰہ علیھم بیوتھم وقبورھم ناراً

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ الخندق)

بعض روایات میں صرف عصر اور بعض میں ظہر وعصر کے بے وقت ہوجانے کا ذکر ہے لیکن یہ بات بالبداہت ثابت ہوتی ہے کہ عبادت پر حملہ رسول اللہ کسی صورت برداشت نہ کرسکتے تھے۔ آپؐ نے کفار کے خلاف اس لئے بددعا نہیں کی کہ وہ آپ کو قبول نہیں کرتے یا جنگ کرتے ہیں بلکہ صرف اس لئے کہ

شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطیٰ

انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ کی بروقت ادائیگی سے محروم کیا ہے۔

انہی تکلیف دہ ایام میں آپؐ نے یہ بددعا بھی کی ہے۔

اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وانصرنا علیھم وزلزلھم

(مسند احمد)

یعنی اے اللہ جس نے مجھ پر قرآن نازل کیا ہے جو بہت جلدی اپنے بندوں سے حساب لے سکتا ہے۔ یہ گروہ جو جمع ہوکر آئے ہیں ان کو شکست دے اے اللہ ان کو ناکام و نامراد کر اور ہمیں ان پر غلبہ دے۔ اے اللہ ان کو اچھی طرح ہلا دے۔

یہ دعا اس طرح بھی آئی ہے۔

اللھم منزل الکتاب مجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیھم

(بخاری کتاب الجہاد باب لاتمنو القاء العدو)

یعنی اے اللہ جس نے قرآن نازل کیا ہے اے وہ ذات جو بادلوں کو چلاتی ہے اے وہ وجود جو لشکروں کو شکست دیتا ہے تو کفار کے اس لشکر کو بھی زیروزبر کردے اور ہمیں ان پر فتح و نصرت عطا کر۔

چنانچہ انہی دعاؤں کے نتیجہ میں وہ آندھی اٹھی جو نمونہ قیامت بن کر آئی اور کفار کے لشکر میں کھلبلی مچادی۔ آگ کے الاؤ بجھ گئے جو ان کے نزدیک نحوست کی علامت تھی اور مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا ایک اور نمونہ دیکھا۔

شدید ظالموں کے خلاف بددعا

وہ کفار جو ظلم کی حد کر دیتے تھے۔ ان کے خلاف آنحضرت ﷺ نے بددعا کی حضرت سلمہ بن ہشامؓ حضرت ولید بن ولیدؓ، حضرت عیاش بن ابی ربیعہؓ ایمان لے آئے۔ تو قریش نے انہیں ہجرت کرکے مدینہ جانے کی اجازت نہ دی اور قید کر دیا۔ یہ غالباً صلح حدیبیہ کے بعد کا واقعہ ہے۔ رسول اللہ نے ان مظلوموں کے حق میں دعا کی اور ظالموں کے خلاف بددعا کی۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا:

اللھم انج سلمۃ بن ھشام اللھم انج الولید بن الولید اللھم انج عیاش بن ابی ربیعۃ۔ اللھم انج المستضعفین من المؤمنین۔ اللھم اشدو طاتک علی مضر اللھم سنین کسنی یوسف

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الدعا علی المشرکین)

یعنی اے اللہ سلمہ بن ہشام ولید بن ولید اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کفار کی قید سے نجات عطا فرما۔ اے اللہ بے بس مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ تو مضر قبیلہ پر سخت گرفت کر اے اللہ تو ان پر ویسا ہی قحط نازل کر جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں قحط پڑا تھا۔

یہ بددعا آپؐ نے کئی روز نماز عشا کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑے ہوکر کی۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات۔ باب الدعاء علی المشرکین)

احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بددعا آپؐ نے مختلف مواقع پر کی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں کفار قریش شدید قحط اور بدحالی کا شکار ہوگئے حتیٰ کہ مردار اور ہڈیاں کھانے کی نوبت آگئی اور لوگ فاقوں سے مرنے لگے تب ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ

اے محمدؐ تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ خدا سے دعا کرو کہ اسے بچالے اس پر اس رحمت مجسم نے فوراً اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور خدائے محمدؐ نے محمدؐ کی سن لی اور قریش کو اس مصیبت سے نجات دی۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الدخان)

یہ تھا آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسوہ کہ جانی دشمنوں پر بھی اللہ کی غضبناک تقدیر کے نتیجہ میں جب مصیبت نازل ہوئی تو اس پر بھی آپؐ کا دل تڑپ اٹھا اور دعا کے لئے بے قرار ہوگئے۔

پس وہ کیسے بدبخت لوگ تھے جنہوں نے اس محبت کے پیکر کو بددعا کرنے پر مجبور کردیا۔

جنگ احد کا واقعہ

انہی واقعات میں سے ایک واقعہ احد کا بھی ہے۔ جب آپؐ کو شہید کردینے کی ہرممکن کوشش کی گئی۔ آپؐ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اس موقعہ پر آپؐ نے فرمایا:

اشتد غضب اللّٰہ علی قوم فعلو بنبیّہ

(بخاری کتاب المغازی باب ما اصاب النبی من الجراح یوم احد)

یعنی اس قوم پر اللہ کا غضب بھڑکے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے اور آپؐ اپنے دانتوں کی طرف اشارہ کرتے تھے۔

اس موقعہ پر آپؐ نے بعض کا نام لے کر بھی ان پر لعنت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد کھڑے ہوکر خدا سے عرض کرتے۔

اللھم العن فلانا و فلانا وفلانا

اے اللہ فلاں فلاں پر لعنت کر۔

(بخاری کتاب المغازی باب لیس لک من الامر شیٔ)

کسریٰ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا

کسریٰ شاہ ایران کو آپؐ نے تبلیغ کے لئے خط لکھا تو اس نے اسے پھاڑ کر ریزہ ریزہ کردیا۔ آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ (بخاری)

تاریخ شاہد ہے دنیا کی عظیم الشان سلطنت کے بارہ میں یہ دعا کس طرح حیرت انگیز طور پر قبول ہوئی کہ چند ہی سالوں میں سلطنت کسریٰ کے ایوان میں ایسا انتشار اور تزلزل برپا ہوا کہ شاہان کسریٰ اندرونی خلفشار کا شکار ہوکر ہلاک ہوئے اور یہ سلطنت رفتہ رفتہ نابود ہوکر رہ گئی۔

مخالفین کا بدانجام

عتبہ بن ابی لہب جب اپنی فتنہ پردازیوں اور شرانگیزیوں سے باز نہ آیا تو آپؐ نے دعا کی کہ اے اللہ اس پر کوئی کتا مسلط کردے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جنگل میں ایک شیر اس پر حملہ آور ہوا اور اسے ہڑپ کرگیا۔ (مستدرک حاکم و بیہقی)

ایک اور معاند حکم بن ابی العاص سر کی جنبش اور آنکھ کے اشاروں سے آنحضرت ﷺ کا تمسخر اڑاتا تھا۔ آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا خدا کرے اسی طرح ہو جاؤ۔ اس پر ایسا رعشہ طاری ہوا کہ آخری سانس تک اسی طرح مرا کہ آنکھوں کو حرکت دیتے دیکھا گیا۔

(بیہقی)

رسول خدا کی قبولیت دعا کا ایک جلالی نشان بھی قابل ذکر ہے بنونجار سے ایک عیسائی شخص مسلمان ہوا اور سورۃ البقرہ اور آل عمران بھی یاد کرلی (لکھنا پڑھنا جانتا تھا) نبی کریم ﷺ کی وحی بھی لکھنے لگا مگر کچھ عرصہ بعد مرتد ہوکر عیسائی ہوگیا اور یہود سے جاملا اور وہ اس سے بہت خوش ہوئے وہاں جا کر یہ شخص دعویٰ کرنے لگا کہ محمد ﷺ کو تو کچھ نہیں آتا میں ہی تھا جو لکھ کر دیا کرتا تھا۔ اس پر یہود نے اسے اور عزت دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ عیسائی کسی خاص سازش کے لئے بھیجا گیا تھا اور مقصد یہود کے اس طائفہ کی طرح یہ تھا کہ صبح مسلمان ہوکر شام کو انکار کر دو تا کہ مسلمان بھی بدظن ہوکہ پھر جائیں چونکہ اب وہ شخص وحی الٰہی کو اپنی طرف منسوب کر رہا تھا اس لئے رسول کریمؐ نے حق و باطل کے لئے خدا تعالیٰ سے خاص نشان طلب کیا اور دعا کی کہ اے اللہ! اس شخص کو عبرت کا نشان بنا۔ یہ دعا اس طرح قبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے جلد ہی اس شخص کو ہلاک کر دیا۔ چنانچہ اسے دفن کردیا گیا مگر خداتعالیٰ نے اسے عبرت ناک نشان بنانا تھا۔ صبح ہوئی تو دنیا نے یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھا کہ زمین نے اسے قبر سے نکال باہر پھینکا۔ عیسائی کہنے لگے کہ یہ کام محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا ہے کہ اس شخص کے مرتد ہونے کی وجہ سے انہوں نے اس کی قبر کھود کر نعش نکال باہر پھینکی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے دوبارہ دفن کردیا اور اس دفعہ قبر اتنی گہری کھودی جتنا وہ کھود سکتے تھے لیکن اگلی صبح پھر یہ عجیب ماجرا دیکھنے میں آیا کہ اس کی نعش زمین سے باہر پڑی تھی۔ عیسائیوں نے پھر وہی اعتراض دہرایا کہ یہ مسلمانوں کا کام ہے۔ چنانچہ اس دفعہ انہوں نے انتہائی گہرا گڑھا کھودا مگر زمین نے تیسری مرتبہ بھی اسے قبول نہ کیا اب عیسائیوں نے سمجھ لیا کہ یہ انسان کے ہاتھوں کا کام نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کی نعش کو دو چٹانوں کے درمیان رکھ کر اوپر پتھر پھینک دیئے۔

(مسلم کتاب المنافقین)

پس بہت ہی بدقسمت تھے وہ لوگ جن پر رسول خدا نے لعنت کی ہو اور ان کے خلاف بددعا کی ہو۔ یہ بات مدنظر رہے کہ رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپؐ محبت اور رحمت اور شفقت کا عظیم ترین پیکر تھے۔ آپؐ کی دعائیں تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا خزانہ ہیں لیکن جیسے آپ نے مجبور ہوکر تلوار اٹھائی اور دنیا کو ظالموں سے بچایا اسی طرح نوع انسانی ہی کے مفاد میں وہ بددعائیں بھی ہیں جو آپؐ نے گہری تاریکی اور بے بسی اور بنیادی مذہبی اور انسانی حقوق سے محرومی پر ظالموں

کے لئے کیں مگر پیار کا چشمہ کبھی سست نہیں پڑا۔ یہ بددعائیں اذن الٰہی سے تھیں ورنہ ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے آپؐ سے کسی پر بددعا کرنے کی درخواست کی تو رسولؐ اللہ نے ناراض ہوکر فرمایا میں دنیا میں لعنت کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب من لعنۃ النبی ﷺ)

لیکن جب اللہ کی طرف سے حکم ہوا تو آپؐ نے بددعا بھی کی۔ فرماتے ہیں:

امرنی ربی عز و جل ان العن قریشاً مرتین فلعنتھم

(مسند ابن حنبل جلد 4 ص 387)

میرے رب نے مجھے حکم دیا کہ میں قریش پر دو دفعہ لعنت کروں سو میں نے لعنت کی۔

گویا کہ آنحضرتؐ کی بددعا کا فعل بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حکم اور رضا کے تابع تھا جس طرح آنحضورؐ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک ثانیہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور احکام باری کی اطاعت کا اعلیٰ ترین نمونہ تھا لیکن آپؐ کی رحمت کا پہلو آپؐ کے خدا کی طرح آپؐ کے غضب پر ہمیشہ غالب رہا اور غضب کے چند قطروں کو رحمت کے اس سمندر سے کوئی بھی نسبت نہیں جس پر مزید موسلا دھار بارش آسمان سے پڑ رہی ہو اور زمین سے بیشمار دریاؤں کے دھارے اس میں داخل ہو رہے ہوں۔

لیکن اعتدال اور توازن آپؐ کی زندگی کا ایک خاص پہلو ہے۔ آپؐ کی پیش کردہ تعلیم کسی پہلو کی طرف جھکی ہوئی نہیں بلکہ عین فطرت انسانی اور قانون قدرت اور صفات الٰہیہ کے مطابق ہے۔ بہت ہی عظیم ہے اس کائنات کا خدا اور انسانوں میں سب سے اعلیٰ و برتر ہے محمد مصطفیٰ ﷺ۔

IBRAHIM ابراہیم کلاتھ ہاؤس

مین بازار ڈسکہ 052-6612411

ہمارے ہاں جینٹس اینڈ لیڈیز کپڑوں کی ورائٹی دستیاب ہے

پروپرائٹر

پاشا اللہ خان 0301-6310404

راحیل احمد عرف چاند 0300-6447655

رحمان احمد 0301-6167597

Ahmad Homoeo Clinic

Specialist Skin Liver & Chronic Diseases

H.Dr. Mirza Munawar Mehmood D.H.M.S, R.H.M.P

♦ Skype:homoeo dr munawar

♦ E-mail:homoeo_dr.munawar@yahoo.com

♦ Mob:0333-6531650 ناغہ بروز جمعہ

Rex City opp Zahoor Plaza, Qabristan Chowk, Satiana Road, Faisalabad

AHMAD MONEY CHANGER

PREMIER Exchange Co,"B" PVT. LTD.

We Deal in All Foreign Currencies

You are always Wel come to:

PREMIER EXCHANGE CO. 'B' PVT. LTD State Bank Licence No.11

Director Ch. Aftab Ahmad ,Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh

Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore

Tell: 35757230, 35713728, 35713421,35750480

E-mail:premier_exchange@yahoo.com Website: www.premierexchange.webs.com

Kashif Travels

Govt Lic # 2346

All Kinds of Domestic & International AIR Lines Tickets

Excellent Service/Ecnomical Rates

Sole پروپرائیٹر:

Zubair Ahmad Malik

Mob:0321-8484173

Ph:042-36361202

042-36280676

E-mail:Kashiftravel@hotmail.com

38 Naqi Arcade Mall Road Lahore

عرفان الیکٹرونکس

ہمارے ہاں UPS، LED اور ڈش انٹینا کی ورائٹی دستیاب ہے نیز پرانے UPS اور ڈش انٹینا کی خرید و فروخت و مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

پروپرائیٹر عرفان احمد 0300-6259313 0344-6256313

عقب فہد پلازہ نزد گورنمنٹ کمیونٹی گرلز کالج شادیوال گجرات

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

فرنچائز Vfone EVO

DSL کی بکنگ کروائیں VFone موبائل میں بھی دستیاب Brandband Vfone ـ EVO

کے ساتھ ہر وقت ہر جگہ دوران سفر یا گھر پر MTA کی تیز ترین EVO انٹرنیٹ کی سہولت کے ساتھ

New wingle wifi 9.3 mbps speed kay sath

عبداللہ ٹیلی کام

حافظ آباد نزد ڈاکٹر ناصر میڈیکل کمپلیکس جلال پور روڈ حافظ آباد

چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو)

0333-8277774

0334-4447486

Office:054-7425557

Fax:054-7523391

Email:ejaz_abdullahtelecom@hotmail.com

ربوہ میں اعلیٰ کوالٹی، معیار، ورائٹی اور مناسب دام کے شوز کا مرکز

مس کولیکشن شوز

MISS COLLECTION SHOES

مردانہ، زنانہ اور بچوں کے ہر قسم کے شوز بازار کی نسبت بارعایت حاصل کریں

گرینڈ سیل میلہ کے ذریعہ اب بہترین شوز ہر گھر میں موجود

پروپرائیٹرز: عبدالغفور نسیم، عطاء القدوس عمر

مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

فون نمبرز: 0323-4242399,0300-4242399, 047-6215344

Email:aqomer@hotmail.com

Nasir Dawakhana

NASIR ناصر

دوا ۔ بیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو ۔ ب کرتی ہے

اوقات کار

موسم گرما: صبح 8 بجے - دوپہر 1 بجے، شام 5 - رات 9 بجے

موسم سرما: صبح 9 بجے - دوپہر 1 بجے، سہ پہر 3 - شام 7 بجے

زوں کے اوقات میں دواخانہ بند رہتا ہے ۔ غہ ۔ وز جمعۃ المبارک

Gole Bazar, Rabwah, Tel:047-6211434,6212434

ربوہ میں اعلیٰ کوالٹی، معیار، ورائٹی اور منا ۔ دام کے شوز کا مر ۔

مس کولیکشن شوز

MISS COLLECTION SHOES

مردانہ، ز ۔ نہ اور بچوں کے ہر قسم کے شوز

زار کی نسبت ۔ رعا ۔ ۔ حاصل کریں

۔ ینڈ سیل میلہ کے ذریعہ اب بہترین شوز ہر گھر میں موجود

پ و پ ائیٹرز: عبدالغفور نسیم، ۔ ۔ ء القدوس عمر

مس کولیکشن اقصیٰ روڈ ربوہ

فون نمبرز: 0323-4242399,0300-4242399, 047-6215344

Email:aqomer@hotmail.com

چناب اینڈ کو

بیج مکئی و خالص معیاری زرعی ادویات خریدنے کے لئے تشریف لائیں

ڈیلرز زرعی ادویات

طالب دعا: شیخ عنایت اللہ و برادرز

فون: 00923007712343

کچہری بازار۔ چنیوٹ فون آفس: 047-6330978 فون رہائش: 047-6214110

ہمارے پ ۔ س Nas Gas کی تمام ورائٹی کمپنی ریٹ ۔ پ ۔ دستیاب ہے

نیز ا ۔ گیزر ہر سائز میں نہایت منا ۔ ریٹ ۔ پ ۔ دستیاب ہیں۔

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس

Authorized NAS Gas Deller

واشنگ مشین، کوکنگ رینج، چولہے، شیشہ ٹاپ، سٹیل ٹاپ کچن Hood،

ما ۔ ۔ و یو اون کی مکمل ورائٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔

ر ۔ ے روڈ ربوہ: 0322-7705720

بسم اللہ فیبرکس

لیڈیز کاٹن پ ۔ ٹ، لیلن پ ۔ ٹ، کھدر پ ۔ ٹ، مرینہ پ ۔ ٹ، لان پ ۔ ٹ

نیز ہر قسم کی ۔ م فینسی ورائٹی د ۔ تیاب ہے ر ۔ پ ۔ کارڈ ۔ تیاب ہے

پ و پ ا ۔ : ڈ و ۔ ادران چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ ۔ دالائیڈ بینک فون نمبر: 0300-7716468

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph: 021- 7724606 7724609

47- Tibet Centre M.A. Jinnah Road, KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606 7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

Widezone

INTERNATIONAL

IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS

SH. M. NAEEM-UD-DIN
C.E.O.
0321-6966696

SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178

P-94, Ashrafabad, Seheikhupura Road,
Near Muslim Commercial Bank, Faisalabad-Pakistan.
Tel: +92-41-8786595, 8786596 Fax: +92-41-8786597
Cell: +92-321-6966696 E-mail: ahmad@widezone.com
Web: www.widezone.com

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

سوچا دعا فاتحہ کو پڑھ کر یا رب کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی اس کے حبیب نے بھی پڑھائی دعا یہی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے ہر آن، ہر لمحہ ہر پل دعا گو ہیں۔

لجنہ اماء اللہ و اراکین عاملہ ضلع راولپنڈی

آندرے آس لینگویج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو
ہماری مفید مجرب دواؤں کی فہرست مفت حاصل کریں۔
قائم شدہ 1954ء
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:0476212434,6211434

کریسنٹ فیبرکس
سلے سلائے سوٹ۔ کراچی کی فینسی بوتیک۔ اور فینسی سوٹ کا مرکز نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: ولید احمد ظفر ولد مرتضیٰ احمد
0333-1693801

بکنگ جاری ہے
ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو
اب ایک نئے انداز میں
اب نئے انداز VIP کراکری، مکمل کارپٹ کے ساتھ
کوپا۔ ڈیرہ۔ کارپٹ۔ صوفہ کی ورائٹی کے ساتھ

الرفیع بینکوئیٹ ہال
فل ائیرکنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

رشید برادرز گولبازار ربوہ
Shop: 047-6211584
Hall: 047-6216041
Rasheed uddin
0300-4966814
Aleem uddin
0300-7713128

اشفاق سائیکل اینڈ موٹر سائیکل سپیئر پارٹس سٹور

ہمارے پاس ہر قسم کے سائیکل کی ورائٹی موجود ہے۔ اینڈ موٹر سائیکل سپیئر پارٹس

Tel:047-6213652
Mob: 0331-9775913

ہم اپنے پیارے آقا کی صحت وتندرستی اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہیں۔

منجانب: حفیظ احمد شہزاد، عظمیٰ شہزاد، صائمہ شہزاد، نفیس احمد شہزاد، کاشفہ حفیظ، ولیجہ حفیظ

ضلع رحیم یار خان شہر

ہر قسم کے خالص مصالحہ جات کو صفائی کے ساتھ پیسا اور پیک کیا جاتا ہے

رضوان فوڈز

جنرل سٹور کی اشیاء کی تمام ورائٹی دستیاب ہے

ربوہ میں معیار اور صفائی کا نام

زرعی اجناس کی خرید وفروخت کا قابل اعتماد مرکز

چوہدری محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ فون: 0476212307

دائمی سردرد/درد شقیقہ کی مشہور دوا

مائیگرو پلس Migro Plus

نوٹ: بیرون ربوہ دوا بھجوانے کی سہولت موجود ہے۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر اعجاز احمد سندھو: 03339790901

مبارک ہومیو پیتھک کلینک دارالرحمت وسطی ربوہ

احباب جماعت کو نیا سال مبارک ہو

ان بزرگوں کیلئے دعا گو ہیں جو اس وقت ہم میں موجود نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک کام کے صلہ میں اپنی رحمت کی چادر کے سایہ میں رکھے اور جو اس وقت اس روزنامہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید اعلیٰ خدمات کی توفیق عطا کرے۔ آمین

1967ء سے قائم شدہ

ماڈرن ٹیلرز ربوہ

لیڈیز اینڈ جینٹس

دعا گو
عبدالمالک + مبارک احمد (ابن ماسٹر عبدالسلام مرحوم) عطاء النور ابن عبدالمالک

حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ — احمد مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

0300-7701845,0312-7701845 — 0331-5507868

Email:moderntailorsrbw@hotmail.com

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہم اپنے پیارے آقا کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دعا گو ہیں۔

ہمارے ہاں 21K، 22K، 23K اور خالص سونے اور چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کروانے کے لئے تشریف لائیں۔

ایس اے کاسٹنگ سنٹر

پروپرائیٹر: ضیاء الدین

نیو صرافہ مارکیٹ بلاک نمبر 1 لاہور روڈ جڑانوالہ

فون: 041-4315507

0300-6535507 — 0334-6535507

امینی گارمنٹس اینڈ مینوفیکچرنگ

ہمارے ہاں ہر قسم کے ریڈی میڈ گارمنٹس کی ورائٹی دستیاب ہے

لیڈیز، جینٹس سوٹ، بوتیک سٹائل، مردانہ شلوار قمیص، پینٹ کوٹ، شرٹ، دولہا دلہن کی ورائٹی دستیاب ہے۔

ہمارے ہاں ہول سیل خریداری بھی بازار سے بارعایت خریدی جاسکتی ہے۔

پاکستان سے باہر کے دوست احباب بھی آرڈر پر مال منگوا سکتے ہیں۔

aminigarments@hotmail.com

دوکان نمبر U-6 تلواڑاں بازار راولپنڈی

051-5551984
0314-5287002
051-5531784
0333-7000767

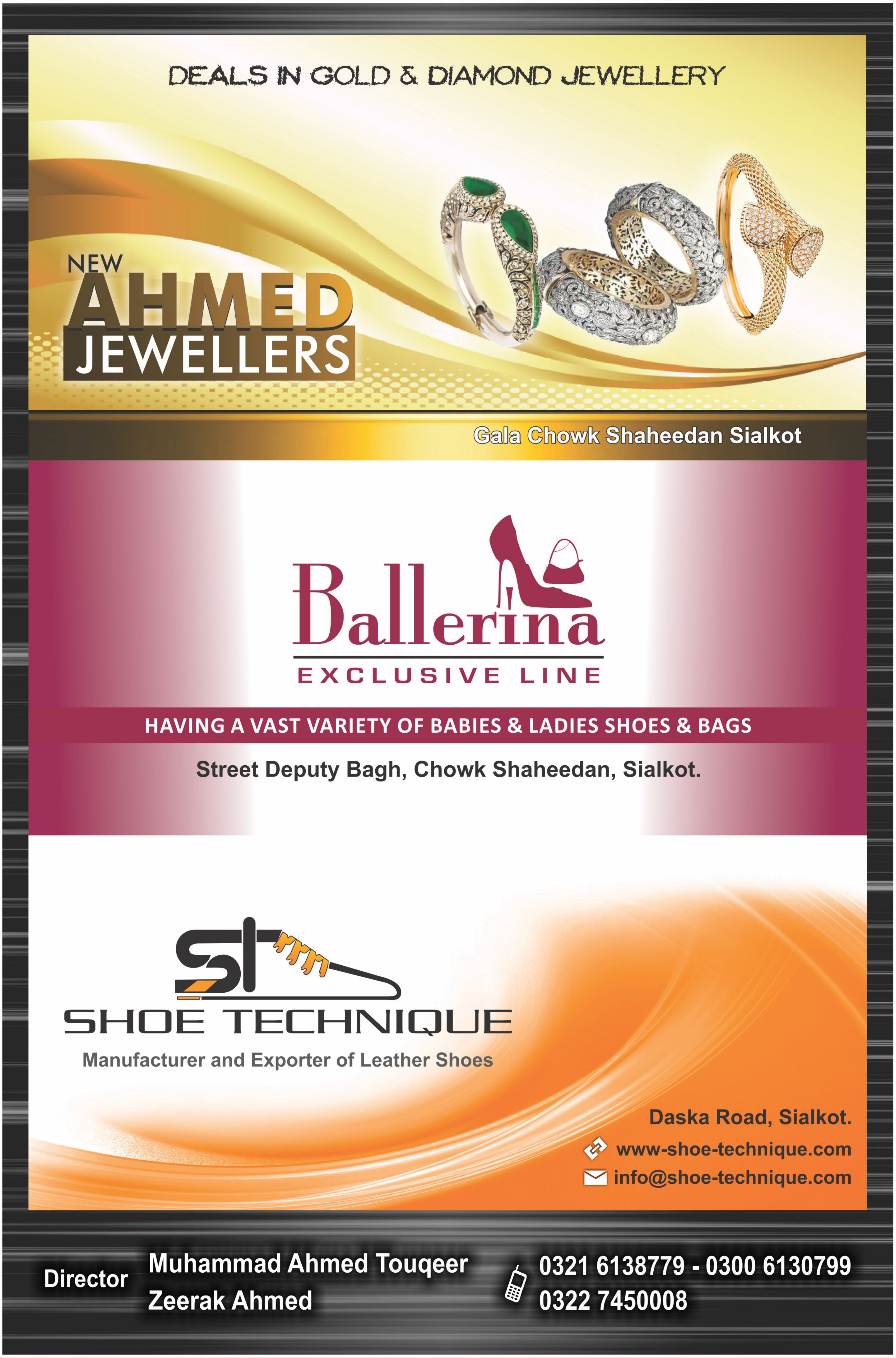

DEALS IN GOLD & DIAMOND JEWELLERY
NEW
AHMED
JEWELLERS
Gala Chowk Shaheedan Sialkot
Ballerina
EXCLUSIVE LINE
HAVING A VAST VARIETY OF BABIES & LADIES SHOES & BAGS
Street Deputy Bagh, Chowk Shaheedan, Sialkot.
ST
SHOE TECHNIQUE
Manufacturer and Exporter of Leather Shoes
Daska Road, Sialkot.
www-shoe-technique.com
info@shoe-technique.com
Director
Muhammad Ahmed Touqeer
Zeerak Ahmed
0321 6138779 - 0300 6130799
0322 7450008

Shezan
FEELS LIKE FRUIT,
PEELS LIKE FRUIT
Same great taste.
New easy peal cap
Shezan
Fruit Drink
Mango
300 ml